مولف نی اپنی استاد [illegible] نور العین خدمات
ہوائی کو انگریزی زبان مین تالیف کرچکی ہی
سند اسکی پیشتر [illegible] سی لیکر ذیل باب ایک
اہل ہند کی محاورے کی مطابق سلیس اردو زبان
مین تائید سی منشی رضی الدین احمد کی لکھہ بہوت سی
صاحبان کالج فورٹ ولیم کی آگی [illegible] امتحان
مین فارسی اور اردو زبان کی عزت مقبولیت
حاصل کی ہی اور سند اپنی لیاقت کی پائی ہی ترجمہ
کیا * اور اسکو اس دیار کی لوگونکی خاطر چہپوا دیا تا کہ
ہند اور بنگالی کی جو لوگ انگریزی نوشت خواند سی بہرہ ور
نہین وی بہی مطالب سی اس کی مستفید ہووین
اور باقی ابواب رسالہ مذکورہ کی جنکو اپنی قلت
فرصت کی سبب [illegible] باتمام کو نہ پہنچا سکی
فنگین صاحب کی مطبع خانی مین چرچ مشن پریس
کی چہپتی ہین۔ غالب ہی کہ عند الاختتام مطبوع
انام اور مفید خاص و عام ہووینگی۔
زبان ہیچمدان مولف کی ادای شکر احسان مین جا کا ن

عالیشان کورٹ آف دایرکترس سرکار دولت مدار
گورمنت صوبہ بنگالہ و ممالک مغربی جلیلان
ذیشان بورد آف ادمنستریشن دیار پنجاب کی کہ جنکی
تفضلات و عنایات کی وسیلی رسالہ مذکورہ انگریزی کی
ترویج دور و نزدیک کی اضلاع و امصار میں کثرت اور
بعنایت کی ساتھ عمل میں آئی نہایت عاجز اور
بغایت قاصر ہی

اور حلاوت شکر سی جناب طامس صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی کی کہ جنہون نی
سبکی پہلی رسالہ مذکورہ اور اوسکی اردو ترجمہ کو اپنی
علاقی کی اندر رواج دینی کی لئی ایما فرمائی لب میری
بند اور کام شیرین ہی

دیکھنی والون کو چاہئی کہ جو باتین بلا نظیر اور تانون اور
کنسٹرکشن کی انکو نظر تیزی عبارت مولف کی جانب
ارباب بصیرت سی امید یہ ہی کہ اگر اس رسالی
میں بعض سطر جلی جلدی سے سہو یا خطا دیکھین تو اسکو
دامن عفو سی چھپاوین اور اصلاح سی نگذرین

اشتہار

مجھ مترجم نے اس جلد دوم میں دستور العمل مؤلفۂ جناب ولیم گلفرس صاحب
بہادر کی انگریزی عبارت کو دسویں باب سے بیسویں باب تک بہ عبارت سلیس و
محاورہ اہل ہند کی زبان اردو میں اعانت سے منشی نصیر الدین احمد کی کہ جلد
اول کے ترجمے میں بھی معین تھے بطرز بیان مؤلف کے ترجمہ کیا و ممالک ہند
و بنگالہ کے باشندوں کی خاطر کہ جنکو انگریزی دستخواند سے بہرہ نہیں طبع خانے
میں باہتمام مسٹر کے چھپوا دیا تاکہ مؤلف موصوف کی قلت فرصت کے سبب
ترجمے نسخے مذکورہ موقوف ہوا ور خلائق استفادے اسکے محروم نہ رہیں *
سو انگریزی کی عبارتوں میں جو اصلاحیں کہ مؤلف موصوف نے اپنی طرف
سے اور بابو رامان پرشاد رای وکیل سرکار عدالت صدر دیوانی کلکتہ اور بابو بینی بابت
بوس منصف چوکی علی پور ضلع ۲۴ پرگنہ و مسٹر ایس ڈیکاسنتا منصف ضلع آرا کی
تبدیلی سے تھے اگر مجھ مترجم کو آگاہی فرمایا تھا سو میں نے انتہائے کتاب میں
ایک الگ ضمیمے میں بقید شامل کتاب کیا *
اصل نسخہ انگریزی کے باقی ابواب بھی باہتمام مجھ مترجم کے مسطح مذکورہ
میں چھپ رہے ہیں اغلب ہے کہ وے بھی زمان قلیل میں مطبوع ہو کر مفید
خلائق ہونگے ان شاء اللہ المستعان *
ارباب بصیرت سے امید یہ ہے کہ اس رسالہ میں جہاں کہیں کسی طرح کے
کچھ سہو یا خطا دیکھیں اسکو اپنی عفو سے چھپا دیں اور اصلاح سے نگذریں *

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۳	مسموع	رجوع	[illegible]	۱۳	انفکاک	بیع مکمل
۱۶	۲	منظوری مقابلے	ارجاع مقدمہ	۱۰۳	۱	انفکاک	بیع مکمل
۸۳	۹	جج	عدالت	۱۱۰	۱۷	جج	عدالت
[illegible]	۱۲	۱۳۱۲	۱۱۹۳	۱۲۰۳	۶	رہا	نرہا
۸۴	۵	مین		[illegible]	۸	بابا	نیا یا
۹۶	۹	مراتب	مراتب مقصودی	۱۴۴	۱۲	سکے	سکی
۹۴	۲۰	زید	عمرو	۱۵۳	۸	سے	کی

اس رسالے کے صفحہ ۱۴۲ مین تحت مین آئین عام کے لکھا گیا ہے
کہ آیا جس صورت مین کہ شراکت دار مستغیث کے لئے اوسکے
اپنے حصے کے عوض خورد و نوش کے واسطے کچھ مبلغ یا زمین
اوس گروہ کے شراکت داروں یا شراکت دار کے طرف سے
مقرر ہے ہو یہہ آئین عام نہین بلکہ آئین خاص واسطے بنارس کے ہے۔
اور صفحہ ۱۴۳ کی دسوین سطر سے صفحہ ۴۲ کی چوتھی سطر تک
جو خلیت کے مادے مین لکھا گیا ہے وہ منشا سے مضمون ایکٹ
[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۲	۲	تنہی	تنہا
[illegible]۲۳	۵	استدعای ثانی	
۲۱۳	۵	جو حمد ہی تو	〃
۲۲۶	۱۰	فریادی نی	فریادی
۲۷۱	۱۴	یین	مین
۳۱۱	۳	کا	گئی
۳۱۳	۹	حکم	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۵	۲	شی مذکور	شی مذکورہ
۳۲۶	۱۵	کی	کا
۳۲۷	۷	کا	کے
۳۵۷	۱	حقیت	حقیقت
۳۶۵	۳	ہو	ہون
۳۸۸	۸	[illegible]	ہوگی
۵۱۸	۱۷	لایا	لاتی
۵۱۷	۱۱	ہوگی	ہو گا

بیان مین اُن اشخاص کی جو عدالت مین مقدمہ درپیش کرنیکی قابلیت رکھتی ہین

فصل

مقدمونکی ماہیت کی بیان مین

مقدمہ وہ ... عبارت ہی گذراننی سی ... غرض ... استغاثہ کی عدالت دیوانی مین جو کہ فریادی یا مدعی لا... کسی حق کی یا کسی حق تلفی کی داد کو پہنچنی کی مطلب سی بلا واسطہ عدالت اُس حق یا اوس داد کو نہ پہنچ سکنی کی سبب درپیش کیا ہو *

بعض اقسام کی دعوونکی بھرپائیکی لئے سرکار کی طرف
سے خاص اور سیدھے طریقے دستور العمل سب کے
مقرر ہین *
مقدمہ خفیف * کہتے ہین اُن مقدمونکو جنمین فریادیا
اپنی دعوی کی بنیاد کا ایئن کے حکم عام کے مطابق ہونا
عرضی دعوی مین مندرج کرے اور احکام خاصہ مین سے کے
کسی حکم سے استفادہ نہ کرے *
اس رسالہ مین صرف مقدمات نمبری کا دستور العمل
قلمبند کیا جاتا ہے اور یہان غرض مولف کی یہہ ہے کہ
حجت اوری اور مباحثے کے واسطے اور نزاع و تحقیقات
امورات کے لئے۔ اور مقدمہ کے انفصال کرنے اور
روبکارین لکہنے کے واسطے۔ اور جائداد قرق کرنے اور
دیگر جائدادونکو دخل دلانے کے لئے۔ مطابق ایئن کے جو طریقے
مقرر ہین لوگون پر واضح ہوجاوین *
برخلاف ایئن و قانون کے مطالب کو کہ جسکی لگاوٹ
اس دستور العمل کے عین مقصود ہے بیان کرنا منظور نہین ؛
اور حقیقت مین ان دو قسم کی مدعا کو جو کہ باہم

ہوسکتے ہیں ایک دوسرے سے بالکل الگ کرنا محال
ہی بر بعض مقام ہیں جو کچھ درباب واجبی حقوق سب کے
قلمبند ہوئی ہیں وہ محض واسطے بتلانے طریق پانے
حقوق کے ہیں اس رسالے کی اصل مطلب کے ساتھ
ضمناً اور عارضاً لکھی گئی ہیں ٭

سرکاری مقدمات

سوای چند اشخاص کے ہر ایک قوم اور ہر ایک
درجے کے لوگونکو عدالتوں سے مستغیث ہو نیکی
اور صاحبان عدالت سے مطابق آئین و انصاف کے
جو کچھ اعانت پانے کے وہ مستحق ہوں اُسکی
درخواست کرنیکی لیاقت حاصل ہی (۱) اور خود
سرکار بہادر بھی رعیت طرح ہر خواہ اپنی یا غیر کی دعوی
پھر پانے یا دلا پا دینے کے لئے عدالتوں میں بذریعہ درخواست
کے ارجاع نالش کرتی ہی ٭
مقدمات سرکاری بذریعہ صاحب کلکٹر یا سرکار کے

(۱) ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ د ا

اور کسی عہدہ دار کے کہ جنکی علاقی بی ایندر بنا ہی
معاملہ واقع ہوئی ہو عدالت مین درپیش کئی جاتے ہین
اور تدبیرات وپیروی آن مقدمو نکی وکیل سرکار کی
معرفت مطابق حکم اس عہدہ دار سرکاری کی کہ جہون سے نی
عدالت مین معاملہ رجوع کیا ہو عمل مین اتی ہے اور
اخراجات مقدمہ سرکار کی طرف سی ملتی ہین

۳ فصل

سلاطین ہند (ب)

اگر ہند کا کوی راجہ یا بادشاہ خواہ ممالک محروسہ
سرکاری مین رہتی ہون یا اور کسی ملک مین، احدٌ
من الناس کی طرح ہر کچھ دعوی بابت زمین وغیرہ کی
دلایا جا ہین اور وہ مقدمہ ایسا ہو کہ اگر کسی رعیت
کی طرف سی درپیش ہوتا تو قابل سماعت کی
ہوتا، تو اس صورت مین جناب گورنر جنرل صاحب
بہادر با جلاس کونسل ایسی مقدمی کو عدالت مین
دایر کرانی کا حکم دیونگی اور ایسی متنازعہ مطابق ائین کے

(ب) ایضاً ۱۶ ع ۱۴ ا سنہ ۱۷۹۳ و ۱۵۵

جس عدالت کی تجویز کے قابل ہو اُسی عدالت کی صاحبان فیصل کرینگی (ت)

مقدمونکی پیروی کا طریق

اور اس مادے کی مقدمونکی پیروی بذریعہ صاحبان کلکٹر مال کے مطابق حکم صاحبان بورڈ آف ریونیو کے جو کہ جناب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل اس امر کی بابت ارشاد فرمائینگے وکیل سرکار کی معرفت عمل میں آوینگی (ث)

(۱)

سلاطین و بادشاہ ہند و بنگالہ اپنی رجوعی کی بات زمین کی نالش نہیں کر سکتے ہیں

ہر سلاطین ہند کی طرف سے یہاں کی محکموں میں ارجاع نالش کی باب میں یہہ آئین جو مذکور ہوا صرف اونہیں مقدمات میں بکار آمد ہوگا کہ جو وے بطور احدٌ من الناس کے رجوع کئی ہوں الا جن مقدمات میں کہ کسی زمین پر اپنی رجوعی کی علاقی کے اندر اور سرکار بہادر کی قلمرو سے باہر رہنے کی اظہار سے دعوی رکھتے ہوں (ج) انفصال اُس دعوی کا سرکار بہادر کی ساتھ عہد و پیمان کی ذریعے سے عمل میں آویگا اور جو مقدمہ کہ

(ت) ق ۱۸ سنہ ۱۷۹۳ع ۲ دفعہ ۱
(ث) ایضا دفعہ ۳

(ج) ولیم مگفرسن صاحب رجسٹر سپریم کورٹ اپیلانٹ بنام خواجہ کافریل آبی تنکسٹر استقاؤس دبی تالی شہادت وغیرہ رسپانڈنٹان،

مقدمات متعلقہ نواب ناظم بنگالہ

جناب ناظم بنگالہ کی طرف سے دائر ہوئی وا لا
ہوا اُسکی تدبیرات صاحب اجنٹ سرکار کریں یا اور
جو کوئی صاحب عہدہ دار سرکار کی طرف سے خدمات
نظامت کی ادا کرتی ہوں کرینگی

ہنود کی سیوای دوسرے ...

ہنود کی سیوای دوسرے دربار کے رو سے

بیگمات نے ملک کی اہل سلطنت کو اس ملک کی
دیوانی عدالت میں ارجاع دعوی کا اختیار حاصل ہی نسبتہ مطلبکہ
سرکار بہادر اُس اہل سلطنت کی ذات پر معترف

اگر سرکار انگریزی کے ساتھہ معارفت رکھتی ہوں

رہیں، نہیں تو نہیں چونکہ بیگمات نے اہل حکومت کے
ساتھہ یہاں کی سرکار کی واقفیت رہنی یا نہ رہنی کی بات
خلائق میں مشتہر رہتی ہی لہذا صاحبان عدالت کو
چاہئے کہ متخاصمین سے طلب ثبوت نکریکے اپنی
اختیار مطابق یا موافق ضابطۂ عدالت کی اُس مقدمے کے
تحقیقات کرکی مسموع یا نامسموع کریں ہر بغیر ملک
کی اہل حکومت کا مقدمہ ایسی شروط کی ساتھہ

(خ) ق ۱۹ سنہ ۱۸۲۵ء ۲۰ ن کالی ناتھہ رای اپیلانٹ (مدعا علیہ) بنام اجنٹ گورنر جنرل نظامت مرشد اباد رسپانڈنٹ (مدعی) ت ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۲۹ع

ہونا چاہئی کہ اُس سے صاحبان عدالت کی تجویز طرفین بالکل متخاصمین پر سرایت کرسکے، اور اسی لئی اس مقدمہ کی تجویز مطابق اُن قوانین مجلدیہ کی جو نسبت ہین مرو مان غیر تابع علاقہ عدالتہای ملکی کے مروج ہین ہونے ضرور ہی، اور اس مادہ کے قوانین اپنی موقع پر بعد اسکی مذکور ہونگی

(۹)

جماعت

ہند کی شراکت وار جماعتین

مطابق قاعدہ کلیہ کے سب داد خواہون فریادیونکی طرح ہر عدالت مین نالشی ہونا جایز ہی ہر کسیک گروہ کہ اُن مین بہت سی شرکا بسبب تجارت یا اور کسی مطلب کی متحد ہوتی ہین اُنکو اندروی آئین کے خصوصیت حاصل ہوتی ہی کہ اپنی مجموعی نام کی ساتھہ شخص واحد کی طرح متصور ہوکر اپنی سکرتری یا اور کسی عہدیدار کی نام ذریعی عدالت مین مدعی یا مدعاعلیہ ہین * اور اسی مبنا پر مطابق فصل ۵ قانون ۱۸۴۸ع کی

بالاستمال مدعی اور مدعاعلیہ ہوسکتی ہین۔

(رخ) عبارت ذیل صفحہ دیکہو

بنگال تا بتردد دیر ہوس اتر سی اپنش اور حسب
قانون ۶ سنہ ۱۸۳۹ع کی بنک آف بنگال اور بموافق
قانون ۱۹ سنہ ۱۸۵۴ع کی آسام کمپنی اپنی اپنی محرر عی
نام کی ساتھ عدالت مین مدعی یا مدعا علیہ ہوسکتی ہین
اور یونین بنک کو ازروی قانون ۴۳ سنہ ۱۸۵۴ع سببکی
اپنی سکرتری یا خزانچی کی نام سی مدعی یا مدعا علیہ
ہونی اختیار ہی اور بعد ازین جو کوئی جماعت
بطریق مذکورہ بالا منعقد ہون انکی حق مین بھی اسیطرح کی
خصوصیت سرکار کی طرف سی مل سکیگی (ت)

شرکت دار جماعتین جو سکہ بند نہین

اور اسیطرح کی خصوصیت ہر طرح کی جماعتون کو
انگلستان وغیرہ ملکون مین دوامی آئین کے روسی بھی
حاصل ہی اور وہی برطبق اسی خصوصیت کی اس
ملک کی عدالتون مین بھی مدعی ہوسکتی ہین پر انکو چاہئی
کہ اپنی ملکی حاکم کی طرف سی خصوصیت مذکورہ حاصل
رہنی کی بات ثابت کر کی یہانکی حکمون سی
دادخواہی کرین *

(ت) دیکھو کلکتہ گزیٹ مین مسودہ آئین در باب رجسٹری سرمایہ اجمالی جماعتونکی
ت ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ع

فصل

[illegible] عدالت [illegible] ہیں

قلمرو سرکار سے خارج کے اشخاص نالشی ہو سکتے ہین

جو لوگ کہ علاقہ عدالتون کے سرحد سے باہر کے رہنے والے ہیں اُنکے بھی نالش یہانکے محکمون مین پذیرا ہووے گی بشرطیکہ اس طرح کا نالشی سرکار بہادر کا غیر ملکی دشمن نہو یا دشمن کے ملک مین بغیر اپنے حکمنامہ سرکار بہادر کے رہتا نہو*

خرچے کی عوض ضمانت دینا

اگر کوئی غیر ملکی اس ملک کی دیوانی محکمون مین مقدمہ پیش کیا چاہے تو اسکو خرچہ مقدمہ کے عوض ایک یا زیادہ شخصونکی ضمانت عدالت مین داخل کرنی ضروری ہے تاکہ عند الانفصال مقدمہ اگر مدعاعلیہ کے حق مین اخراجات مقدمہ بھر پانے کا حکم عدالت سے صادر ہو تو اپنے خرچہ کے پانے سے محروم نہووے (ذ)*

فصل

نواب ناظم بنگالہ کے علاقہ دار

اگر کسی مقدمہ مرجوعہ عدالت ضلع مین متخاصمین

(ذ) دیکھو باب ۱۶

نواب ناظم بنگالہ کی ذکر دن یا قرابتیون یا صوبہ بنگالہ کے
ناظمان سلف کی بیواؤن یا لڑکیون یا پوتیون وغیرہ مین
سے ہون اور یہہ بات فریادی کی عرضی دعوی مین سے
یا نواب ناظم کی طرف سے کوئی نگارش پہنچنے سے
یا وقت گذرانے جواب دعوی کے یا قبل اُسکے کسی
مدعاعلیہ کی اظہار سے معلوم ہو تو صاحب عدالت
اُس مقدمہ کو نواب ممدوح کی پاس بھیجدیگا وہ
کہین اُسکی پاس واسطے فیصل کی بھیجدیوینگی

۸ فصل

مفلسون کی نالشات

کوئی شخص کیسا ہی مفلس ہو اگر سرکاری محکمون مین
نالش کرنے کی لیاقت رکھتا ہو اور عدم لیاقت کی
مراتبات جو ذیل مین مندرج ہین (ر) اُن سے وہ بری
ہو تو مستحق ہی کہ اپنا دعوی دلاپانے کی لئے بلا ادخال
ضمانت بابت خرچہ کے مقدمہ ہارنے کی صورت
مین اُسی طرف ثانی کو دینا پڑتا ہی (ز) عدالت مین

(ر) ق ۱۴ سنہ ۱۷۹۹ و ۱۰۷ (ز) ذیل نمبر ۲ باب ۲

مقدمہ رجوع کریں اور چونکہ نہایت غریب لوگ دستور مطابق اخراجات معاملہ کی سربراہ نہیں کر سکتے ہیں اس لیئے ازروی آئین کے انکی حال پر رعایت ہی کہ وہ بے ایک الگ طریقہ پر اور ونکی بغیر نہایت کم خرچی کی ساتھ مقدمہ رجوع کریں*

(۱۱)

اور جس صورت مین کہ نالش کی دعوی واسطی بانی یا بعیر لینی دستاویزات وغیرہ کو اغذ کے یا بابت جرمانہ اور ضبطی کی یا بابت نقض احکام تو انین کے ہو تو اسکی نالش مفلسی منظور نہو گی*

مثلی دعوی کی قیمت اگر چو سو روپئی سی زیادہ نہ ٹھہری تو مفلسی مین نالش منظور نہو گی اور ایسی جس صورت مین کہ زر دعوی بابت نقصان وخرابی بسبب کے کہ فریادی کو اپنی قوم سی خارج ہو جانی کی سبب سی یا کسی کی گالی یا برا بھلا کہنے سی یا مار پیٹ سی یا اسی طرح کی اور کسی حرکت سی عاید ہوا ہو تو اسکی مفلسی بھی نا منظور ہو ویگی*

بر واضح ہو کہ ممانعت مقدمات خسارت انشبا

و املاک کی نسبت کار آمد نہین مثلا اگر کسی
خودکاشت رعیت کو کوئی بیدخل کردیا ہو یا کسی
شخص کے پانی روک لینے سے کھیت اسکی خراب
ہوگئی ہون (ر) اوروہ اس سبب سے اپنی خسارت
کی بابت مفلسی مین مقدمہ پیش کرے تو بیشک
قابل سماعت کی ہوگا۔

جب کوئی شخص مرافعہ اولی مین خواہ اپنی طرف سے ہو
یا کسی شخص نالایق (ش) کی جانب سے دعوی بطریق
مفلسی کی پیش کیا چاہے اور ہا اس مقدمہ کی اوپر کی
نالکی ہوئی اعتنہ اضون مین داخل کرے تو لازم ہے
کہ بذات خود عدالت مین یعنی جو حاکم اسکی درخواست
سننی کا اختیار رکھتے ہون (ص) انکی آگے حاضر ہو کر
پیش کرے اور درخواست اسکے مطابق قانون
۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع کی جو درخواست متفرقہ کی واسطے معین

(ر) ۹۴۲ و ۳۰۲ ق ۲۹ سنہ ۱۸۱۴ع ک صدر آگرہ ۵ دسمبر صدر کلکتہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۳۷ع

(ش) کن نمبر ۱۲۵۳ سرکولر صدر کلکتہ ۱۴ اکتوبر سرکولر صدر آگرہ ۹ نومبر سنہ ۱۸۳۹ع

(ص) ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۳۹ سرکولر آرڈر نمبر ۱۷۲ ۱۱ اگست ۱۸۴۳ع صدر لاہوری سابق ۲۵ اگست سنہ ۱۸۴۳ع

ہی کاغذ استٹامپ پر لکہی پر اگر سایل زن مخدرہ ہو
کہ مطابق رواج ملک کی اسکی نسبت مین
اصالۃً حاضر ہونیکا حکم عدالت سی صادر نہوسکی تو وہ
معرفت مختار کی کہ حسب ضابطہ مقرر ہو سوال اپنا
گذران سکتی ہی (۱۲)

مضامین درخواست

چاہئی کہ درخواست مین دعوی کی کیفیت اور
مقدمی کی وجہات اور مالیت شی دعوی (ط) اور
نام مدعاعلیہ یا مدعاعلیہم کی اور سایل کی کل اشیا منقولہ
اور غیر منقولہ کی فہرست بقید مالیت تخمینی کے
درج کی جاوی (ظ)

بادی النظر مین مقدمہ قابل سماعت کی ہی یا نہین اسکی تحقیقات

جس حاکم عدالت کی آگی ایسی درخواست
پیش ہو اسکو چاہئی کہ تحقیقات کرین کہ آیا انس
مقدمی کی عدالت مین مسموع ہونی کی لئی وجہہ
غالب ہی یا نہین *
اور مناسب ہی کہ صاحب عدالت ضلع بہبہ
تحقیقات کسی دوسری حاکم کی حوالی نکرین

(ص) دیکھو ضمیمہ ۲ فصل ۱ ق ۲۸ سنہ ۱۸۱۴ع (ظ) ق ۴۴ سنہ ۱۸۱۴ و ۶ فصل ۲
(ط) دیکھو ذیل مین باب ۱۴

کرین (ح) اور سایل یا سایلہ یا اسکی مختار یا گواہونکی اظہار لیکر اپنی تشفی کر لیوین اور اسطرح کی تحقیقات ہوتی وقت سایل مرد ہو نی سی بھی اسکا اصالتاً حاضر ہونا درکار نہین (خ) اور جاہئی کہ سایل سائلہ مختار یا گواہ کا اظہار ساتھہ حلف کی لیوین یا جن صورتون مین کہ حلف سے کے عوض حلف نامہ لینا جایز ہو تو حلف نامہ لکھا لیوین

درخواست دہندہ کو حاضر ہونا ضرور نہین

مقدمہ کی رجوع کرنی کی وجہہ غالب کی (ح) تحقیقات کرتی وقت اگر مدعی نی اصل تکرار کی مراتب سے کہ جستی اسکی واقفیت ضرور ہی برخلاف باتین درخواست مین لکہی ہون تو وی باتین اسکی نالش کی نامنظوری کی باعث ہونگی (ث) اور ایسی اگر بنای مقدمی کی وقوع کی تاریخ سی مدت دراز کی بعد عرضی پیش کی ہو تو اس تاخیر کی ساتھہ بعض بعض اور حالات کی رہنی کی سبب سی بھی وہ مقدمہ

(ح) سرکلر نمبر ۴، ۲۴، ت ۶ ۱۱ اگست سنہ ۱۸۳۳ع

(خ) اگست ۹، سنہ ۱۸۳۷ سید عبدی علی خان وغیرہ سائلان ۱۶ جولائی سنہ ۱۸۳۹ع

(ث) ق ۹ سنہ ۱۸۳۹ع و ۱۸۱ ن نمبر ۸۵ ۱۴ صدر آگرہ ۷ اگست صدر کلکتہ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ع

(ق) نوشیر علی خان سایل ۱۱ جنوری سنہ ۱۸

صاحب عدالت کی رای مین بھی اصل منظور ہوویگا
بر مجرد تاخیر اگرچہ سماعت ایک حصہ تک ہو گئی ہو تو
درخواست مفلسی کی نامنظوری کی موجب نہو گی (ل)
درخواست گذرانی سے اگر صاحب عدالت
ضلع کی رای مین کوئی وجہہ غالب واسطے رجوع ہونی
اسمقدمہ کی نہ ٹھیری تو وہ درخواست نامنظور
ہو گی اور ایکبار اس طرح نامنظور ہو چکنی کی بعد اگر
وہی سایل پھر اُسی مقدمہ کی بنای جدید کر کی یا جو کچھ
بات پہلی دفعہ کی درخواست مین چھوٹ گئی ہو اُسکو
عرضی مین مندرج کر کی یا جو کچھ غلطی کہ مرافعہ اولی
مین موجب نامنظوری کا ہوا ہو اُسکو سدھار کی پیش
کری تو صاحب موصوف کو ثانیاً اُسکی سماعت کا
اختیار نہین رہیگا بلکہ اس طرح کی دوبارہ درخواست کو
صاحب عدالت اپنی حکم کی ثانی تجویز جانکر مطابق
اجرای عدالت برتر کی عمل مین لاوینگی (م)

درخواست دوبارہ بطور درخواست ثانی کی تجویز کی متصور ہو گی

(13)

(ک) دیکھو ذیل مین باب ۴
(ل) حکم مومن بابتی سایل ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۳۳ع
(م) کنبہر ۱۲۲۹ صدر آگرہ سی ت جولائی صدر کلکتہ سی ۲ اگست سنہ ۱۸۳۹ع

درخواست کی گذرنی سی اگر وجہ غالب واسطی منظوری مفلسی کی صاحب عدالت کے آگی ثابت ہو تو خود صاحب عدالت تحقیقات مدعی کی مفلسی کی عمل مین لاکر مطابق اسکی اس درخواست کو مسموع یا منظور کرینگی یا صدر امین اعلی کو تفویض فرماوینگی اور تب اعلی موصوف مدعی کے افلاس کی تحقیقات کر کی مطابق اسکی درخواست مفلسی کو منظور یا نامنظور کرینگی پر اپیل اسکا صاحب جج ضلع کی محکمی مین ہو سکیگا (و)

تحقیقات مفلسی

درخواست دہندہ کی مفلسی کی تحقیقات صاحب جج یا کہ صدر امین اعلی کو مفوض ہونی سی اعلی موصوف بذات خود یا کہ بذریعہ عملہ عدالت کی اپنی سایل سی اظہار لیوینگی پر اگر گذرانندہ درخواست زن محذرہ ہو تو اسکی مختار کا اظہار درباب مراتب مندرجہ درخواست مذکورکی لیوینگی اور پوچھینگی کہ درخواست دینی کے کچھہ آگی سایل نی اپنی شی منقولہ یا غیر منقولہ کو

(ن م) ق ۳۳ سنہ ۱۸۱۴ع (و) ب ۲۵ سنہ ۱۸۳۰ع دفعہ ۸ ۔ سرکلر نمبر ۲۷ ت ۱۱ اگست سنہ ۱۸۴۳ع

بطریق بیع یا رہن یا ہبہ وغیرہ کے منتقل کیا ہے یا نہیں، اور اُس طرح کا اظہار یا تو با حلف لیونگی یا مطابق دستور عام کے حلف کے عوض حلف نامے کے ساتھ لیونگی (۱)

عدالت میں اصالتاً حاضر آنا ضرور ہے

سائل کیسا ہی ذی عزت ہو اگر مرد ہووے تو اظہار دینے یا زبان بندی کرانے کے لیے اسکو عدالت میں اصالتاً حاضر آنا ناگزیر ہے گا (ب)

سائل کو جتانا چاہیے

اور صاحب عدالت کو زبان بندی کرتے وقت چاہیے کہ سائل کو یا جو اسکا مختار ہو اسکو جتا دیویں کہ اگر وہ جان بوجھ کر جھوٹ اظہار دیوے یا در باب اپنی املاک یا انتقال املاک کے کہ انہیں دنوں میں کیا ہو فریباً کوئی بات چھپاوے تو بجرم خلاف حلف لایق مواخذہ عدالت کے ہوگا اور در صورت ثبوت کے اسکو وہ سزا ملیگی جو اُس جرم کے واسطے مقرر ہے، اور جس وقت کہ سائل یا اسکا مختار اظہار کر چکے

(ا) ق ۲۸ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۵ ص ۳

(ب) سید مہدی علی خان سائل ۱۶ جولای سنہ ۱۸۴۷ع

تو اپنی اظہار دن بدستخط کر دیوے اور حسب [illegible]

حسب ضابطہ آن پر اپنی تصدیق کریں ث

اگر وقت زبانبندی کے صاحب عدالت کے

آگے ثابت ہووے کہ سایل بمقدار خرچہ عدالت کی ملک

یا مال رکھتا ہے یا درخواست مفلسی کی گذرانی سے

تھوڑے ہی دن آگے مفلسی منظور کرانے کی مطلب سے

اپنی ملک بطریق بیع یا ہبہ وغیرہ کی منتقل کرچکا ہے

تو صاحب موصوف سایل مذکور کی مفلسی کی درخواست

نامنظور کرینگے ث

پر اگر سایل یا سایلہ کا باپ یا ولی یا شوہر جایداد رکھتا ہو

اس جایداد کے سبب سے اسکی مفلسی کی درخواست

نامنظور نہوگی سایل کی عدم لیاقت کے سبب سے

اگر درخواست مفلسی کی اسکی باپ یا ولی یا شوہر نے

منجانب اسکے گذرانی ہو اور یہہ بات ثابت ہو گئی

کہ جب دہندہ درخواست مفلسی ہو ج اور گذرانند ہ

ت ق ۸۹ سنہ ۱۸۱۶ع د ۷ ہ ض ۷ ۴
ث الضا د ۷ ۵ ۵ ض ۷ ۵

ج چتورام نیواری سال ۱ سمبر سنہ ۱۸۴۶ع نقل اسارتیم د دوست حاتون سایلگان ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ع
سنہ افضل سلطان [illegible] ۱۱ سپتمبر سنہ ۱۸۴۴ع

درخواست بہ نسبت شے مدعا بہا کی اپنی بکسر دعوی
رکھتا ہو تو وہ نالش مفلسی منظور ہوگی

طرف ثانی کو اطلاع

15

اگر کسی سبب سے صاحب عدالت کو گمان
ہو کہ سائل اپنی اظہار کی ہوی جائداد مندرجہ
درخواست میں کہ لکھی ہوی اشیا کی سوای اور بھی
ملک رکھتا ہی یا انہیں دنوں میں منتقل کر ڈالا ہے
تو طرف ثانی کی نام ایک اطلاع نامہ بھیجیگی اور اس
میں ایک میعاد معین کر کی لکھ دیویگی کہ اگر کچھ عذر
سائل کی مفلسی کی باب میں رکھتا ہو تو اس میعاد
کے اندر پیش کری ع

اور مضمون اس اطلاع نامی کا بعبارت ذیل لکھا جائیگا ع
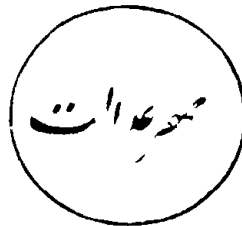
علامت دستخط حاکم

اطلاع نامہ عدالت دیوانی ضلع فلان بنام فلان مدعا علیہ ساکن پرگنہ فلان ابنکہ
چون فلان سایل ساکن فلان نے بنام تمہارے

[illegible]

بدعوی مبلغ فلان بطریق مفلسی ارجاع نالش کرنی کے
لیئے درخواست افلاس منظوری کی گذرانی ء اور وہ درخواست
واسطے تدارک و تحقیقات استطاعت سایل کے
اس ضلع کی صدر امین اعلی کو تفویض کی گئی لیکن اسکو
اطلاع دیا جاتا ہی کہ تاریخ فلان سنہ ۱۸۵-ع کی اصالتاً
یا وکالتاً صدر امین اعلی موصوف کی کچہری مین حاضر آکر جو
کچہ عذرات بہ نسبت سوال سایل کی رکھتی ہو اسکو
مطابق دفعہ ۶ ضمن ج قانون ۲۸ سنہ ۱۸۱۴ع کی پیش کرو
اور بعد بابی اس اطلاع نامی کی رسید و اقفیت
لکھ کر پیادی کی حوالی کرو تحریر فی التاریخ فلان*
بعد گذرنی درخواست سایل مفلس کی اگر مدعا علیہ
بموجب بابی اطلاعنامہ مذکورہ کی بھی عدالت مین
حاضر آکر عذرات بہ نسبت سوال سایل کی
در پیش کری تو عدالت کو لازم ہی کہ سایل کی
مفلسی منظور کرنی کی قبل مدعا علیہ کی عذرات کو
مسموع کری

اد منذ کنت جیوم

اور صاحب جج کو اختیار ہی کہ سایل کی مفلسی کی تحقیقات کے لیے گواہ طلب کریں یا حسب محلی ... میں سایل بود و باش کرتا ہو و مال ان کی سبرہ زمین میں حسب ضابطہ اپنی محکمی کی عملہ یا اپنی تابع منصف یا مقرر کئی ہوی امینوں میں سے کسی کی معرفت تدارک کروا دیں کہ سایل نی عنقریب اپنی کوئی جایداد منقول کی سے یا ہیں یا اپنی اظہار میں لکہوای ہوی اشیا کی سوا ی اور کوئی شی اسکی ملکیت میں ہی یا نہیں *

سبرہ میں تدارک

اگر تحقیقات ہوتی ہی یا اسکی بعد کسی وقت یہ بات بخوبی ثابت ہو وی کہ سایل یا سایل کے مختار نی اپنی اظہار میں جان بوجھ کی جھوٹھ بات لکھوائی ہی تو صاحب عدالت اسکی درخواست نا منظور کرینگی اور جو اسکی درخواست منظور ہو گئی ہو اور مقدمہ دایر ہو چکا ہو تو اسکو نیں ست کرینگی اور علاوہ اسکی حکم دینگی کہ وہ شخص بعلت جرم حلف دروغ کی سپرد دایرہ سایر کیا جاوی

د دیکھو ایدہ ۵ باب ۲۳ ر ۔ ق ۲۸ سنہ ۱۸۱۴ع د فعہ ۵ ص ۲۷

دوسرا باب

اشخاص جو ارجاع نالش کی لیاقت نہیں رکھتے ہیں

پہلا۔ اجنبی [illegible]

دیار اجنبی کا باشندہ نالشی ہوسکتا ہے

جو کوئی دیار اجنبی کا باشندہ یعنی سرکار کمپنی یا سرکار
ملک انگلستان کی رعیت نہو اسکو بھی اکثر صورتوں
میں اپنی حق [illegible] پانے کی لیے یہان کی محکمون میں
ارجاع نالش کا اختیار حاصل ہے،

جس دیار اجنبی کی سرکار یہان کی سرکار کا دشمن ہے وہان کا باشندہ نالشی نہیں ہوسکتا ہے

پر اگر درمیان یہان کی سرکار بہادر کی اور اُس
دیار اجنبی کی سرکار کی کہ فریادی جہان کا باشندہ ہے
دشمنی رہی تو اُس نالش کا مقدمہ یہان کی عدالتوں میں
مسموع نہوگا، اور اگر ارجاع نالش کی بعد اُس اجنبی
سرکار کی ساتھ یہان کی سرکار کی دشمنی پیدا ہوئی ہو
تو اس صورت میں بھی وہ مقدمہ روبکار نہ ہوگا، اور

کون دشمن اجنبی ہے

جو کوئی فریادی کہ دشمن اجنبی کی قوم میں سے ہو باوجود
حقیقت میں کسی دوسری سرکار کی (کہ جسکو یہان کی
سرکار کی ساتھ دوستی رہی ہو یا نہ خصومت نہ
صلح رہی ہو) رعیت ہو کر دشمن کی ملک میں رہتا

ہو یا تجارت کرتا ہو یا یہاں کی سرکار کی رعیت ہو کے
بلا اجازت اور حکم اس سرکار انگریزی یا کے دشمن کے
ملک میں جا کر رہے تو اسکو یہاں کی عدالت سے کسی
مدد نہیں دی جائیگی

اور اگر اوپر کی مذکور مطابق وہاں اجنبی کا کوئی باشندہ
جو یہاں کی عدالت سے مدد پانیکا مستحق نہیں ہے
کسی مقدمہ میں اصل فریادی ہو اور وہ مقدمہ لمطابر کسی
اور کی نام سے رجوع ہوا ہو تو وہ بھی نا منظور ہوگا

پر اگر اجنبی سرکار کی ساتھہ یہاں کی سرکار کی خصومت
پیدا ہونی سے قبل اوپر کی مذکور مطابق کوئی اجنبی
کسی لین دین کی بابت اقرار کیا ہو تو جب تلک
لڑائی رہیگی اُس اقرار کی بابت استحقاق نالش ملتوی
رہیگا، اور صلح ہونی پر نالش اسکی مسموع ہوگی

پر اگر وہ اقرار لڑائی کی حین میں ہوا ہو تو البتہ نامسموع
ہوگا، لیکن اگر جنگ و جدل کی مدت میں فریادی سرکار
انگریزی کی قید میں رہکر کسی لین دین کا اقرار کیا ہو تو
مقدمہ اسکا منظور عدالت ہوگا،

دشمن کی دیار کا باشندہ جو باجازت یہاں کی سرکار کی یہاں رہتا ہو

اگر دشمن کی ملک کا کوئی باشندہ سرکار انگریزی کی قلمرو کی اندر مطابق اجازت سرکار موصوف کے رہتا ہو تو جب تک کہ وہ دوستی کی چال سے چلے یہاں کی عدالتوں سے بخوبی مدد پانے کا مستحق رہیگا۔

اعتراض نامسموع ہو سکتی ہے

اور اس بارے میں جو کچھ اعتراض واقع ہو اسکو صاحبان عدالت فوراً مسموع نہیں کرینگے برخلاف اس صورت میں کہ شروع معاملہ میں مدعاعلیہ کی طرف سے درخواست اس امر کی گذری۔

(۱۴)

تیسرا باب

دے اشخاص جو نالش کی لیاقت اور حاجت نالش کی نہیں رکھتے ہیں

پہلی فصل

دے جو بالطبع نالایق ہیں

ہر ایک مدعی کا ذریعہ کسی شخص ذی ہوش کے ملنا ضرور ہے

چونکہ ہر ایک فریادی کی حق میں انصاف کرنا ضرور ہے اس لئے واجب ہے کہ اہتمام اسکی مقدمے کی اسکی مرضی اور واقفیت کے ساتھ ہو *

اور اگر مدعی صفات مذکورہ سے بے بہرہ ہو تو اسکی جانب سے کوئی اور شخص مقدمہ پیش کرے کہ

بموجب مقتضاي عدالت کی اپنی بچاؤ اور
تدبیرات مقدمہ کی باب مین تجویز کرنی کی قابلیت
رکھی اور خلاف ضابطہ کی اخراج مقدمہ کی باعث نو
عدالت مین اس معاملہ کا خرچہ ادا کرے گی

ہر ایک قوم کی رواج اور آئین کی مطابق ایک ایسی عمر
مقرر ہی کہ جو کوئی اتنی سن کو پہنچتا ہی اپنی امر کا
اور عقل کی ساتھ معاملہ کرنی کی قابل متصور ہوتا ہے
اور جو لوگ اس سن کو نہین پہنچی ہین وہ نابالغ
گنی جاتی ہین *

زمینداران قوم مسلمان اور ہندو مین

ہندو اور مسلمان مالکان محال خراجی اٹھارھوین برس
تک نابالغ گنی جاتی ہین اور محال اجمالی کہ جسکا
بٹوارہ نہین ہوا ہی اور اسکی نمبرداری کی لئی منجانب
مالکان ایک شخص براہ کارگذار رہنا منظور ہوا ہی اسکی
مالکون کی نابالغی کی مدت بھی خواہ مرد ہون یا عورت
اٹھارھوین سال کی عمر تک محسوب ہوگی ظ
باشندگان دیار ہند کی ہر ایک شخص کا سن بلوغ

ط ق ۱ بستہ ۱۷۹۳ع ۷ و ۲۳ ۷   ظ ق ۲۶ سنہ ۱۷۹۳ع و ۲ ۳ کا سی جد
ستوفی سایل ۲۸ جنوری سنہ ۳۷ ۸ع

بلحاظ اسکی بالیدگی جسم کی حساب کرنی آئی ہین ؛
پر چونکہ اس طرح کی حساب سے سن بلوغ سے
زیادہ مدت گذرنی کی بعد تدارک تحقیقات
(صورتہا مفقود ہوتی ہین کہ میعاد نالش منقضی ہونی کی
جہت سے ہین مدعی لیجئی نابالغی کا عذر پیش کیا ہو ع
دشوار ہوتا ہی ؛ لہذا مطابق ضابطہ اپنے ایک (۱۹)
سن کو حد بلوغ ٹھہرانا کرنا ناگزیر ہی تاکہ مطابق
اُس حد معین کی اشخاص عدالت دیوانی میں
جوابدہ ہون ؛

قوم مسلمان اور ہنود مین معمول کی مطابق

سن بلوغ قوم مسلمان اور ہنود کا جو کورٹ آف
وارڈس کی تابع نہین پورا سولہ برس تک گنا جاتا ہی غ

قوم ارمنی مین

قوم ارمنی کی لڑکون کا لڑکون سن بلوغ غالبا پورا اٹھارہ سال
محسوب ہوگا ؛
قوم ارمنی کی پادری سے صاحبان صدر دیوانی نے

ع ذیل مین باب ۹
غ بھیمن داس اپلانت بنام روپ چاند رسپانڈنٹ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۰۱ع مبادلج جوگو سنہ
نانبہ رای اپلانت بنام گلال چند ، را دھا موھن چودھری ، بہای وغیرہ رسپانڈنٹ سر مارچ ؛
سنہ ۱۸۰۳ع آئین محمدی مین مکناطن صاحب کی ۴۲ صفحہ مین ، وکیلوف ۲۶ سنہ ۱۷۹۳ع ؛
ق ۷ سنہ ۱۸۱۹ع

استفسار کیا تھا کہ تمہاری آئین کے مطابق لڑکیون کا سن بلوغ کتنے سال تک معتبر ہوتا ہے اور بیاہی یا نابالغ لڑکی اپنے خصم کی زیر حفاظت رہتی ہے یا نہین

جواب ہماری یہان لڑکی اپنے سن عروسی مین بالغہ متصور ہوتی ہے اور سن عروسی بارھوین برس کی عمر سے شروع ہوتا ہے اور بیاہی لڑکی خواہ بالغہ ہو یا نہین اپنے خصم کی حفاظت مین رہتی ہے ؛

پس پادری مذکور کی اس جواب سے کسی بیاہی لڑکی کا بلوغ یا عدم بلوغ دریافت کرنا دشوار ہے الا جس صورت مین پادری موصوف اپنے آئین کی مطابق جو سن عروسی کی لئے مقرر ہے قبل اوس سن کی بیاہا جانا اوس لڑکی کا ظاہر کیا ہو ، کیونکہ اگر سن عروسی سن بلوغ مقرر ہوا ، تو بیاہی لڑکی نابالغہ متصور نہین ہو سکتی ہے ؛

بقوم اہل ہند بنت الخمس مطابق آئین مروجہ ملک انگلستان ، ہسپین ، اور امریکا

ف ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۳۶ء

. . . کے ، اور حسب قوانین مجاریہ حال ملک فرانس و بلجیم اور ہولانڈ کی ، اکیسواں سال حد بلوغ کی لئے مقرر ہی ، پر فرانس اور بلجیم اور ہولانڈ ، مردوں کی بیاہ ہوتی ہی وے معاً بالغ متصور ہوتی ہیں ، یا اگر ایک پندرہ برس کی لڑکی کا باپ یا ماں مرجانی کی صورت میں اسکی نا عدالت کی آگی حاضر ہو کر یہہ طلب کری کہ مجھی اس لڑکی پر حکومت پدرانہ یا مادرانہ نہیں وہ جس طرح چاہی اپنی معیشت کری تو وہ لڑکا بالغ متصور ہوگا ،

(20)

ویسٹ انڈیز میں

وہاں بند میں کوی آئین عام مقرر نہ ہنی کی سبب سے یوں مناسب ہی کہ جو اشخاص جس اہل ولایت کی نسل ہیں وے سن بلوغ کی باب میں اسی اہل ولایت کی آئین کی تابع ہوں کہ جہاں سے انکی بنیاد ہی ،

بر عشر بیب ایک مقدمی ق سے (کہ جس میں سایل گو ویسٹ انڈیز پر اصل اسکی انگریزی معلوم ہوتی تھی) یہہ بات معلوم ہوی کہ سایل بالغ یعنی ۱۸ برس کی عمر کو

ق راہم نراین مکہراجہ سایل ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۲۲ع

پہنچنے کی بنا پر اوپر جائداد متروکہ موصیہ کے اپنی عدالت
سے دخل یابی کی استدعا کی تھی ۔ اور صاحبان صدر دیوانی نے حکم
درباب عدم بلوغ کے اسکے جیسا کہ قرین قیاس تھا
تکرار کے خالی ہونے فرمایا کہ وصیت نامہ کے مضمون سے یہ
مفہوم ہوتا ہے کہ سائل کی موصیہ نے اسکی حد بلوغ کو
اکیسویں برس کی عمر تک ارادہ کیا ہے

جو نابالغ زیر حفاظت کورٹ آف واردس کی ہیں اُنکی طرف سے کون نالشیں ہو سکتی ہیں

جب کسی نابالغ زمیندار کی جائداد زیر حفاظت کورٹ
آف واردس کی رہے تو اُسی عدالت کے حکم
مطابق اُس جائداد کے تدبیر کاری کے لیے جو کوئی وکیل
یا سربراہ کار مقرر رہے اسکو مناسب ہے کہ اُس
نابالغ کی اشیاء منقولہ وغیرہ منقولہ کی بابت جو کچھ
معاملہ مقدمہ کرنا ہو سو مطابق ارشاد عدالت موصوفہ کے
کیا کرے ۔ اور اسکو ان معاملات کے کرنے میں
وکیل سرکاری کی مدد مفت نہیں ملیگی

مقدمات اُن نابالغوں کی جو زیر حفاظت کورٹ آف واردس کی نہیں ہیں

اور جس زمیندار نابالغ کا اشیا کہ زیر حفاظت کورٹ
آف واردس کی نہیں ہے ۔ اسکی مورث کی

ک ق ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۰۹ع د ۲۳۴ ض ۱۶ کنس نمبر ۳۲۲۵ ت ۲ فروری سنہ ۱۸۱۲ع

طرف سے جو شخص وصی رہے یا ازروے آئین کے جو کوئی اسکا وصی ہو وہی اسکا قایم مقام ہوکر معاملہ پرواز ہی کریگا اور ہر ایک مقدمے کی بابت آئین مطابق جو کچھ احکام عدالت کہ اُس نابالغ کی بالغ رہنے کی صورت مین ل اُسپر جاری ہوتا اُسے وصی یا ولی مذکور کی نسبت اجرا ہوینگا

ہر مدعی نابالغ کی طرف سے ارجاع مقدمہ کا اختیار صرف اسکے ولی کو کہ حسب ضابطہ مقرر ہے نہین ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہی ولی خود اُسکا حق اُس سے ورلیغ رکھے یا نقصان کرے یا جن باتون کی محافظت اسکے ذمے ہے اُسکے کرنے مین غفلت کرے

نابالغ کی طرف سے جو کوئی نالش ہوسکتی ہے

اسلئے نابالغ کے ہر ایک قرابت دار کو خواہ مطابق ضابطہ کے اسکا ولی ہو یا نہو اسکی طرف سے دعوی پیش کرنیکا اختیار حاصل ہے م

استثنا

برحکم مذکور سے جو لوگ کہ مطابق آئین کے ولی نہین انکو نابالغ کی طرف سے کسی مبلغ کے واپانے کی نالش کرنیکا اختیار حاصل نہوگا *

ل کنس نمبر ۲۳۵ ت ۲ فروری سنہ ۱۸۲۱ ع
م ہشت جندر کرسیل ش ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۴۷ ع

مطابق آئین کی زیر کو منجانب کسی نابالغ کی اسکی مورث (جو بار وصیت برگز نتھا) اعلیہ عدالت میں دلاپائیکی لئی نالشی ہونیکی اجازت حاصل تھی اور عمرو کی منجانب نابالغ مذکور کی بدعوی ایک مبلغ کی جو متوفی مذکور کی جائداد کا بعض حصہ تھا ایک مقدمہ عدالت مین درپیش کیا تھا اور حاکم عدالت نی اس مقدمی کو نامسموع کیا (۱)

منجانب کسی نابالغ کی کوی مقدمہ عدالت مین درپیش ہونی مین رضا اس نابالغ ضرور نہین *

سودائی، دیوانہ مادرزاد، وغیرہ جو کوئی نسبت نقصان یا ضعف طبعی کی اپنی مہمات کی اہتمام کرنی سی قاصر ہی اس کی حقوق بھی مقدمات نابالغ کی طرح بر فیصل کئی جاینگی،

سودائی، دیوانہ مادرزاد وغیرہ

(۱) بی بی اشرف النساء عرف بھیجہ بانو زوجہ روشن علی اہلکار متوفی بنام صاحب رجسٹر سوپریم کورٹ سربراہ کار جائداد نجم النساء بیگم دختر نابالغ حسین علی رسالہ دار کی ۳۰ ستمبر ۱۸۴۰ع فی ۵ نمبر ۷۴۹ ع د ۳ دیکھو مقدمہ راجہ کاشی ناتھ رای وغیرہ اہلکار کا بنام نواب دلاور جنگ رسالہ دار کی ۱۲ مئی سنہ ۱۸۱۰ع

دعوی پر اُس منکوحہ کا حق نکاح سے قبل جاری ہوا ہو
یا بعد نکاح کی، دونو صورت میں جورو خصم باہم ایک
ہوکر اُس مقدمہ کو سنے دیے اور اُسکی پیروی کرینگی، تاکہ
مقدمہ جیتنی کی صورت میں عدالت موصوفہ کی حاکمان
ایسی بی بی کی (جو کہ اپنی حق کی حفاظت نہیں کر سکتی
ہی) حق کی حفاظت کریں اور اُس میں سے بھی
ایک مقدار مناسب (اگر منقولہ ہو) واسطے اُسکی
اور اُسکی لڑکی بالونکی کسی معتبر جاگہہ پر تھاتی رکھوا دینگی،
مگر جس صورت میں کہ وہ بی بی حاکمان عدالت
کی آگی اپنی شوہر کی نسبت میں یہ اقرار کر دیوے
کہ میں نی اپنا اور اپنی لڑکی بالون کا حق اپنی
شوہر کو ہبہ کیا تو اُن کی حقوق امانت نہیں رکھوانی
ہیں *

کس صورت میں جورو تنہا نالش کر سکتی ہی

مگر جس حال میں کسی کا شوہر کسی جرم سنگین
مثل عداوت سلطنت وغیرہ کی بابت مطابق حکم
آئین کی دایم الحبس یا شہر بدر ہو جاوے، یا وہ
تابع عدالت سرکار کی نہ ہی اور دوسری بادشاہ کی

تابع رہی تو کسی مقدمہ مین ہو اسکی جورو تنہا مدعیہ ہونا
جایز ہی *

کس صورت مین بیاہی عورت اپنی کسی یگانی کی ساتھہ ملکر نالش کر سکتی ہی *

(23

جن مقدمون مین کہ جورو کی حقیت اسکی شوہر کی
دعوی کی برخلاف ہو تو جورو کو جایز ہی کہ اپنی کسی
یگانی کی ساتھہ ملی اور وہ شخص مطابق انگریزی
آئین کی اسی عورت کی نام سی باسترضا اسکی
عدالت مین مقدمہ پیش کری کیونکہ شوہر اسکا اس
مقدمی مین خود مدعا علیہ اور مدعی دونون نہین بن سکتا
ہی *

اور وہ یگانہ کہ جسکی معرفت جورو کو اپنی شوہر
کی نام پر ارجاع دعوی کرنا جایز ہی * اس عورت
کی طرف سی مقدمہ مفلسی مین نہین پیش کر سکتا
ہی *

ہر قوم الیسٹ انڈین یعنی متیسا کی بیاہی عورتون سی
بابت کوئی آئین خاص مقرر نہین ہی * ان کی حق
مین مطابق قیاس کی وہی آئین جو ولایت زا بیاہی
عورت کی لئی مروج ہین کار آمد ہونگی *

چوتھا باب

بیان ان ...

جو کوئی شخص منفرد یا جو جماعت کہ کسی شئی
متنازعہ میں حقیقت رکھتی ہو اسکے نام پر ارجاع نالش
ممکن ہے اور سوای اشخاص مستثنی کے جو آیندہ
مذکور ہوویںگے اور کسی کو بسبب اپنے مسکن مولد
اور گھرانے کے یہہ رتبہ نہیں ہے کہ احکام عدالت
دیوانی کے تابع نہوت

فصل ۲
ملکہ انگلستان

اگر کسی متنازعہ جناب ملکہ انگلستان دام دولتہا
کے دخل خاص میں ہو یا کسی شئی دعوی میں حقیقت
جناب ممدوحہ کی پہنچتی ہو اور اس سبب سے فریادی اپنی
کسی دعوی کو چھوڑ اپنے کا ادعا رکھے تو اسکو لازم ہے

ت ف ۳ سنہ ۱۷۹۳ ع ۶ و ۷ آکٹ ۲۳ سنہ ۲۳ ع

کہ ملک ممدوحہ کی نام پر مقدمات میں داخل نکرے کی عرضی استغاثہ انہیں کی خواب میں بھیجدے تو بموجب مطابق حکام مجوزہ کی تو تا حقاً حب اُن کی طرف سے مدعا علیہ بن کی اُس مقدمہ کی جوابدہی عدالت دیوانی میں کریگا ۔

گورمنٹ

کسی مقدمہ میں ہو سرکار بہادر خواہ اپنی بابورڈ ریونیو یا صاحب کلکٹر کی نام سے مدعا علیہ ہوسکتی ہی اور سرکاری عہدہ دار صاحبان بھی اپنی علاقے کی بابت سرکار کی جانب سے مطابق حکم اُن کی مدعا علیہ بن سکتی ہیں ۔ اور مطابق احکام مندرجہ قوانین کی خصوصاً جو نیچی لکھی ہوی مراتب سے زیادہ واضح ہو دیگا کہ دعوی بنام سرکار رجوع کرتی وقت مرافعہ اوی میں پہلی انہیں بورڈ ریونیو صاحب کلکٹر وغیرہ ملازمان سرکاری کی پاس عرضی دادخواہی کی گذرانتی مناسب ہی ۔ ث

ث ۔ ق ۱۳ سنہ ۱۷۹۳ع ۔ ۲۸ ق ۱۰ سنہ ۱۸۱۶ع ۔ ۲ ق ۱۳ ۔ ۳ ۔

اگر کوئی شخص بابت دعوی اراضی یا املاک کی کہ وہ
سرکاری قلمرو کی اندر قبض و دخل مین کسی رئیس ہند کی
واقع ہو نالش بنام اُس رئیس کی عدالت مین پیش
کری اور صاحبان عدالت کو طلب کرنا رئیس مذکور کا
واسطی جوابدہی مقدمہ کی نامناسب ہو یعنی جو رئیس تابع
سرکار کی نہووی خواہ وہ رئیس ممالک محروسہ مین رہتا ہو
یا اور کسی ملک مین ـ گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل
ایک صاحب ملازم سرکار کو اسکی طرف واسطی
جوابدہی اُس مقدمہ کی مقرر فرماوینگی اور وہ ملازم سرکاری
مطابق مذکور سابق کی جوابدہی اُس کی کریگا ج
ناظم بنگالہ کی نام پر کوئی مقدمہ عدالت مین دربیش ہووی
سی سرکار کمپنی کی طرف سی جو صاحب کہ مرشدآباد مین
ایجنٹ رہین وہ مدعا علیہ بن کر اُسکی جوابدہی کرینگی ح
اور نواب فرخ آباد کی نام پر نالش ہونیکی صورت

ج صفحہ مرقومہ ۳۲ ق ۱۰ سنہ ۱۸۱۲ع ۲۶۲ ض ۱ ۱ ۲ ۳ ح ق ۱۹ سنہ ۱۸۲۵ع د ۲ ۳

میں تجویز اسکی مطابق قانون ۲ فصل ۸ سنہ ۱۸۰۳ع کی اور
بنام راجہ بنارس کی کوئی مدعی ہونی کی صورت
میں اُس مقدمہ کی تجویز مطابق قانون ہشتم سنہ ۱۷۹۵ع
کی عمل میں آویگی
اور جب کسی رئیس خود مختار کی نام پر اُسکی کوئی
رعیت وغیرہ نالش پیش کری تو کمپنی کی عدالت
میں وہ مقدمہ مسموع نہوگا خ

۲ فصل

جماعت

اگر کوئی شخص ارجاع نالش بنام کسی جماعت کی کیا
چاہی تو مطابق اُسی آئین خاص کی جو ان کی بابت مقرر
ہی نالش اپنی عدالت میں درپیش کری ، اور
ان کی آپس میں کچھ اختلاف ہونی کی صورت
میں اُن میں سی ایک دوسری کی نام پر جس طرح
نالش کرتا ہوتا ہی وہ اس دستور العمل کی گیارھویں
باب میں مندرج ہی ، دیکھہ لیوی ،

خ سنہ ک ۶ تاریخ سنہ ۱۸۳۶ع

ممالک محروسہ کی باہر رہنی والا خواہ انگریز ہو یا دوسرون کی ساتھ ایک جماعت مین داخل رہی اسکی نام مین بھی مقدمہ بہان کی عدالتون مین داخل ہوسکتا ہی *

فصل

متعلقات نواب ناظم بنگالہ دی

جس مقدمہ مین کہ طرفین نواب ناظم کی قرابتی یا علاقہ دار ہون اس مقدمہ کی فیصل کرنیکا طریقہ صفحات مسبوقہ مین مذکور ہو چکا *

اگر کوی شخص غیر نواب ناظم کی کسی نوکر یا چاکرون کی نام پر ارجاع نالش کری تو جس عدالت مین وہ مقدمہ پیش کری وہان کی صاحبان عدالت کو چاہی کہ یا تو اس مقدمہ کو نواب ممدوح کی حدمت مین بھیجدیوین یا مطابق ضابطہ عدالت کی آپہی

د صفحہ مزبورہ ۹

اسکی تجویز کرین پر لازم ہی کہ ہمیشہ ر مقدمہ مین
انصاف اور حقوق مقررہ نواب نامدار کو خوب دلدہی
سی لحاظ کرتی رہین ہ ہر جس صورت مین کہ مدعی
یا مدعا علیہ حاجی کہ مقدمہ اسکا کمپنی کی عدالت ہی مین
فیصل ہاوی تو مطابق ضابطہ کی تجویز اسکی عمل مین لاوین ق

(26)

متعلقان نواب

اگر کوئی شخص نواب فرخ آباد کی کسی علاقہ
وار یا نوکر یا قرابت وار یا ہان کی نواب سلف کی
بیواؤن لکہ کرین کی نام پر دعوی پیش کیا جاوی ر تو اسکو
لازم ہی کہ پہلی اپنا مقدمہ عدالت ضلع مین داخل کری یا
تب صاحب عدالت ضلع اس مقدمہ کو نواب
ممدوح کی پاس بھیجدیوینگی ز اگر نواب نابالغ
ہو تو تجویز اس مقدمی کی اسکی ولی یا اسکی ہمراہ کار خاص کی
حوالہ کرینگی س ہر درصورتیکہ صاحب جج موصوف سمجھین

ق ف ۱۷ ابسہ ۱۷۹۳ع د ۰۱۰۷ دیکہو مقدمہ نواب سید اسد اللہ خان اپلانٹ بنام
سمرچند وغیرہ کو مہاجن ۲۹ جون سنہ ۱۸۳۰ع
ر حکم گورمنٹ ۱۵ جون ۱۸۳۳ع نمبر ۱
ز ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ع د ۰۸۷ کنس نمبر ۳۳۹ صدر آگرہ سی ۸ نومبر مین صدر کلکتہ سی ۲۹
نومبر مین ۱۸۳۳ع کی
س کنس نمبر ۱۶۲ ۲۶ می ۱۸۱۳ع کنس نمبر ۵۸۷ صدر کلکتہ اسامی سنہ ۱۸۳۳ع

کہ مدعی کی درخواست مسموع ہونی کی بعد نواب
ممدوح کی حضور سے اس کی انفصال پانی مین
بہت تاخیر ہوئی ہی تو مقدمہ مذکورہ کو اگر صاحب
جج بعد استماع اظہار فریادی کی اپنی رای مین مناسب
سمجھین تو ثانیا عدالت مین داخل کرکی خود فیصل
کرینگی ش

جو مقدمات بنام راجہ بنارس کی اور انکی قرابت
دارون کی دائر ہون اور دربارہ تقرر امین کی
واسطی انفصال تکرارات زمین وخزانہ محال
موروثی راجہ موصوف کی مرجوع ہون اُن مقدمات
کی تجویز مطابق قانون ۸ سنہ ۱۷۹۵ کی دفعہ دوم کی اور
قانون ۱۵ سنہ ۱۷۹۵ کی دفعہ ۳ ضمن اول اور دوم کی اور
قانون ۷ سنہ ۱۸۲۸ع کی اور مطابق کنسٹرکشن نمبر ۱۲۲۴ کی
(جو سنہ ۱۸۳۹ع کی ۱۴ جونین صدر دیوانی سے اور ۱۲ جولائی
مین صدر دیوانی کلکتہ سے صادر ہوا) عمل مین آویگی *
اگر کوئی شخص رئیسان خود مختار کی تابعداروں نکی

ش کنسٹرکشن نمبر ۱۲۸۸ صدر آگرہ سے ۸ نومبر صدر کلکتہ سے ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۴۳ع مین

نام پر نالش کرے تو خواہ نالشی بھی زمین ہو یا نہو
تجویز اسکی مقدمہ کے اوپر کے مذکور مطابق مدعاعلیہ کے
گروہ کے اصل سردار کے حوالے کے جانکے پر جس
صورت میں کہ مدعاعلیہ مذکور کمپنی بہادر کے قلمرو کے
اندر رہتا یا جائداد رکھتا ہو تو تجویز اس مقدمہ کی یہاں کی
عدالت کی ذریعے ہو ویگی ص

مدعاعلیہ اگر قلمرو سرکار کمپنی کے اندر ساکن ہو تو البتہ
اوروں کی طرح یہاں کی عدالت کی تابع ہوگا، اور اگر
کمپنی بہادر کی علاقہ سے باہر کا رہنے والا ہو کر سرکاری
علاقے کے اندر جائداد رکھتا ہو تو بعینہ دوسرے اشخاص
کی طرح جو غیر ممالک میں رہکر جائداد یہاں کی سرکاری
علاقے کی اندر رکھتے ہوں، منظور ہوگا ص۔

۸ فصل

مفلسان

جس طرح کسی جائداد والے پر نالش پیش ہوتی
ہے اسی طرح نہایت مفلس شخص کے نام پر بھی

ص سرکیولر ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۳۶ع ص آیندہ باب ۱۶

اجراے دعوی ممکن ہے بر مفلسون کی جوابدہی کی بابت ہین جو آسانیان بخشی گئی ہین اسکا بیان آیندہ مذکور ہوویگا ط

باب ۲

اشخاص جو تنہا کسی نہ کسی مقدمہ کی پیروی نہین کرسکتے ہین

نابالغ سوداے جنونی یا اور کوئی شخص جو کہ ضعف اور نقصان خلقی کے سبب سے اپنی اشیا اور املاک کی سربراہ کرنے مین قاصر ہین وے بہی کسی مقدمے مین مدعا علیہ ہوسکتے ہین *

لیکن مالکان زمین جو بسبب نابالغی وغیرہ نقصان خلقی کے لیاقت جوابدہی مقدمہ کی نہین رکھتے ہون اور انکے ولی بہی مقرر نہین تو وے بلاشمول نام اپنے ولی کے مدعا علیہ نہین ہوسکینگے پر اگر کورٹ آف وارڈس کی طرف سے انکے سربراہ کار مقرر ہوے

ط آیندہ باب ۱۷

ہون تو وہی سربراہ کار اُن نابالغ وغیرہ کی طرف سے
مطابق ارشاد کورٹ آف وارڈس کی جوابدہی کریگی ظ

اور اگر جائداد نابالغون کی زیرحفاظت کورٹ
آف وارڈس کی نہین ہو تو اسکی صورت کا وصی
یا جو کوئی اُسکا ولی رہی وہ اُسکے شمول مین مدعاعلیہ ہوکر اس
مقدمہ کی جوابدہی اوپر لکھی مذکور مطابق کریگا اور اگر
مدعاعلیہ جنون ہووی اور اس کی جائداد کورٹ آف وارڈس
کی تابع نہووی اس صورت مین بھی اسکا کوئی وصی
یا سربراہ کار شمول اسکی مدعاعلیہ ہوکر جوابدہی کریگا ع

زیرحفاظت کورٹ اوف وارڈس کی نہین

بیاہی عورت
اگر کسو دیوانہ نابالغ یا
جنونی کی جائداد کورٹ
اوف وارڈس کی حفاظت مین
نہو تو اسکا ہی جو کوئی
ولی یا سربراہ کار ہی وہ اسکی
شامل مدعاعلیہ ہوکر اسکی
عرض جوابدہی مقدمہ کی
کریگا ع

ہندو اور مسلمان کی قوم کی بیاہی عورتین بلا شمول
اپنی خصم کی کسی مقدمہ مین مدعاعلیہا ہوسکتی ہین
اور قوم ارمنی کی بیاہی عورت اگر جائداد الگ رکھتی
ہو تو وہ تنہا مدعاعلیہا ہوسکتی ہے

اور قوم انگریز ولایت زاد کی بیاہی عورتین جن صورتون
مین کہ بلا شمول اپنی شوہر کی فریادی ہوسکتی ہین
انہین صورتون مین تنہا مدعاعلیہا بھی ہوونگی

ظ ق ۱۰ سنہ ۱۷۹۳ع و ۲۲ و ۲۳ ض ۱ ایکٹ نمبر ۳۳ و ۲ فروری سنہ ۱۸۲۱ع
ع صفحہ مذکورہ

لیکن اس طرح پر مدعا علیہا ہونیکی لئی کسی شخص بیگانہ یا وہی کا ان کی ساتھہ مقدمہ کی جواب دہی میں شامل ہونا ضرور نہیں کیونکہ ارجاع مقدمہ پیدا ہونی کی صورت میں خرچہ عدالت فریادی کی ذمی پڑیگا ۔

اور قوم ارمنی کی جس بابی صورت بالکل اشیا اسکی خصم کی قبض و دخل میں رہا ہو تو وہ آپہی تنہا ملزم ہوتا ہم اسکو اپنی شوہر کی ساتھہ مل کر مدعا علیہا ہونا اور جواب دہی کرنی ضرور ہی کیونکہ مقدمہ ہار نی کی صورت میں جس اشیا سی ڈگری کا دعوی اسکو ادا کرنا پڑیگا وہ اسکی شوہر کی دخل میں تھی ۔

جس صورت میں کہ قوم انگریزی کی جورو خصم الگ الگ خوانی کریں

اور ولایت انگلستان کی قوانین مروجہ کی مطابق جس صورت میں کہ جورو خصم ایک دوسری سی الگ رہتی ہوں تو شوہر کو تنہا جواب دہی کی اجازت حاصل ہوسکتی ہی کیونکہ الگ رہنی کی صورت میں اگر جورو نی خود کسی کا ناحق کیا یا زبردستی کسی کی ملک چھین لی ہو تو وہ مقدمہ اسکی شوہر کی نام پر

ع؎ ارامون ایپلانٹ بنام ریلی رسپانڈنٹ ۱۷ جون سنہ ۱۸۴۷ع

عدالت دیوانی میں مسموع نہیں ہوسکتا ہی ، اور
جس صورت میں کہ جورو خصم سے الگ رہتی ہو
یا جواب دہی مقدمہ میں اپنی شوہر کی رای کی مطابق
راضی نہوتی ہو یا برخلاف اپنی شوہر کی کچھہ حقیت
رکھتی ہو تو اس عورت کو مطابق معمول کی تنہا
جواب دہی کی اجازت ملتی ہی ،

مضمون باب

[illegible] کہ جنکی بابت عدالت دیوانی میں نالش ہوسکتی ہی

اس ملک کی صاحبان عدالت دیوانی کو اختیار
حاصل ہی ف کہ جتنی نالشین اور مقدمی کہ وراثت ،
حقیت اشیا منقولہ و غیر منقولہ ، کرایہ زمین ، مالگذاری ،
دین ، حساب ، اقرار ، شراکت ، بیاہ ، رسم رسومات ،
دعوی خسارہ وغیرہ اقسام مقدمات دیوانی کی بابت ،
انکی حکموں میں درپیش ہووین ، استماع کرین
اور سوای چند صور مخصوصہ کی کوی مقدمہ دیوانی

ف ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ع [illegible] بنارس ، ق ۸ سنہ ۱۷۹۵ع [illegible] ممالک مفوضہ و مفتوحہ ،
ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ع [illegible] ق ۱۱ سنہ ۱۸۳۶ع [illegible]

(30)

اور جو کچھ تکرار کہ درمیان رعایا اور اُن اشخاص کی
کہ جنسے وی بٹہ بانٹی کی مستحق ہین ۔ جنکی کی نرخ
کی بابت واقع ہوے تو خواہ وی رعایا خزانہ زمین نقد
یعنی دیگر یا روپئی کی عوض اور کچھ چیز دیگر ادا کرتی
ہون دونون صورت مین اس تکرار کی فیصل کرنی کا
اختیار صاحبان عدالت کو حاصل ہی ل

دہ سالہ بندوبستی زمین کی نسبت دعوی سرکار بہادر

اور دہ سالہ بندوبستی زمین کی اوپر سرکار کی طرفسی
جو دعویان ہین م ان دعویون پر صرف صاحبان
عدالت کا حکم جاری ہو سکتا ہی ۔ اگر کوئی شخص درباب
استرداد بازیافت زمین لاخراج کی کہ وہ قبل اجرای
قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ع کی مطابق حکم صاحبان ریونیو کی عمل
مین آیا ہو نالش ور پیش کری ۔ تو صاحبان عدالت
کو اسکی سماعت کا اختیار حاصل ہی ن
اگر کسی دیار اجنبی کی صاحب عدالت سے
فیصلہ کی روسی کچھ مبلغ کسیکا پانا ٹھہرا ہو ۔ اور وہ

ل ق ۶ سنہ ۱۷۹۳ع د ۸ ۸ مارس ق ۱ سنہ ۱۷۹۵ع د ۹ ممالک مفتوحہ و مفوضہ
ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ع د ۹ ق ۲ سنہ ۱۷۹۳ع د ۶ ۷ بنارس ق ۱ سنہ ۱۷۹۵ع د ۱۰
م چٹھی گورنمنٹ اعلی بنام راجہ البہری وغیرہ رسانیدگان ۲۰ اگست سنہ ۱۸۱۵ع
ن سرکار بہادر اعلی بنام مہاراجہ کنور بالو دیرت سنگہ رسانیدہ ۱۲ اگست جمعہ ۹ سنہ ۱۸۳۱ع

شخص مبلغ مذکور کے پھیر پانے کے لئے یہاں کے
عدالت میں مقدمہ رجوع کرے تو وہ مقدمہ بھی مسموع
ہوویگا، اور وے فیصلہ مذکور اس مقدمے کی بنا ہوگا

جورو اور خصم

اگر کوئی اظہار سے نالش محکمہ دیوانی میں درپیش
کرے کہ اُسکی جورو کو مدعا علیہ نے روک رکھا ہے
تو مقدمہ عدالت دیوانی میں مسموع ہوگا اور مدعی
مذکور کو اپنا نکاح اسی عدالت کے آگے ثابت
کردینا لازم ہوویگا (۵)

عدالت فوجداری سے مجرم کو سزا مل چکنے کے بعد نالش خسارہ بنام اُسکے

اور ایسے اگر مدعی کی جورو کو کوئی لے بھاگا ہو اور
اس سے کچھ خسارہ روپے کا عاید حال مدعی کے ہوا ہو، تو
اس خسارہ کے بابت مقدمہ عدالت دیوانی میں قابل
سماعت کے ہوویگا، گو لے بھاگنے والے کو عدالت
فوجداری سے اسکے جرم کی سزا مل چکی ہو، (۱)

جھوٹا اتہام و قید ناحق

اور ایسے اگر زید نے جھوٹھ اتہام سے عمرو کے
نام پر عدالت فوجداری میں نالش کی ہو تو اُس نالش

(۵) کیس نمبر ۸۱۶۰۱ ۔ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع ۔ یوسف اپیلانٹ بنام محمد غازی رسپانڈنٹ
۲۲ فیروری سنہ ۱۸۵۵ع کلیم الدین اپیلانٹ بنام جیدنی وغیرہ رسپانڈنٹ (۵) ستمبر
(۱) کنسٹرکشن نمبر ۱۲۸۲ ۱۶ نومبر سنہ ۱۸۲۹ع

کی سبب جو کہ خسارہ عمرو کی عاید حال ہوا ہو۔
اُس خسارہ کی نالش عدالت دیوانی میں مسموع ہوگی،
خواہ اُس جھوٹھہ اتہام سے مدعی کی عزت و ناموس
میں نقصان آیا ہو یا وہ ناحق مقید ہوا ہو یا ضرب اور بدنامی دونو
عاید ہوئی ہو۔ اور اس طرح کی نالش عدالت میں دائر ہونی
ہونی سے اگر مدعا علیہ عذر لاوی کہ میں نے مدعی پر
جھوٹ اتہام دھرنے کا جرمانہ اسکی آگی عدالت فوجداری
میں ادا کر دیا ہی تو اس عذر کی سبب عمرو کی
نالش خسارہ عدالت دیوانی میں نامسموع نہو گی اسلیے
کہ اگرچہ عدالت فوجداری سے حکم جرمانہ بہ نسبت
زید کی صادر ہونے کی سبب سے عمرو نے بدنامی
سے رہائی پائی ہی پر حکم جرمانی سے جو مجرد سرکاری
تجویز کی تعمیل کی لیے ہوتا ہی۔ فریادی اپنا خسارہ
نہیں بھر پاتا

ب

دیوانی کی نام منہ کار ملازموں کی۔

صاحبان کلکٹر ریونیو اور ان کی نایب اور ملکی عملہ،
صاحبان سالت اجنٹ اور ان کی نایب اور ملکی

ب شیوناتہ مدک اسلانٹ بنام گنگا گوبند بسواس رسپانڈنٹ ۲۷ مئی سنہ ۱۸۴۸ع
منی موہن منڈل اپلانٹ بنام مودو سودھن منڈل رسپانڈنٹ ۸ جون سنہ ۱۸۴۸ع

عمل کہ جنکو کارخانہ نمک سی علاقہ حاصل ہی صاحبان
کلکٹر ستم اور ان کی نایب اور ملکی عملہ جو کہ
واسطی تحصیل خراج کی مقرر ہین اور صاحبان ٹکسال
اور وی عہدہ دار جو سونا روپا پرکھنی کی لئی مقرر
ہین اور ان کی نایب اور ملکی عملہ اگر اپنی عہدی
کی بجا لانی مین کچہ حرکت خلاف قانون کرین
تو جس ضلع کی عدالت کی علاقی مین وی رہتی
ہو یا سرکاری کام کرتی ہون اسی عدالت مین
ان کی نام پر نالش مسموع ہو ویگی ٭ ث

صاحب کلکٹر جب اپنا عہدہ بجا لاتی ہوئی کوئی
حرکت برخلاف قانون ۱۳ سنہ ۱۷۹۳ع کی کرین تو
انکو مطابق دفعہ ۳۴ قانون مذکور کی جوابدہی اس
حرکت کی عدالت دیوانی مین کرنی پڑیگی ٭ ث

اشیای موقوفہ کی امانت داری کی نسبت دعوی

اگر کسی دین کی بابت وقف کی ہوی اشیا کا
امانت دار یا متوتی صاحبان پورد رہنو کی یا انکی

ث ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ع و ۱۰ بنارس ق ۷ سنہ ۱۷۹۵ع و ۷ ممالک مفتوحہ و مقبوضہ ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ع

ث صاحب کلکٹر پورنیہ سایل ۱۵ جون سنہ ۱۸۲۷ع

توابع عہدہ داروں کی حکم سے جو نامزد رہتے ہوں
اور مطابق قانون ۱۹ اسنہ ۱۸۱۰ع کی تولیت نام کی
مراتب مندرجہ کی انصرام کی تحقیقات کر تبکا
اختیار رکھتے ہیں معزول ہو کر یا ہمیشہ پھر پانی اپنی
اس تولیت یا امینی کی عدالت دیوانی میں
نالش پیش کریں تو وہ مقدمہ مسموع ہو سکیگا *

(32)

اور اگر عدالت میں ثابت ہووے کہ وہ متولی یا
امین اشیای مذکورہ کا خاین ہے یا عدم لیاقت رکھتا
ہے تو وہاں کی سرکاری عہدہ دار لوگ اوسکو معزول
کرنے کا فیصلہ عدالت سے پاوینگی ت

مقدمہ واسطی جبر نقصان
کسی نقصان صریح کی جو
کسی ڈگری میں رہا ہو

اگر کسی قوم میں سے ایک شخص اپنی گروہ کی
سرداروں تو ان کی حقوق مخصوصہ کے پانے سے
باز رکھے اور اس سبب سے چارہ عاید حال
ان سرداروں کی ہوا ہو تو اس خارج کی
ولاپانے کی لیے اور ان حقوق کی ثابت جاری کی

ج ق ۱۹ اسنہ ۱۸۱۰ع دفعہ ۱۵ ق ۳ سنہ ۱۸۴۳ع دفعہ ۱۱ بار محمد منڈل ابراہیم سام
ہرشن کمار ٹھاکر بنام سپرنٹنڈنٹ ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۳۲ع والق علیمان ابراہیم بنام پیادہ
۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۳۶ع صاحب لوکل ایجنٹ ضلع ہوگلی اسلامت بنام کسی نذر ندی سپرنٹنڈنٹ
۲۹ مارچ سنہ ۱۸۴۸ع

سرکار کی واسطی نالش بجانب انہین سے وارد ہون کی
عدالت دیوانی مین مسموع ہووگی۔

کسی ڈگری مین کچھ مبلغ نقصان رہنی کی صورت
مین اس نقصان کی جبر کی لئی مقدمہ عدالت
دیوانی مین مسموع ہوسکتا ہی مثلاً جس صورت مین
کہ عدالت اسفل نی فریادی کی حق مین کچھ مبلغ
ڈگری کیا ہو اور بعد اپیل عدالت اپیل نی صرف
اس ڈگری کو بحال رکھکر فیصلہ اپیل تلک جتنی دن
گذری ہون اتنی دن کی بابت سود دلانی کی لئی
کچھ حکم نہ دیا ہو تو اتنی دن کا سود دلانی کی لئی نالش
عدالت مین رجوع ہوسکتی ہی ج اگر کسی مقدمہ
مین مردمان ثالث مطابق قانون ۹ سنہ ۱۸۳۳ع کی مقرر ہوکر
کوئی فیصلہ کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ نہ ہو اس
فیصلہ کو باطل کرین اور مدعی بامید قایم کرنی اس
فیصلہ کی نالشی ہووی تو وہ مقدمہ عدالت مین مسموع
ہوگا پر اگر مدعی مقدمہ واسطی دخل او پر زمین

ج درمادہ سوال ربی واس مانجھی وغیرہ ۲۹ جون سنہ ۱۸۴۱ع
خ جوگلکشور وغیرہ اسلامیت رادھاکنت گوسائیں بنام ہدت ۱۸ اگست سنہ ۱۸۰۶ع

متنازعہ کی ، یا صاحب سپرنٹنڈنٹ ربنو کی حکم سے بے
استرداد کی [ذ] درپیش کردی ، تو وہ مسموع ہو سکیگا ۔ [د]
اور اگر کسی مقدمہ مین عدالت دیوانی کا فیصلہ مدعی کے واسطے
محروم کرنی فریق ثالث کی فریب کروایا ہو ، تو اس فریق
ثالث کو اختیار ہی کہ بامید استرداد فیصلہ مذکور سے
اس عدالت مین ارجاع نالش کری ۔ [ذ]

اگر کوی شخص اپنا حق بھربانی کی لئی ارجاع نالش
بکر کی صرف دینی رسومات کی بجا لانی یا کسی
حقیت کو مجملاً تجویز کرانی کی درخواست سی مقدمہ
درپیش کری تو وہ مقدمہ عدالت دیوانی مین سماعت کی
قابل ہوگا یا نہین کچھ مقرر نہین ہی ۔ [ر]

ساتوان باب

۱ وہ چیزین کہ جنکی لئی ہرگز عدالت مین نالش
مسموع ہو سکتی نہین ہی

اگر ممالک محروسہ کی سرحد کی بابت کسی

د بحوالہ ریلیف بل ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۳۰ع
ذ گنیش دت وغیرہ مدعیان بنام رام دیال سنگھ وغیرہ مدعا علیہا ۲ دسمبر سنہ ۱۸۶۵ع.
ر تام پوری سیتا بائی اسلوث بنام مکھا تو کو لا تو بلیا رسپانڈنٹ تو نسلی مورصاحت کی تیسرا جلد کی صفحہ ۳۵۹

خود حاکم راجہ یا اہل سلطنت کی ساختہ تکرار رہی ہو تو اُس سے حد کی ٹھرالی مین دیوانی عدالتون کو دست نہین پہنچتی ہی

گووی دونو سرکار ہمراہی ہوکر عدالت دیوانی مین رجوع لانی چاہین تو بھی عدالت دیوانی کو اُس تکرار کی انفصال کا اختیار نہوگا کیونکہ اگر ایسا مقدمہ فیصل بھی کرین تو انکو اسکی اجرای کی لئی قابو نہین ملیگا لہذا جگونہ ایسی معاملی کا درمیان اُنہین دونون سرکار کی آپس مین عمل مین آویگا

اگر حقیقت مین زید کسی زمین کی بابت بنام عمرو کی نالشی ہووی اور عمرو اپنی جواب مین لکھی کہ زمین متنازعہ قلمرو سرکار کی سرحد سی باہر دوسری سرکار کی علاقی کی اندر واقع ہی اس طرح کی نالش رجوع ہونی سی صاحب عدالت دیوانی بظاہر اپنی اختیار کی مطابق انفصال اُس مقدمی کا درمیان اُن دونون فریق کی کردینگی بروہ فیصلہ

تر مہاراجہ کیشن کشور مانک اپلانٹ بنام صاحب کلکٹر ضلع سلہٹ وغیرہ رسپانڈنٹان
۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ع

سوای فریقان مقدمہ کی اور کسی پر واجب التعمیل
نہوگا ، اور دونو سرکار کی سرحد کی بابت جو کچہہ تکرار
رہی ہو اُس تکرار کا چکوتا بھی فیصلہ مذکورہ سی
متصور نہین ۔

اگر کوئی خود حاکم یا راجہ سرکار کمپنی کی قلمرو کی
سرحد کی اندر کچہہ جایداد رکھتی ہون ، اور اگر اس
جایداد کی بابت بعد فوت اُس راجہ کی وراثت
کی تکرار وقوع مین آوی تو صاحبان عدالت دیوانی پر
تدارک و تحقیقات اس بات کی کہ متخاصمین مین سی
کون شخص جایداد متنازعہ کی نسبت حق وراثت کا
رکھتا ہی ، کرنی واجب ہوگی *

اور اگر وہ تکرار جایداد راج کی بابت ہو تو حاکم
عدالت دیوانی اسکو تجویز کرکی جو شخص ولی عہد
ہونی کی قابل ہو ٹہرا دیونگی ، پر حکم اُس راج کی
نسبت مین متصور نہوگا ۔

اگر کسی عدالت دیوانی کا حاکم یا اور کوئی حاکم کہ
جسکو عدالت کی طرح پر مقدمات کی تجویز اور فیصل

عدم حاکم کی بابت

کرنے کا اختیار حاصل ہے اپنی حکم یا روبکاری یا ڈگری
میں کسو طرح کی غلطی کرے اور کسی ملازم یا اہل سرکاری
وغیرہ کی معرفت اجرا اسکا ہوا ہو اُس غلطی یا
خلاف آئین کی جواب دہی نہ تو سرکار بہادر پر واجب
ہوگی اور نہ اُس حاکم یا ملازم سرکاری پر

اگر کوئی حکم جناب گورنر جنرل بہادر با جلاس
کونسل یا صاحبان بورڈ ریونیو صادر فرماویں اور وہ حکم
معرفت صاحب کلکٹر ریونیو یا اسسٹنٹ اجنٹ کلکٹر
کسٹم یا صاحب ٹکسال یا چاندی سونے کی پرکھنے والے
یا ان عہدہ دار صاحبوں کی نائبوں یا ملکی عملوں کی
جاری ہوا ہو اور اجراسے اس حکم کی کوئی مردم
ہندوستانی یا جو ولایت زاد نہیں اپنے تئیں مظلوم سمجھے
تو بنام ان عہدہ داروں کی کہ جنکی معرفت وہ حکم اجرا
پایا ہو نالش عدالت میں مسموع نہوگی بلکہ سرکار بہادر
خود مدعا علیہ متصور ہووینگے ش

کلکٹر صاحب کلکٹر مطابق قانون ۸ سنہ ۱۸۰۸ع کی اپنی

س ق ۱۱ سنہ ۱۸۲۲ع ۳۷ و ۳۸ ش ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ع و ۱۱

عہدہ کی خدمات بجا لاتی ہوئی جو احکام مانند عدالت دیوانی کی صادر کرین اسکی جوابدہی کی لئی صاحب کلکٹر بذاتہ ماخوذ نہونگی ص

35

اگر کسی خریدار نیلام کا صاحب کلکٹر جرمانہ کرین اور خریدار مذکور بنام صاحب کلکٹر موصوف کی نالشی ہو تو نالش اسکی عدالت دیوانی کی سماعت کی قابل نہین ہویگی ض

عدم جوابدہی مجسٹریت

جو امورات کہ صاحب مجسٹریت یا جنٹ مجسٹریت اپنی عہدی کی خدمتین بجا لاتی ہوئی کرین (مثلا علاقہ گھاٹ کو قبضی سی کسی زمیدار کی چھین لیوین) ان امورات کی بابت خواہ وی مطابق ضابطہ کی ہون یا نہ نالش بنام مجسٹریت یا جنٹ مجسٹریت کی مسموع نہوگی ط

دعوی گھاٹ

اسیطرح کا معاملہ گھاٹ کا عدالت دیوانی مین مسموع

ص صاحب کلکٹر پورنیہ سابق ۱۵ جون سنہ ۱۸۲۷ع

ض کنس نمبر ۱۰۱۲۰ صدر کلکتہ سنی ۱۵ فبروری مین صدر اگرہ سمی ۸ مارچ مین سنہ ۱۸۳۹ع کی اور نمبر ۲۲۴ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۳۶ع

ط سرکار بنعادر اسلامت بنام برج سندری واسی اور ایک اور رسپانڈنٹ کی ۱۸ می سنہ ۱۸۵۸ع

نہین ہوگا تجویز اسکی بذریعہ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عمل مین آویگی

پنشن کی بابت بین

اور اگر کوئی شخص پنشن پانی کی لئی بنام سرکار یا ملازمان سرکار کی عدالت مین نالش پیش کری اور قبل ارجاع نالش کی سرکار یا ملازمان سرکار کی طرف سی پنشن مقرر اگر ہوا ہو تو وہ نالش قابل سماعت عدالت کی ہوگی ۔ پنشن ایک بار جاری ہو چکنی کی بعد اگر موقوف ہوجاوی تو فریادی اسکی لئی عدالت دیوانی مین نالشی ہوسکتا ہی ع

اگر کسی زمینداری سی قبل دہ سالہ بندوبست کی کچھ مبلغ بابت پوجا وغیرہ کی بطور مواجب کی مقرر رہا ہوا ورہ عی مبلغ مذکور کی بھرپانی کی لئی مقدمہ عدالت مین پیش کری تو وہ مقدمہ نامسموع ہوگا ۔ اور اسطرح کی مقدمہ کی مسموع نہونیکی وجہ یہہ ہی کہ جس قدر مبلغ کہ زمیندارون یا مزارعون کی طرف سی واسطی پوجا وغیرہ کی دیا

تا ۔ ایضا اورق ۱۹ واسمہ ۱۸۱۶ع ۶ اورق ۶ سنہ ۱۸۱۹ع
ع کنس نمبر ۳۳ ۶ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۱۶ع

جاتا تھا وہ دہ سالہ بندوبست کے وقت سرکار کی خرابی میں محسوب ہوچکا ۔ اور مطابق دفعہ قانون ۲۴ سنہ ۱۷۹۳ع کی مقدمات بابت ایسی پنشن یا مواجب کی صاحب کلکٹر کی آگی دربیش اور بسموع ہوا کرتی تھی اور مطابق فصل ۲ ، اور ۳ ، اسی آئین مذکور کی جاری رکھنا یا سب اقط کرنا مواجب مذکور کا سرکار کی مرضی پر موقوف تھا ۔ اور عمل میں اس بندوبست کی سرکار کو جبکا استحقاق معلوم ہوتا تھا مطابق فصل ۱۱ ، ۱۲ آئین مذکور کی اسکو سندیں دی جاتی تھی اور پھر آئین مذکور کی سترہویں فصل میں مندرج ہی کہ کسی عدالت دیوانی میں اسی اس طرح کی مواجب کی لئی نالش مسموع نہوگی ع

(حاشیہ: سماعت)

اور مقدمات بابت قبالجات زمین کی کہ وہ عدالت سوپریم کورٹ کی علاقی کی اندر واقع ہو دیں اختیار سماعت عدالت دیوانی کسی باہر

(حاشیہ: قبالجات)

ع ایسے چیندر ٹھاکر سابق ۷ مارچ سنہ ۱۸۰۸ع

ہین ف ۔ اور مقدمات واسطی حفاظت اشیای یا

مجنون

غیر منقولہ کسی شخص مجنون کی کہ جایداد منقولہ نہین
رکھتا ہو دیوانی عدالت مین پذیرا نہوگی

اگر صاحبان ریو کی حکم سی کسیکا اثاثہ منقروق

قرقی کا حکم

ہوکر قرقی اسکی سنہ ۱۷۹۳ع کی آگی قوانین مجاریہ
کی مطابق سرکار کی طرف سی بحال رہی ہو تو اُس
قرقی کی اُٹھانی کی لئی نالش عدالت مین مسموع
نہوگی ک

خزانی کی بابت نیلام

بر اگر خزانہ کسی زمین کی نیلام کی بابت اشتہار
مین کچھہ غلطی صریح درباب کیفیت اُس زمین
کی واقع ہوئی ہو تو واسطی ابطال نیلام مذکور کی
اور پھیر لینی قیمت زمین نیلامی کی ارجاع مقدمہ عدالت
دیوانی مین البتہ مسموع ہوگا بر ایسی مقدمی مین
چاہئی کہ مدعی مزاحم پہلی بورڈ ریو اور گورنر جنرل بہادر کی

ف مہارانی بسنت کماری ایلانٹ بنام مہارانی کنول کماری منجانب راجہ مہتاب چندر
اور دیران بابو کی رسپانڈنٹ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ع
ک کنشن نمبر ۱۱ صدر آگرہ ۱۵ اکتوبر صدر کلکتہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۵۱ع
ب سرکار بہادر بہران کنشن آپیل اور ایک اور اپیلانٹان بنام مسماۃ راج کماری بیوہ زوجہ
پنچانند گھوس متوفی رسپانڈنٹ کی ۶ مئی سنہ ۱۸۴۷ع

جناب میں اجلاس کونسل میں نالش زیر مذکور کی
رجوع ہو چکا ہووی ۔ (ل)

نالش تو اسطی کم و بیش کرنی خزانہ سرکار کی   خزانہ کم و بیش کرنا
عدالت دیوانی کی اختیار سماعت سی خارج ہی ۔ (م)   (37)

کسی جایداد اجمالی کی بٹواری کی وقت بابت
محاصل اور نشست خراج کی جو فیصلہ گورنمنٹ
جاری ہوا ہو وہ کامل متصور ہوگا اور اگر اس میں کچھ
غلطی یا فریب رہا ہو تو تاریخ اجرای فیصلہ سی دس برس
کی میعاد کی اندر بذریعہ سرکار کی تجویز ثانی اوسکی
عمل میں آویگی پر اس طرح کی فیصلہ کی نسبت
تجویز کرنیکا اختیار عدالت دیوانی کو حاصل نہیں (ن)

جس صورت میں کہ قانون ۳ سنہ ۱۸۲۹ع کے
مطابق بازیافت کی لی مقرر کی ہوی صاحبان   بازیافتی کی باب میں
اسپیشل کمشنر لی کسی زمین کو بازیافت کے

ل درگا پرشاد بوس اپلانت بنام صاحب کلکٹر ۲۴ پرگنہ رسپانڈنٹ ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۰ع
م بنوا کی پرشاد چکرورتی دیزہ اپلانٹان بنام مسماۃ کردنا موئی وغیرہ رسپانڈنٹان ۸ جون سنہ ۱۸۱۷ع ق ۷ سنہ ۱۸۲۲ع ق ۹ سنہ ۱۸۳۳ع کنس نمبر ۱۱۲۸ ۵ فیوری سنہ ۱۸۳۹ع
ن بابو پیران ناتھ چودہری اپلانت بنام الو دایرٹ و دیگر رسپانڈنٹ ۱۵ می سنہ ۱۸۶۰ع

قابل ٹھہرا کر ڈگری اسکی بنام سرکار کی صادر کی ہو
تو بہ نسبت اسکی کوئی مقدمہ کہ درحقیقت ڈگری بارادہ
منسوخ کرانی ڈگری مذکور کی دریش کریں دیوانی
عدالتوں میں قابل سماعت کی نہوگا جیسا کہ ڈگری
شخص پاسید دخل پائی اوپر زمین بازیافتہ سرکار کی
ارجاع دعوی کرنیسے اگرچہ اُس میں ذکر بازیافت
صراحتہً مذکور نہو توبھی نامنظور ہو جاتا ہی

اور جاننا چاہیے کہ بازیافت کرنیوالے حکام کی آگے
مقدم سوال سرکار کی طرف سے صرف یہی ہے
کہ آیا زمین مدعا بہا قابل نشست خراج کی ہے
یا نہیں ، اور دعوی بازیافت سی زمین متنازعہ کی رہائی
کی لئی جو مقدمہ فیصل پاوی اسکی بنیاد کو بہی
بات ہوئی ضرور رہی کہ یہہ زمین کسی کی املاک
بندوبستی میں سی ہی ، پر درحقیقت زمین
مدعا بہا زید کی ملکیت ہی یا عمرو کی ، اسکی تجویز جو
ضمناً صاحب اسپیشل کمشنر کی معرفت زمین مذکورہ کی

فیصلہ حاکم صدر بورڈ ریونیو اپیلانٹ بنام ولاور علی وغیرہ رسپانڈنٹان کی ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

قابلیت بازیافتگی کی تحقیقات کی ساتھ ہو جاتی
ہی نہی بنیاد اور عارضی رہتی ہی ، مثلاً جب
صاحب اسپیشل کمشنر درمیان سرکار و دولتمدار اور
بھی زمیندار کی کہ زمین متنازعہ کی اخراجی کا دعوی
رکھتا ہو مقدمہ فیصل کرکی اسمین زمین متنازعہ کو
ناقابل بازیافت کی لکھا ہو تو اس فیصلہ بھی لاخراجی
اس زمین کی ثابت ہو گی ؛

بر اگر کوئی شخص دیوانی مین اس اظہار سی
نالش کری کہ جس شخص نی سرکار کی دعوی
بازیافت سی زمین متنازعہ کی رہائی حاصل کی ہی
درحقیقت وہ مالک اُس زمین کا نہین بلکہ مین اسکا
مالک ہون تو اس طرح کی نالش کی سماعت کو
فیصلہ مذکور مانع نہو گا *

• کیونکہ فیصلۂ مذکور مین کسی کی ملکیت کی تجویز عمل
مین نہین آئی ؛ اور جس شخص نی اول باظہار
مالک ہونی زمین مدعا بہا کی عدالت مین جوابدہی
کی ہی ، اُسکی مقدمہ پروازی واسطی خلاصی زمین

متنازعہ کی دعوی بازیافت سرکار سے جاری ہی ا
اور ہر وقت تجویز بازیافت کسی زمین کی اگر دو شخص
صاحب اسسٹنٹ کمشنر کی کچہری میں آئی ہوں اور
ہر ایک نے ان میں سے زمین مذکورہ کو اپنی شی
قرار دیا ہو اور صاحب موصوف اپنی رای کے
مطابق حسب ضرورت ادای خدمت اپنی کی زمین
مذکورہ کو عارضی طور پر زید کی سپرد لاخراجی مقرر کر
فیصلہ کی ہو تو بھی عمرو کو عدالت دیوانی میں ارجاع
نالش کا اختیار بہ نسبت زمین مذکورہ کی حاصل ہی ۲
کیونکہ صاحب عدالت موصوف کو زمین متنازعہ کی
ملکیت کی بابت دعوی جو درمیان زید و عمرو کی واقع
ہوا ہو فیصلہ کرنی کا اختیار نہیں ہی ۳ اور فیصلہ عدالت
میں جتنی مراتب کہ بازیافت کی بابت طی پای ہوں
وہی معتبر ہونگی ۴ خواہ وہ زید کی ملک ہو یا عمرو کی ب
بر بعض صورت میں ممکن ہی کہ بغیر تجویز و تحقیقات

ا سید محمد یسین اپلانٹ بنام سید عنایت حسین وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۶۷ع
ب گنج نرائن اپلانٹ بنام مسماۃ چندر بتی وبیبہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ جون سنہ ۱۸۶۶ع

حقیت کی مقدمہ باز یافت کا انفصال ہو نہیں سکتا ہے
اور فیصلہ حقیت کا اصل بنیاد فیصلہ باز یافت کا ہے
اور صاحب اسپیشل کمشنر نے تجویز حقیت کی عمل
میں لاکر فیصلہ مقدمہ باز یافت کا کرین اُس صورت مین
صاحبان عدالت دیوانی کو پھر اُس فیصلہ حقیت کی
بابت نالش سننے کا اختیار نہین ،

اور جس صورت مین کہ ڈگری صاحب اسپیشل
کمشنر باز یافت بنام سرکار بہادر کی کسی محال کی
نسبت اجرا پائی ہو اور وہ محال بلا تعین حدود کے
یقیناً ملکیت زید ٹھہری ہو اور بعد اُسکی محال
مذکور کی حدود کی تحقیقات کی وقت وہی صاحب
فیصلہ کرین کہ فلانا قطعہ زمین اسی محال کی سرحد کی
اندر ہے اور شامل اسی محال کی ہی اور اگر بعد اوسکی
عمرو اس بنیاد پر بنام زید کی عدالت دیوانی مین نالش
کری کہ وہ قطعہ زمین میری ہی اور شامل اوس سرحد کی
نہین ہی تو وہ مقدمہ عدالت مین مسموع نہین ہوگا

ت ہرگوبند گھوس سابل ۱۷ اجولائی سنہ ۱۸۴۷ع

اسواسطی اگر عدالت دیوانی نے مقدمہ مذکورہ
میں ڈگری مذکورہ کی بنام فریق [illegible] کی صاحب اور کر [illegible] دین
تو اُس ڈگری سے وہ زمین [illegible] عکر [illegible]
اسپیشل کمشنر نے قابل باز [illegible] (کہ [illegible] تھا) نا قابل
بازیافت ثابت ہوگا۔

حکام عدالت صدر دیوانی نے [illegible] دیوانی اور
محکمہ بازیافتی ہونو کی غایت اختیار کی کیفیت کی
بابت مراتب مذکورہ ذیل کو یوں قلم بند فرمایا۔
گذشتہ خراج کی بابت دعوی سرکار کی فیصل
کرنیکا اختیار خاص ہی واسطی صاحبان عدالت بازیافتی
کی ہے اور دعوی ملکیت کا انفصال خصوصیت رکھتا
ہی عدالت دیوانی سے یعنی دعوی بازیافت سے
کسی زمین کی رہائی کی لئی مقدمہ بازیافتی عدالت
کی آگی درپیش ہونی سے حکام عدالت
بازیافتی تجویز کرکی یا تو اسکو بازیافت کرینگی یا حکم
لاخراجی اسپر جاری کرینگی، لیکن بہ نسبت زمین
مذکورہ کی ملکیت کا دعوی درپیش ہونی سے اسکی

تجویز اور بغیرہ کر نیکا اختیار صاحبان عدالت دیوانی کو حاصل ہی ٭

اگر صاحبان عدالت باز یافتی نی کسی جز کو قابل نشست خراج کی ٹھہرایا ہو لیکن وہ جز کس محال کی لاقہ مین واقع ہی اسکا تعین نہ کیا ہو تو جو لوگ دعوی ملکیت بہ نسبت اسکی رکھتی ہون یا سرکار کی ساتھ بندوبست کرکی اس جز کو لیا چاہتی ہون انکی طرف سی مقدمہ درپیش ہووی تو عدالت دیوانی کو اسکی سماعت کا اختیار حاصل ہی ٭

لیکن بعض مقدمات مین نشست خراج اور ملکیت کی بابت دعویان ایسی ملی ہوئی ہوتی ہین کہ ان کو ایک دوسری سی الگ کرنا محال ہوتا ہی ٭ اگر ان مین سی ایک قسم مقدمہ ایسا بھی ہی کہ اگر صاحب عدالت باز یافتی حکم دیوین کہ یہہ زمین مدعا بہا قابل نشست خراج کی ہی تو در حقیقت اسکی دعوی ملکیت کا بھی انفصال ہو جاتا ہی اور پھر ان مین سی ایک قسم مقدمہ اس طور پر بھی ہی

کہ اگر صاحبان عدالت دیوانی زمین متنازع کی
نسبت انفصال دعوی ملکیت کا کریں تو وہ حقیقت
مین قابل نشست خراج سرکار کی ٹھہرتی ہی
فرض کرو کہ اگر کوئی زمین دو محال کی شامل رہی
اور اسکا مقدار معین ہوکر خزانہ سرکار کا ابتدائے اسکی اوپر مقرر
ہو چکا ہو اور ان دونون محالون کی بیچو بیچ مین ایک
نہر جاری ہو۔ اور بعد چند سال کی بازیافت کرنی والی
صاحبون کو خبر پہنچی کہ ان دونون مین سی ایک محال کی
علاقہ مین بہت سی زمین مل گئی ہی اور وی مطابق
آئین کی تدارک اسکا شروع کرین۔ اور اس نہر کی
ایک جانب کا محالدار سنہ ۱۸۲۵ع کی ۱۱ آئین کی
۴ دفعہ کی ۲ ضمن کی اس بہشتی زمین کی نسبت
دعوی کری اس طرح پر کہ یہہ درحقیقت میری
محال کا ایک کھنڈ ہی نہر کی دوڑ مین فرق آنی کی
سبب سی میری زمین سی الگ ہو گیا ہی
اور نہر کی دوسری جانب کا محالدار صاحب ضمن
اول فصل اور آئین مذکور کی دعوی کری کہ یہہ زمین

میری محال کی ساتھ ملی ہوئی ہی اسکی لی
ہوئی ہی ہی

پس ایسی مقدمہ میں واسطی انفصال طرفین کی
دعوی کی چاہئی کہ پہلی پہل جمع بندوبست
وقت ہر ایک جانب کی زمین کا جو مقدار معین ہو گیا
ہی اسکو ملاحظہ کریں اور اگر ایسی معلوم ہو *
کہ جو محالدار مطابق آئین مذکور کی اس دعوی سی
ناراضی ہوا ہی کہ زمین مذکورہ ہماری محال کی متعلق
پہچانی جاسکتی تو اسکی زمین ابتدا جمع بندوبست
کی وقت جسقدر تھی اگر اب بھی اسیقدر رہی
ہو تو بازیافت کرنی والی حکام اس بیشی زمین کو
قابل بندوبست خراج ٹھہرا کر جانب مقابل کی محال کی
تو فیر قرار دیتی ہیں پس اس صورت میں در حقیقت
انفصال ملکیت کا ہو جاتا ہی *

اور اگر ایک محال لاخراج بازیافت ہو گیا ہو پر
اسکی احاطی میں جسقدر زمین ہی اسکی مقدار کی
بابت تکرار و قوع میں آوی اور دو فریق ایسی

محال کی ایک پارہ زمین کی بہ نسبت دعوی
پیش کریں ۔ ایک فریق محال بازیافتی کا مالک ہو
اور دوسرا اسی جوار کی ایک خراجی محال کا زمیندار
تو ایسی تکرار میں اگر بازیافت کرنی والی حکام
زمین متنازعہ کو نسبت خراج کی قابل یا ناقابل ٹھرا کر
فیصل کریں تو حقیقتاً حق ملکیت کا انفصال ہوجاتا ہی ۔
کیونکہ یہہ وہ کارہی کہ بازیافتی عدالت یہہ ما نت
انفصال کری کہ فلانی زمین خراجی ہی یا لاخراج لیکن
جب تلک ثابت نہو وی کہ یہہ زمین زید کی محال
خراجی کا ایک قطعہ ہی یا کہ عمرو کی محال لاخراج کی
ایک قطعہ ہی تب تلک ثابت نہیں ہوسکتا ہی
کہ آیا وہ زمین خراجی ہی یا لاخراج لہذا جو ان فیصل کرنی
اس بات کی کہ زمین مذکورہ زید کی ملکیت کی شامل
ہی یا عمرو کی اپنی خدمت بجالانی یعنی زمین مذکور
خراجی یا لاخراجی ہونا ٹھرا نہیں سکتی ہیں اور اسطرحکا
مقدمہ بذریعہ صاحبان اسپیشل کمشنر کی فیصل
ہوچکنی کی بعد پھر عدالت دیوانی کو اسکی استماع کا

اختیار کلی یا جزوی حاصل نہین کیونکہ عدالت ہای دیوانی کو معاملات خزانہ سرکاری مین دست اندازی نہین پہنچتی ہی

اگر بازیافتی عدالت نی برخلاف حکم سرکار بہادر کچہ فیصلہ کیا ہووی یعنی فریادی مطابق مصدرہ ۸ اگست سنہ ۱۸۳۹ع کی اجازت داخل کرنی تعذرات کی ہین پاکر اپنی زمین سی بیدخل ہوا ہووی تو بہی ایسی حرکت کی واسطی عدالت دیوانی اُس مین دست اندازی کا اختیار نہین ہی لیکن فریادی کو چاہئی کہ اپنی معاملہ کی اصلاح کی لئی اسی محکمہ بازیافتی سی چارہ جوئی کری ٭

جس صورت مین کہ سرکار بہادر نی کسی زمین کو بازیافت کر چکنی کی چند روز کی بعد صرف مہربانی کی راہ سی پہر اسکو لاخراج کر دیا ہو تو اس طرح لاخراج ہونی کی آگی جتنی مدت کہ سرکار مین اُس کا خزانہ

ث حاکم صدر بورڈ ریونیو اسلاحب سام ولادر علی اور ایک اور رسالہ ہون کی ۲ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع مہنت منوہر داس اسلاحب مدعلیہ وغیرہ بنام مہنت بجی تراین داس رسالہ مدعی ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع

داخل ہوتا رہا ہی اس خرابی کی سبب سے کی بھیر
بانی کی دعوی سے اگر فریادی یا نالشی ہر دو نالش
عدالت میں پذیرا نہو گا ۔ ح

داخل ... کی

کوئی سند جعلی محکمہ کلکٹری میں داخل ہو چکنی کی
صورت میں اسکی جعلیت اور عدم جعلیت کی
تحقیقات کی لئی نالش عدالت دیوانی میں مسموع
نہو گی بلکہ فریادی کو وہ نالش صاحبان ریونیو کی آگی
پیش کرنی پڑیگی ح

ریا

عدالت دیوانی کو سوای امانت عدالت
اور حلف دروغی کی فوجداری علاقہ کی اور کسی
مقدمہ کی کسو بابت میں در آنی کی اجازت نہین
ہی ش

١

حسب استدعای صاحب کلکٹر کی کوئی مقدمہ
جعل سازی کا عدالت فوجداری میں دایر ہونی سی
صاحبان عدالت دیوانی کو اجازت نہین کہ اسکی

ح راجہ رام کنور اپلانٹ بنام سرکار بہادر وغیرہ رسپانڈنتان ۶ مئی سنہ ۱۸۴۴ع
ح بیبی جرن بسواس اپلانٹ مدعی بنام کشن کشور رای چودہری وغیرہ رسپانڈنٹان مدعا علیہ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۷ ع
ح ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ و ۱۷ و ۱۹ بنارس ق ۲ سنہ ۱۷۹۵ و ۱۱ ق ۵ سنہ ۱۸۰۳ ع

۸۔ بیگاری موقوف و ملازمی کرانی کی نئی عدالت

فوجداری مین بھیجدیوین ۔

ان کو اختیار نہین کہ مقدمات بابت خرچہ عدالت

فوجداری و ... اور مقدمات اختلاف احکام فوجداری یا

موقوفی اجرای احکام فوجداری جو کہ مطابق فصل ۲ آئین ۷

سنہ ۱۸۱۵ع کی ہوون سماعت کرین ۔

اگر کوئی فریادی اپنی مبلغ دعوی کی بعض حصہ

خرچہ عدالت کورٹ مین

سوپریم کورٹ سی اور بعض یا باقی حصہ عدالت دیوانی سی

دلایا ہو تو جسقدر زرخرچہ اسکو عدالت سوپریم

کورٹ مین دینا پڑا تھا اسکی بھرپائی کی محکمہ دیوانی

مین نالش اسکی مسموع نہوسکیگی ۔

بعد حکم ایک مقدمہ مین جو کہ مدعی نے صرف

بدعوی زر اصل قرضہ کی عدالت دیوانی مین درپیش

کیا تھا صادر ہوا تھا ، پر اگر کوئی شخص عدالت

نیلمنی دت سابل ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۳۶ع
کنس نمبر ۳۴۷ ۔ ۲ جولائی سنہ ۱۸۲۲ع نندکشور خوطہ دار اور ایک اور ایک اور ابلاسان بنام
رابن سن رسپانڈنٹ ۲ جولائی سنہ ۱۸۴۰ع
... صدر کلکتہ ۱۳ اگست صدر آگرہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۳۹ع کنس نمبر ۱۱۵۸ صدر آگرہ
جون صدر کلکتہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۳۹ع
منوہر لعل اسلانٹ بنام رام نرائن مخوس رسپانڈنٹ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۴۱ع

سوپریم کورٹ سی حاصل کیا ہوئی ڈگری کو بنای
مقدمہ قرار دیکر عدالت دیوانی مین نالشی ہووی تو
خواہ اصل کی بابت ہو یا خرچہ کی جسقدر مبلغ کی
ڈگری عدالت سوپریم کورٹ سی حاصل کی ہو
البتہ دلاپاوی

اگر مدعی کسی طرح کی مواجب کی دعوی سی کر
مدعا علیہ نی بخوشی خاطر اسکو دیا گیا ہی مگر دیوانی
مین نالش پیش کری تو وہ نالش عدالت موصوفہ
مین قابل سماعت کی نہوگی اور اسی وجہ سی صاحبان
عدالت دیوانی چودھریونکی یافت کی نالش کو بھی
مسموع نہین کر سکتی ہین س

اگر کسی نی اپنی پروہت قدیمی کو معزول اور
اسکی وجہ مقرری کو موقوف کر کی پروہت نو مقرر کیا
ہو تو وہ پروہت قدیمی اپنی وجہ مقرری کی لئی عدالت
دیوانی مین نالش کر سکتا ہی ش

س پورن مل اور بعلو ساہو اپیلانٹان بنام کلیدو ساہو رسپانڈنٹ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع
ش درمادہ سوال بینی چرن رائی ونیرہ ۲۵ جون سنہ ۱۸۴۸ع گوردراس بیراگی اور دیگر
گوسائین اپیلانٹان مدعا علیہ بنام انند موھن چکرورتی وغیرہ رسپانڈنٹان مدعیان ۸ نومبر سنہ ۱۸۴۹ع

اقرارات برخلاف قوانین محاربہ اور بھل مسابات کی اور رواج الملک کی

جو چیز کہ برخلاف قوانین محاربہ کی اور بھل مسابات
کی اور رواج الملک کی ہو اسکی لئی نالش عدالت
مین مسموع نہوگی ۔ اگر غیر جایز انتفاع کی حصہ پانی
کی لئی یا واسطی ارتکاب ایسی ایک امر کی کہ جسکا
عمل مین لانا فریب یا برخلاف بھل مسابات کی ہی ۔

۲۱۱۲

مثلاً کسی نی فریق ثالث کی ٹھگانی یا اسکو اپنی حق سی
محروم کرنی یا زید نی واسطی بچانی حکم ڈگری کسی اپنی جایداد
کو بنام عمر بینامی کری اور بعد اوسکی عمرو نی اوسکو اس جایداد
سی بیدخل کری تو وہ نالش منظور عدالت نہوگی ص

مال مسروقہ کی قیمت دینی کی اقرار پر نالش فوجداری بھی ناجائز ہے

اگر کسی کا مال کوئی شخص سرقہ کری قیمت
اسکی صاحب مال کو واپس دینی کا وعدہ کری اور
صاحب مال اس اقرار کی سبب سارق کی نام پر اُس
سرقہ کی بابت فوجداری مین نالش نہ کرے تو اُس مال
مسروقہ کی قیمت کی بابت نالش اسکی صاحب
مال کی ناجایز ہوگی ض

ص رامندر دیورای برادر و وارث راج چندر دیورای متوفی اپلانٹ بنام ... گھوش وغیرہ ریسپانڈنٹان ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع ... وغیرہ اپلانٹان ... م۔
... ۹ جولائی سنہ ۱۸۶۴ع
ض کیس نمبر ۳۱۸ ... ۶ جولائی سنہ ۱۸۲۰ع دفعہ اخیر ق ۱۲ سنہ ۱۸۱۸ع

پر جس صورت میں کہ ایک شخص نے کچھ
مال اموال کسی دوسرے کی نزدیک امانت
رکھا ہو اور بعد اسکی عند التقاضا امین مذکور وہ مال رکھانے
رکھنی والی کو ندیکر اقرار اسکی قیمت کے د
پھیر دینی کا کیا ہو تو اس اقرار کی قیمت کی بابت
نالش امانت رکھنی والی کی عدالت دیوانی میں پذیرا ہوگا
گو اس نے امانت وار مذکور کی نام پر اس خیانت
کی بابت عدالت فوجداری سے پیشتر نالش
کی ہو ط

اگر کسی جائداد کی نسبت زید مدعی ہو اور فیما بین
مدعی مذکور اور عمرو کی نوشتخواند ایک اقرار نامے کے
عمل میں آکر اسمین عمرو نے یون لکھ دیا ہو کہ مقدمہ کی
تدبیرات کی لئے جتنی مبلغ لگینگے مین سر براہ
کر دونگا اور اقرار مدعی یعنی زید کی طرف سے یون مندرج
ہو کہ بشرط پانے زر دعوی کی ڈگری میں فلان قدر روپیہ
عمرو کو دے دونگا تو اس طرحکا اقرار نامہ عدالت میں پیش

مبلغ مدعا بہا سے کچھ حصہ دینے کی اقرار پر کسیکا مقدمہ عدالت میں رجوع کرنا

ط درماوہ سوال بھجن سندل ۱۷ فبروری سنہ ۱۸۵۰ع درماوہ سوال درگا منی ۹ نومبر سنہ ۱۸۴۹ع

۶

ہوئی ہے، صاحبِ عدالت اسکو جاری نہیں رکھیگا۔ ظ

ہر فریادی کو عدالت سے ڈگری پانیکے آگے یا بعد اسکے
اپنا حق یا دعوی دوسرے کے ہاتھ بیچنے کا اختیار ہے اور کوئی
ایسی طرح ہر کسی کا معاملہ خرید لیگا، وہ صاحبِ عدالت کے
آگے اصل فریادی کے قایم مقام متصور ہوگا۔ ع

منشاء قوانین کے برخلاف باتیں

جس کسی مقدمہ میں صاحبانِ عدالت
کے دعوی برخلاف منشاء قوانین کے متصور ہو، تو وہ
عدالت کے سماعت کے قابل ہوگا، گو اُسکے نامسموع
ہونے کے باب میں کوئی حکم صریح کسی قانون میں
مندرج نہ ہوا ہو۔ ع

چنانچہ درباب مقدمات رہن زمین کے واضح ہو،

ظ رام غلام سنگھ اپیلانت بنام کیرت سنگھ وغیرہ رسپانڈنتان ۱۹ جنوری سنہ ۱۸۲۶ع
بابو برج نراین سنگھ اپیلانت بنام راجہ تیتک نراین سنگھ رسپانڈنت ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۲۶ع
مسماۃ ظہور النساء خانم وبعد وفات اوسکے حکیم ابو الحسن اپیلانت بنام ربیک بیلی متر بعد
وفات اسکے بنام بیوہ زوجہ اوسکی موتی سندری داسی اور ایک اور رسپانڈنتوں کے ۱۵ اگست
سنہ ۱۸۲۸ع سید کرامت علی اپیلانت مدعاعلیہ بنام سمبھوناتھ متر وغیرہ رسپانڈنتان
مدعیان ۱۱ اگست سنہ ۱۸۲۸ع ڈیو وانروس اپیلانت مدعاعلیہ بنام مہاراجہ
بیربہنچند رای رسپانڈنت مدعی ۹ اگست سنہ ۱۸۲۹ع الفاجیون نراین سنگھ اپیلانت
مدعاعلیہ بنام رام بلب رسپانڈنت مدعی ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۲۹ع
ع مسماۃ جی سری کنور اپیلانت بنام بھگونت نراین سنگھ وغیرہ رسپانڈنتان ۲۴ نومبر
سنہ ۱۸۲۷ع۔
غ بھوانی چرن متر بنام جی کشن متر وغیرہ ۲۳ جولای سنہ ۱۸۲۷ع

ہوتا ہی ۔ احکام قوانین و ضابطہ عدالت کی مطابق
زمینوں کا رہن تین قسم ہوا کرتا ہی ایک رہن غیر
مشروط اور وہ عبارت ہی اس بات سی کہ راہن
شی مرہونہ کی محاصل کا تصرف مرتہن کو لکھ دیا ہو
اور محاصل زمین سی یا نقد یا کہین کوئی تھا تی روپیہ دیگر
رہن خلاصی کا وعدہ بھی رہن نامہ مین درج کیا ہو۔
اور دوسری قسم کا رہن وہ ہی کہ مدیون زر قرضہ کی
عوض کسی زمین کو گرو رکھ کر رہن نامہ مین بندھک
کی مدت تلک محاصل زمین مرہونہ پر مرتہن کی
متصرف رہنی کا اقرار یا دین ادا نہ کر سکنی کی صورت مین
عوض مین دین کی قبالہ زمین مذکور دائن کو لکھ دینی کا
اقرار مندرج نہ کیا ہو ۔ اور ایسی صورت مین اگر مدیون
وعدی کی مطابق زر دین ادا نکری تو دائن مذکور
اپنی باقی کی پھیر پانی کی لئی عدالت مین
نالشی ہو کر ڈگری حاصل کرنیکی بعد اُسی عدالت کی وسیلی
اُس ڈگری کو اوپر جایداد مرہونہ کی جاری کروایگا ۔ ف

ف آیندہ باب ۲۸

اور تیسری قسم کی رہن کی بیع بالوفا یا کٹ قبالہ
یا شرطی کہتی ہیں *

(۱۸۱)

صورت اسکی یہہ ہی کہ اگر راہن زر رہن میعاد
کی اندر ادا نہ کری تو مرتہن مطابق احکام مندرجہ
قوانین کی عوض ہر روپیہ قرضہ کی قبالہ بیع راہن سی
لکھا لینی کی لئی عدالت مین مقدمہ رجوع لاتا ہی *
پر صاحبان عدالت دیوانی کی رای مین چونکہ مال کی
باب مین زمین رکھنی والی کی حق مین کچھ سختی
ہوتی ہی اس لئی اسکی عوض رہن کی باب مین
منشای قوانین یہہ ہی کہ راہن پر مرتہن کی طرف سی
ظلم نہووی اور یہہ منشا قوانین کا نہین ہی کہ رہن
کی معاملی باسانی ہوسکی اور صورت مذکورہ مین
صاحبان عدالت راہن کی جایداد مرہونہ کو مرتہن کی
ہاتھہ مین منتقل کرانی کی لئی بلا اجازت عدالت
کی حکم نہین دینگی مگر جس صورت مین کہ راہن
بلا عذر خود قبالہ بیع اپنی جایداد مرہونہ کا مرتہن کو لکھہ
دیوی *

چنانچہ مطابق مراتب مذکورۂ بالا کی مفصل ۔۔۔ مین
ایک مرتہن نی بذریعہ اختیار مندرجہ رہننامہ ۔۔۔ کی
جایداد مرہونہ کو کسی مشتری کی ہاتھہ بیچ کیا تھا اور
مشتری نی بامید دخل یابی اوپر جایداد مذکورہ کی
مقدمہ بنام راہن کی پیشگاہ عدالت مین دایر کر لیا
سی صاحب عدالت نی اُس مقدمہ کو ڈسمس کیا ۔ ق
لیکن اس باب مین مولف کو شک ہی کہ یہہ
فیصلہ درست ہی یا نہین کیونکہ اگر رہن کی باب
مین بہت سختی ہووی تو راہن کی حق مین ضرر
متصور ہی

آٹھوان باب

ان چیزون کا جنکی لئی وجوہات خارجہ کی سبب سی مقدمہ مسموع نہین ہو سکتا ہی

بعض منشاء مقدمہ ایسی ہوتی ہی کہ گو وہ اپنی ماہیت
اصلی مین قابل سماعت کی ہی پر کسی وجہ خارجی کی

ق بھوانی چرن مشر بنام جی کشن مشر وغیرہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۶۷ع زینۃ بیگم اپلانٹ بنام جوکن لعل ریسپانڈنٹ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع کالی ناتھ رای اپلانٹ بنام مسٹر جان تیلر ریسپانڈنٹ ۲۶ اگست سنہ ۱۸۶۹ع ہرش ناتھ رای اپلانٹ بنام ہری نراین گوسائین ریسپانڈنٹ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع

سبب سے عدالت کی اختیار سماعت سے
باہر ہو جاتا ہے ۔

(۱)

وجوہات خارجہ مقدمہ کی سماعت کی مانع ہیں

مثلاً مقدمہ مرجوعہ آگے کسی عدالت دیوانی میں فیصل
ہوچکا ہو یا زیر تجویز رہا ہو تو اگرچہ بابت اُسکی سماعت
عدالت کی قابل رہے تو بھی وہ مسموع نہوگا ۔

فصل

درباب نقل مقدمات کی کہ جو آگے کسی عدالت میں
مسموع ہوئے ہوں یا فیصل پائے ہوں

جس مقدمے کی تجویز آگے ہوچکی ہے

جو مقدمہ مرجوعہ کہ اسکو صاحب جج سابق نے
یا ان کے اختیار والے جانشین نے آگے فیصل کیا ہو
اور یہہ بات اگلی ڈگری کی نقل سے یا روداد عدالت
میں تحقیقات کرنے سے ثابت ہووے تو ضلع کی
عدالت دیوانی اسکو پھر مسموع نہیں کرسکتی ہے

ک ۔ ف ۔ سوئٹ ۱۳ سے ۱۸ء و ۱۲ و ۱۶ کنس نمبر ۹۹۹ صدر آگرہ ۵ فروری سنہ ۱۸۴۷ء تاریخ
جوہری احمد آنک اپیلانٹ بنام زنگولی کی رسپانڈنٹ ۱۴ اگست سنہ ۱۸۱۰ء درگا داس
ہوطہدار اپیلانٹ بنام ردور پرشاد ملہر جیہ رسپانڈنٹ ۲ اگست سنہ ۱۸۵۸ء کشن دیال سنگھ
وغیرہ اپیلانٹان بنام طالع منور رائی وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۷ جون سنہ ۱۸۵۹ء راس رام سنگھ
اپیلانٹ بنام رانی تارنی وغیرہ رسپانڈنٹ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۷ء فتح یار خان اپیلانٹ بنام
خواجہ ابو محمد خان وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۶۷ء صاحب جان خاتون اپیلانٹ
بنام دیانت علی وغیرہ رسپانڈنٹ ۹ فروری سنہ ۱۸۶۰ء

یا جو مقدمہ ایسا ہو کہ مطابق آئین کی رحمی ایکہی
بنا کی مقدمہ کو دو شق کرکی دو پیش کرنیکی ممانعت
ہی) مقدمہ سابق کی نشاہل اسکا ضبیل ہارا واجب
تھا وہ بھی پذیرا نہوگا ل

ہ اگر مقدمہ مرجوعہ کی تجویز سابق میں صرف سرسری
طریقی پر عمل میں آئی ہی تو البتہ نالشی بہری اسکی
مسموع ہوگی م

ہ اگر مقدمہ منفصلہ میں درباب اختیار تجویز صاحب
جج سابق کی کچھہ شک پیدا ہو تو صاحب عدالت
اسکی کیفیت صاحبان عدالت صدر کی آگی
لکھہ بھیجنگی اور مطابق ارشاد کی انکی عمل میں
لاوینگی *

اس طرح پر اس آئین کو بیان صاحب ہی

اس آئین کو سانحہ تنقید کی بیان کرنا ضرور ہی *
کیونکہ ہر ایک مقدمہ کا ایکدفعہ مسموع ہونا
از روی انصاف کی ہی اور جو مقدمہ کہ در حقیقت

ل سرکلر ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۸ ع آیندہ باب ۱۰
م شیخ مخدوم بخش وغیرہ ابلاشدان بنام مسماۃ روشن وغیرہ رسپانڈنٹان ۵ دسمبر
سنہ ۱۸۵۵ ع

آگے مسموع نہیں ہو چکا ہے یا بالفعل نا مسموع کیا
جاوے تو نہایت ناانصافی عمل میں آویگی ۔

جس مقدمے کی سماعت اور انفصال عدالت میں
آگے ہو چکا ہو اگر اسکے منشا میں ثانیاً کچھ بھی فرق نہ آیا ہو *
اور جو فریقان یا علاقہ داران کہ اگلے دفعہ مقدمہ کے
باعث تھے وے ہی فریقان مذکورین مقدمہ مرجوعہ حال میں
بھی متخاصم ہوے ہوں (ن) اور جس امر پر فیصلہ
سابق اجرا پایا ہے وہی امر نالش مکرر میں بھی در پیش
ہوا ہو ، اور تدبیرات عدالت بھی بہ نسبت ایسی
شی متنازعہ کے کمی عمل میں آئی ہو اور اگلے انفصال کے
کرنیوالے صاحب عدالت ، صاحب اختیار رہے ہوں ،
اور جس دعوے کی دلا پانے کی لئے نالش در پیش
ہوئی ہو اگر اسکی تجویز مقدمہ سابق میں عمل میں آکر منظوری
یا نامنظوری دعوے کی عدالت سے ڈگری یا ڈسمس کا حکم

کونسی صورتیں کسی
مقدمہ کا سابق میں فیصل
ہا چکنا تصور کیا جاتا ہے

(ن) مسمی جان سن اپلانٹ بنام شیخ غلام بگروت رسپانڈنٹ ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۴۸ عیسوی
بہیرو چندر مجموعہ دار وغیرہ اپلانٹان بنام نوبن چندر مجموعہ دار و دیگر رسپانڈنٹان
۲۰ جون سنہ ۱۸۴۵ عیسوی جے چندر رای اپلانٹ بنام بہیر بچندر رای وغیرہ ۱۸ دسمبر
سنہ ۱۸۴۹ عیسوی کنور اندرجیت چودہری اپلانٹ بنام راد ہکشن رسپانڈنٹ ۶ فروری
سنہ ۱۸۱۷ عیسوی

به نسبت اُسکی صادر ہوا ہو تو اُسکی مسموع ہونی
اور انفصال ثانی کا حال صاف واضح ہوجاتا ہی *

جس بنا کی نالش مقدمہ مرجوعہ کی وقت رجوع عدالت
مین درپیش ہو اگر اُسی بنا کو بابت تکرار بذریعہ مقدمہ
اول کی درپیش ہوکر حکم قسمی بہ نسبت اُسی
بنای معاملہ کی (اسوجہہ کہ جو تکرار مدعی نی پیشتر
کی تھی اُس تکرار کو اصل بنای مقدمہ کی ساتھ
کچھ علاقہ نہین) صادر ہوا ہو تو بناء مذکور کا مقدمہ ثانیاً
قابل سماعت اور تجویز عدالت کی ہوگا *

اگلی ڈگری کا ناطق بالانفصالی ہونا مقرر ہی

مقدمہ سابق مین جن مراتب کی نسبت ڈگری
یا قسمی کا حکم صادر ہوا ہو بشرطیکہ وہ حکم قطعی
یا ناطق ہو تو صرف اُسی صورت مین مقدمہ مرجوعہ
حال کی سماعت کا مانع ہوگا کہ جس صورت
مین صاحب عدالت کی رای مین مدعی اپنی دعوی
مندرجہ عرضی کی دلا پانی کی قابل نہ ٹھرا ہو * مثلاً اگر
مدعی نابالغ کی جائداد زیر حفاظت کورٹ آف وارڈس کی
رہنی کی سبب اور مطابق حکم کورٹ موصوف کی

(۱۱۹)

مرجوع نہونے کی وجہ سے حکم قسمت نسبت مین
مقدمہ سابق کے صادر ہوا ہو تو وہ حکم مقدمہ حال کی
سماعت کا مانع نہوگا، یا اگر جس صورت مین کہ مدعی
نابالغ کی طرف سے جس شخص نے نالش کی تھی
اُسکو اُس مقدمہ کے ارجاع کی قابلیت حاصل
نہونے کی وجہ سے وہ مقدمہ قسمت ہوگیا ہو تو بھی بسبب
اُس حکم قسمت کے مقدمہ مرجوعہ حال ناسموع
ہوگا ۔ یا سابق مین کسی کو کوئی زمین سے بزبردستی
اخراج کرنے کی صورت مین اگر صاحب عدالت
مطابق دفعہ ۱۵ قانون ۴۹ سنہ ۱۷۹۳ع کی شئ متنازعہ کے
نسبت حقیت کی تجویز عمل مین نہ لاکر صرف اخراج
کئے ہوئے شخص کی زمین مذکور پر دخل پانے کے
ڈگری صادر کیا ہو تو وہ ڈگری بھی مقدمہ حال کی عدم
سماعت کی موجب نہوگی ۔

مقدمہ سابق مین جن مراتب کا دعوی مدعی نے
عدالت کی آگے ظاہر کیا تھا اگر ان مراتب کو

بلو بسرکار دام سلامت بنام راجہ نرنراین رای رساندست علاوہ سنہ ۱۸۱۰ع راجہ
کاسی ناتھ رای بلو بسلامت بنام نواب دلاور جنگ رساندست

تا بس مقدمہ کی ڈگری کی مضمون سی کچھ علاقہ
نہ ہو یا علاقہ رہنا ممکن نہ ہو تو آیندہ مراتب کی دعوی
ثانیا عدالت مین البتہ پذیرا ہوگا اور وہ ڈگری اُس کی
سماعت کی مانع نہوگی

اور یہان غرض صرف اسی بات سے ہی
کہ آیا جن مراتب کی نالش بالفعل عدالت مین درپیش ہو
ہوئی ہی مقدمہ سابق مین بذریعہ ڈگری کی اُنہی
مراتب کی کچھ تصفیہ ہو چکی ہی یا نہین

اور نہ وہی مراتب کہ جنکو مقدمہ حال کی مدعی نے
مقدمہ سابق کی عرضی دعوی مین درج کیا تھا اور
بہ نسبت اس مراتب کی صاحب عدالت نے
ڈگری نہین کی تھی

جس صورت مین کہ ایک مقدمہ ا واسطی
مدارک و تحقیقات سرحدون کی جو فیمابین دو گانو یعنی
امیرپور اور بہادرپور کی واقع ہون درپیش ہوکر ایک
نقشہ طیار ہوا اور وہ نقشہ مطابق حکم ایک ڈگری کے

۱ روددار ہربنس و تکرچند وغیرہ اسلامیان بنام ہربنس ناتھ سنگھ چودہری و غیرہ
رسالہ سان ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۷۰ع

(کہ جس مین ان سرحدون کی سوائی امیرپور اور
کالی پور کی درمیانی سرحدین بھی مندرج رہی ہون)
منظور کیا گیا ہووی، تو پھر اگر اسی امیرپور اور
کالی پور کی درمیانی سوائی کی تعین کی لئی مقدمہ
عدالت مین درپیش ہو تو اُس مین رائے
صاحبان عدالت کی یہ ہی کہ (اگرچہ سابق اور
حال کی دونو مقدمی کی فریقون مین کچھ فرق نہین
واقع ہوا ہو) اگلی ڈگری جو بلا توقف صادر ہوئی تھی
اُس مین تعین و تدارک سوانو کا جو فیما بین امیرپور اور
کالی پور کی واقع ہی محض خام اور ناتمام تھا لہذا
عدالت کو اختیار ہی کہ حدود مذکورہ کی تحقیقات
کاملہ عمل مین لانی کی لئی مقدمہ ثانیہ کو مسموع
کرین ؛

5c

درصورتیکہ فیصل کئی ہوئی مقدمی کی بنا ایک سال
رہی اور اسکی ماہیت مین کچھ فرق نہ آیا ہو تو ہرچند
کہ مدعی اُس کو پھر سرنو مسموع کرانی کے
مطلب سے مبلغ دعوی مین کچھ گھٹا بڑھا کر ی

مقدمہ منفصلہ مین کچھ
عارضی بیمار رہ جانی سی
مکرر نالش اسکی مقبول
عدالت ہوگی

یا مقدمہ کی ملتوی کرنی کی لئی کچھ بیچار اس مین
لاوی تو بھی بنا اس مقدمہ کی منفصل سمجھی جاویگی اور
نالش مکرر بہ نسبت اسکی عدالت مین ثابت ہو نی
ہوویگی *

مثلاً اگر زید اپنی کو عمرو متوفی کا وارث قرار دیکر
متوفی مذکور کی جائداد سی حصہ وراثت پانی کی
دعوی سی نالش بنام بکر کی ورپیش کریا - اور
عندالتجویز عدالت مین وراثت اسکی ثابت نہو بلکہ
مدعا علیہ یعنی بکر مذکور وارث ٹھہری تو پھر زید ثانیاً
مبلغ دعوی زیادہ کرکی یا تنہا بکر کی جگہہ خالد وغیرہ کو
(جو کہ بکر کی طرح اہل وراثت مین اور ان کے
نام پر پہلی دفعہ زید نی نالش نہین کی تھی) اسکی ساتھہ
مدعا علیہ قرار دیکی اسی مقدمہ کو عدالت مین داخل
کیا چاہی تو بلحاظ عدالت اس کی نالش مکرر کو
نامنظور کرینگی ب

کسی اختیار والی محکمی مین کو دعوی مرجوع ہو کر

ب سیام گلم وغیرہ اسلانستان سام غالب جنگ خان وغیرہ رسالدتان ن ۱۸۱ ۲ اپریل
سنہ ۱۸۴۲ع

انفصال پا چکنی کی بعد پھر دوبارہ اس انفصال کا ممکن نہیں ہے اور جو کچھ حکم عدالت موصوف سے صادر ہوا ہو وہ ناطق متصور ہوگا۔ پر یہ بات تبھی ہوگی کہ جب تجویز دعوی کی بلا وساطت عمل میں آکر مقدمہ فیصل پا چکا ہو اور نہ ایسی صورت میں کہ جب حکم عدالت سے فریادی کا حق صرف مفہوم ہوتا ہو۔

مقدمہ منفصل سابق میں جو کچھ حکم عدالت صادر ہوا ہو وہ کس صورت میں ناطق متصور ہوگا

(۸۱)

مثلاً۔ اگر زید نے ایسی حالت میں وفات پائی ہے کہ اسکی لاولدی ثابت ہونیکی صورت میں حقیقی بھائی اسکا عمرو وارث اس متوفی کا ہوویگا۔ اور اس میں بکر آکی عدالت کی آگی دعوی پیش کرے کہ میں زید کا بیٹا ہوں اور یہ معاملہ درمیان عمرو اور بکر مذکور کی عدالت میں دائر ہو کی عمرو کا حق وراثت ثابت ہووی اور بکر زید متوفی کا بیٹا نہ ٹھہری تو وہ فیصلہ بحال اور حکم اس کا بہ نسبت دعوی بکر کی ناطق ہوگا۔

جو وارث یک سر انفصال پای ہوں

پر جس صورت میں کہ عمرو نی اپنی برادر زید

جو باتیں حکم عدالت سے صرف مفہوم ہوویں

ت سیج ہکاری ابلاست بنام امام بخش رسالہ نمبر ۵ نومبر سنہ ۱۸۱۲ع

متوفی کا لاولد وفات پانا حاکمان عدالت کی آگہی ظاہر
کرکی ڈگری وراثت بنام زید کی بسبب قرابت
وارِ بعید کی حاصل کی ہو اور چند روز کی بعد بکر ترکہ کا
متوفی مذکور کا لڑکی اور وہ بنام زید مذکور کی بدعوی وراثت
نالشی ہووی تو اس صورت میں عمرو کہ اگر پایا بانہ ا
فیصلہ بکر مذکور کی نالش کی سماعت کا مانع نہو گا
اگرچہ فیصلہ مسبوقہ سی زید کا لاولد مرنا صاحب عدالت
کی آگہی واضح ہوا ہو تاہم بسبب اس عذر کی
کہ بکر عمرو کی مقدمہ مرجوعہ کی وقت حاضر نہ تھا لہذا
شامل متخاصمین نہوا دعوی اسکا قابل سماعت کی ہوگا *
اور اگر درمیان راہن اور مرتہن کی مقدمہ رہن
مشروطہ کا عدالت مین مرجوع ہوکر ڈگری بنام مرتہن
کی درباب انفکاک رہن اور دخل پانی اد ہر
شی مرہونہ کی اجرا پاوی تو جس طرح کی ملکیت
راہن کو اوپر زمین مرہونہ کی تھی بعینہ اسی طرح کی
مرتہن کو حاصل ہوگی ث

ف کالی کسن ناتھ چودہری اپلانٹ بنام بسنبر سین و دیگر رسپانڈنتان ۲۰ا فروری
سنہ ۱۸۴۹ع

اور اس طرح کی ڈگری عدالت سے پا چکنے کی بعد اگر بنام دیگر مدار گار کوئی فریق ثالث عدالت میں نالش ہووے اس دعوی سے کہ یہ زمین مرتہونہ بکورہ کا مالک ہوں تو اس فریق ثالث کی نالش بسبب ڈگری بکورکی جو مرتہن کو آگے مل گئے ہے عدالت میں نامسموع ہوگی

پر اس مقام میں غور سے سمجھیں تو واضح ہوگا کہ مقدمہ سابق اور حال کی مطلب اور فریقوں میں فرق موجود ہے

جس مرتہن کہ اگلی مقدمے کی استخاص سے ہیں اور ر عدالت مختلف رہے ہوں

اور یہاں سمجھنے کی لیے فوجداری آئین سے ایک نظیر اخذ کر کی لکھی جاتی ہے کہ اگر کسی عدالت دیوانی کی آگے یہ ثابت ہو جاوے کہ فلانی دستاویز اصل ہے جعلی نہیں اور بعد اسکے اسی دستاویز والی فریق کی نام پر ثانیا کوئی دستاویز مذکور کی جعلیت کی اظہار سے بتہمت جعل سازی نالش در پیش کرے تو وہ نالش بھی بسبب عدم اثبات

ثبوت کا لی کسن ناگ چودہری ابلانت بنام شنکر سین وو دیگر مسابہت غرا فروری سنہ ۱۸۰۹ع

جعلیت کی مقدمہ سابق میں نامسموع نہوگی کیونکہ
اگلی مقدمہ میں سرکار بہادر کو جو کہ نصیب عامہ کی
مختار ہیں فریقان مقدمہ میں داخل ہوکر دستاویز مذکورہ
کی جعلیت کی تجویز کرانیکا قابو نہ تھا *

اور مطابق اس مضمون کی اگر زید بجرم جعل سازی
کسی قبالہ وغیرہ کی عدالت فوجداری کی آگی
ماخوذ ہوکر مخلصی پایا ہووی اور بعد اسکی پھر عدالت
دیوانی میں کوئی اسی قبالہ وغیرہ کی صرف جعلیت کی
تحقیقات کی لئی نالش پیش کری تو وہ نالش
زید مذکور کی مخلصی کی عذر کی سبب سی جو اُسی
عدالت فوجداری سی ملی تھی عدالت دیوانی میں
نامسموع نہوگی *

اور جس صورت میں عمرو کی نام پر جھوٹ
اتہام دیکر محکمہ فوجداری میں نالشی ہونی کی سبب
سی صاحب مجسٹریٹ نی زید کا جرمانہ کیا ہو اور بعد
اسکی عمرو مذکور دعوی حرجانہ کی جو اس جھوٹ
تہمت کی سبب عاید حال اسکی ہوئی تھی بنام

زید کی عدالت دیوانی میں نالشی ہووی تو زید مذکور کو اختیار رہیگا کہ بذریعہ گواہوں کی اپنی جھوٹی تہمت نہیں لگانی اور صاحب مجسٹریٹ کا اسکی نام پر بیجا حکم جرمانیکا اورکرنا ثابت کری اور صاحب عدالت دیوانی کو صاحب مجسٹریٹ کی رای کی پیروی واجب نہیں ج

کسی مقدمی کی تجویز سرسری ہوچکنی کی بعد کما ینبغی تجویز کرانی کی لئی پھر اُسکی نالش نمبری کرنی جایز ہی پس جاناہئی کہ ایک بار کسی مادی کی تجویز سرسری طریقی پر عمل میں آچکنی کی بعد پھر عین اُسی مادی کی نالش نمبری عدالت میں پیدا ہوسکتی ہی ۔

اور اجرای ڈگریکی وقت کسی مزاحم کی درخواست مزاحمت کی برخلاف ، سرسری طریقی پر حکم نیلام بہ نسبت ایک جایداد کی صادر ہوچکنی کی بعد ابھی مزاحم مذکور کو نالش نمبری واسطی

ج منی موھن منڈل اپیلانت بنام مدوسودن منڈل رسپانڈنت ۸ جون سنہ ۱۸۶۴ع

اس نزاد فروخت نیلام مذکور کی عدالت میں داخل کرنا جائز ہوگا ح

بنای مقدمہ میں اختلاف رہنی کی صورت میں

اور بعض مقدمہ مکررہ ایسا ہوتا ہی کہ اس میں شی دعوی اور اشخاص مدعا علیہم میں کچھ تبدل نہ آنی کی صورت میں ہی صرف بنای مقدمہ میں فرق آنی کی وجہ سے عدالت میں مسموع ہوتا ہی

مقدمہ منفصل کو ثانیاً عدالت میں رجوع کرلی کی بابت اصل متخاصمین کا دعوی دوبارہ ہونا ضرور نہیں

مقدمہ منفصل ہوتا یا عدالت میں رجوع کرلی گئی کی باب میں جو ممانعت کا آئین مقرر ہی وہ آئین جس صورت میں کہ فریقان مقدمہ سابق و حال مثلاً ایک رہی ہوں اور اشخاص فریقین حقیقت میں ایک ہوں بکار آمد ہوگا *

اشتہار جو اصل متخاصمین کی جانشین ہیں

کیا اصل اشخاص اور کیا انکی جانشین دونو پر ماننا ممانعت مذکورہ کا جو درباب ارجاع نالش مکرر کی لکھی گئی واجب ہی *

ح در مادہ سوال دامودہ ۲۰ فروری سنہ ۱۸۴۹ع

ح ح در مادہ سوال راجہ کشن کنور مانک ۱۶ امی سنہ ۱۸۴۸ع و گورنانند سورہ مجموعہ دار اسلامت بنام جگبنہ گوسائین رسالہ دار ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۴۶ع و کاسی کنت جگوجہ اسلامت بنام بکنور سنو رسالہ دار ۷ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع و بابورام لوچن سنگھ اسلامت بنام حیدر صحان رسالہ دار ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع

فریقان مقدمہ میں سے جس کے حق میں جو کچھ حکم
ناطق یا انفصالی عدالت سے صادر ہوا ہو وہی حکم اسکے
ورثہ اور جانشینوں کے حق میں بھی متصور ہوگا ۔
اور اگر مطابق حکم انفصالی کے جائداد ایک شخص
متوفی کے کہ جسکے نام پر ڈگری ہوئی تھی قرق کی گئی ہو
اور اسکو اپیل کرنے کی اجازت دی ہو تو وہی اجازت
اس متوفی کے وارث یا جانشین کو (کہ جسکو وہ جائداد
پہنچنے والی ہو) ملیگی ۔ پر اگر اس وارث یا جانشین نے
میعاد کے اندر اپیل نہیں کی تو فیصلہ مذکورہ ناطق و مکمل
متصور ہوگا ۔ اگر سابق میں فیما بین زید اور عمرو کے مقدمہ
عدالت میں درپیش ہو کر بنام زید مذکور کے زمین
متنازعہ پر دخل ولائے جانے یا دخل بحالی کا حکم صادر
ہوا ہو تو ایک صورت میں (جیسا کہ مقرری وار کی
مقدمہ میں ہوتا ہے) انہیں فریقوں میں در باب
اسی شی مذکور کے دوسرا مقدمہ دوسری حقیت سے

و گاسپر مالکم کاسپر اسلاپ بنام حیوم صاحب وغیرہ رسالہ نشان ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۶۹ع نگرپیل آوتھنک ، استفانوس ایبلاٹ بنام گاسپر مالکم کاسپر وغیرہ رسالہ نشان ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۶۹ع

عدالت مین درپیش ہوئی ہے حکم مذکور اُسکی سماعت کا مانع ہوگا ذ

کسی آئین کی بابت فیما بین زید اور عمرو کی مقدمہ عدالت مین رجوع ہوکر ایکبار فیصل ہوچکنے کے بعد ثانیاً انہین دونو فریق کی درمیان دوسری ابداد کی نسبت مقدمہ ثانی مرجوع ہونا جایز ہے اگرچہ ان دونو مقدمی کی امورات اور حکم آئین مین کچھ فرق راہ نپایا ہو ر

جاہی کہ مقدمہ سابق کی متخاصمین کو اپنی اپنی حقیت کی بابت سوال و جواب کا اختیار اُس مقدمی مین رہا ہو

ثانی مکرر کی متخاصمین مقدمہ سابق مین متخاصمین ہوئی تھی صرف یہی بابت مقدمہ مکررہ کی نامنظوری کا سبب ہونا ہی اب نہین بلکہ جاہی کہ پہلی دفعہ کے مقدمی کی تجویز کی وقت متخاصمین مذکورین سی ہر ایک کو عدالت مین بہ نسبت مقدمہ مذکورہ کی اپنی حقیت کی اثبات کا قابو رہا ہووی کیونکہ ہوسکتا ہی کہ ایک شخص مدعی کسی مقدمہ مین ایک شخص کو فریق

ذ جی چندر رای اپلانت بنام بہر چندر رای ودیگر رسپانڈنٹان ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ع
ر سنبھو رام اپلانت بنام ستگردت رسپانڈنٹ ۹ جون سنہ ۱۸۶۲ع
ر بابو رام لوچن سنگہ اپلانٹ بنام حیدر علی خان رسپانڈنٹ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۶۹ع

اسی طرح پر بنا دی کہ در حقیقت اسکو اس معاملہ
میں اپنی حقیت کی بابت پورا سوال د جو[illegible]
کرنیکا اختیار نتھا "

55

اگر قوم ہنود کا کوئی لاولد بیوہ مثلاً مسماۃ گنگا وا سی
اپنی شوہر کی پوری جائداد متروکہ کی نسبت بدعوئی
وراثت شوہری اپنی شوہر کی رشتہ داروں کی نام
پر نالش ہو کر اپنی ہی مانند دوسری ایک جنفدار لاولد بیوہ
مسماۃ کشن منی کو مدعاعلیہوں کی زمرہ میں
شامل کی ہو۔ اور سوائی کشن منی مذکورہ کی باقی
مدعاعلیہم اپنی جواب میں ظاہر کریں کہ بارہ دستور
خاندان کی مطابق لاولد بیوہ اپنی خصم کی بابت حصہ
وراثت ترکی سسر کی اُسکی پانی کی مستحق
نہیں ہوتی ہی ۔ اور اسی طرح کی جواب سی اُنکی
وہ مقدمہ ڈسمس ہو جاوی *

تو ایسی مقام میں بیوہ لاولد کشن منی مذکورہ جو
صرف مدعاعلیہا بنکر فریادی مذکورہ کی مقدمی کے
جوابدہی کی لئی نامزد ہوی تھی اُسکو دوسری

مدعا علیہون کی جواب کا رد جواب دہی کا اختیار
نہین تھا ؛
اور نہ بہ نسبت فیصلہ مقدمہ مذکورہ کی عذرات
مین اپیل کر سکتی تھی کیونکہ ڈگری مذکور برعکس اسکی
دخلکاری کی صادر نہوئی ؛ پس واضح ہوا کہ نالش جسکی
بابت مذکورہ فیصلہ دیگئی تھا وہ اسی مذکورہ کی مقدمہ مین
متخاصمین کی بشامل اس طرح پر تھی کہ وہ مقدمہ بہ سبب
اسکی عدم قابلیت جوابدہی کی اُس کی حال کی
مناسب نہو سکا *
پس ثانی الحال مین اگر وہی نالش زمین مذکورہ بدعوی
خاص اپنی کی الگ نالش جدید کیجی کری تو مقدمہ متوفی کا
فیصلہ اسکی سماعت کو مانع نہوگا ؛ کیونکہ صورت
مذکورہ مین نئی مقدمہ مرجوعہ کی سب فریق آئین کے
مطابق اگلی مقدمی مین ایک ہی صفت پر عدالت
کی آگی نہین آئی تھی اور اگرچہ نئی مقدمہ مرجوعہ
مین جس دعوی سے نالش زمین مذکورہ نالشی ہوئی ہی

فیصلہ مقدمہ مسبوقہ اس دعوی کی بطلان پر ایک گونہ دلیل ہو سکتی ہی اسکی ساتھہ ہی صاحبان عدالت دیوانی کو مقدمہ جدید مین فریادی کی خفش مین مذکورہ کی دلایل کی نسبت تحقیقات عمل مین لانی کا اختیار بخوبی حاصل ہی

مقدمات منفصلہ عدالت سوپریم کورٹ

ہوہذا اس طرح کی نا منظوری کا حکم بہ نسبت مقدمات منفصلہ عدالت سوپریم کورٹ کی اور عدالت متعلقہ کمپنی بہادر کی ایک ہی طرح پر اجرا پاویگا ش

سابق مقدمی کی ڈگری کی درستی یا نادرستی کی بابت تجویز عمل مین نہین آئیگی

صاحبان عدالت دیوانی کو اوپر کی مذکور مطابق کسی مقدمہ منفصلہ کی فیصلی کی صحت اور عدم صحت کو خواہ بہ نسبت آئین کی ہو یا حقیقت معاملہ کی ص اجرای ڈگری کی درستی کی بابت ہو یا نا درستی کی ضمن تجویز عمل مین لانیکا اختیار نہین ہی ۶ ہروی

ص ریک بعض بیبنج وغیرہ اپلانتان بنام پرشن منی رسپانڈنت [illegible] سنہ ۱۸۲۷ع اپنڈہ باب ۱۲ و ۲۲
ش مسٹر ریچارڈ وانگھین وغیرہ اپلانتان بنام نیکو لاس ڈیمتربس اپلیس رسپانڈنت ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۸ع
ص راورام سنگر اپلانت بنام رانی تارنی دیبہ رسپانڈنت ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۲۶ع
مقتسیاب خان اپلانت بنام خواجہ ابو محمد خان وغیرہ رسپانڈنتان ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۲۶ع
ص نین کشن بلدار اپلانت بنام بسمبہ سیل رسپانڈنت ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۲۶ع

اس طرح کی معاملات کی روئداد انکو راست و مناسب
جانکر واسطی اجرای احکام کی جو ائین در باب
ولانی اشیای دعوی کی مندرج ہوئی ہیں اپنی
محکمی مین پذیرا کر سکتی ہیں ؛

شریف کی نیلام کی حقیقت

اگر ط عدالت سوپریم کورٹ کی تجویزی
فیصلہ کی حکم مطابق کلکتی کی صاحب شریف نی
کسی شی کی نسبت زید کی حقیت کو عمرو کی
ہاتھ دستور مطابق بیچا ہو ، اور بعد اسکی زید مذکور
ہٹ پر آکی عمرو کو اوس شی مبیعہ کی دخل نہ دیوی
تو عند الارجاع اسمقدمہ کی صاحبان عدالت دیوانی
مطابق فروخت شریف موصوف کی زید کی جس
طرح کی ملکیت بہ نسبت شی مبیعہ کی تھی اسی طرح پر
عمرو کی تملیک اسپر جاری کرینگی ، پر اگر واسطی
دخل پانی اوس شی نیلامی کی عمرو کو کسی فریق ثالث کی
نام پر نالش کی حاجت ہو تو جسقدر اعانت کہ زید کو

پر پرشاد و گھوس اپلانٹ بنام کنت کمہ جیبہ رسپانڈنٹ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۴ع بھوانی چرن متہ
اپلانٹ بنام جی کسن متر وغیرہ رسپانڈنٹان ۳ جون سنہ ۱۸۳۶ع
ط دیکھو مقدمات مذکورہ اخیر کو

دی جاتی صرف اسیقدر با اعانت عمرو کو عدالت سے
ملیگی ؛

سوپریم کورٹ کی حکم سے قرق کی ہوئی جائداد کا چپ چاپ فروخت کرنا

(۵۷)

اگر کسی زمیندار کا تعلقہ مفصلی سوپریم کورٹ کی
حکم سے قرق ہوا ہو اور وہ زمیندار ایک تعلقہ متعلقہ
زمینداری مذکورہ کو اُس قرق رہنی کی حالت مین
چپ چاپ کسی کی ہاتھہ بیچی اور بعد اسکی حسب الحکم
عدالت ممدوحہ کی وہ زمینداری شریف کی نیلام
مین فروخت ہو تو خرید اس مشتری کی کہ جسکی ہاتھہ
زمیندار مذکور نے چپ چاپ بیچا تھا باطل ؛ اور شریف
کی نیلامی خریدار کا اشترا بحال ؛ ہو ویگا ؛
پر اگر حاکمان سوپریم کورٹ خود شریف کی نیلام کو
بہ نسبت شئی مذکورہ کی رد فرماوین تو زمیندار مذکور
یا وارث پر مفصل کی مشتری کا دعوی ادا کرنا
واجب ہوگا ظ

عدالت سوپریم کورٹ مین کوئی مقدمہ بابت رہن مشہور ملی کی دائر ہو کر انفکاک رہن کا حکم عدالت ممدوحہ سے صادر ہونی کی حقیقت

اگر عدالت سوپریم کورٹ مین کوئی مقدمہ بابت

ظ سروپ رای ابلانٹ بنام رام جی تردجہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ع
پیتمبر پیشا جارج ابلانٹ بنام رامجی تردجہ رسپانڈنٹ ۳ جولائی سنہ ۱۸۰۷ع پیتمبر گھوس
ابلانٹ بنام عزیب الله رسپانڈنٹ ۳ اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ع برشن ناتھہ رای ابلانٹ بنام
ہری ہر گوسائین رسپانڈنٹ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۰۹ع اور اینده باب ۲۹

رہن مشروطی کی وا پر بعد کہ حکم انفکاک رہن کا صادر
ہو گیا ہوا اور پھر مرتہن کو عدالت دیوانی مین واسطی
دخل یابی اور پر ستی مرہونہ کی نالش کرنی پڑی
تو صاحبان عدالت دیوانی نی مصدورہ سپریم کورٹ کو
بجا اور ناطق سمجھ کر اسکی تعمیل کی لئی مرتہن مذکور کو
اور پرستی مرہونہ کی دخل ولا دینگی یعنی سوپریم کورٹ
کی حکم کی اصدار کی تاریخ مین جیسی حقیت معاعلیہ
فریادی کو ولا دینگی ہے

ایک بار ایک مقدمہ ہے جو آئین مذکور کی اصدار کا
باعث ہی ۔ درباب بیج بالوفا کی سوپریم کورٹ مین
دعویٰ ہو کر حکم انفکاک رہن کا برخلاف آئین ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ع
کی عدالت ممدوحہ سی اجرا پایا تھا پر چونکہ مدعی یعنی
راہن نی راغباً اپنی مقدمہ کو حاکمان سوپریم کورٹ کی

ع صفحہ مزبورہ ۹۳ بحوالی جرت منزا پلانٹ نام کی سن منز و دیگر رسپانڈنٹان ۲۴
جولائی سنہ ۱۸۴۶ع کالی ناتھ رای اپلانٹ بنام مسٹر جان ٹیلر رسپانڈنٹ ۲۰ اگست
سنہ ۱۸۴۶ع ہروس ناتھ رای اپلانٹ بنام ہری نراین رای گوسائین رسپانڈنٹ ۱۰ ستمبر
سنہ ۱۸۴۶ع زینب بیگم اپلانٹ بنام جیکلن رسپانڈنٹ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ع
ع ضمیرالدین و دیگر اپلانٹان بنام رام موہن ٹھاکر رسپانڈنٹ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۴۱ع

تجویز میں ہو نا تھا اس لئی مطابق آئین عدالت مدوحہ کی
اپنا حق کھو یا *

اگر ایک عدالت میں بہ نسبت کسی مقدمی کی حکم انفصالی اجرا پا چکا ہو یا مقدمہ وا پر رہتی ہوئی ور و ئی روبکاری کی ذریعہ کوئی حکم مثل حکم امانت کر ئی روپیہ کی صادر ہوا ہو تو بہ نسبت اس روپی یا اس حکم کی دوسری کسی عدالت میں نالش ممنوع ہوگی ف

سوپریم کورٹ کی حاکموں کی تجویز میں سونپنی کی حقیقت

ایک عدالت دیوانی دوسری عدالت دیوانی یا سوپریم کورٹ کی فیصلی کی اجرا یا مطلب کی بیان کرنی میں دخل نہین کریگی ق

مقدمہ سابق کی ڈگری میں دست اندازی نہوگی

اگر کسی عدالت دیوانی کی حکام ذی اقتدار کسو مقدمی کی اجرای ڈگری کی بابت میں تجویز سری عمل میں لاکر کچھہ حکم صادر کریں تو بہ نسبت اس حکم سرسری کی خواہ وہ درباب واصلات کی یا سود کی یا کسی شئی متنازع اصل متخاصمین کی ہو

ف دون اسلاٹ بنام نکولس و دیمتریس ایلیاس سپاہ مدت ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۴۳ع دیکھو صفحہ مزبورہ ۱۶۱

ق بیجناتھہ گھوس و دیگر اپلانٹان بنام مسز انگلزندر دیورل رسپانڈنٹ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ع

نالش جدید دوسری عدالت مین پذیرا نہو گی
اور اگر کوئی حکم کسی عدالت سی بخطائی یا سہو
صادر ہوا ہو تو جس عدالت نی وہ حکم اصدار پایا ہو
اُسی عدالت مین بہ نسبت اُسکی خطا کی درخواست
انصاف کی کرنی مناسب ہوگی

جس صورت مین کہ کسی مہاجن نی بدعوی ایک
حصہ منجملہ زر باقی کی اپنی عدالت سوپریم کورٹ
مین نالشی ہو کر ڈگری حاصل کی ہو اور وہ مقدمہ اُسکا
عدالت ممدوحہ مین انفصال پاچکا ہو تو باقی بابتی کے
لئی پھر کسی عدالت دیوانی مین ارجاع دعوی
کر سکیگا [ل]

مبلغ باقی کی ایک حصہ کی ڈگری ایک عدالت مین ہونی کی بعد باقی بابتی کی نالش دوسری عدالت مین جایز ہوگی

اگر دو چار شخص بالاتفاق کسی کو تمسک یا اقرار
نامہ دیکر کچھ مبلغ قرض لئی ہون اور مہاجن مذکور
منجملہ مدیونون سی ایک شخص کی نام پر عدالت
سوپریم کورٹ مین کہ جسکی علاقہ مین وہ رہتا ہو مقدمہ

[ک] کنسٹرکشن نمبر ۱۱۲۹ صدر کلکتہ و صدر آگرہ ۶ فروری سنہ ۱۸۳۳ع برکت اللہ بیگم
[illegible] بنام سید احمد حسین رسالدار ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۴۰ع
[ل] منو [illegible] بنام رام نراین گھوس رسالدار ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۱۲ع صفحہ ۳۶ بروره

وہ پیش کر کی بذریعہ ڈگری عدالت ممدوحہ کی ، اُسکی
کل باقی میں سی ایک حصہ ادا ہو ، تو باقی باقی کی
ئی واپس مذکور کو اختیار ہی کہ تمسک مذکورہ کی
بابت وہ سبزی دیندارون کی نام پر بشمول نام
شخص اول کی کسی عدالت دیوانی میں کہ جسکی
علاقی میں وی رہتی ہون مقدمہ درپیش کری ۔ م
اور مطابق مراتب مذکورہ کی اگر کسی زمیندار
نابالغ کی سربراہ کار اور ولی باقی خزانہ سرکاری کی
ادا کرنیکی لئی کسی شخص سی بذریعہ انگریزی بانڈ
کی اپنی نام سی کچھ روپی قرض لیکر ادا کرین اور
واپس مذکور عدالت سوپرم کورت مین بنام اُنکی مقدمہ
درپیش کر کی اُنپر ڈگری جاری کری اور زر باقی
اپنا پاوی تو زمیندار مذکور بالغ ہونی سی واپس مزبور
پھر اپنی باقی روپی کی لئی اُسکی نام پر عدالت
دیوانی مین نالش کر سکتا ہی ۔ ن

م رتنیک چندر نیوگی اپلانٹ بنام اودہران وغیرہ رسپانڈنتان ۲ اپریل سنہ ۱۸۰۳ع
ن کوبی موھن ٹھاکر وغیرہ بنام راجہ رادھا ناتھ

مقدمہ سابق کی ڈگری بگاڑنے والی کو اُس حرکت سے باز رکھنے میں دست اندازی

پر اگر دریافت ہووے کہ کسی مقدمی کی بابت کسی وجہ سے کچھ فتور یش فریب یا عدم تامل یا خطا درباب بگاڑنی اگلی ڈگری کی عمل میں آکر موجب ناانصافی کا ہونی لگا ہے تو صاحبان عدالت دیوانی نہ فقط بہ نسبت ڈگری مذکور کی دست اندازی کرینگی بلکہ جو اُس ڈگری کی بگاڑنی میں کوشش کرتی ہیں انکو اُن حرکتوں سے باز رکھینگی ۔

اگر کوئی شخص کسیکو ضرر پہنچانیکی مطلب سے سوپرم کورٹ وغیرہ عدالت کی کسی طرح کا حکم برخلاف دیانت داری کی صادر کروایا ہووے تو بہ نسبت اُس ضرر کی درخواست عدالت دیوانی میں مسموع ہوسکیگی ۔ پر عدالت ممدوحہ وغیرہ سے جو حکم انصافی یا غیر انصافی کہ صادر ہوچکا ہووے اُسکا ابطال عمل میں نہیں آویگا ۔

پس جب ایک شخص نے کسی لین دین کی بابت دوسری شخص کی ساتھ اپنی تئین سوپرم کورٹ کی علاقے کا مقید کیا ہو اُس اقرار پر کہ ڈگر

آنسے لین دین کے مین نہین جاری کرونگا برخلاف شرط کے عمل مین آئی ہے، اور وہ شرط سوای راستی و دیانت کے اور کسی بات پر مبنی نہو، اور مدعی برخلاف اُسکے حکم سوپریم کورٹ کا مدیون کی نسبت جاری کروا وے تو یہ اُن نسبت شکست اُس اقرار کی مدعا علیہ کو عدالت دیوانی مین نالش کرنیکی اجازت ملیگی، اور صاحب عدالت دیوانی صورت مذکورہ مین ڈگریدار مذکور کو اجرای ڈگری مذکور کی موقوف رکھنی کی لئے حکم دیوینگی

اور مطابق مطلب مذکور کی اگرچہ عدالت دیوانی کو یہ اختیار نہین کہ فیصلۂ سوپریم کورٹ کی نسبت کچھ گفتگو کرین مایعلہ سوپریم کورٹ کو اجرای ڈگری کی باب مین مانع ہووین پر اگر قبل اجرای فیصلہ مذکورہ بلا اطلاع عدالت ممدوحہ کی فیما بین متخاصمین کی بطریق مذکورہ بالا کچھ قول و قرار عمل مین آیا ہو لا یعنی مرباوی لی وس مہینی کی مدت تک اجرای ڈگری،

و را منذر دبوس رای اسلاف بنام روپ نراین گھوس وغیرہ رسانیدہ نہ اگست سنہ ١٨١٣ع

موقوف رکھنے کے وعدے پر مدعا علیہ سے قبول
ڈگری عدالت ممدوحہ میں داخل کروایا ہو اور بعد اسکے
ڈگری دار مذکور برخلاف اُس اقرار کے ڈگری جاری
کرنیکی کوشش کرے تو اگر وہ ڈگری دار اُسی
ضلع کے علاقہ کے اندر بودوباش کرتا ہو وے
تو صاحب عدالت ضلع کو اختیار ہے کہ بمطابق قول
وقرار مذکور کے درباب موقوف رکھنے اجرائے
ڈگری سوبرم کورٹ کے تجویز عمل میں لاوین ۔

۲ فصل

درباب مقدمات وجہ کے کسی دوسری عدالت
میں دایر رہنے کے

جب کسی بناکا مقدمہ ایک عدالت دیوانی میں حسب ضابطہ دایر رہا ہوے تو اُسی بناکی نالش دوسری
عدالت دیوانی میں مسموع نہوگی ۔ اگر مدعی کسی بناکا
مقدمہ ایک عدالت دیوانی میں دریپش کرکے اسکے
فیصل ہانے کے قبل یا بعد ۔ دوسری عدالت میں جو اُسی
بناکی نالش دریپش کرے تو صاحب جج اُس نالش کو

کہ دوسری
مقدمہ دایر

و مس کر کی سوای خرچہ مناسب کی مطابق
احوال فرمادی اور ماہیت مقدمہ مذکورہ کی حکم جرمانی کا
بہ نسبت مدعی مذکور کی صادر فرمائیگی اور جب تک
کہ مدعی مذکور زر جرمانہ ادا نکرےگی قید رہیگا ۱

نالش ثانی گو بابت کل شی دعوی مقدمہ اولی کی ہوے ، تو بھی نا مسموع ہوگی

اور اگرچہ نالش ثانی بہ نسبت کل شی دعوی
مقدمہ اولی کی مرجوع ہوئی ہو تو بھی وہ مطابق آئین
مذکور کی نا منظور ہوگی ، اگر زید نی بنام عمرو کی کسی
جائداد کی دعوی سی عدالت مین نالش کر کی مقدمہ وایر
رہتی ہوی شی دعوی کا ایک حصہ بکر کی ہاتھہ بیچا
ہو ، اور بکر مذکور قبل انفصال مقدمہ مذکورہ کی واسطی
دخل پانی اوپر مقدار خریدہ کی اپنی عمرو کی نام پر
نالشی ہووی تو ایسی مقام مین حکم آئین مذکور بہ نسبت
مقدمہ مرجوعہ بکر کی بعض صورت مین باعث عدم
سماعت کا ہوگا ، اور بعضی صورت مین مانع سماعت کا
نہوگا ،

جس صورتمین کہ مقدمہ مسبوقہ مین نالش حال کا کل منشا بھی موجودہ ہو

یعنی جس صورت مین کہ کل منشای دعوی بکر کا مفوضہ

۱ ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ء ؛ و ۱۲ ؛ بنارس ق ۲ سنہ ۱۷۹۵ء [illegible]
د مفوضہ ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ء [illegible] ۱

بیچ مقدمۂ مسبوقہ کی موجود رہا ہووی تو نالش بکر کی
قابل سماعت کی نہوگی ۔ اور اگر اُسکی برعکس ہو
یعنی کل منشای مقدمۂ ثانی معاملہ اولی مین موجود نرہا ہو ۔
تو اوپر کی آئین مطابق حکم نامنظوری بہ نسبت نالش
بکر مذکور کی صادر نہوگا *

مقدمۂ مرجوعہ سوپریم کورٹ

اور مطابق مضمون آئین مذکور کی کسی بناکا مقدمہ
سوپریم کورٹ مین دایر رہتی ہووی تب اگر مدعی
اُسی بنا کی نالش دوسری عدالت مین درپیش کری
تو وہ نالش نامسموع ہوگی ہر حکم جرمانہ بہ نسبت مدعی
مذکور کی صادر نہوگا ۔

علاقہ سوپریم کورٹ مین مقدمہ رجوع کرنیکا نتیجہ

اگر علاقہ عدالت دیوانی کا کوئی باشندہ کسی شخص کی ساتھ
کسو معاملی مین باہم متفق ہوکر بذریعہ اقرارنامہ کی اپنی تئین
عدالت سوپریم کورٹ کا تابع کیا ہووی تو اقرار
مذکور سی عدالت سوپریم کورٹ کو شق عدالت
دیوانی کی اختیار بہ نسبت اُسکی حاصل ہوگا ۔ لیکن
اگر اُنمین سی بجز ایک شخص کوئی مقدمہ جو سوپریم

* رای جو ان کشن متر اسلامت بنام موتی سندری بسلارس ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۲۴ ع دیکھو سرکیولر ۳ ستمبر سنہ ۱۸۲۶ ع

صورت میں مرجوع نہیں ہی عدالت دیوانی میں داخل کیا
جاہی تو اقرار نامہ مذکورہ اسکی سماعت کا مانع ہوگا ت

ناداد قرضداروں کی بابت مقدمہ کی سبب احکام عدالت کا موقوف رہنا

اور جس صورت میں کہ کوئی مدیون بی استطاعت
دین سی رہائی پانیکی امید سی مطابق باب ۱۲ آئین
سنہ ۱۱ جلوس ملکہ وکٹوریا کی جو واسطی مخلصی نادار
قرضداروں کی اجرا پایا ہی انسال دِنت میں
درخواست گذرانتا ہو تو کوئی مقدمہ جو اسکی نام پر
عدالت دیوانی میں مرجوع رہتا ہو ملتوی رہیگا، بشرطیکہ وہ
اپنی شِدول یعنی تالیقہ میں دعوی مدعی پر معترف رہا ہو
یا معترف رہکر صرف بہ نسبت تعداد مبلغ دین کی
کچھ تعذر رکھتا ہو، پر اگر اپنی شِدول میں مدعی کی دعوی پر
معترف نرہکر صرف تعذر رکھتا ہو تو وہ مقدمہ ملتوی
نرہیگا۔ ث

اگر زید نی عمرو کی نام پر کسی زمین کی بابت
دعوی باظہار لاخراج یعنی اُسی زمین کی عدالت

ت سوبج نراین وغیرہ اپلانتان بنام اسپیان بام متوفی اینڈکو رسپانڈنتان ۵ مارچ سنہ
۱۸۳۹ع ، بہوانی چرن متر اپلانت بنام ہرکشن متر وغیرہ رسپانڈنتان ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۴۲ع
ث دیکھو ۲ و ۶ ۱۸۴۹ ہ جی چندر پال چودہری اپلانت بنام کالاکرپال وغیرہ رسپانڈنتان
۵ مارچ سنہ ۱۸۳۹ع

دیوانی مین پیش کیا ہوا اور بعد التدارک معلوم ہو کہ
درباب اُسی زمین کی مقدمہ صاحب کلکٹر کی
آگی مرجوع ہی تو مقدمہ زید مذکور کا عدالت دیوانی
مین دسمس ہو جایگا

نوان بیسہ

انقضای میعاد کی سبب دعوی کا مسدود ہونا

جس صورت مین کہ کسی طرح کی حق تلفی وغیرہ کی
بابت مقدمہ عدالت مین مسموع ہونی کی قابل
اور وہ کسی عدالت مین روبکار ہوا ہو، تو جو کوئی اس
حق تلفی سی متضرر ہوا ہو وی اسکو لازم ہی کہ قبل
ازجاع نالش اپنی کی سوچی کہ کتنی دن اسکی استحقاق
نالش کی گذری ہین کیونکہ جتنی مقدمی کہ قابل
سماعت عدالت کی ہین گویا سبھی کی نسبت
ایک میعاد مقرر کی گئی ہی اور انقضا اس میعاد کا
اُن مقدمون کی نامنظوری کا باعث ہوتا ہی *

میعاد کی وجہہ

جو لوگ عدالت مین اپنی نالش داخل کرنی مین

ج مہارانی کنول کنواری ابلانت بنام سری دہر سین وغیرہ رسپانڈنتان ۱۸ جون سنہ ۱۸۴۸ع

جنمی ونندہی کو اپنی اوپر لازم نہ سمجھین وی ا ہنی
دعوی پھر پانیکی بئی عدالت کی اعانت چاہئی تکی
بہت کم مستحق ہونگی * مزبقو نکی بلا خوف
مزاحمت وپرسی شی متنازعہ پر دخیل رہنی اور
اسکی محاصل سی متمتع ہونگی بعد بیدخل کرنی مین
بڑی سختی واقع ہوتی ہین اور اس لئی کہ جب بنای
مقدمی کی وقوع کی تاریخ سی مدت دراز منقضی ہوئی
تو پھر اسکی تحقیقات مین اور فریب وجعل سازی
کی دریافت کرنی مین ۰ لوگون کی بعض مراتب
کی ٹھیک یاد نرہنی کی سبب سی اور گواہون کی
مرجانی یا بوڑہی ہونی یا ایک جاگہہ سی دوسری
جاگہہ مین نقل کرنی سی ؛ اور کاغذات معاملہ کی گم
اور نقصان ہونی سی ؛ اور اسباب اصلاح غلطی اور
ابطال فریب وجعل سازی کی فقدان سی نہایت
قباحتین ہوتی ہین ت

ہندو اور مسلمان کی یہان مطابق شرع اور شاستر کی

ح تبدیلی موہن شاکر وغیرہ اسلاسان بنام راجہ رادھا ناتھ رسالہ بات تاریخ چہارم جنوری
سنہ [illegible]ع

ایک میعاد سماعت کی (جو شکوک سے خالی نہیں) ملک کی آسایش اور امن کا موجب ہے اور جعل سازی و فریب کا مانع ہونے کے لئے مقرر ہے
ہر اس باب میں سرکار کی طرف سے جو میعاد سماعت کی مقرر کیا گیا وہی جاری اور بکار آمد ہے اور یہ آئین سرکار کی قلمرو میں شرع اور شاستر کے حکم اور رواج کے سبب اختلاف پذیر نہیں ہوتا ہے
مقدموں کی سماعت کے باب میں میعاد کی بابت آئین رہی کا احوال عموماً لکھ کر انکے مختلف احکاموں کو عمل میں لانیکا طریق ذیل میں قلم بند ہوتا ہے*

فصل

قوانین

بارہ برس کی میعاد کا آئین

اگر کوئی مدعی کسی بنای معاملہ کی وقوع کی تاریخ سے بارہ برس کی مدت گذرنے کی بعد نالش اُسی بنا کی عدالت میں نام ایک یا زیادہ معاعلیہ کی

ح کتاب آئین محمدی مصنفہ مکناٹن صاحب صفحہ ۲۸۶ رانی چندرمنی ابلاوت بنام راجہ برج نایقہ سنگھ وغیرہ رسالہ خان ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۰۹ع ق ۲۷ سنہ ۱۸۰۵ع

ورپیش کری تو ایسی مقدمی کی سماعت و تجویز اور
فیصل کرنیکی اجازت صاحبان عدالت دیوانی کو حاصل
نہین ہی ؛

ہر اس بابی کی چند مقدمی جو مستثنی ہین
بیان انکا ذیل مین قلم بند ہوتا ہی ؛

بارہ برس کی معاد سی تخفی کی سبی صورت

پہلا یہہ کہ مدعی اپنی نالش جدید کی آگی بارہ برس کی
مدت کی اندر مدعاعلیہ سی درباب زر یا حق یا شی
متنازعہ کی اپنی طلب تقاضا کرنا اور مدعاعلیہ کا اسکی
دعوی پر معترف ہونا یا اسکی بابی روبکی کی ادا
کرنیکا وعدہ کرنا بذریعہ دلیل معتبر کی ثابت کر سکی
تو باوجودیکہ بنای مقدمہ کی وقوع کی تاریخ سی بارہ
برس گذر گئی ہون تاہم وہ نالش مسموع ہووی گی ؛

دوسری صورت

دوسرا یہہ کہ اگر مدعی درحقیقت بارہ برس کی
مدت کی اندر مدعاعلیہ کی نام پر اسی حاکم کی آگی
کہ جسکو اسکی مقدمیکی سماعت کا اختیار حاصل تھا
نالشی ہو کر کسی عذر معقول کی سبب مقدمہ مذکورہ کی

ہوئی ہی سی قاصر رہا ہو اور پھر بات عدالت کی آگی
بخوبی ایسی ثابت کر سکی تو باوجود گذرنی معیاد
مذکورہ کی بھی نالش اسکی مسموع ہوئی گیا

تنبیہ کی صورت

تنبیہ ایسی کہ اگر مدعی بدلیل سلیت ثابت کر سکی
کہ وہ بسبب نابالغی وغیرہ عذر کافی و معقول کی
قابو ارجاع نالش کا میعاد مذکورہ کی اندر نہ پایا تھا تو
مقدمہ اسکا بعد انقضای میعاد مذکورہ کی بھی عدالت
میں مسموع ہو ویگا *

کن حکموں میں بارہ برس کا میعاد کا آئین بقدر اسوقت ہی

حکم بارہ برس کی میعاد کا جو مذکور ہوا سرکار کمپنی کی
بالکل قلمرو ہند میں جاری ہی پر تعمیل اسکی ہر ایک
قسم کی مقدمہ میں نہیں ہوتی ہی کیونکہ بعض قسم
کی مقدمی ساٹھ برس تک عدالت میں
پذیرا ہو سکتی ہیں اور بعض مقدمی ایسی بھی ہیں
کہ انکی سماعت کی لئی کچھ تعین میعاد کی مقرر
نہیں ہی

کن حکموں میں ساٹھ برس کی میعاد کا اعتبار ہی

ساٹھ برس کی میعاد کا آئین جو مذکور ہوا سرکار
بہادر کی بالکل ممالک محروسہ ہندوستان میں ہو ای

بعض ملکون کی کہ جنکو سرکار کی قبضے مین آئی ہوئی
ہنوز ساتھہ برس نہین گذری ہین جاری ہی ۔
جن ملکون مین دخل سرکار کا ہنوز ساتھہ برس سی متجاوز
نہین ہوا ہی وہان کی حکام عدالت کو حسب قوانین
جاریہ کی اجازت نہین کہ اگر کسی مقدمی مین بنای
معاملہ قبل تواریخ مقررہ کی (کہ مطابق ترتیب آئین کی
الگ الگ ملک کی نسبت تھہرائی گئی ہین ۔ و
وقوع مین آئی ہو ۔ استماع کرین ۔
پنج ممالک مفوضہ نواب وزیر کی تاریخ ۱۰ نومبر
سنہ ۱۸۰۱ع سی جتنی بنای مقدمہ وقوع مین آئی ہون
انکی بابت نالش عدالت دیوانی مین مقبول ہوگی ز
ضلع علی گڑہ ۔ حصہ جنوبی و شمالی ضلع سہارنپور ۔
اور ضلع آگرہ مین سنہ ۱۸۰۳ع کی ۳۰ دسمبر سی جو
بنای مقدمہ وقوع مین آئی ہو ۔ اسکی نسبت نالش
عدالت دیوانی مین مسموع ہوویگی ز ضلع بندیلکھنڈ مین
سنہ ۱۸۰۳ع کی ۱۷ دسمبر سی س اور ضلع کٹک

و کمیشن نمبر ۷ ۱۸ ۱ اپریل سنہ ۲۹ع
ر ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ د ۸ ض ۱

ز ق ۸ سنہ ۱۸۰۵ د ۶ ض ۲
س ایضاً

مین ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ع سی جو بنای معاملہ شروع
ہوئی ہو اسکی نسبت نالش عدالت مین مسموع
ہو وینگی ش

پرگنہ سونک و سونسا اور سہار مین (از رکہ متعلق
ضلع اگرہ کی ہین) سنہ ۱۸۰۵ع کی ۱۷ اپریل سی
جو بنای مقدمہ شروع ہوئی ہو اسکی نالش عدالت
دیوانی مین پذیرا ہو وینگی ص

مقام کلنگر مین ۱۹ جون سنہ ۱۸۱۲ع سی ض مقام
دیرادھون مین ۱۵ مئی سنہ ۱۸۱۵ع سی ط مقام کھنڈہ
اور ماہوبا مین ۱ نومبر سنہ ۱۸۱۷ع سی ظ اور پرگنہ گوبردھن
مین سنہ ۱۸۲۶ع کی ۲۰ جنوری سی بنای مقدمہ شروع
ہوئی ہو نالش اسکی قابل سماعت عدالت کی
ہو گی ع

اور بعد اسکی جہان کہین ذکر میعاد شصت سالہ

ش ق ۱۴ سنہ ۱۸۰۵ع د ۵
ق ۱۱ سنہ ۱۸۱۶ع د ۴ راجہ ستارام
سنگھ [illegible] راسلات بنام [illegible] جیندر
[illegible] رای [illegible] ۲۲ مارچ
سنہ ۱۸۲۵ع

ص ق ۱۲ سنہ ۱۸۰۶ع د ۴
ض ق ۱۲ سنہ ۱۸۱۲ع د ۴
ط ق ۴ سنہ ۱۸۱۷ع د ۳
ظ ق ۲ سنہ ۱۸۱۸ع د ۳ ض ۲
ع ق ۵ سنہ ۱۸۲۶ع د ۳

مذکور ہوئی ہی اُس سی مراد غایت اُس میعاد کی جو اُس جاگہہ کی مقدمی کی نسبت مطابق قوانین مذکورہ کی ممکن ہی سمجھا جاوی ؏

جو مقدمی خزانہ سرکار کی تحصیل کی لئی یا کسی طرح کی حقیت یا دعوی سرکار کی بابت ؏ بذریعہ سرکار بہادر کی یا اجلاس کونسل مین گورنر جنرل بہادر کی منظوری سی کسی ملازم سرکاری کی معرفت ؏ یا کسی یا کسی عہدہ دار یا عہدہ داران کی حکم سی کہ جنکو سرکار بہادر نی واسطی ارجاع ان مقدمات مذکورہ کی اختیار بخشا ہو ؏غ عدالت مین درپیش ہووین اُن کی نسبت بارہ برس کی میعاد ف کا آئین جو بہ نسبت مقدمات دیوانی کی مرافعہ اولی کی جاری ہی عمل مین نہین آویگا ؏

سرکاری دعویونکی نسبت ساٹھ برسکا میعاد جایز ہی

سرکار کی طرف سی جتنی دعویان ق بابت خزانہ زمین کی کہ برخلاف آئین اور استحقاق کسی کی دخل

غ مندرجہ بق ۳ سنہ ۱۷۹۳ع و ۱۴ ق ۷ سنہ ۱۷۹۵ع ۱۹ ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ع و ۱۸ ؏
ف ق ۲ سنہ ۱۸۰۵ع د ۲ ض ۱
ق ق ۲ ض ۲

میں بطور لاخراج کی رہی ہو ۔ یا دربارہ تحصیل زر
باقی سرکار کی یا بابت اور کسی طرح کی حق ب
سرکار کی (کہ جسکی سماعت کی میعاد کی بابت کوئی
آئین خاص یا حکم اجرا نہیں پایا ہووی) حسب عالیا
عدالت دیوانی میں در پیش ہووین تو سماعت
تجویز و اور انفصال انکا بنای مقدمہ کی شروع سے لیکر
ساٹھہ برس کی مدت تلک جایز ہو گا ۔

یا اگر کوئی مقدمہ درمیان رعایای سرکار وغیرہ کی
بابت کسی زمین و مکانات وغیرہ اشیای غیر منقولہ
پا بدار کی عدالت میں مرجوع ہو تو جس صورت میں
کہ عند الارجاع نالش کی یہہ ثابت ہو کہ مالک شی
متنازعہ نی از راہ زبردستی یا فریب یا اور کسی بی دیانتی
طریق سے ملکیت اپنی بہ نسبت شی متنازعہ
کی حاصل کی تھی ۔ تو اسکی سماعت و تجویز اور فیصل
کی باب میں آئین بارہ برس کی میعاد کا کچھ عمل
میں نہیں آویگا ۔

کن صورتوں میں نج کی
دعویوں کی فیصلی بارہ برس سے
زیادہ میعاد جایز ہی
جس صورت میں کہ دخیل کا
دخل از راہ فریب یا زبردستی
کی حاصل ہوا ہو

ک منسوخ ۱۸۰۵ع و ۱۸۰۳ع ق ۳ سنہ ۱۸۴۹ع ۱۵ و ۱۸۹۵ع ۱ ق ۲ سنہ ۱۸۰۳ع

بابارہ برس تک وبال دخل نہ رہا ہو

یا جو دعوی کہ بہ نسبت ایک جائداد کی عدالت میں مرجوع ہووی اور نزدیک اُس جائداد کی مالک حال یعنی زید کو عمرو سے پہنچی ہو اور عمر مذکور نے دیانتی کی راہ سے اُسکا مالک رہتا ہوتا تو اگر زید اپنی دانست میں زمین مذکورہ کو از روی وراثت یا اشترا یا اور کسی دیانت داری طریق پر عمرو سے پایا ہو اور زمین مذکورہ قبل ارجاع مقدمہ مرجوعہ کی بارہ برس تک زید کی ملکیت میں رہی ہو تو سماعت و تجویز اور فیصل اُسکا بنای مقدمہ کی شروع سی ساٹھہ برس تک عدالت میں جایز نہیں ل

بشرطیکہ عدالت کی آگی عمر مذکور کا از راہ نیک نیتی اور دیانتی کی زمین مذکورہ کو اپنی ملکیت میں لانا بخوبی ثابت ہووی

غیر جایز دعوی دخل صحیح کا نسبت جایز ہو جانا ای

یا جس صورت میں کہ م زید مذکور مدعا علیہ از راہ دیانت اور راستی کی اوپر شی متنازعہ کی ملکیت اپنی بذریعۂ اشترا یا ہبۂ جایز یا اور کسی طریق پر کہ جسکو

ل ق ۲ سنہ ۱۸۰۵ع د ۳ ض ۱ م ق ۲ سنہ ۱۸۰۵ع د ۳ ض ۳

اپنی دانست مین وراثت اور صحیح جانتا ہو اور اسی
کسی بابت کی سازش واسطے حق تلفی بکر کی جو
بہ نسبت شی متنازعہ کی مدعی ہوا ہوتا بیشتر
نہو وی حاصل کیا ہو *

یا جس صورت مین کہ اوپر کی لکھی ہوئی طریقے پر
خود زید نی یا اُسکی کسی ولی یا سربراہ کار نی اسکی طرف سی
ملکیت شی متنازعہ عمرو مزبور سی پائی ہو یا کسی
اور شخص سی (کہ جسنی عمرو سی ملکیت شی متنازعہ کو
بطریق مذکور پایا تھا) اسی پایا ہو اور کل شی متنازعہ
علی التواتر درمیان مالکان مذکور کی ایک کی ہاتھ سی
دوسری کی ملکیت مین اوپر کی لکھی طریقے پر منتقل
ہو کر کسی کی مزاحمت سی بارہ برس تلک محفوظ رہ چکی ہو
اور مدت مذکورہ کی اندر بہ نسبت شی مذکورہ کی
کوئی نالش کسی عدالت مین حسب ضابطہ مرجوع
نہوئی ہو *

تو صورتہای مذکورہ مین اگر سرکار بہادر مدعی
نہوئی ہو اور ملکیت مالکان مذکور کی اوپر شی متنازعہ کی

بنای مقدمہ کی تاریخ سے بارہ برس سے متجاوز ہوی ہو
تو کسی کی دعوی بہ نسبت شی متنازعہ مذکورہ کی
عدالت مین مقبول نہوگی ۔ ہر اگر سنہ ۱۸۰۵ع کی قبل
کوئی آئین واسطی سماعت نالش بہ نسبت اس
شی متنازعہ کی اجرا پایا ہووی تو مطابق اُس آئین
کی سماعت اُس مقدمہ کی جایز ہوگی ۔

ساٹھ برس گذر جانی سے دخل کی تمام برس کی نالش مسموع نہوگی

اگر ایک بنای مقدمی کی ابتدا سے مدت ساٹھہ
برس کی گذر گئی ہو تو اس بنا کی نسبت نہ تو کوئی
دعوی کسی عدالت مین مسموع ہوگی اور نہ مدعی کا بہانہ
عذر در باب عدم ارجاع نالش کی بہ نسبت شی
متنازعہ کی سنا جایگا ، اور ساٹھہ برس تک کوئی
شی متنازعہ کسی کی ملکیت مین بلا مزاحمت رہنی
کی بعد گو مالک مذکور کا دخل اُس پر در اصل از راہ
بی دیانتی کی ہوا ہو تاہم کوئی بات در باب ابطال
حقیت مالک مذکور کی عدالت مین پذیرا
نہوگی ۔ ن

ن ق ۲ سنہ ۱۸۰۵ع د ۳ ض ۳

بندھک یا امانت ۔

اگر کوئی شئی منقولہ یا غیر منقولہ کسیکی پاس بندھک یا امانت رہا ہو اور صرف بسبب رھن اور امانت کی شئی مرہونہ پر مرتہن یا امین مذکور کا قبض و دخل ہو گیا ہووی اور اسکی رہن خلاصی یا امین کی قومی سے لی اپنی کی لی عدالت میں مقدمہ درپیش ہووی تو اُس مقدمی کی نسبت کوئی آئین میعاد کی لئی مقرر نہیں کہ جسکی گذر لی یا گذرنی کی سبب مرتہن یا امین کی ملکیت میں شئی مرہونہ یا شئی امانت داخل ہو ۔ اور راھن یا امانت گذار کی نالش واسطی پھر پانی شئی مذکورہ کی حد سماعت عدالت سی خارج ہو ۔

دمی صورتین کہ جنمیں میعاد نالش کی انتہا نہین ۔

اور ایسی اور کسی مقدمی میں جس حال میں کہ مالک حال نی یا مالک سابق نی کہ جسکی مالک حالی پایا تھا ملکیت اپنی شئی متنازعہ کی نسبت بدالنست خود راست جانکر سنہین کیا ہو ۔ تو اُس مقدمی کی سماعت کی لئی کوئی میعاد ازروی آئین کی

جس صورتین کہ مالک نی ۔۔۔ ربینی دانست میں راست جانکر دخل نہین حاصل کیا ہو

د ۔ ق ۲ سنہ ۱۸۰۵ع دفعہ ۳ ضمن ۴ کسن نمبرہ ۹۶ صدرالگرہ ۶ جولائی سنہ ۱۸۵۳ع

مقرر ہوئین ہی یعنی جو نفت وریپرش کیا جاوی قابل
سماعت عدالت کی ہوگا ۔ (۱)

فریادی کا حاکمان بورڈ ریونیو کی فیصلی سی ناراض ہوکر نالش کرنیکی لئی میعاد

علاقہ دار الحکومت بنگالہ مین ازروی تجویز انفصالی
حاکمان بورڈ ریونیو کی بحسب قوانین مروجہ ممالک بنگالہ
یعنی قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع و قانون ۹ سنہ ۱۸۲۵ع و قانون
۹ سنہ ۱۸۳۳ع کی جس کسیکا حق مالکانہ اوپر کسی
شی کی قایم ہوا ہووی ۔ اسکو مطابق ذیل کی
ہیت بجا و حاصل ہی ۱

حاکمان ریونیو کی حکم سی اوپر کی قوانین مرقومہ مین
سی کسی قانون کی مطابق جس کسیکا حق مالکانہ
قبل سنہ ۱۸۴۸ع کی ۱۰ جون کی فیصل پایا ہو تو ہر ایک
اُس فیصلہ کی کسی عدالت مین کوئی مقدمہ سنہ ۱۸۴۸ع
کی ۱۰ جون کی بعد اگر تاریخ فیصلہ مذکور کسی مدت
بارہ برس کی منقضی ہو چکی ہو تو پذیرا نہوگا ۔

اوپر کی لکھی ہوئی بنیاد کا مقدمہ جو سنہ ۱۸۴۸ع کی
۱۰ جون کی بعد حاکمان ریونیو کی ذریعی فیصل پایا ہو اسکی

۱ ق ۱۳ سنہ ۱۸۴۸ع

تجویز کی تنقیحات کی لئی کوئی مقدمہ فیصل کی تاریخ سی تین برس کی مدت گذرنی کی بعد کسی عدالت مین پیش نہ ہوگا ٭

۲ فصل

بنای مقدمہ کی باب مین

کونسی چیز بنای مقدمہ ہوتی ہی

ہر ایک مقدمی مین کون چیز اس مین بنای معاملہ ہی اسکہ ٹھیک ٹھہرالینا اور اسی بنا کی تاریخ سی اسکی سماعت کی میعاد کا حساب کرنا ضرور ہی ٭
کسی شی منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت ایک شخص کا قابض اور دخیل رہنا اور دوسری شخص کا بہ نسبت اسکی اپنا حق ظاہر کرنا یہی اکثر مقدمی کی بنا کا باعث ہوتا ہی ٭
دخل عبارت ہی کسی چیز یا کسی حقیت سے کے روکنی یا اسی منتفع ہونی سی خواہ وہ روکاؤ اور تمتع کوئی بذات خود کری یا اپنی طرف سی اور کسی کی معرفت کراوی ٭

دخلی شی سی بیدخل کرنی کی صورتین بنای مقدمہ

اگر زید نی عمرو کو اسکی دخلی شی سی ازراہ

حق تلفی کی بیدخلی عمل کیا ہو تو بنای معاملہ یا میعاد نالش کا
شروع اُسی بیدخلی کی تاریخ سی محسوب ہوگا،

صاحب محسٹریٹ کی حکم سی

مثلاً اگر ازروی حکم صاحب محسٹریٹ کی زید ب
اپنی دخلی شی سی خارج اور طرف ثانی کو اسکی اسپر
دخیل کیا گیا ہووی اور بعد اسکی صاحب کمشنر بہہ حکم
بحال رکھین تو تاریخ اصدار سی حکم صاحب محسٹریٹ
مذکور کی میعاد نالش زید مذکور کا بہ نسبت شی
مذکور کی محسوب ہوگا اور نہ اس تاریخ سی کہ جب
صاحب کمشنر نی اسمقدمی کو فیصل کیا ہو *

فروخت باجرای ڈگری

اور جب باجرای ڈگری کوئی شی متنازعہ ت
قرق ہوکر نیلام مین فروخت ہوگئی ہو تو فروخت نیلام
کی تاریخ سی بنای معاملہ اور ابتدای میعاد محسوب
ہوگی۔ نہ قرقی کی تاریخ سی کیونکہ گو قرقی کی تاریخ سی
شی متنازعہ کی نسبت ایک انکاو رہتا ہی پر
شی مذکورہ کسی دوسری کی دخل مین منتقل نہین ہوتی ہی

ب اودھاویال سنگہ وغیرہ اپیلانٹان بنام مسماۃ تیج رانی وغیرہ رسپانڈنٹان ۹ نومبر
سنہ ۱۸۶۷ع
ت مسماۃ رام دوی وغیرہ اپیلانٹان بنام اجیت رام ساہو وغیرہ رسپانڈنٹان ۵ فروری
سنہ ۱۸۶۹ع

قوم ہنود مین سے ایک شخص اپنی ایک جورو کو
چھوڑ کی مرگیا اور بعد اسکی بیوہ مذکورہ کی لڑکیکو
بوسیدہ تہ یا متبنی لڑکی کے سبب سے بعض جایداد اسکی
شوہر کی ترکہ سے متوفی مذکور کی اور رشتہ دار
وارثون کو پہنچکر ۱۹ برس تلک انہین کی دخل مین رہا
اور اس ۱۹ برس مین اس بیوہ کی شوہر متوفی کی وفات
کی تاریخ سے مدت ۲۷ برس کی منقضی ہوگئی تب
پھر بیوہ مذکورہ ایک شخص کو متبنی کر کی اسکی
طرف سے بادعای جایداد مذکورہ کی عدالت مین
مستغیث ہوی اس مقدمہ مین حاکمان عدالت کی
تجویز مطابق بسبب انقضای میعاد معینہ سرکار کی
دعوی بیوہ مذکورہ کا مسموع ہوگیا تو فریادی نی پہہ عرض
کی کہ استرکی ہو ستنا مطابق نالش مدعیہ کی قابل
سماعت کی ہی تاہم سرکاری آئین کا حکم غالب رہا ثبت

جس صورت مین کہ کوئی اپنی سے دعوی پر
قابض ہونیکی آگی اپنی حق سے محروم کیا گیا ہو توشی

جس صورت مین کہ سے دعوی پر قابض ہونیکی آگی اپنی حق سے محروم کیا گیا ہو

ث راو جندر منی اسلاوب بنام راجہ برج مالہ سنگہ وغیرہ رسالہ ترتان ۲۰ سنہ ۱۸۴۰ ع بی جندر رای اسلاوب بنام بھیر کچند رای وغیرہ رسالہ شان سنہ ۱۸۴۰ ع
مارچ

دعوی کی نسبت جس تاریخ مین اسکا استحقاق قایم ہو انہا اسی تاریخ سے نبا ی معاملہ یا میعاد نالش کی ابتدا محسوب ہو گی ؎

اور جس صورت مین کہ کسی متوفی کا بیٹا یا اور کوی وارث اپنے مورث کی ترکہ پر بدعوی وراثت نالش ہوی تو اسکی مورث کی وفات کی تاریخ سے نبای معاملہ یا میعاد کی ابتدا گنی جایگی ؎ پر اگر کوئی شخص حق وراثت نہ ہو رہ کو اپنی قبض و دخل مین لا یا ہو اور لکھتا ہو کہ مین نے فلانی وراثت کی لئی یا اسکی طرف سے حق وراثت کو اسکی اپنی حفاظت مین رکھا ہی تو شخص مذکور کی نام پر ارجاع دعوی کی لی میعاد نالش تاریخ وفات سے مورث مذکور کی محسوب ہوگا ؎

پس مطابق صورت مذکورہ کی اگر رام چندر کا باپ تاراچند ترکہ چھوڑ کر مر گیا ہو اور ہر وسندری تاراچند

ج راجہ ویرا حسین اسلاٹ بنام رانی ظہور النسا رسپانڈنٹ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۳۹ ع
وبیکم و سید حسن رضا اسلانٹ بنام امیر النسا وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۱ جون سنہ ۱۸۴۹ ع
زیر ریل تھا جو ہوز

ج درمادہ سوال سشام رلم شاہ ۱۱ تاریخ سنہ ۱۸۵۵ ع

متوفی کی بیوہ جو زوجکو اپنی زندگی بھر خورد و پوشش پانی
کی سوای اور کچھ حقیت بہ نسبت اس ترکہ کی
حاصل نہین جائداد متروکہ پر اپنی شوہر کی قابض اور دخیل
رہی ہو، تو دخل اُسکا رام چند کی حق کی برخلاف ہی
اور تاریخ وفات سی تارا چند متوفی کی بارہ برس کی
مدت گذر جانی سی رام چند کا دعوی شی وراثت
مذکورہ کی نسبت عدالت مین مسموع نہوگا؛ جب
کسی متوفی کی بیوہ جورو اپنی شوہر کی جائداد متروکہ کی نسبت
دعوی دربیش کیا چاہی تو اس مین میعاد نالش کی
مدت تاریخ وفات سی شوہر متوفی کی اُسکی حساب
کی جائیگی خ

دین مہر

دعوی دین مہر کی نالش کی میعاد کا شروع اُس تاریخ
سی ہوتا ہی کہ جب سی ازروی آئین کی استحقاق
اُسکا مدعیہ کو حاصل ہوا ہو اور جس صورت مین کہ دین مہر کی
ایک حصہ معجل اور ایک حصہ موجل الی بقای النکاح
جیسا کہ مسلمانون مین اکثر ہوا کرتا ہی ہوی تو نالش

خ مسماۃ اب لکھی کنور اسلامت بنام رای کمل و بیب رام وغیرہ رسپانڈنٹ ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۶۹ع

(72)

پر دعوی مقدار معجل کی نکاح کی بعد بارہ برس گذر جانے
سے عدالت مین مسموع نہوگی، اور نالش بدعوی مقدار
موجل کی شوہر کی مرنی کی بعد یا مدعیہ کو طلاق دینی کی
بعد بارہ برس منقضی ہوچکنی سے مقبول عدالت
نہوگی د

جس صورت مین کہ کسی جایداد اجمالی کو کئی ایک
حصہ دار ہمدیون مختلفہ باقیتی کی اس شرط پر آپس
مین بٹوارہ کرلیتی ہون کہ جب کسی مدیون سی روپیہ
وصول ہوگا آپسمین حصہ کرلینگی اور بعد اسکی ایک
شخص اُن مین سے کسی دیندار سے ایک دین کی بابت
زر باقیتی لی لیا ہو، تو باقی وارثون کو اس لینی والی
شخص کی نام پر اپنی حصہ کی مقدار مطابق عدالت مین
نالش کرنی کا میعاد تاریخ وصول زر مذکور سے
بارہ برس کی مدت تک محسوب ہوگا ذ

معاملات قرضہ مین کہ رہنے اخیر مین سود اداکرنی تاریخ سی

اور معاملات قرضہ مین جس تاریخ مین کہ مدیون نی

د میر نجب اللہ اپلانٹ بنام مسماۃ وردان خاتون رسپانڈنٹ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۰۵ع
نور النسا بیگم اپلانٹ بنام نواب سید محسن علیخان بہادر رسپانڈنٹ ۲۶ جون سنہ ۱۸۱۸ع
ذ وزیر النسا اپلانٹ بنام روشنک النسا وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۴۸ع

مگر وقت اخیر میں مہاجن کو زر باقی کا سود اور ایک ہو
اسی تاریخ سے بارہ برس تک میعاد نالش
محسوب ہوگا ؛

تمسک و اقرار ادائی دین

مقدمات تمسک وغیرہ اقرار ادائی دین
ہیں ؛ جو تاریخ واسطے ادائی قرض کی مقرر کی گئی ہو
اسی تاریخ سے میعاد نالش کی ابتدا سمجھی جائیگی
اور جس صورت میں کہ بابت تمسک کہنہ کی کسی
نے تمسک جدید لکھہ دیا ہو تو اُسی نئے تمسک
کی تاریخ سے میعاد نالش کی مدت محسوب ہوگی ز

درشنی ہنڈوی

درباب مقدمات بابت درشنی ہنڈوی کی
جسکی نام ہر برات لکھی ہو اُسکو ہنڈوی دکھلانیکی
کی تاریخ سے میعاد نالش کی مدت گنی جائیگی ؛
جس ہنڈوی یا اقرار نامہ میں کسیکو روپیہ باقساط
دینی کو لکھا ہو اُس میں ہر ایک قسط کا وعدہ پورا
ہونیکی تاریخ سے میعاد نالش الگ الگ محسوب ہوگا ؛

ر رپورٹ نمبر ۱۹۶ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۶۵ع گنجو ساہو اسلارٹ بنام بہوگم مشرر سساد
۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۲ع ح ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ع
ز ابیر چند ساہو چودہری اپلانٹ بنام سیوہرشاد وغیرہ ریسپانڈنٹان ۲۲ فروری
سنہ ۱۸۶۵ع شنکر رائی اپلانٹ بنام اندرمنی چودہرائن ریسپانڈنٹ ۹ مارچ سنہ ۱۸۶۵ع

دین مشروط   دین مشروط کی بابت مقدمی مین میعاد نالش کی
ابتدا شرط پوری ہونیکی تاریخ سے گنی جائیگی

مال ضامنی   اور مقدمہ مال ضامنی مین جس امر کی لئی کوئی
مال ضامن ہوا ہو اُس امر کی وقوع مین آنی کی تاریخ
یعنی جس تاریخ مین کہ ضامن دینی والا حسب اقرار
اپنی دین ادا کرنی سی قاصر ہووی اُسی تاریخ
سی ضامن مذکور کی نام پر سماعت نالش کا میعاد
شروع ہوتا ہی ٭

تجارتی اسباب فروختہ کی کفیل یعنی ذمہ دار کی
نام پر جو مقدمہ درپیش ہونی والا ہو اُس مین ابتدا ی
میعاد نالش ٭ اسباب مذکورہ کی بری ٹھہرنی کی
تاریخ سی محسوب ہوگی ٭

جس صورت مین کہ کوئی کسی مدیون کا مال ضامن
ہوا ہو اور مدیون مذکور دین ادا نکرنی کی سبب
سی ضامن وارد ین اُسکا باقتضای ضمانت کی اپنی
ادا کرکی اپنی نقصان کی بابت مدیون مذکور پر
ارجاع دعوی کیا چاہی تو ایسی مقدمہ مین جس تاریخ مین

کہ ضامن مذکور نے اپنی طرف سے دین اُس دین واز کا ادا کیا ہو اُسی تاریخ سے مدیون کے نام پر اُسکی نالش کا میعاد شروع ہوگا۔

ناضامن

اور اگر ضامن مذکور نے دین مہاجن کا مدیون کی طرف سے باقساط ادا کیا ہو تو ہر ایک قسط دینے کی تاریخ سے الگ الگ نالش کا میعاد محسوب ہوگا۔

اسباب تجارت فروختنہ

درباب مقدمات فروخت اسباب تجارت کے اگر ادای قیمت اشیای مبیعہ کے لئے کوئی میعاد مقرر ہوا ہو تو فروخت کی تاریخ سے میعاد استغاثہ شروع ہوگا۔ اور اگر اسباب فروختنہ کی قیمت کے لئے کوئی زمان موعود ہوا ہو تو اُسی زمان کے انقضا کی تاریخ سے میعاد استغاثہ شروع ہوگا۔

شروط خدمت کی شکست

اگر کوئی کسیکے نام پر بسبب شکست شروط خدمت کی نالش کیا چاہے جیساکہ سنہ ۱۸۱۴ع کی ۲۷ آئین کی بارھوین دفعہ اور سنہ ۱۸۱۹ع ۲۸ قانون کی ۱۵ دفعہ کی ۲ ضمن کی مطابق وکیل عدالت کی نام پر نالش عذر کی ہوا کرتی ہے۔ تو ایسی مقدمہ مین

شکست شروط کی تاریخ سے میعاد نالش محسوب
ہوگا نہ اُس تاریخ سے کہ جب بعلت سبب
شکست شروط کی نقصان موکل کی عاید حال ہوا ہو

خزانہ زمین خراجی کا مقدمہ کہ جسکی خزانی کی
مقدار کی تبدیل کا اختیار زمیندار کو مطابق آئین کی حاصل
ہی ہر سال عدالت میں بنای جدید کی ساتھ رجوع
ہوا کرتا ہی اُسکی ایسی زمین کا خزانہ بہی کیرنیکی
مادی میں جو مقدمہ زمیندار کی طرف سے عدالت
میں رجوع ہووی اُسکی سماعت کو میعاد دوازدہ
سالہ مانع نہ ہوگا س

جس صورت میں کہ قوم ہنود میں سے ایک
شخص کو اپنی گروہ کی سرغنوں سی کسو رسم
رسومات کی ادا کرانیکا استحقاق حاصل رہا ہو اور
وی اُسکو ادا نکرین تو اس رسم رسومات کی
ہر ایک دفعہ ناغہ ہونی کی تاریخ سے فریادی کی نالش
کا میعاد الگ الگ محسوب ہوگا ش

س مرتن بی شاہ وغیرہ اپیلانٹ بنام بابو گوپال لعل ٹھاکر رسپانڈنٹ ۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۵ع
ش حلاس رام دیو و دیگر سائلان ۵ جنوری سنہ ۱۸۶۲ع

خور و پوش

خور و پوش کی نالش کہ جسکی نسبت آ گی وگری عدالت سے اصدار پاچکی ہی ہمیشہ بنا ی جدید کی ساتھ عدالت میں مرجوع ہوا کرتی تھی ۱۰ اور جس وقت کہ طغیانی کی جایداد کہیں ٹھہری اور دگری وار ہ بابت اس جایداد کی وگری مذکور جاری کرا نی کی لیی ارجاع مقدمہ کری تو حاکمان عدالت جایداد مذکورہ کی نسبت گذشتہ بارہ برس تک کی خور و پوش کی وگری مدعی کو دیو ینگی ۔ اور فرماینگی کہ زمان آیندہ مین جب تلک مدعی مزبور زندہ رہی جایداد مذکورہ سے اپنی خور و پوش دلایا دی ص

طغیانی آب

جس صورت مین کہ طغیانی اب کی سبب سے کوئی زمین قابل آبادی کی نہی ہو تو بسبب اسکی جسقدر نقصان عاید حال رعیت کی ہوا ہو دی اُسکی بابت زمان آیندہ مین تقلیل خرانی کی درخواست رعیت مذکور کی طرف سی زمین مزبورہ کی ڈوب جانیکی تاریخ سے بارہ برس تک عدالت مین مسموع ہو گے ض

ص ... اسلامیان بنام ... ۱۸۲۶ ع
ض ... اسلامیان بنام مرزا احمد جان وغیرہ ... ۱۸۱۰ ع

جس صورت میں کہ نقصان بتدریج ہو

۷۵

ہر اگر وہ نقصان بتدریج ہوکر کوئی بارہ زمین مذکورہ کا قبل ارجاع مقدمہ کی بارہ برس سے زیادہ مدت تک قابل آبادی کی نرہا ہو تو بہ نسبت اُس بارہ زمین کی تقلیل خزانہ آئینے کے درخواست کی سماعت کی لئے کوئی آئین مقرر نہیں ۔

ہر مولف کی رای میں مناسب یوں معلوم ہوتا ہے کہ صورت مذکورہ میں طغیانی کی حال کو دریافت کرکی تجویز اسکی ٹھہراوین ۔ یعنی جس صورت میں اثر سیلاب کا زمین میں اسطرح پر ہوا ہووی کہ اسی ہر سال کسقدر نقصان عاید حال فریادی کی ہوا تھا اسکا ٹھیک دریافت کرنا محال ہو تو طغیانی کی عین موقوف ہونیکی تاریخ سے بارہ برس تک میعاد نالش محسوب کریں ۔ لیکن جس صورت میں کہ ہر سال نقصان کا حساب الگ الگ معلوم ہوسکی تو فریادی کو فوراً اپنی سوال عدالت میں پیش کرنا مناسب ہوگا کیونکہ بہت

دن گذرنیکی بعد تحقیقات پارچہ کی ترقی کی بہت ہی دشوار ہوتی ہی ؛

اگر زید نی عمرو کی حق کو برخلاف آئین کی دبا لیا ہو ط اور عمرو مابین میعاد ایک سال کی اپنی حق کی دلا پانیکی لئی آئین مطابق سرسری طریقی پر عدالت سی مستغیث ہوا ہو تو بسبب اس نالش سرسری کی درباب میعاد ارجاع دعوی کی جو عمرو مذکور کو بہ نسبت حق مذکور کے آگے سی مطابق آئین کی حاصل رہا ہو اُس مین کچھ خلل نہوگا ظ

بہ مطابق دفعہ ششم قانون ۱۷ سنہ ۱۸۹۳ع کی جو کچھ مبلغ جرمانہ کہ فریادی نی عدالت مین داخل کیا ہو اسکی پھیر پانیکی لئی اگر ایک برس کی میعاد کی اندر جداگانہ نالش نکی ہو تو بعد انقضای میعاد مذکور کی پھر عدالت سی نہین دلایا دیگا ع

ط ق ۵ سنہ ۱۸۱۲ع کنس نمبر ۳۴۶ ع ۔
ظ جی چند چکروتی وغیرہ اسلامان بنام سنیچ منگل رسالہ ۱۰ ای سنہ ۱۸۶۹ع
ع ق ۲ سنہ ۱۸۰۵ع د ۶ ۔

میعاد وارثان جانشینون کی میں محسوب ہوگا

جس صورت میں کہ کسی شئ کی نسبت ایک
شخص کی حقیت کا میعاد محسوب ہونی لگی تو اگر وہ
حقیت بسبب ورثہ خریدنت یا ہبہ یا وراثت کے
اسکی ذات سے دوسری کو منتقل ہو جاوے تو
اس دوسری کی حق میں بھی وہی میعاد (سوای
بعض مستثنی صورتون کی کہ جنکی بابت الگ
آئین مقرر ہی) جیسا عدم انتقال حقیت میں شخص
اول کی حق پر ہوا ہوتا محسوب ہوگا یعنی حقیت
کی منتقل ہونی سے میعاد مذکور پھر سے نو سے
شروع ہوگا [غ]

کوئی مشتری کسی محال کو باجرای ڈگری عدالت
دیوانی یا باقی خزانی کی لئی [ف] سرکار کی طرف سی
نیلام میں یا خوشی خرید میں مول لینی کی بعد اگر محال
مذکور کی سرحد سے باہر کسی محال متصل کی بارہ زمین
کا دعوی رکھتا ہو تو خریدار مذکور کی سمجھانیکی لئی

غ رام کمار بنوائی باچسپتر اسلارت بنام سری ناتھ بھٹاچارج وغیرہ رسایدساں ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۲۵ع

ف آئی پی وائز وغیرہ اسلامان سام کنیا لعل ٹھاکر وغیرہ رسایدساں ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۹ع

کہا جاتا ہی کہ محال مذکورہ کی مالک سابق کو جسقدر
نفع یا نقصان بذریعہ اس محال کی ہونی والا تھا اسی
قدر نفع و نقصان مشتری مذکور کو بھی اسکی اشترا سی
عاید ہوگا چنانچہ اگر محال مبیع کی بابت مالک سابق کی
نسبت میعاد نالش محسوب ہونی لگا ہو تو وہی
میعاد بامشتری مذکور کی حق مین بھی گنا جائیگا۔ مثلاً اگر
مالک سابق محال ج کو ۔ محال مذکور کی ملکیت
کی سبب سی اوپر ایک پارۂ محال متصلہ ج کی
دعوی حاصل تھا اور مشتری کی ہاتھہ محال مذکور بیچتی
وقت بہ نسبت دعوی مذکور کی چھہ برس میعاد نالش
بسی گذر چکی تھی تو اوپر کی مذکور مطابق خریدار محال
مذکور کو واسطی دلاپانی دعوی مسطور کی باقی صرف
چھہ سال تلک استحقاق ارجاع نالش کا حاصل رھیگا۔
کوئی زمینداری خواہ بذریعۂ اجرای ڈگری عدالت
کی بکی ہو یا خوس خرید ہو اسکی اجارہ دار کو جو پٹہ
کہ مالک سابق سی حاصل ھی وہ بسبب
فروخت زمینداری مذکور کی باطل ہوگا اگر کسی

زمینداری کا خریدار اسکی مالک سابق کی بٹہ وار
رعیت کا اجارہ زمینداری مذکور سے اٹھا دیا جاتا ہے
تو اجارہ دار مذکور کی بیع کی تاریخ سے ۱۲ برس گذرنے کی
نالش نہیں کر سکیگا ۔

صاحبان ہنود کی حکم سے زمینداری نیلام میں فروخت ہونی سی سابق زمیندار کا دیا ہوا پٹہ باطل ہو جاتا ہے

اور اگر صاحبان ہنود کی حکم سے فروخت کسی
زمینداری کی عمل میں آئی ہو تو (سوای چند صورت
مستثنی کی) زمیندار سابق کا دیا ہوا پٹہ باطل ہو جائیگا ۔
اور اگر کسی زمینداری کا خریدار اسکی اجارہ دار کو کہ
جسکو زمیندار سابق سے پٹہ ملا ہو زمینداری سے
اخراج کرنے کی لئی نالش ہووی تو اسکی اس
مطلب کی لئی زمینداری مذکور کی خرید لینے کی
تاریخ سے جو کہ بنای مقدمہ کی وقوع کی تاریخ ہے
۱۲ برس تک کا میعاد محسوب ہوگا ۔ ق

جو دعوی ایکبار نامنظور ہو گیا ہو وہ پھر منظور نہیں ہونیکا

جب زید کی دعوی کسی شی کی نسبت
بسبب گذر جانی میعاد نالش کی آئین مطابق
نامنظور ہو گئی ہو ، تو پھر وہی دعوی کسو صورت میں

ق دربارہ سوال گورنر شاد رای ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۹ع ۔

اسکی وارث یا جانشین کی طرف سے ہرگز عدالت
مین مسموع ہوگی، (ل) کیونکہ وہ دعوی ۱۲ برس کی
آخری مین ایسے شخص کو پہنچی ہے کہ جسکو اگر زید
مذکور ۱۲ برس کی اندر مرگیا ہوتا تو دعوی مذکور کا عدالت
مین پیش کرنا جایز ہو سکتا، بلکہ دعوی مذکور زید کی
وارث اور جانشین کی طرف سے محض ناقابل
سماعت ہو جایگا،

ہر چونکہ قوم ہنود مین بیوہ لاولد اپنی شوہر متوفی کی
جائداد پر دخل ناقص (ل) پایا کرتی ہے اور بعد فوت
اُس بیوہ کی شخص متوفی کی وارث کو وراثت
اُسی متوفی سے پہنچتی ہے نہ اُس بیوہ لاولد متوفیہ
سے، لہذا اگر کسی ہندو کی لاولد بیوہ اپنی شوہر متوفی کی
جایداد کی نسبت بارہ برس کی میعاد کی اندر
دعوی عدالت مین پیش نکری تو اسکی چپ رہنی کی
سبب سے اس متوفی کی وارث کی حق مین کچھہ

ک نیلمنی لال جوہری و دیگر اپیلانٹ بنام راجہ ہردہ کنت رای رسپانڈنٹ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۶۲ع
ل کالی کنت لاہوری اپیلانٹ بنام گولک چندر چودہری رسپانڈنٹ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ع

نقصان ہوتا ہی یا نہین ۔ اور فیما بین ہوہ مذکورہ اور وارث
مذکور کی حقوق کی کس طرحکا فرق آنی والا تھے
یا نہین شک سی خالی نہین م

فریادی کی حق مین میعاد نالش کی آئین کی بابت بہت تقید نہین

نالش سرکاری کی میعاد کا آئین جو بطور ایک گونہ
سزا کی مدعی کی لاحق حال ہوتا ہی اس مین
صاحبان عدالت بہت تقید نہین کرتی چنانچہ اگر
فریادی نی اپنی بیدخلی کی بابت عرضی استغاثہ مین
لکھا ہو کہ مجھی مدعا علیہ نی فلانی سن کی شروع مین
شی متنازعہ سی بیدخل کر دیا ھی ۔ تو اس مضمون
سی اگر اس سال کا روز اول مراد ہو تو چاھئی
کہ مقدمہ مذکورہ کی سماعت مطابق آئین مذکور کی
نامسموع ہوو ی ۔ پر صاحبان عدالت مدعی کی
حال پر اس مادی مین رعایت کرکی مقرر فرمائی
ھین کہ جب کبھی کسی مدعی کی عرضی استغاثہ مین
کسی سال کی شروع کا لفظ لکھا رہی تو اسی

م حیدار ناتھ سنہ مال منجانب خود اصالتاً و منجانب سری ناتھ سنہ مال و دیگر نابالغان
وکالتہ اهلارت نام ستہ سکی بردا جودہراین زوجہ راجیت نوجن وت ودنی گوبندوت وغیرہ
نابالغان رسپانڈنٹ ۱۵ فروری سنہ ۱۸۴۰ ع

اب اس برس کی پہلی دن سے تین مہینے تک کی

مدت سمجھی جاویگی ۔

سرکاری محکمون کی علاقے کی باشندون کی نام پر

جو مقدمہ دریش ہووی اسکی نسبت میعاد مذکور

کی آئین کی تعمیل ضرور ہوویگی ۔ اور اگر رعایا نی

سرکاری سے کسی مقدمے کی بنا دیار اجنب مین

واقع ہوئی ہو اور وہ اس ملک کی آئین کے

مطابق میعاد گذرنے کی بعد یہان کی کسی عدالت

مین مرجوع ہووی تو گو اس دیار اجنب کی آئین

میعاد کی مطابق مقدمہ مذکورہ قابل سماعت کی رہا ہو

تو بھی سماعت اسکی بحسب یہان کی نامنظور

ہوگی ۔

سرکار یعنی سرکار کی قلمرو مین جو آئین میعاد کا جاری ہی دیار اجنب کی آئین میعاد پر مرجح ہوگا

٣ فصل

پہلی قسم کی مقدمے جو ١٢ برس کی میعاد کی آئین سے

مستثنی ہین دربارہ ادعا و اعتراف کی

بارہ برس کی میعاد سے پہلی قسم کا مستثنی مقدمات

پہلی قسم کی مقدمات جنکی سماعت باوجود

گذرنی میعاد ۱۲ برس کی عدالت مین جائز ہی یہہ ہے
کہ مدعی نالش ۱۲ سال کی قبل مابین میعاد ۱۲ برس کی
مدعا علیہ سی اپنی مبلغ یافتنی یا شئی متنازعہ کی بابت
طلب تقاضا کیا یا دعوی کرنا اور مدعا علیہ کا اسکی دعوی پر
معترف ہونا بخوبی ثابت کرسکی تو نالش اسکی باوجود
گذرنی میعاد ۱۲ برس کی مسموع ہووے گی *

سرکاری عہدہ دارکا اعتراف

اگر کوئی سرکاری عہدہ دار اپنی عہدی مین رہکر
بذریعہ کسی نوشتہ کی مدعی کی حقیت کا اعتراف
بارہ برس کی میعاد کی اندر کیا ہو تو میعاد مذکور کے
انقضای کی سبب سی دعوی مدعی مذکور کا نامسموع
نہوگا ۔ چنانچہ اگر سالٹ اجنٹ صاحب نی اپنی
عہدی کی اختیار کی ساتھہ سرکاری کھلاڑی یعنی کسی
ملنگی کی اجرت یافتنی کی بابت بارہ برس کی اندر
بذریعہ کسی نوشتہ کی اعتراف کیا ہووی تو میعاد
مذکور کی انقضا کی سبب سی ارجاع دعوی ملنگی
مذکور کا عدالت مین نامنظور نہوگا ۔

۔ صاحب سالٹ اجنٹ جبر اسلاسب بنام رادھا موہن گھوس چودہری رسالہ ست
۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۲۶ع

بہ قسط ادا کرنا

اور ایسے ہی جب میعاد مذکور کی اندر کسی مدیون نے تمسک قرضہ کی بابت ایک قسط روپیہ ادا کیا ہو یا نیا تمسک لکھہ دیا ہو تو اس صورت مین بھی میعاد مذکور کا انقضای اس مقدمہ کی عدم سماعت کا موجب ہوگا [ا]

صلحکی شرط پر دینی سے

اگر مصالحہ کی شرط پر کوئی شخص کسی دعوی دار کو کچھہ مبلغ دیدیوی تو اس طرح کی دینی سے فریادی کی دعوی کی تجویز کی بابت میعاد مذکور مین کچھہ فرق نہین آئیگا کیونکہ اکثر اتفاق ہوتا ہی کہ لوگ محض معاملہ پردازی کی زحمت سے چھوٹنی کی لیے اسطرح پر روپیہ دیدیتی ہین [ب]

جس صورت مین کہ کوئی مقدمہ بابت ایسی دو تمسک کی درپیش ہوا ہو کہ ایک انمین سے میعاد مذکور کی اندر کی اور دوسرا اسکی قبل کی تاریخ کا نوشتہ ہو اور تمسک ثانی مین مدیون کی طرف سے

ا شیو رام سنگ ادر اور آلمہ شخص اسلام سان بنام صاحب کلکٹر تربہت وغیرہ رسالہ سان ۱۱ جون سنہ ۱۸۴۵ع درمادہ سوال بعدو رادت ۲۲ جون سنہ ۱۸۴۸ع گراد ہرسا نیلو گی بنام کبیر مستری رسالہ ب ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع
ب بھالی چند بنام پرتاب چند ۶ دسمبر سنہ ۱۸۳۶ع

(80)

اعتراف دین مندرجہ تمسک سابق کا ذکر نہ ساقطہ
وعدہ ادای دین مذکور کی مندرج رہا ہو وہی تو ابتدای
میعاد نالش تمسک ثانی کی تاریخ سے محسوب ہو گی
اور تمسک سابق کی نسبت میعاد دوازدہ سالہ
حساب مین نہین آویگا ت

اور بہ نسبت دین کی اعتراف صریح رہنی کی صورت
مین جسطرح پر وہ اعتراف عمل مین آیا ہو تو معتبر ہو ویگا
اگرچہ اعتراف ازروی مقدمات متفرقہ یا سرسری کی
بھی عمل مین آیا تو بھی وہ قابل اعتبار کی ہو گا ث

ہر جس صورت مین کہ کوئی میعاد مذکور کی گزر
نی کی بعد صرف اعتراف صداقت دین کا لکھہ دیا ہو
اور وعدہ اسکی ادا کا اس مین مندرج نہی تو اس نوشتہ کی
تاریخ سے بھی میعاد جدید ستہ و ۲ ہو گا ج

جورو بمنزلہ اعتراف کی ہی

جس صورت مین کہ کوئی شخص سنی اجمالی کا
شراکت دار اپنی جورو کو وارث چھوڑ کر مر گیا ہو

ت گوربخش سنگھ اپیلانٹ بنام شاہ سجادت حسین ودیگر رسپانڈنٹان ۱۰ جون سنہ ۱۸۶۴ ع
ث والنسن وغیرہ مدعیان بنام برشن ناتھ رای ودیگر مدعاعلیہم ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۶۷ ع
دوند بجادر اپیلانٹ بنام رانی کوسال سنگھ رسپانڈنٹ ۲ جنوری سنہ ۱۸۵۰ ع
ج کنس نمبر ۱۹۶ تا ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۱۵ ع

توجب تلک کہ وہ بیوہ اپنی شوہر کی حصی کی حقیت کی
بابت خورو پوش اپنی پانیگی تو تلک نسبت
اس کی حصہ وراثت کی ارجاع دعوی کا بنیاد
شروع ہوگا ج

بصورت مذکورہ میں شئی اجمالی مذکورہ کی باقی
مالکان شراکت وارکہ شئی مذکورہ پر دخیل ہیں وی
بیوہ مذکورہ کو حصہ وراثت کی بابت خورو پوش دینی کا
ارادہ رکھتی ہیں یانہیں اسکو بخوبی دریافت کرنا ضرور
ہی کیونکہ اگر اپنایت کی سبب یا مہربانی کی راہ
سی کوئی کسی کو کچھ دیتا ہووی تو وہ دینا اسکی
دعوی کی دلیل نہیں ہوسکتا ہی خ

دوسری قسم کی مقدمی جو ۱۲ برس کی آئین سی
مستثنی ہیں

درباب ان مقدمات کی کہ مدعی جنکی لئی
سابق دعویدار رہوا تہا

دوسری قسم کی مقدمی جنکی سماعت [illegible] وجود

دوسری قسم کی مقدمی جو ۱۲ برس کی آئین سی مستثنی ہیں

ج راسمنی دیبہ اپلانٹ بنام بجگرتی دیبہ رسپانڈنٹ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع
خ اسد اللہ اپلانٹ بنام مسماہ بی بی امامن ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۶۳ع

لنڈر نی میعاد ۱۲ برس کی عدالت مین جائز ہی ۔ یہہ حق ہے
کہ مدعی نالش جال کی قبل ۱۲ برس کی میعاد کی اندر کسی
اختیار والی عدالت مین شی متنازعہ کی لئی اپنا نالشی
ہونا اور اس مقدمہ مسبوقہ کو کسی معقول وجہہ کی
سبب ملتوی رکھانا ثابت کردیوی ۔

اور چاہئی کہ مدعی اپنی نالش ۔ میعاد دعوی کی اندر
حسب ضابطہ عدالت مین قوانین مجاریہ کی مطابق
پیش کیا ہو ۔ اگر مدعی نی اپنی شی متنازعہ د کی
بابت کسی دیوانی عدالت مین درخواست تجویز سرسری
یا متفرقہ کی گذرانی ہو تو صرف اس سرسری یا متفرقہ
درخواست کی سبب سی (جیسا کہ کسی مقدمہ نمبری کی
ثانی تجویز کی لئی درخواست گذرتی ہی) میعاد نالش
کی آئین کا حکم موقوف نہین رہیگا ذ

تھوڑی دن ہوئی کہ صدر دیوانی کلکتی کی دو صاحب جج نی
باتفاق رای ایک مقدمی کی انفصال مین مندرج

کسوقت اور کس طرح غیر نزدیک اِ ... عمل مین لاچکنا مناسب ہی

کونسی تدبیرات عمل کافی ہین

د شام لعل نہال کر وغیرہ اپلانٹ بنام روحامو ہن گھوش رسپانڈنٹ ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۰۰ع
ذ کسن نمبر ۱۳ صدر کلکتہ ۱۴ اگست صدر اگرہ ۔ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ع و تاو ربخش خان
وغیرہ اپلانٹان بنام معظم علیون وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۴۴ع ۔ دیکھو در باو ہ
سوال مسیح الرحمان وغیرہ کی ۔ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۴۰ع

کیا ہی ر کہ جس صورت مین کہ مدعی یا مدعا علیہ نے
درخواست دخل یابی کی مطابق آئین ۵ اسنہ ۱۸۲۴ ع
کی صاحب مجسٹریٹ کی پاس گذرانی ہو تو
بہ نسبت اس مقدمہ کی میعاد بارہ برس کا
صاحب موصوف کی اصدار حکم کی تاریخ سے
محسوب ہوگا ٭ ہر فیصلہ مذکورہ مین حکم موصوفہ کے
حاکم سوم نی وجوہات معتبرہ سے موافقت
اُن دونون حاکمان موصوفین کی نہین کی ٭

مجسٹریٹ کی آ گی
درخواست کرنیکا ہی
نہین

ہر جو شخص حسب قانون ۵ اسنہ ۱۸۲۴ ع کی صاحب
مجسٹریٹ کی حکم مطابق زمین متنازعہ سے بید خل
کیا گیا ہو اسکو صاحب موصوف کی ز اصدار
حکم کی تاریخ سے آینندہ بارہ برس تلک ارجاع دعوی کا
اختیار حاصل ہی ٭ سرکار کمپنی کی ممالک محروسہ
مین کوی ملک داخل ہونیکی آگی اگر وہان کی کسی
باشندہ نی اپنی ملک کی حاکم کی پاس عرضی دعوی

لی عدالت اختیار والی ہی

ر رو درنامہ سرم جو بہ ی دو دیگر و دیگر اسلامیان بنام جگرناتھ برم دیرزہ رسانیدہ میان ۱۲ ی
سنہ ۱۸۳۰ ع
ز جگت اسری داسیہ و غیرہ اسلامیان بنام تارکنت لاہوری و غیرہ رسانیدہ میان ۳ جون
سنہ ۱۸۳۲ ع

(۸۲)

لزرانی ہوتو سرکار ممدوح کا دخل اسپر ہوجانی کی بعد
وہ یہان عدالت مین باضابطہ گذرانی ہوئی عرضی کی
قائم مقام متصور ہوگی اور مقدمہ اسکا میعاد دوازدہ سالہ کی
آئین سی مستثنیٰ کیا جائیگا (س) ہر جا ہئی کہ اسحکم کو ضمیمہ
اس آئین کا سمجھین کہ جو الگ الگ ملکون کی نسبت
درباب میعاد کی اگلی صفحی مین قلم بند ہو چکا ہی ۔

درطریق مفلسی کی ارجاع دعوی کرنیکی اجازت کی درخواست

اگر کسی نی بطریق مفلسی کی ارجاع دعوی
کی اجازت حاصل کرنیکی لئی درخواست گذرانی
ہو تو جتنی دنون تک درخواست اسکی عدالت مین
دایر رہیگی اُتنی دن میعاد مذکورہ مین سی وضع نہین
کیی جائینگی (ش) کیونکہ اس درخواست سی درحقیقت
صرف تمہید ایک مقدمی کی ہوتی ہی ۔ اگر فریادی نی
اپنی عرضی مین درخواست اجازت نالش کی اور تجویز
دعوی کی مندرج کی ہوتو بھی کچھ فائدہ متصور نہین (ص)

س جواجی بنام نرم بلک جی
ش شیخ صفدر علی وغیرہ اپلانٹان بنام دت نراین وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع رحیم خان وغیرہ اپلانٹان بنام بکرم ساہی وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۴۲ع سیح اسد اللہ اپلانٹ بنام سکینہ خانم رسپانڈنٹ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۴۸ع
ص عبدالرحیم مفلس اپلانٹ بنام دلاور علی وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع

کیا ہی کہ جس صورت مین کہ مدعی یا مدعا علیہ نے
درخواست دخل یابی کی مطابق آئین ۵ اسنہ ۱۸۲۴ ع
کی صاحب مجسٹریت کی پاس گذرانی ہو تو
بہ نسبت اس مقدم کی میعاد بارہ برس کا
صاحب موصوف کی اصدار حکم کی تاریخ سی
محسوب ہوگا ۔ ہر فصیلہ مذکورہ مین محکمہ موصوفہ کے
حاکم سیوم نی دجوہات معتبرہ سی موافقت
اُن دونون حاکمان موصوفین کی نہین کی ۔

صاحب مجسٹریت کی آگی درخواست کرنی کا حکم نہین

ہر جو شخص حسب قانون ۵ اسنہ ۱۸۲۴ ع کی صاحب
مجسٹریت کی حکم مطابق زمین متنازعہ سی بیدخل
کیا گیا ہو اسکو صاحب موصوف کی اصدار
حکم کی تاریخ سی آیندہ بارہ برس تلک ارجاع دعوی کا
اختیار حاصل ہی ۔ سرکار کمپنی کی ممالک محروسہ
مین کوی ملک داخل ہونیکی آگی اگر وہان کی کسی
باشندہ نی اپنی ملک کی حاکم کی پاس عرضی دعوی

مولنے عدالت اختیار والی ہی

ر رد در ناله سرم جود ہری دد یگر و دیگر اسلامان بنام جگر ناتھ برم دیوزد رسانہ سان ۱۸ ای
سہ ۱۸۴۲ ع
ز جگت اسری وربہ وغیرہ اسلامان بنام تاری کنت لاہوری وغیرہ رسانہ سان ۱۰ جون
سہ ۱۸۴۲ ع

گذرانی ہونوسے کار مدوح کادخل اسپر ہو جانیکی بعد
وہ بیان عدالت مین باضابطہ گذرانی ہوئی عرضی کی
قائم مقام متصور ہوگی اور مقدمہ اسکا میعاد موازی سالکی
آئیں سے مستثنیٰ کیا جائیگا س ہر جاہیکہ اسحکم کو ضمیمہ
اس آئین کا سمجھین کہ جو الگ الگ ملکون کی نسبت
در باب میعاد کی اگلی صفحی مین قلم بند ہو چکا ہی ۔

درباب مفلسی کی ارجاع دعوی کرنیکی اجازت کی درخواست

اگر کسی نی بطریق مفلسی کی ارجاع دعوی کی
کی اجازت حاصل کرنیکی لئی درخواست گذرانی
ہو تو جتنی دنون تک درخواست اسکی عدالت مین
دایر رہیگی اتنی دن میعاد مذکورہ مین سی وضع نہین
کئی جاینگی ش کیونکہ اس درخواست سی درحقیقت
صرف تمہید ایک مقدمی کی ہوتی ہی ۔ اگر فریادی نی
اپنی عرضی مین درخواست اجازت نالش کی اور تجویز
دعوی کی مندرج کی ہو تو بھی بجنسہ قائم متصور ہین ص

س جواجی بنام نرم بک جی
ش شیخ صفدر علی وغیرہ اپلانٹ بنام دت نراین وغیرہ رسپانڈنٹ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۳۸ع رحیم خان وغیرہ اپلانٹ بنام بکرم ساہی وغیرہ رسپانڈنٹ ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۴۲ع
مسیح اسد اللہ اپلانٹ بنام سکینہ خانم رسپانڈنٹ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۴۸ع
ص عبدالرحیم مفلس اپلانٹ بنام دلاور علی وغیرہ رسپانڈنٹ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع

کیونکہ جب تک صاحب عدالت اجازت نالش کی نہ دیوین تب تک عرضی دعوی نا مسموع رہیگی ۔

مقدمہ نمبر خارج ہونے یا نالش بلا اجازت رہنی کی صورت مین

جس صورت مین بہ نسبت کسی شئی متنازعہ کی حسب ضابطہ عدالت مین فریادی نی عرضی دعوی داخل دفتر کی ہو اور بعد اسکی وہ مقدمہ بلا اجازت ارجاع نالش مکرر کی نمبر خارج یا دسمس ہو گیا ہو تو اسی پہلی نالش کی بنا کی وقوع کی تاریخ سے میعاد نالش کی ابتدا محسوب ہوگی اور جتنی دنون تک یہ مقدمہ اولی عدالت مین دایر رہا ہو اتنی دن میعاد نالش کی مدت سے وضع کئی جاینگی ض

کس تاریخ تک میعاد نالش کی مدت محسوب ہوگی

جس تاریخ مین حسب ضابطہ عدالت مین عرضی دعوی داخل کی گئی ہو اسی تاریخ مین اگلی میعاد کی مدت تمام ہوتی ہی اور نہ اس تاریخ مین کہ جب حاکمان

ض امیر حسین و دیگر مدعیان بنام عبد الوہاب وغیرہ مدعا علیہا ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۶۷ع اسد اللہ بی بی اپلانٹ بنام فخیر الدین محمد وغیرہ رسپانڈنٹان ۵ جنوری سنہ ۱۸۶۸ع درماؤ سوار المسیح الرحمان وغیرہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۸ع عالم بی بی و دیگر اپلانٹان بنام جگدیس رام داس وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع ہلس وہائیٹ کالانگو اپلانٹان بنام جی بی کرینگ وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۸ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع سنبھو چندر ملک و غیرہ اپلانٹان بنام کرپا ناتھ رای وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۶۵ع شمشیر علی وغیرہ اپلانٹان بنام مسماة ہرکا رسپانڈنٹ ۲ اگست سنہ ۱۸۶۵ع

صدر دیوانی کسی اور عدالت مین مناسب جانکر تجویز
اس مقدمی کی تفویض کرین ط
اور نہ اس تاریخ سی کہ جب مطابق ترتیب کی
مقدمہ مرجوعہ مین نمبر لگا کر واسطی انفصال کی پیش ہووین ؀
کیونکہ صورت مذکورہ مین مقدمی کی طی پانی مین
جتنی تاخیر ہوئی ہی وہ عدالت کی طرف سی ہی
نہ فریادی کی جانب سی ظ
اگر کوئی مقدمہ عدالت مین رجوع ہو کر فریادی کی
عدم خبرگیری کی سبب نمبر خارج ہوگیا ہو تو اسکی
عدالت مین دایر رہتی ہوئی جتنی دن گذری ہون
میعاد نالش سی وضع نہین کی جاینگی ع
جس صورت مین عدالت سی حکم نالش مکرر کا
فریادی کی حق مین علی العموم صادر نہو بلکہ مشروط اوپر
طی پانی ایک دوسری امر کی ہو دوسرے مثلاً
صاحب عدالت فرماوین کہ فلانا مقدمہ انفصال پاجکی کی

ط ادماویہ وغیرہ اپلانٹ بنام کیتی منی دیبہ رسپانڈنٹ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۶۴ع
ظ درمادہ سوال جوکی رالمحت وغیرہ ۲۷ جون سنہ ۱۸۶۹ع
ع ق ۲۹ سنہ ۱۸۶۸ع و ۶۲ جبیبر دیوانی وغیرہ اپلانٹ بنام رحمت علی خان
رسپانڈنٹ ۵ جولائی سنہ ۱۸۶۹ع

بعد فریادی اپنی نالش مکرر عدالت مین داخل کرے تو
اس مقدمے کے طے پاجانے تک جتنی مدت گذریگی
میعاد نالش سے وضع کی جائیگی کیونکہ صورت مذکورہ مین
حکم عدالت کے سبب فریادی نالش مکرر کرنیکا قابو
پا نہین سکتا ہی ع

ایک مسلمان عورت بیوہ اپنے شوہر متوفی کی جایداد
متروکہ پر دخیل و قابض رہی تھی متوفی مذکور کی وفات کی
تاریخ سے بارہ برس کے اندر وارثان متوفی مذکور کی بدعوی
وراثت بیوہ مذکورہ کی نام پر عدالت مین مستغیث
ہوئی تھی بیوہ مذکورہ نے اس مقدمہ مین جواب داخل کیا
کہ واسطے وصول زر دین مہر اور ادای قرض دوسرے
مہاجنون کی جایداد مذکورہ ہماری قبضے مین رہی ف
بعد تجویز مقدمہ مزبورہ کی صاحب عدالت نے ڈگری
حق مین مدعیون کی اور دین مہر کی بابت علیحدہ نالش
کرنے کا حکم بہ نسبت مدعاعلیہا کے صادر فرمایا تھا

ع فقیر چاند دیو وغیرہ اپیلانٹان بنام برجموہن داس وغیرہ رسپانڈنٹان اسی جولای سنہ ۱۸۶۳ع

ف بیبی بی مقلس اپیلانٹ بنام رانی بخش مقلس رسپانڈنٹ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۶۵ع

اور فوراً فیصلہ مذکورہ کی طی پانی ہی متوفی مذکور کی
وفات کی تاریخ سی ۱۲ برس گذرجکنی کی بعد مدعاعلیہا یعنی
بیوہ مذکورہ نی اپنی شوہر متوفی کی ورثہ مذکورہ کی
نام پر دین مہر کی دعوی سی نالش دربیش کی تو
اُسکی نالش بسبب انقضای میعاد ۱۲ برس کی
نامنظور رہوئی ہ کیونکہ ما وامیکہ وہ اپنی شوہر متوفی کی جائداد
متروکہ پر دخیل اور قابض رہی تھی کوئی شخص ایسا
نہ تھا کہ جسکی نام پر وہ نالشی ہوتی ہو تی ہ

درجہ اعلی اور اسفل کی حاکمان عدالت دیوانی
علی العموم یہہ حکم اپنی ڈگری مین مندرج کرتی ہین کہ
فلانا شخص خواہ وہ عدالت کی آگی آیا ہو یا نہین
یا دعای کل یا جزو عوی اس مقدمی کی آیندہ نالش
اپنی دربیش کری ہ

اور اس طرح کی حکم یا اجازت کی صدور کی تاریخ
سی بعض اوقات ارجاع نالش کی میعاد کا شروع ہونا
مین اس شخص کی کہ جسکی نسبت صادر ہوا ہو
محسوب ہوتا ہی ہ

پر پوسیدہ تر ہی کہ حکم یا اجازت مذکورہ جو ڈگری
مین صادر ہوتا ہی اسکی غرض یہ ہوا ہی ازین نہین
کہ جس عدالت سے جس آدمی کو بذریعہ حکم
یا اجازت مذکورہ کی استحقاق نالش حاصل ہوتا ہی
وہ عدالت اسنی آدمی کی اس استحقاق کی برعکس
تجویز عمل مین نہین لاتی ہی اور جو دعوی کہ ہنوز عدالت
مین داخل نہین یا حسب ضابطہ کی مرجوع نہین ہی اسکی
تجویز پیشتر سے نہین کرتی ہی غرض ازروی آئین کی
درباب ارجاع دعوی کی اگر کسی کی نالبیت
ثابت رہی ہو تو حکم اجازت مذکورہ نی اسکو قابلیت
حاصل نہین ہونیکی ۔ اور کسیکا حق یا کسی کی دعوی
کی دعوی بنا اسکی پیدا نہین ہونیکی ق

اگر بنای مقدمی سے بارہ برس گذرجانی کی بعد مدعی نی
دعوی اپنا اس عذر کی ساتھ عدالت مین پیش کیا ہو کہ
مین فی مدعا علیہ کی نام پر الگ ایک دعوی کی نالش کی تھی
اسلئی مدت مذکورہ کی اندر اس دعوی حال کی

مدت اور سروی جاہیی اسکی ایک ہی دعوی کی بابت عمل مین آئی ہو

ق مسماۃ امتہ الزہرا بیگم اسلامت بنام لطف اللہ خان رسالہ ب ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۶ ع
زینت بیگم اسلامت بنام بیگن مس رسالہ ب ۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ ع

نالش کر نہین سکتا تھا ک یا کہ یون کہی کہ مین نی
کسی فریق ثالث کی نام پر نالش (جو غور تا نب
دعوی ورپیشی کی میری اہم تھی) کی تھی اور اسکی
تدبیرات مین رہنی کی سبب سی میعاد مذکورہ کی
اندر ارجاع دعوی حال سی قاصر رہا تھا تو یہ عذر اسکا
پذیرا ہوگا اور اگر ایک شخص نی اپنی حقیقی بھائی
نام پر در باب پانی کل شی پدری کی عدالت مین
نالشی ہو کر اثبات حقیت مین اپنی مصروف رہکی
اسکی پدر متوفی کی وفات سی بارہ برس گذرنی کی
بعد کسی شخص بیگانی کی نام پر بہ نسبت اسکی
دخلی شی کی اپنی پدری شی کہ کر نالشی ہووی
تو بسبب گذر جانی میعاد مذکورہ کی دعوی اسکا
عدالت مین نامسموع ہوگا اور شی متنازعہ پر وہی
بیگانہ دخیل و قابض رہیگا ل

جس صورت مین کہ حکم استوار رہا ہو

اگر کوئی شخص کسی شی منقولہ کی پھیر پانی

ک رتن منی داس وغیرہ اپلانٹان بنام شنکری داس وغیرہ ریسپانڈنٹان ۲۹ مئی سنہ ۱۸۳۰ع
ل رام کنور بیوائی باجپینی اپلانٹ بنام سری ناتھ بھٹاچارج وغیرہ ریسپانڈنٹان ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۲۵ع

کی دعوی سے (کہ جسکی صداقت کی نسبت
درمیان انہیں فریقوں کی اگلی کسی مقدمی مین
ضمناً تجویز ہوکر ڈگری ہوچکی تھی) بنا می مقدمی کے
وقوع سے بارہ برس کی بعد عدالت مین نالشی
ہووی تو گو ڈگری مذکور عین اسی دعوی حال کی بابت
نہین ہوئی تھی تو بھی نالش اسکی نامسموع ہوگی
بر مولف کی رای مین کہ مقدمہ حال کی ~~بنیت~~ مدعی کو
ثابت کردینا چاہئی کہ اگلی مقدمی مین مراتب تجویز
بہ نسبت اسی مطلب کی عمل مین آئی تھی
براگر مدعی مذکور صرف اسیقدر ثابت کری کہ اگلی
اور حال کی نالش مین معاملہ ایک سان اور مدعا مختلف
تھا تو اس مین میعاد مذکور کا خلاف عمل مین نہین آویگا (م)
کسی دعوی کی بابت مقدمہ عدالت مین دایر رہنی
کی سبب میعاد نالش کی مرور مین کچھ خلل نہین
آنی کا ہ مگر یہہ بات تب ہوگی کہ بنا اس
دعوی کی او پر فریب اور دروغ کی ہو کہ اگر

حکم آئین کو سابقہ بعد کے بیان کرنا ضروری

م گوکل چند رگوہ مفصل اسلاست بنام راجہ کالی سنکر گھوسال ر سنا مدت ہ دسمبر سنہ ۱۸۲۱ع

عدالت کو واقفیت اس جھوٹ کی ہوتی تو ہرگز اس
مقدمی کو مسموع نہین کرتی ۔

نظیر

کسی زمین کی بابت عدالت کی ڈگری زید کی
نام پر سنہ ۱۸۰۲ع مین صادر ہونیکی بعد زید مذکور نی
کسی ڈگری پر سنہ ۱۸۰۶ع مین اپنی دخل پانی کا
اعتراف عدالت کی آگی کر لی پھر در باب
دخل دلاپانی اوپر زمین مذکور کی اسی عدالت مین
نالشی ہوا تھا اور وہ مقدمہ سنہ ۱۸۰۳ع تک محکمہ مذکورہ
مذکورہ مین دایر رہا اور تب صاحب عدالت نی شی ڈگری پر
مدعی کی معترف ہونی اور اسکی سنہ ۱۸۰۵ع مین ان
کسی مذکورہ پر دخل پانیکی احوال کی تحقیقات و تدارک
حسب الحکم صاحب موصوف کی عمل مین آنی کے
وجوہات ۔ روبکار مین لکھکر مقدمہ مذکورہ کو اجرای
ڈگری کی کسی سے نکال ڈالنی کا حکم صادر فرمایا ۔
بعدہ عمرو زید کا مذکور کا وارث بامید دلاپانی دخل اوپر

ن بابو رام سنگھ وغیرہ اپلانٹ بنام بجی گوبند سنگھ وغیرہ رسپانڈنٹ نمبر ۲ سبے
سنہ ۱۸۳۹ع

زمین متنازعہ مذکورہ کی عدالت سی یون کہکر کہ
سنی ڈگری برالی الآن کبھی مجھی یا میری مورث
ڈگریدار کو قبض و دخل نہین ہوا تھا مستغیث
ہوئی ہے تو باوجودیکہ نالش اُسکی سنہ ۱۸۳۵ع سی
۱۲ برس کی مدت کی اندر داخل عدالت ہوئی
تھی ، تاہم حد سماعت گذرچکنی کی عذر سی مقدمہ
اُسکا نامسموع ہوگیا ۔
اگر کوئی شخص ایک محکمہ مین اپنی دعوی مفلسی
رجوع کرنی کی لئی اسکی بعض تدبیرات ضروری
اور مقدم کی واسطی کسی عدالت مین بارہ برس
کی مدت کی اندر دادخواہ ہوا ہو تو اس ارجاع
دعوی کی مقدمہ مین میعاد دوازدہ سالہ کی آئین کی
تعمیل نہین کی جاویگی *
جس صورت مین کہ کوئی سنی سوپریم کورٹ
کی ڈگری کی مطابق نیلام مین بیچی گئی ہو اور مشتری
نیلام مذکور سی کوئی دوسرا شخص علاقۂ سوپریم کورٹ
کی باہر کا رہنی والا اشی نیلامی کی پھیر پانیکی لئی

درخواست بامید استرداد نیلام مذکور کی عدالت ممدوحہ
یعنی سوپریم کورٹ میں تاریخ سے بارہ برس تک کی
اندر گذران کر جاری جو ہی کی ہو ے اور مطابق اُس کی
درخواست کی اُسی سوپریم کورٹ کی حکم سی وہ
نیلام باطل ہو جانی کی بعد کسی عدالت ضلع یا شہر میں
مستغیث ہووی تو اسطرح پر دعوی پیش کرنی
وقت گو ابتدای نیلام سے بارہ برس گذر گئی ہوں
تو بھی انقضای میعاد کی سبب مقدمہ اُسکا
نامسموع ہوگا ۔

ایک شراکت دار کی دخل کی سبب دوسری شراکت دار کا حق بعد انقضای میعاد کی قایم نہیں رہیگا

درصورتیکہ کوئی شخص بدعوی شراکت ملکیت
کسی زمین کی ارجاع دعوی کری اور زمین مذکورہ
سی اُسکی بیدخل کئی جانی کی تاریخ سی بارہ برسکی
مدت تک اُسنی نالش دربارہ حق شریکانہ کی
اپنی عدالت میں نہیں کی ہو ے تو بعد گذرنی میعاد
مذکورہ کی اُسکی نالش نامنظور ہوگی ۔ اگر کوئی

و ہران ناتھ چودہری وغیرہ اپلانٹان بنام راجہ گرو اکنت رای رسپانڈنٹ ۱۷۱ جلد
سنہ ۱۸۱۸ع اور دیکھو مقدمہ جو اخیر میں مستنبط ہوا
اسکامی کنت چتو رجہ بنام ... ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۴۸ع

وہ سراشراکت دار اُسی اجمالی نالشی کا اپنی بیدخل
ہونی کی تاریخ سے بارہ برس کی اندر نالشی ہو کر
ڈگری اپنی نام پر حاصل کی ہو ؎

آئین خاص بنارس میں

صرف صوبہ بنارس مین بسبب بعض
سرگذشت کی جو سرکار کو اس ملک کی مفوض ہونیکی
آگی وقوع مین آئی تھی ایک آئین جاری ہی کہ بمطابق
اُسکی اگر ایک یا زیادہ پتی داران یعنی شراکت داران
بہ نسبت زمین اجمالی کی بارہ برس کی اندر نالشی
ہو کر ڈگری حاصل کی ہو تو باقی پتی دارون یعنی
شرکون کی حقیقت بھی (جو کہ بدعوی پتی داری کی
استحقاق نالش کا رکھتی ہین) بہ نسبت زمین مذکورہ کی
ضمنًا مقرر ہو جاتی ہی ؎ لیکن میعاد دوازدہ سالہ کی ابتدا
بھی بہ نسبت باقی شراکت دارون یا پتی دارون کی
اُسی ڈگری مذکور کی تاریخ سے جو اُن مین سے ایک کی
نام پر صادر ہوئی ہو محسوب ہو گی ؎

جس حکم کی اگلی جارہ جوئی سرکار ضروری

جس صورت مین کہ میعاد مذکورہ کی اندر فریادی

نی فی الواقع کسی حاکم سی جارہ جوئی کی ہو تو گو حاکم مذکور کو اُس مقدمی کی تجویز یا انفصال کا اختیار مطابق ضابطہ کی حاصل نہ ہو تو بھی مدت مذکورہ کی گذر جانی کی بعد نالش اُسکی عدالت مین مزبرا ہوگی ٭

اور مطابق مراتب مذکورہ کی جس صورت مین کہ کوئی زمین واسطی خزانہ سرکاری کی سنہ ۱۸۰۰ع مین نیلام مین فروخت ہوئی ہو اور مالک اُسکا تاریخ فروخت سی چار برس تک درخواست واسطی استرداد نیلام مذکور کی نزدیک صاحب کلکتر کی دفعات گذرانکر سنہ ۱۸۰۳ع مین حاکمان بورڈ ریونیو کی پاس درخواست دادخواہی کی دربیش کی ہو اور بورڈ ریونیو سی سنہ ۱۸۰۷ع مین اسکو عدالت دیوانی مین ارجاع دعوی کی اجازت ملی ہو ٭ تو حاکمان عدالت کی رای مطابق سنہ ۱۸۰۹ع تک نالش اسکی واسطی استرداد نیلام مذکور کی جایز متصور ہوگی ٭

صورت مذکورہ مین بنای مقدمہ کی وقوع کی تاریخ سی میعاد دوازدہ سالہ کی انتہا یعنی سنہ ۱۸۱۲ع مین

استغاثہ مدعی کی تجویز پر بورڈ ریونیو مین دایر ہوی تھی ء
پر جس صورت مین ث کہ اوپر کی لکہی ہوئی
طریقی پر سنہ ۱۸۰۳ع مین کوئی زمین بسبب خزانہ
سرکاری کی نیلام مین فروخت ہووی ء اور مدعی بامید
استرداد نیلام مذکور کی پہلی عدالت دیوانی مین
مستغیث ہووی اور صاحبان عدالت دیوانی سنہ ۱۸۰۷ع
مین اسکو بورڈ ریونیو مین نالش اپنی ورجوع کرنیکو حکم
دیوین اور مدعی مذکور مطابق اس حکم کی سنہ ۱۸۱۷ع
مین حاکمان بورڈ ریونیو کی آگی نالشی ہووی اور حاکمان
بورڈ موصوف پہر اسکو عدالت دیوانی مین سنہ ۱۸۱۸ع
رجوع لانی کو فرماوین ء اور مدعی مذکور ثانیاً عدالت
دیوانی مین حکم بورڈ اخیر ریونیو کی تاریخ سی بارہ برس کی اندر
تہی ء مستغیث ہووی ء تو ایسی صورت مین حاکمان
عدالت کی رای یہہ تہی کہ چونکہ سنہ ۱۸۱۵ع مین
جوکہ بنای مقدمہ سی بارہ برس کی میعاد کا سال ابتدا
مدعی کی طرف سی عرضی دادخواہی کی کسی حاکم کی

ث رامچند ساہو وغیرہ اپلانٹان بنام جیون لعل رای وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۲۲ع
ث ایضاً (ایضاً کنس نمبر ۱۰۳۶)

آنگی مین زیر تجویز نه تھی ۔ لہذا دعوی مدعی مذکور کا بسبب گذر جانی میعاد مذکورہ کی قابل سماعت کی نہین ۔

(۸۹)

۵ فصل

تیسرے صورت کی مقدمی جو بارہ برس کی آئین سی مستثنی ہین

<——>

عدم لیاقت

مستثنی مقدمونکی تیسری قسم

تیسری قسم کی مقدمی جو باوجود گذرجانی ۱۲ برس کی عدالت مین پیدا ہوتی ہین ۔ صورت اُن کی یہہ ہی کہ مدعی نابالغی وغیرہ معقول اور معتبر وجہ کی سبب میعاد مذکور کی اندر نالش اپنی عدالت مین رجوع نکر سکنی کا عذر ثابت کر دیوی *

میعاد کی آئین کا حکم نابالغی کی ایام تک عمل مین نہین آویگا

جب کبھی کسی ایک شی کی نسبت ایک نابالغ کو حقیت حاصل ہووی مثلاً ایک شخص کا باپ اپنی دخلی شی کو چھوڑ کر مر جاوی اور حقیت

اُس شخص کی اُسکی نابالغ بیٹی کو پہنچی اور اُس نابالغ کو
واسطی نالشی مذکورہ کی عدالت مین نالشی ہونا
پڑی تو جتنی دن تلک وہ اپنی سن بلوغ کو نہین
پہنچیگا بارہ برس کا معاد بہ نسبت اُسکی حقیت کی
حساب مین آنی شروع نہوگا ج

ایام نابالغی میعاد کی اندر داخل نہین

جب کبھی شخصی پر کسی کی حقیت کی نسبت
مدت بارہ برس کی میعاد کی شروع ہونی کی بعد
حقیت شخصی مذکورہ کی ایک نابالغ کو ملجاوی تو
جتنی دن نابالغ مذکور سن بلوغ کو نہ پہنچی اُتنی دن
میعاد مذکورہ مین گنی نہین جاینگی یعنی اُس نابالغ کو
حقیت ملنی کی تاریخ سی اُسکی بالغ ہونی تلک
مابین مین جو زمانہ گذریگا بارہ برس کی میعاد کی اندر
محسوب نہوگا ؛

کورت آف وارڈس سی سربراہ کار
ہو جبتک الکا حکم بحال رہی مسلسل
ہوتی ہی نابالغ کی بلوغ کی

اگر کوئی نابالغ کورت آف وارڈس کی مقرر کئی
ہوئی سربراہ کار کی حفاظت مین رہتا ہو تو جس تاریخ
مین کورت موصوف سربراہ کار مذکور کو سربراہی سی

ج امام بخش خان اسٹٹ بنام نواب ولاور جنگ رسالدار ۲۲ جون سنہ ۱۸۰۶ع
صاحب کلکٹر منگلور اسٹٹ بنام گنگا دھر جودھری وغیرہ رسالدار ۲ مارچ سنہ ۱۸۴۸ع

(۹۵)

چھوڑا ہوئیگی اسی تاریخ مین اسکی نابالغی کی مدت کی انتہا متصور ہوگی ۷ اور یہہ بظاہر اسکی سن بلوغ کی شناخت کی لئی اچھی دلیل ہی جب تک اُسکی برخلاف کوئی دوسری دلیل داخل ہووی ح

اگر ازروی گواہ اور دلیل کی کسی فریق کی عدم بلوغ کا سن ٹھیک دریافت ہو سکتا ہو تو وہ نابالغ متصور ہوگا خ

سربراہ کارپردازی کی غفلت کی رو سی نابالغ کی حقیت کی دعوی کی نالش نکی ہو تو نابالغ کی حق مین کچہہ خلل نہو گا

اور اگر کسی نابالغ کا سربراہ کارپردازی اسکی حقیت کی دعوی کو غفلت کرکی مدت مذکورہ کی اندر عدالت مین درپیش نکیا ہووی اور نابالغ مذکور سن بلوغ مین پہنچکر اسی دعوی کی نالش پیش کری تو عدالت مین مسموع ہوگی د

جس صورت مین کہ ایک شخص نی بسبب انقضای میعاد مذکورہ کی اپنی ارجاع مقدمہ کا استحقاق

ح مہرالنسا اپلانٹ بنام رجب الی رسپانڈنٹ ۵ جولای سنہ ۱۸۴۹ء

خ تی چندر رای اپلانٹ بنام شیو چندر رای وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ء

د صاحب کلکٹر رنگپور اپلانٹ بنام گداوہر چودہری وغیرہ رسپانڈنٹان ۲ مارچ سنہ ۱۸۴۸ء

رانی بہوبن منی اپلانٹ بنام بھیرب اندر نراین رای رسپانڈنٹ ۶ جون سنہ ۱۸۴۸ء بھیرب اندر نراین رای اپلانٹ بنام رانی بہوبن منی دیبہ رسپانڈنٹ ۱۳ جولای سنہ ۱۸۴۸ء رام گوپال مکھرجہ اپلانٹ بنام رانی تارامنی دیبہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ء

گیا ہو تو وہ مقدمہ اُسکی وارث نابالغ کی طرف سے
(جو ایسا ہو کہ اگر مورث مذکور کی حین حیات
مین میعاد نالش نگذری ہوتی تو ازروی وراثت
کی وہ استحقاق اُسی نابالغ کو پہنچتا) بعد رفع
نابالغی کی پھر عدالت مین مسموع نہین ہوسکتا
ہی ف

بیاہی عورت

اور جس طرح پر بعد انقضای میعاد مذکور کی نابالغ کا
عذر عدالت مین پذیرا ہوتا ہی اُسی طرح پر دیوانی
اور قیدی کا عذر تاخیر بھی منظور ہوتا ر
جو بیاہی عورت تنہا استغاثہ کا اختیار رکھتی ہی
بعد انقضای میعاد مذکورہ کی عذر تاخیر اُسکا سنا
نہین جایگا ء

من مواف پر قوم انگریز کی بیاہی عورتین اس باب
مین نابالغون کی طرح معذور ہوتی ہین کیونکہ اُنکو اپنی
شوہر کی زندگی تلک الگ نالش کرنی کا اختیار نہین

ف نیلمنی پال چودہری و دیگر اسامیان بنام راجہ برداکنت رای رسالہ ... ۱۸ جنوری
سنہ ۱۸۴۷ع
ر سید حسین رضا بنام امیر النساء وغیرہ ۲۶ جولائی سنہ ۲۲ ۱۸ع صاحب کلکٹر ضلع سارن
اسامیان بنام کلدیپ رام و دیگر رسالہ ... ۳ دسمبر سنہ ۱۸۴۲ع

رہتا ہی اسلئی چاہی کہ انکی شوہر کی انتقال سے کے بعد انکی میعاد خلافی کا عذر عدالت مین پذیرا ہو ؛

(۶۱)

وپار جب مین جاکر پہان سی غایب رہنی کی صورت مین

جس صورت مین کہ کوئی شخص وپار ا جنب مین رہتا ہو اور غیبت مین اُسکی اگر کوئی بنای مقدمہ اُسکی حقیت کی نسبت کمپنی کی علاقہ کی اندر وقوع مین آئی ہو تو جب تک کہ وہ وہان سی پھر نہین آویگا اُسکی استحقاق دعوی کی نسبت بارہ برس کا میعاد شروع نہوگا پر اگر بنای مقدمہ کی وقوع مین آنی سے کے بعد جان سن کی زمیلک غیر مین جاکر رہی تو بارہ برس گذرنی کی بعد اُسکی مسافرت کا عذر در باب میعاد خلافی کی سنا نہین جاگا ؛

اگر کوئی واپس بعد انقضای میعاد مذکورہ کی اِس عذر سی نالش پیش کری کہ بیرون کمپنی کی عدالت کی علاقہ سی باہر رہتا تھا اسلئی مین نی نالش نہین کی تھی تو یہہ عذر اسکی مقدمی کی سماعت کی باب مین مفید اور کافی ہوگا ؛

ز دیکہو نمبتیا نند اوجہیا اسلامت بنام نوکرامن اوجہیا وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۲ فیبروری سنہ ۱۸۴۷ میر اسد الہ اسلامت بنام مسماۃ لچی اما من رسپانڈنٹ ۴ نومبر سنہ ۱۸۴۶ ع

مگر جس صورت مین کہ واہن یعنی مدعی یہہ ثابت
کر دیوی کہ مدیون یعنی مدعا علیہ ایسی دیار اجنب
مین تھا کہ مین اگر سعی کرتا توبھی وہان اُسکی نام پر
سمن تعمیل نہو سکتا۔ تو اس صورت مین بعد
انقضای میعاد دوازدہ سالہ کی بھی عذر اسکی تاخیر کا
مسموع ہوگا س

تفاوت پر بودوباش کرنا

ایک مدعیہ نی شی متنازعہ سی سیکڑون کوس
تفاوت پر اپنی بودوباش کرنی کا عذر بعد انقضای
میعاد ۱۲ برس کی پیش کیا مگر وہ عدالت مین
نامسموع ہوگیا کیونکہ صاحب عدالت کی رای مین
احکام اپنی حق وبائی جانی پر مطلع رہنا محتمل ہوا ش

۶ فصل

احکام ۶۰ برس کی آئین کا دعوی سرکاری

جس صورت مین کہ سرکار بہادر کا استحقاق نالش
باقی نرہا ہووی تو یہہ اختیار سرکار کو نہین کہ قوت
حکومت سی بزور شی متنازعہ پر دخل کرین ۶

س بہائی چند بنام پرتاب چند ۶ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ع مقدمہ بمبئی

ش امراو می بنام قطبی بیگم ۲۵ جون سنہ ۱۸۴۳ع

(۹۲)

صوبہ بنگالہ کی ضلع چاٹگام میں بہ نسبت ایک قطعہ زمین کی سرکار نی دعوی کر کی سنہ ۱۸۰۰ع میں بزور اُس پر دخل کیا تھا مگر چونکہ صورت مذکورہ میں بنای دعوی سنہ ۱۷۶۵ع ص (جو کہ بیچ ممالک بنگالہ کی میعاد نالش کی عین ابتدا کا زمانہ تھا) سی آگی وقوع میں آئی تھی لہذا جن لوگونکو سرکار نی زمین مذکورہ سی بیدخل کیا تھا اُنھون نی سنہ ۱۸۰۴ع میں نالشی ہو کر بذریعہ ڈگری عدالت صدر دیوانی کی زمین مذکورہ پر پھر دخل پایا ض

دعوی متعلق متولی جایداد وقف

امورات دینی اور خیرات حسنات کی لئی جو جایداد وقف کی گئی ہو اُسکی بابت سرکار کی طرف سی یہہ آئین مقرر ہوا ہی کہ جو شئی جس بابت کی واسطی وقف کی گئی ہو وہ بابت اُس مین بذریعہ اعانت سرکاری کی جاری رہی ط لہذا جو شخص کہ بہ نسبت کسی جایداد وقف کی متولی یا امین یا رئیس مقرر ہووی تو وہ سرکار کی طرف سی اُس شئی مذکورہ کی

ص ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ع دفعہ ۱۴
ض وکیل سرکار اسلامت بنام راج اسری دیبہ وغیرہ رسالہ مان ۳۰ اگست سنہ ۱۸۱۵ع
دیکھو صفحہ مزکورہ ۱۶۱
ط ق ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ع

حفاظت کی لیے نائب ذی اختیار ہوجاتا ہی ۔
کیونکہ کسی شئی کا وقف استمراری ہونی کی
صورت مین واقف اور متولی دونو شخص واحد کی
طرح متصور ہوتی ہین اور اُسکی حفاظت بھی سرکار کی
طرف سی ایک استمراری خدمت ہوجاتی ہی *
پس اگر عہدہ تولیت بہت دنون تک خالی
رہنی کی بعد آخر ایک شخص اُس مین متولی مقرر
ہووی اور وہ اپنی مقرری کی تاریخ سی بارہ برس کی
میعاد کی اندر در باب تصرف اشیای موقوفہ کی
کسیکی نام پر عدالت مین ارجاع دعوی کری اور
مدعا علیہ عذر لاوی کہ مین پوری بارہ برس تک یا
اسی زیادہ مدت تک اوپر اشیای موقوفہ کی
متصرف رہ چکا ہون ۔ تو مدعا علیہ کا یہہ عذر نامسموع اور
نالش متولی مذکور مسموع ہوگی ۔ کیونکہ متولی مذکور کو
عہدہ تولیت مین مقرر ہونی کی آگی ارجاع نالش کا
اختیار حاصل نہ تھا ظ

ظ جیون داس ساہو بنام کبیر الدین ۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۰ع

مگر یہہ آئین جو مذکور ہوا صرف بہ نسبت اُسی
متولی کی عمل مین آویگا کہ جو بذات خود مقرر ہوا ہو نہ اور
نہ اُس متولی کی نسبت کہ جو اس عہدی کو اپنی باپ کی
مرنی کی بعد صرف بطور وراثت پایا ہو اور یہہ آئین
نواب ناظم بنگالہ کو اپنی ابائی حکومت کی دعوی کی
مقدمی مین بکار آمد نہین ہی ع

۷ فصل

تعمیل آئین میعاد شصت سالہ کی

رعایا کی دعویان

اگر مدعی بہ نسبت کسی زمین کی کہ جسکو کوئی
شخص فریباً اپنی دخل مین لایا ہو نالشی ہووی تو
ایسی مقدمی کی سماعت کا میعاد فریب کرنی کی
تاریخ سی نہین بلکہ اُسکی ظاہر ہونی کی دن سی
محسوب ہوگا غ

جب کی ظاہر ہو لی کی تاریخ سی میعاد نالش کی ابتدا محسوب ہوگی

بر مولف کی رای مین اس وقت سی گنتی مین

ع بھیرب اندر نراین رای اپلانٹ بنام راج چند ناگ وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۴۵ع
غ شام رای و دیگر اپلانٹان بنام صاحب کلکتہ جسرو دیگر رسپانڈنٹان ۵ جولائی سنہ ۱۸۰۹ع
امت الزہرا بیگم اپلانٹ بنام لطف الله خان رسپانڈنٹ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع

آویگا بلکہ اگر مدعی اُس وقت ہوشیاری کرتا تو ظاہر ہوتا
اُس فریب کا ممکن تھا ؛

کونسی چیز کی اصل ملک مغصوب ہوتی ہی

اور مشکل ہی بیان کرنا ایسی باتونکا کہ جن سے کسی
ملکیت کی دراصل غصب ؛ حق تلفی ؛ اور بی دیانتی
سے ملوث رہنی کی حقیقت صاحبان عدالت سمجھہ
لیوین ؛ اگرچہ بظاہر صریح یہہ ہی کہ جو ملکیت بی
جایز اور راست نہین ٹھہرتی سو غصب یا فریب ؛ یا
بی دیانتی کی غش سے خالی نہین ہوتی ؛

برمثنا اس آئین کا یہہ مضمون ہی کہ ہر ایک شخص
جو نادرست طریقی پر ایک زمین کو اپنی دخل مین
لایا ہی اسکی نام پر ساٹھہ برس کی میعاد کے
اندر اسی زمین کی بابت نالش ہوسکیگی ؛ کیونکہ
آئین مذکور کی عبارت سے حفاظت اس حقیت کی
مراد ہی کہ جبکا استحقاق کوئی بدانست اپنی جایز
اور صحیح جانتا ہو ؛ گو وہ استحقاق درحقیقت ناجایز
رہا ہو ؛ ف

ف شیخ امداد علی بنام مسماۃ قطبی بیگم صفحہ مزبورہ ۲۵۵

دیانت داری کی باب مین پورا اعتبار کرتی ہین

(۹۶)

جب تک کہ کچھہ جھوٹھہ یا فریب ثابت نہو ،
حاکمان عدالت لوگونکی حق مین اُنکی دیانتداری
کی باب مین پورا اعتبار کرتی ہین ، اور میعاد خلافی
کی حکم سی بچنی کی لئی مدعی کو لازم ہی کہ دلایل
سی ثابت کرو یوی ، کہ مدعا علیہ شئی متنازعہ کو
جان بوجھہ کر نادرست طریقی پر اپنی دخل مین لایا ہی ،

کسی شئی پر اولاً بلا قابض ہوکر پیچھی اُسکو فریب کرنی سی اُس فریب کی سبب قابض کی دخل کی نسبت ۶۰ برس کا میعاد عمل مین نہین آویگا

اگر کوئی شخص اولاً کسی شئی کو ازراہ دیانت
کی اپنی قبض و دخل مین لایا ہو تو بعد اُسکی اُس سی
کوئی فریب کیسا ہی قابل الزام کی ظاہر ہووی
سبب اُس فریب کی اسکی دخلی شئی مذکورہ کی
نسبت شصت سالہ میعاد کا آئین عمل مین نہین
آویگا ، پر اگر مدعی اتہام دیوی کہ مدعا علیہ بھی شئی
متنازعہ کو ازراہ فریب کی اپنی دخل مین لایا تھا ، اور اگر
مدعا علیہ سی بعد دخیل ہونی اُسپر شئی مذکور کی
حرکات پر فریب صادر ہوئی ہون مثلاً مدعی کہی کہ
مدعا علیہ کی کاغذات دلایل کہ جنکی وسیلی وہ شئی
متنازعہ پر دخیل ہی جعلی ہین اور اسکی اسطرح پر کھنی کی

بعد اگر مدعا علیہ اُن دلایل کو عدالت کلکٹری سے کہ
جہاں داخل تھی چھپ چاپ نکال لیوے تو مدعی
مذکور کی طرف سے دلایل مذکورہ کی جعلسازیکا الزام
بہ نسبت مدعا علیہ کی البتہ قابل باور کرنیکی ہو ویگا اور
میعاد شصت سالہ کا حکم بہ نسبت اسکی اجرا
پاویگا ق

اور صاحبان عدالت بنای ملکیت کی درستگی کی
بابت یہانتک تحقیقات کریں کہ اگر کوئی
عملہ سرکاری برخلاف لوازم عہدیکی اپنی کسی زمین
کو مول لیوے یا اگر کوئی وصی یا ولی اُسکی خود میں
تفویض کی ہوئی زمین کو اپنی اشترا میں لاوے تو اُس
عملہ سرکاری یا وصی یا ولی مذکور کی بنای ملکیت
نادرست منصور ہوگی اور اُسکی نسبت دعوی مدعی کا
ساتھہ برس تلک عدالت میں پذیرا ہو ویگا ک

جس صورت میں کہ قوم ہنود کی کوئی بیوہ جو اُجیاکہ

ق مقدمہ جہد ابلاٹ بنام داود علی وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۹ فیبروری سنہ ۱۸۳۳ع بہران کشن
موہنی دو دیگر اپلانٹان بنام صدرالدین خود بری و دیگر رسپانڈنٹان ۵ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ع
ک مندرا ابن بوس اپلانٹ بنام بابو جواہر سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۲۶ع
صفحہ مذکورہ ۵۲۶

خلایق میں مشہور ہی) اپنی شوہر کی ترکی پر
صرف زندگی بھر حقدار رہ سکتی ہی ۔ کوئی شئی (95)
شوہر کی طرف کی کسی رشتہ دار کو دان کی ہو تو ی
تو اُس دان کی ہوئی شئی پر رشتہ دار مذکور کا دخل
ناجایز متصور ہوویگا ل

ہر اگر عدالت کی اجرا ڈگری میں کسی کو بھول
چوک سے کسی شئی پر دخل دلایا گیا ہو ۔ تو شخص
مذکور کا نادرست طریقے پر اوس شئی ڈگری کی دخل
کرنا متصور ہوگا ۔ اور اُسکی دخل کی تاریخ سی بارہ برس
گذرنی کی بعد دخیل مذکور کی ملکیت کی نسبت
شقصت سادہ میعاد کا آئین عمل میں نہیں آویگا م

دخل کی حق میں صاحب عدالت کی انفصال

جس صورت میں کہ کسی شئی کی ابتدا ای
ملکیت کا حال بخوبی دریافت ہوسکی تو جو فریق
مدت مدید تک اوس شئی مذکورہ کی بلا مزاحمت
کسکی قابض اور دخیل رہا ہو اسکی حق میں اور جس

ل کتیا نتھی واسی اسلام بنام نندکشور رنگھوس رسالہ ۔ ۵ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع
م بابو راما سنگھ وغیرہ اسلام سان بنام بابو دھیان سنگھ وغیرہ رسالہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع

امر کی وسیلی ملکیت مذکورہ شخص مذکور کو حاصل ہوئی اسکی راستی کی بابت ۔ جو اتکل مناسب ہو صاحبان عدالت اپنی عقل ہی کرینگی ۔ اور ملکیت مذکورہ کی ازروی حکم آئین کی نادرست ہونی کی باب مین جن باتون کا ثابت کرنا ضرور ہو طرفثانی کی طرف سے عمل آنا مناسب ہی (ن)

جب کوئی کسی شی پر قابض اور مدخیل ہو کر اوسی شی پر اگلی کسی زمانی مین اپنا دخیل رہنا ثابت کرسکی تو دو نو دخل کی مابین جو عرصہ گذرا ہی وہ بھی اسکی دخل مین محسوب ہوگا ۔ بشرطیکہ خلاف اوسکا کسی کی معرفت ثبوت مین نہ پہنچی ۔

کسی زمین پر کسی شخص کا دخل جو مطابق آئین میعاد کی بعد انقضای مدت مقررہ کی مستحکم ہو جاتا ہی ۔ چاہئی کہ ابتدا سی برابر بلا مزاحمت ۔ علانیہ ۔ یقینی اور ساتھہ اظہار حق مالکانہ کی ۔ رہا ہو (و)

ن شیو پرشاد وغیرہ اسلامیان بنام صاحب کلکٹر کمشنر سرکاری بنارس رسالہ دسمبر ۱۷ ی سنہ ۱۸۴۴ع نمبر ۲ نسخہ آئین مصنف کراب صاحب صفحہ ۲۲۰

و گوکل چند رای وغیرہ اسلامیان بنام رادھا ناتھ صاحب رای رسالہ دسمبر ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۹ع

کسی زمین پر بزور دخل کرنی سے کوئی صورت نہیں وہ جائز اور بحال رہتا ہی

(۹۶)

سلطنت اودھ کی علاقی کی ایک ملک میں ایک شخص نی کسی زمین پر بزور دخل کر لیا اپنی دخل کی بجالی کی سند اُسی وار الحکومت سی حاصل کی تہی اور بعد اسکی بلامزاحمت کسیکی دس برس تلک دخیل رہکر وفات پائی پہر اُسکی مرنی کی بعد بیٹا اُس متوفی کا زمین مذکورہ پر دس برس تلک دخیل رہا تب کسی نی اسکی نام پر بادعا پہر پائی زمین مذکورہ کی کمپنی کی عدالت میں سرکار انگریزی کو ملک مذکورہ مفوض ہونی کی بعد نالش کی تو نالش اُسکی نا منظور رہوئی اور دخیل مذکور کا دخل بسبب سند مذکورہ اور انقضای مدت دراز کی بحال رہا اور مولف کی رای میں وجہہ اس فیصلی کی یہہ ہی کہ سند مذکورہ بنا دخل جائز کی تہی اور بعد گذرنی ۲۰ برس کی وہ دخل مستحکم ہوگیا تہا اگر متوفی مذکور زندہ رہتا تو اسکا دخل بہی بحال رہتا لہذا دخل اسکی بیٹی کا جائز ہوا

اپیل رودر پرتاب سنگہ اپلانٹ نام بیچو کل سنگہ رسپانڈنٹ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۰۹ع امرت رام چوبی دغیرہ اپلانٹ بنام کستوری بائی وغیرہ رسپانڈنٹ ۲۷ فروری سنہ ۱۸۱۱ع

اختیار بالا بی سے نقص ہونا

جس صورت مین کہ کسی شئی پر ملکیت ایک شخص کی دراصل ازروی فریب یا ربردستی کی حاصل ہوی ہودی اور اسکی جانشین کی اسپر بارہ برس تلک بلا مزاحمت و ساتھ دیانت کی دخیل رہنی کی سبب سی دخل اسکا برقرار ہو گیا ہو وی تو بھی اگر مدعی ساتھ شرط مذکور ما بالا یعنی عدم لیاقت کی عدالت کی آگی مستغیث ہو سکی تو وہ حق اپنا پھیر پا سکیگا ب

نادرست طریقی پر کسی شئی کی ملکیت کو لیکی حاصل کرنیکی صورت مین فریادی کی تاخیر نالش کا ثمرہ

جس صورت مین کہ کسی شئی کی نسبت ملکیت کسیکی دراصل نادرست طریقی پر حاصل ہو نیکی بعد مراتب مذکورہ کی مطابق قایم نرہی ہو تو اسی صورت مین اگر دعوی مدعی کا ساتھ کسی طرح کی عذر کی نہو تو وہ کچھ نامعتبر متصور رہوگا ت

معاصی زمین کی لئی ساتھ برس کا میعاد درکار آمد نہین

صورت مستثنی مین مدت ورا تلک نالش کا

ب فیصلہ بندرابن بوس اسلاست بنام بابو جواہر سنگہ وغیرہ رسالہ سان ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۴۶ ع
ت قطعی تیم اسلاست بنام کلب علی وغیرہ رسالہ سان ۱۳ می سنہ ۱۸۳۹ ع بندرابن بوس اسلاست بنام بابو جواہر سنگہ وغیرہ رسالہ سان ۱۳ می سنہ ۱۸۴۶ ع روز اور سنگہ وغیرہ اسلاست بنام زور سنگہ وغیرہ رسالہ سان ۱۲ جولای سنہ ۱۸۲۵ ع

اختیار رجوع در باب ادعای شئی غیر منقولہ کی
کہ جسپر ملکیت مدعاعلیہ کی وراصل ناجایز ہووی (۹۷)
مدعی کو بخشا گیا ہو ہر ایک در باب تحاصل شئی
مذکورہ کی سرایت نہین کرتا کیونکہ زر محاصل
کی نالش کا میعاد عدالت ہاے متفرقہ مذکورہ کی
داخل ہونی کی تاریخ سے بارہ برس کی میعاد تک
محسوب ہوگا ث

اور جو نکی بابت مقدمات مین بہی بکار آمد نہین

ساتھ ہر سکا میعاد جو فقط مقدمات بابت زمینون و
مکانون وغیرہ اشیای غیر منقولہ کی مقرر ہی و جو نکی
بابت کی مقدمات مین جو کچہ دن و باحیثیت کسیکی
دخل مین رہا ہو و بحسب رائی صاحبان عدالت کی
بکار آمد نہوگا و گو از روی ولایت کی فریقین دخل مین
لانا اسکا کسی پر ثابت ہووی ج

ث ہر ان کشور نوگی وغیرہ اپلانٹ بنام صدر الدین چودہری و دیگر رسپانڈنٹان ۹ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ع

ج رام کنائی بال اپلانٹ بنام شیب چندر بال وغیرہ رسپانڈنٹان ۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۸ع لیکن مطابق بیوسمیای بنودان دیکہو نسخہ آئین منصفہ مسٹو ہرک صاحب در باب وراثت صفحہ ۱۳۳

۸ فصل

بندھک اور ٹھائی کی مقدمی مدت درازکی بابت باطل نہیں ہوتی

انقضای میعاد راہن کی نالش کی سماعت کا مانع نہیں

یہہ آئین استوار ہی ت اور اسی آئین کی رو سی ایک مقدمی میں شی مرہونہ یا امانتی خ بچاس برس تلک مرتہن کی قبضی یا ذمی میں رہ چکنی کی بعد بھی امانت گذار یا راہن کی وراثت کو ولائی گئی ہی ث

بیع بالوفا کی مقدمی میں قوانین میعاد بکار آمد ہیں

اور قوانین میعاد ہ رہن مشروطی یعنی بیع بالوفا کی مقدمی میں بھی بکار آمد ہوتی ہیں د

مرتہن کو بارہ برس کی میعاد کی اندر نالش اپنی عدالت میں پیش کرنی ناگذیر ہی

بارہ برس کی میعاد کا آئین جو مذکور ہوا بیع بالوفا کی بابت مرتہن کی مقدمی میں بکار آمد نہیں ہی ہ کیونکہ رہن مشروطی کی مقدمی میں مرتہن کو لازم ہی کہ راہن لی واسطی فک رہن کی جو

ت مہر النسا خانم اپیلانٹ بنام بدر النسا وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۵ مئی سنہ ۱۸۰۷ع ۔ درماد سوال مسماۃ انند منی وغیرہ ۶ ۲۴ نومبر سنہ ۱۸۲۴ع

خ بلم اج رای اپیلانٹ بنام پرتاب رای وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۱۲ع برج بال داس اپیلانٹ بنام ادوت نرائن سنگھ رسپانڈنٹ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۳۲ع

د بھوانی سہائی وغیرہ اپیلانٹان بنام نور نرائن رسپانڈنٹ ۲۹ جون سنہ ۱۸۲۷ع

(۹۶)

میعاد لکھ دیا ہو تو اُسکی منقضی ہونیکی تاریخ سی بارہ برس کی اندر شئی مرہونہ پر دخل پانی کی دعوی عدالت مین پیش کری ؏

جس صورت مین کہ وا دبند قرض کا بذریعہ رہن زمین کی عمل مین آیا ہو یعنی درصورتیکہ راہن لی اپنی زمین بندھک رکھکی مرتہن کو اقرار لکھ دیا ہو کہ تا زرقرضہ کی ادا ہونی تک زمین مرہونہ پر دخیل و قابض رہی تو جب تک کہ راہن مذکور روپین مزبور کو ادا نکریگا تب تک دخل اُس مرتہن کا زمین مرہونہ پر جاری رہیگا پر اگر راہن ثابت کر دیوی کہ وہ روپین ادا محاصل سی زمین مرہونہ کی یا اور کسی وجہہ سی ادا ہو چکا ہی تو اس ادا ہونیکی تاریخ سی میعاد نالش محسوب ہوگا ؏

اگر کوئی شخص اپنی حساب کی بہی مین یہہ اقرار لکھ رکھا ہووی کہ اسقدر مبلغ مین فلانی عورت کو اسکی

کوئی چیز نہاتی گئی جا ہی

؏ فلکس لوہیس ویک دیگر اپلانسان بنام چودہری بہیم سنگ ر سادت ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۹ع
؏ رام پرشاد چودہری وغیرہ اپلانسان بنام جعفر حسین خان وغیرہ رسپانڈنسان ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع درمادہ سوال مسماۃ رادھن وغیرہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۴۸ع

شادی کی وقت مع منافع دی دوںگا تو اگر مبلغ مذکور
واہب کی طرف سی محض عطیہ ہووی ۔ اور یہ
بات اُس صورت کو کہ ظاہر نکی ہووی تو وہ ایسی
نہائی نہین ہوگی ۔ کہ اسکی لئی اگر کوئی نالشی ہو تو
وقت موعود سی میعاد دوازدہ سالہ کی منقضی ہونیکی
بعد بہی دعوی اسکی منظور عدالت ہوسکی ۔
مگر اگر کسی وصیت کرنوالی نی کسیطرح کی
کوئی شی اپنی جانشین کو کسی فریق ثالث کو
دینیکی لئی سونپی ہو تو جانشین مذکور کا دخل مالکانہ
شی مذکورہ پر دیانتًا جایز متصور نہوگا ۔
اگر عمرو کو کسی شی پر دخل ملی اس شرط پر
کہ تم زید کی عوض اس شی پر دخیل رہو حکم
اسکی محاصل سالانہ سی ہندہ کو ایک حصہ واسطی
خورد نوش کی دیا کرو تو ایسی صورت مین عمرو فدکویہ
شی مزبورہ کا ہندہ کی طرف سی امین متصور رہوگا ۔

بنسبی حیز نہائی متصور ہوئی ہی

ز گیچک مبکرتک اہیلاس بنام اراتون براہیت اراتون وغیرہ رسسادمان ۱۵ می
سنہ ۱۸۶۵ع
س کنستر اگیچک میکرتک املاس بنام اراتون حرابیت اراتون وغیرہ رسسادمان ۱۵ مئی
سنہ ۱۸۶۳ع یہہ نظیر رای مین مولف کی برخلاف ہی ۔

(٦٩)

پس اگر منع یا اُسکا کوئی وارث بدعوی ملکیت
اُس شی مذکورہ کی نالش ہووی تو چاہتی ہی کہ
معمول کی مطابق میعاد کی اندر نالش اپنی پیش
کری

دخل غیر مالکانہ

جو وصی ہو وہ اہل وراثت کی فائدی کی واسطی
مورث کی شی کا امانت دار ہوتا ہی اور دخل اُسکا
شی ترکہ پر ورثہ کی دعوی کا مخالف نہین ہوتا ہی پس
جو مقدمہ کہ در باب شی وراثت کی درمیان
وصی اور وارث کی واقع ہووی اسمین تعمیل
آئین میعاد کی نہوگی یعنی جب عدالت مین درپیش
ہووی قابل سماعت کی ہوگا

معاملات حسن سلوک

اگر زید نی ازراہ حسن سلوک یا چشم پوشی کی
عمرو کو اپنی زمین پر گونہ دخل کرنی دیا ہو تو اس سی
عمرو کا دخل مالکانہ زمین مذکورہ پر حاصل نہین ہوتا ہی کہ
آئین میعاد کی تعمیل اسمین بکار آمد ہو

دخل مالکانہ منقود ہونیکی صورت

جس صورت مین کہ ایک شخص ایک زمین پر

بدعوی ملکیت وحق مالکانہ کی اپنی دخیل رہی وہ خود
اس زمین کا مالک متصور ہوگا جب تک یہ ثابت
ہو کہ اولاً زمین مذکور پر کسی دوسری شخص کی
عوض اُسنی دخل پایا تھا ؛

سربراہ کاردان

جس صورت مین کہ ایک دوسرے کی
طرف سے بطور سربراہ کار کی کسی زمین پر دخیل رہا ہو
تو وہ دخل ہی اسکا مالکانہ نہین ہی کہ جو بہ نسبت اسکی
آئین میعاد کی تعمیل کی جاوے — ص

جس صورت مین کہ زید نے عمرو کی عوض کسی
زمین پر اولاً دخل پایا ہو تو جبتک دونون دخیل رہی ہمیشہ
بہ نسبت زمین مذکورہ کی عمر کا عوضی مالک ہی سمجھا
جائیگا ، جب تک کہ خلاف اسکا یعنی اسکا اپنا مالک
ہونا اور بہ زمین مذکورہ کی بدلیل معتبر ثابت نہ کر سکی ؛

طریق بے دخل مختارانہ
بدل بدخل مالکانہ ہو
سکتا ہی

لیکن صورت مذکورہ مین خود امانت دار یا اسکا
وارث بہ نسبت زمین مذکورہ کی اپنی دخل کی
کیفیت کو بدل سکتا ہی یعنی مختارانہ دخل کی بدلی

ض سوم نراین اپیلانٹ بنام فتح نراین رسپانڈنٹ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۰۰ع نمبر اسد اللہ
اپیلانٹ بنام مسماۃ بی بی امامن رسپانڈنٹ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۳۶ع

١٥٨

مالکانہ دعوی بہ نسبت ملکیت اصل مالک زمین مذکورہ
کی کرسکتا ہی ۔ یا یہہ کہ کسی فریق ثالث کی زمین
مذکورہ سی اسکو نکال دینی کی بعد اگر وہ دعوی مالکانہ
زمین مذکورہ کی نسبت رکھتا ہو تو نالش دخل مالکانہ
اسپر کرسکیگا اور دونون صورت مذکورہ مین امانتدار
مذکورہ یا اسکی وارث کی دعوی کی نسبت
میعاد نالش کی مدت اسکی دخل کی کیفیت بدل
جانیکی تاریخ سی شروع ہووی گی ۔

مقدمات واسطی نشست جمع کی اور بر زمین لاخراج کی یا جمع بیشی کی معاملی

زمین لاخراج یہ جمع نشست کی مقدمون مین زمیندار
یا پٹیدار کی طرف سی بنام رعایا کی جو کہ زمین کو
لاخراج ظاہر کر کی متمتع رہی ہون ۔ دعوی بہ نسبت
ملکیت زمین کی ہوتی ہی اور آئین میعاد کی
تعمیل اسمین نہین ہوگی *

اور جب کبھی زمیندار ض یا پٹیدار ط کی
طرف سی مقدمات مذکورہ عدالت مین رجوع ہون

ض درمادہ سوال راج کشن رای ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع
ط ق ۱۹ سنہ ۱۷۹۳ع و ۱ ض ۲ ۃ ق ۱۴ سنہ ۱۸۲۰ع و ۲ ض ۳ ۃ راجکشن اسلاسب بنام سید مظہر رسالدار ۱۳ مئی سنہ ۱۸۴۷ع گور دیال سنگہ وغیرہ اسلاسان بنام مرزا امیر بیگ وغیرہ رسالداران ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۴۹ع

پیدا ہوویگی ، اور ایسے ہی جو مقدمی زمیندار کی طرف سے
رعیت مقرری دار کی نام پر جمع بیشی کی دعوی کا
سے پیش ہوں ان میں بھی آئین میعاد کی تعمیل ہوگی
جائیگی ، یعنی جسوقت عدالت کی آگے پیش کئی جاوین
مقبول ہونگی ظ

پر اگر سنه ۱۷۹۰ع کی ۱۲ اگست کی قبل کی
تاریخ میں ہبہ اور دخل زمین عمل میں آیا ہو تو ایسے جمع
نشست کی لئی مقدمہ پیش ہونی سی وہ نا مسموع
ہوگا ث

معدودات منجانب رعایا کی واسطی ہمیشہ اوسی جمع گھٹانی کی

اور جو رعیت کسی زمین کی مقدار فرضی کا مبلغ
خزانہ ایکہی انداز پر یعنی بلا کمی بیشی کی بارہ برس سے
زیادہ مدت تلک اداکرتا رہا ہو اور مدت مذکورہ کی
اندر فیمابین اوسکی اور زمیندار اس زمین کی نوشت خواند
پٹہ یا قبولیت وغیرہ معتبر دستاویز کی عمل میں نہ آئی ہو

ظ مرتضی شاہ وغیرہ اسلامیان بنام بابو گوپال لعل ٹھاکر رسابدت ۳ ستمبر
سنہ ۱۸۴۵ع ، ہران ناتھہ چودہری وغیرہ اسلامیان بنام راجہ برودا کنت رای رسابدت ۱۲ مئی
سنہ ۱۸۴۹ع ، شیخ شرف اللہ اسلامیان بنام ہری کشن مکھرجی وغیرہ رسابدسان ۲۰ مئی
سنہ ۱۸۴۹ع ، ق ا سنہ ۱۸۴۵ع و ۲۶ ق ۱۴ سنہ ۱۸۴۹ع و ۲۶
ع شیخ شفقت اللہ اسلامیان بنام ہری کشن مکھرجی وغیرہ رسابدسان ۳۰ مئی سنہ ۱۸۴۸ع
شیخ رضادون وغیرہ اسلامیان بنام گنگا نراین گھوس رسابدت ۲ دسمبر سنہ ۱۸۴۸ع

(۱۶۱)

تو رعیت مذکوره کو جایز ہی کہ جسقدر زمین کہ فی الواقع
اسکی اجاری مین ہو اسکی پیمایش اور مطابق اسکی
از روی نرخ اس پرگنی کی کہ جہان وہ زمین واقع ہی
جتنا زرخزانہ اسپر واجب الادا ہو اسکی معین و مشخص
کرالینی کی لئی عدالت مین نالشی ہووی اور
اسیطرح ہر کوئی زمیندار کسو نوشت خواندکی قیدمین
نرہنی کی صورتمین اسکی پیمایس زمین کی لئی نالش
عدالت مین رجوع کرسکتا ہی ع

پر اگر کوئی شخص کسی زمیندار کی زمین پر خلاف
طریق مستاجرانہ او زمالکانہ کی قابض رہکر بارہ برس سی
زیادہ مدت تلک اسپر زراعت کرتا رہا ہو تو اسکی
نام پر زمیندار کو اسیطرح پر نالش کرنی ہرگی کہ جیسی
کوئی زمین مذکورہ پر بدخل مالکانہ قابض ہو نی سی
کرنی پرتی ہی کیونکہ شخص مذکور پر نالشی ہونی کی لئی
میعاد آئین مین کوئی بات ایسی مندرج نہین ہی کہ
بذریعہ اسکی زمیندار کو کچہہ خصوصیت حاصل *

ع دربنرائن رای ابلاس بنام سربہنت رای وغیرہ رسپاہ دسان ۲۰ جون ۱۸۴۸

۹ فصل

آئین میعاد کی تقسیم جایداد اجمالی کے مقدموں میں

ملکیت اجمالی

قوم ہنود کی کسی گھرانی میں موروثی جایداد اجمالی کا بٹوارہ اسی قوم کی دستور مطابق ہونا جایز ہی اور اسطرح کی شراکت وارونکی دعوی تقسیم بسبب انقضای میعاد مندرجہ آئین کمپنی کی باطل نہوگی۔ پہ جس صورت میں شرکا آپس میں تقسیم جایداد کر کی ہر ایک اپنی حصی پر قایم رہا ہو۔

کونسی صورتوں میں جایداد اجمالی کی تقسیم کا دعوی نامسموع ہوتا ہی

یا جس صورت میں کہ شراکت دار سنتعیث کی لئی اسکی اپنی حصی کی عوض خورو پوش کی واسطی کچھ مبلغ یا زمین اس گروہ کی شراکت داروں یا شراکت دارکی طرف سی مقرر رہی ہو۔ یا شراکتدار نالشی، دخل یا حصہ محاصل سی شی اجمالی مذکورہ کی بیدخل اور محروم کیا گیا ہو۔ تو اُن صورتوں میں مراتب مذکورہ کی عمل میں آنی کی بعد اگر میعاد کی مدت منقضی ہوگئی ہو تو پھر جایداد اجمالی مذکورہ کی

نسبت دعوی تقسیم کا عدالت مین مسموع ہوگا ف (102)

درباب متفرق جمع کی جدا ... شراکت دار کا نام صاحب کلکٹر کی بہی مین جداگانہ مندرج ہونے ... کی صورت مین میعاد کی تعمیل ہوگی

اور مطابق آئین مذکور بالا کی جانا چاہی کہ اگرچہ کسی جایداد اجمالی کی ہر ایک شراکت دار کا نام درباب متفرق جمع اسکی حصی کی صاحب کلکٹر کی بہی مین الگ الگ مندرج ہوا ہو یا ان مین سی صرف ایک حصہ دار کی نام مین جایداد مذکورہ کی ملکیت رجسٹری بہی مین داخل رہی ہو ق تو بھی جب تک کہ نفس الامر مین تقسیم اس جایداد کی انکی باہمن عمل مین نہ آوی تھی ک آئین میعاد کا حکم بنسبت تقسیم جایداد مذکورہ کی اجرا نہین پاویگا *

شراکت دار کو جایداد اجمالی کی محاصل سی ...

جس صورت مین کہ کسی جایداد اجمالی کی دو شخص حصہ دار مالک ہون اور ایک ان مین سی شی مذکورہ پر دخیل اور دوسرا اوسمان سی غیر حاضر کسی اور ملک مین

ف کیس نمبر ۲۳۲۹ کلکٹہ دیوانی مغربی ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۵۰ء سب ... سنگہ اپلانٹ بنام دہوکل سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۲۰ء مرتاب نراین وغیرہ اپلانٹان بنام اوپندر نراین وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۰۸ء رادہامنی دیبہ اپلانٹ بنام بھاگرتی دیبہ رسپانڈنٹ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۵۵ء

ق کیرت نراین داس وغیرہ اپلانٹان بنام راج کمار رای وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۲۳ء

ک بہوانی بخش اپلانٹ بنام کہیت سنگہ رسپانڈنٹ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۲۳ء

رہتا ہو اور حصہ دار دخیل جائداد مذکورہ کی محاصل سے
کچھ مبلغ اور مال حصہ دار غیر حاضر کو اسی دوسرے
ملک میں بھیجتا ہو تو اسطرح کی بھیجنے سے حصہ دار دخیلکا
اعتراف اوس حصہ دار غیر دخیل و غائب کی ثابت ہے
اور دخل اس دخیل کا اور حصہ داری اس غیر دخیل کی
نامخالفانہ متصور ہے پس صورت مذکورہ میں حصہ دار
غیر حاضر کی حصے کی نسبت جو کہ دخل میں حصہ دار حاضر
دخیل کی ہے میعاد دعویٰ محسوب نہوگا ل

ہر جس صورت میں کہ بعد انقضای میعاد مندرجہ
قوانین کی جائداد اجمالی کا حصہ دار مدعی اس عذر سے
نالشی ہو کہ مدعا علیہ یعنی اسکی شریک حصہ دار نے
بعد شروع ہونے بنای مقدمے کی میعاد دعوی کی
اندر اسکو کچھ روپے اور اسباب دئے تھے تو
جب تک یہ بات ثابت نکرسکے کہ وہ روپے
اور اسباب اسکو محاصل جائداد مذکورہ کی بابت دیا تھا م

ل نتیانند اودھا اپیلانٹ بنام نوکر منی اودھیا ریسپانڈنٹ ۲۲ فروری سنہ ۱۸۷۳ع
م گورا کبتنی اپلانٹ بنام علم چندر ریسپانڈنٹ ۱۹ مئی سنہ ۱۸۷۲ع

عذر مذکور سنا نہیں جائیگا ۔ اور مدت میعاد کی گذر جانی کی سبب دعوی مدعی مذکور کا باطل ہوگا ۔ کیونکہ مدعا علیہ کا برعایت خویشی یا حسن سلوک کی مبلغ اور مال کا دیا سشی اجمالی کی نسبت فریادی کی حصہ داری کی دلیل نہیں ہوسکتی ہی ۔

(۱۰۶)

دستور العمل

۱۰ باب

کسی بابت کی نالش ایک مقدمہ میں اور ایک بابت کی نالش کئی مقدمہ میں نہیں کیا جائے

دعوی کو تقسیم نہیں کیا جائیگا — ہر ایک دعوی کی نالش اسطرح کی غالب ہر پیش کی جاوی کہ اگر ممکن ہو تو اسی ایکبار گی ایکہی آن میں اس دعوی کا بالکلیہ انفصال اسطرح ہر ہو جاوی کہ اس انفصال کی بعد پھر آینده اس کی بابت مقدمہ عدالت میں دریپش ہونیکی صورت باقی نرہی *

وجہہ اسکی یعنی ہونا خلاف میں اسکی آئین حکم اگر تو نہیں

باقی کی ایک ایک حصے کی نالش کرنیکی اجازت
ہوئی تو ایک آن مین ایک شئی دعوی پر ایک
حصے کا الگ الگ انفصال مختلف عدالتون مین باعث
رنج اور تصدیع کا ہوتا ۔ اور دوسری قباحت یہہ کہ متخاصمین
کی پیروی اور اپیل کی لئی الگ الگ درجی کے
حاکم اور الگ الگ تدبیرات بمقدار ثمن شئی
دعوی کی مقرر ہین ۔ پس ایک ہی دعوی کا
مقدمہ اگر دو چار حکمی ہین اور ہر کی مذکور مطابق واسطی
انفصال تقسیم کیا جاوی تو مبلغ سنگین کی دعوی
جو درجہ اعلی کی حاکم کی سماعت کی قابل ہی
ہی تھوڑی تھوڑی مبلغ کی حساب مطابق مضمون کی
حوالی ہو جاویگا *

اور اپیل کرنیوالی فریقون کو حاکمان درجہ اعلی کی
پاس اپیل کرنیکا جو استحقاق مبلغ دعوی کی اس
طرح پر تقسیم نہین پانیکی صورت مین حاصل ہوتا فوت
مختلف ہو جاویگا اور یہہ نہایت نا انصافی ہوگی ۔

ن آئینہ باب ۱۵

الگ الگ دعوؤنکی نالش ایکہی مقدمی مین جایز نہین

اور اگر مدعی ایک ہی مقدمی مین الگ الگ دعویونکی نالش جوکہ آپس مین ایک دوسری کی تما حیثیت سی نہایت الگ ہین ایک شامل کری یا اگر ارجاع دعوی ایسی فریقون کی نام مین کری کہ جن مین سی بعض فریق کو شی متنازعہ کی اکثر حصی سی علاقہ نہین ہی تو حاکمان عدالت کو بلحاظ تجویز ایک مقدمی کی اور درحقیقت ضمن مین اسکی چند مقدمون کو فیصل کرنا ہوگا۔ اور بلا ضرورت چند فریق کو زیر بار کری حاضر رکھنا ہوگا کہ جنکی لیی عند الانفصال مقدمہ مذکورہ کی کچھ فایدہ متصور نہین ہی ۔

نالش بنام اشخاص کی جو مزدعوی کی ساتھ علاقہ رکھتی ہین

مقدمات وراثت کو کل شی وراثت کی بابت بہ نام و

پس بلحاظ مراتب مذکورہ کی مقرر کیا گیا کہ جن مقدمون کی بنا او بہ حقیت وراثت کی ہو تو چاہیی کہ وراثت مذکورہ کی کل شی کی نسبت ایکبار گی نالش کی جاوی و یعنی جس صورت مین کہ کوئی ایک فریق اپنی تئین کسی متوفی کا وارث قرار دیکر اسکی غیر منقولہ شی مذکورہ پر دعوی کری تو لازم ہی

و ...ک ۶ نمبر ۲۹ ۶ ۲۹ ۱۱ اجون فاسہ ۳۹ ۱۸ع

سے کل شے کی حقیت کی نالش ایکبارگی کرے ۱
ہر جس صورت مین کسی وارث مدعی کی شی موروثی
الگ الگ ضلع کی علاقی مین بٹی ہوئی رہی ؛ تو اُسکی
نسبت مدعی مذکور کو کسطرح پر نالشی ہوا چاہئی بیان
اسکا اپنی صفحون مین قلم بند ہوویگا *

جزو دعوی کی نالش کا نتیجہ

کسی کو اپنی باقی کی ایک حصی کی لئی نالش کرنی
ہوئی مین ممانعت نہین ہی پر جو کوئی ایسی نالش
کریگا اسکو پھر اسکی باقی حصی کی لئی نالشی ہوئی کا
اختیار نہین رہیگا ب

زر اصل کی بابت نالش بغیر سود کی

اگر مدعی نی اپنی باقی کی بابت صرف اصل
روپئی کی یا فقط کسی شی کی حقیت کی نالش کی ؛
تو پھر وہ اسکی زر سود واسی مبلغ کی یا واصلات
اُسی شی مذکورہ کی جداگانہ نالش نہین کرسکیگا ت

اگر قرضہ تمسکی کی بابت روپئی کی باقی والی دو وارث ہون

اگر کسی تمسک کی بابت باقی روپئی مر ایک سی

ا رمنی واسی وغیرہ سالارن ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۴۹ع
ب سرکلر ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع فقرہ ۳۲ بہولانا تھہ بابو سابل ۲۰ جون سنہ ۱۸۴۴ع رائی
ہری کسن بیٹا اور وارث بنسی دہر متوفی براد ر راجہ بہنی مل اہلاہت نام راجہ بہنی مل اور
بعد وفات اسکی بنام اُسکی فرزند وارث رائی سری کشن رسا مدت کی ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۴۴ع
راجہ بنود مشر فریادی بنام شیخ مشیت اللہ وغیرہ رسا بدستان ۳ جولائی سنہ ۱۸۴۷ع
ت سرکلر ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع فقرہ ۲

زیادہ اشخاص کو استحقاق رہا ہووے تو اشخاص
مذکورہ میں سے ہر ایک اپنی حصے کی مقدار زر دہی
بھرپائی کی لئی الگ الگ نالش کر سکتا ہی ث

164

مورث متوفی کی وارث کو بہ نسبت جایداد منقولہ
و غیر منقولہ کی جو کہ ارث سی متوفی مذکور کی پاتا ہو
بذریعہ ایکہی مقدمہ کی عدالت میں نالش ہونا جایز ہی ج

جایداد منقولہ و غیر منقولہ کی نالش معا ہونی جایز ہی

اور جس صورت میں کہ بہ نسبت جایداد کسی
متوفی کی کئی شخص کئی طرح پر قرضدار ہوں تو متوفی
مذکور کی اصل جانشین کو اختیار ہی کہ مدیونوں کی
ناموں پر الگ الگ باقی کی نالش جداگانہ کری ح

ورثہ کو اپنی مورث کی مدیونوں کی نام پر الگ الگ نالش کرنیکی اجازت ہی

جو اشخاص باہم ملکر کسی فریادی کو کوئی اقرار نامہ
بالاتفاق لکھہ دیتی ہوں انکی نام پر عدالت میں ارجاع
نالش ہونیکی صورت میں اشخاص مذکورہ کو جایز نہیں
کہ فریادی کو اپنی شرکا میں سی ہر ایک کی نام پر

کسی اقرارنامہ کی بابت مشترک مدیونوں کی نام پر جداگانہ نالش

ث مہنت نرد سودن داس اسلاپ بنام گوبردھن داس رسالہ ب ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع دیکھو آئین ۳۰ سنہ ۱۸۱۴ع
ج مسماۃ رام دھر دمہ اسلاپ بنام رودر نراین چودھری رسالہ ب ۱۰ فروری سنہ ۱۸۱۴ع
ح رمنی داسی وغیرہ ساپلان ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۴۸ع

الگ الگ نالشی ہونیکی تکلیف وبکر زیر بار کرین *

جس صورت مین کہ کسی جایداد اجمالی کی مالکان شراکت داری باہم ملکر جایداد مذکورہ بالا نشاندہی اپنی الگ الگ حصی کی بطریق رہن مشروطی کسی داین کی پاس رہن رکھا ہوء تو اُن شراکت دارون مین سی ایک شخص کو جایداد مرہونہ مین سی اپنی حصی کو رہن سی خلاص کرنیکی لئی عدالت مین تنہا نالشی ہونا جایز نہوگا *

بشرکار مذکورہ مین سی ایک شخص منجانب کل شرکاکی بادای دین جایداد مرہونہ کو رہن سی خلاص کرنیکی لئی نالشی ہو تو وہ اکیلا سب مرہون کا جانشین متصور ہوگا اور وہ نالش اسکی البتہ مقبول عدالت ہوگی ؛

یا اگر وہ میعاد کی اندر بمقدار اپنی زر دین کی ادا کر کی اپنی حصی کی رہن سی خلاص کر لی کو مستعد شخا ہر اسکی شرکاکی اپنی حصون کو بندھک سی

خ سید ارشد علیخان اسلاف بنام سید امجاد علی رسالہ ہٹ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۶۱ع

نہ چھڑانی کی سبب سی اسکا حصہ برباد ہوگیا ہو

تو وہ بدعوی بھیر پانی اپنی نقصان کی سرکار کی نام پر مستحق ہوسکیگا *

(۱۶۷)

معاملہ تجارت کی سوداگر آپس مین ایک دوسری کی نام پر اپنی کل دعوی کی نالش کرلی چاہی

سوداگران معاملہ تجارت کی درمیان حساب وکتاب کی بابت کچھ تکرار وقوع مین آنی کی صورت مین مدعیکو لازم ہی کہ اپنی دعوی کو تمام وکمال یکبارگی عدالت مین پیش کری تاکہ اُنکی آپس کی تکرار کا پورا انفصال ہوجاوی *

اور دعوی کی ایک مرانب یا مراتبات کی بابت نالشی ہوکر باقی دعوی کو تقسیم کرنا فریادی کو ہرگز نچاہیی کیونکہ فریادی اگر اپنا پورا دعوی ایک کرت مین داخل عدالت نکری اپنی دعوی کی ایک مرانب کی بابت نالشی ہوکر ڈگری پاوی اور پھر کل حساب کتاب کی تحقیقات عمل مین اکر مدعی کی ادہر مدعا علیہ کا پانا نکلی تو موجب قباحت کا ہوگا ﴿

﴿ جیسا مین اسپنی اسلاٹ بنام رام کوز دمیجو کنور رسالہ پوسٹ ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۰۸

الگ الگ بناکی معاملون کی تجویز جداگانہ

• اگر بنای معاملہ اور مدعا علیہ متعدد ہوویں تو جداگانہ تجویز کیا جاہئی ؛ ہر جس صورت مین کہ کوئی سلسلہ اُنکی درمیان رہنی کی سبب وی مختلف بناءیں اور متعدد اشخاص ایک ہوگئی ہون تو اُنکی تجویز ایک ہی مقدمی مین کرنی مناسب بلکہ ضرور ہوگی ذ •

مقدمہ واسطی استرداد علم سرکاری اور خسارت کی درصورتیکہ ایک ہی آئین کی مطابق ہو

جس صورت مین کہ ایک شخص کی جایداد واسطی ادای خزانہ سرکار کی صاحب کلکٹر نی بتجویز سرسری قرق کی ہو تو جایداد مقروقہ کا مالک کلکٹر موصوف کی سرسری تجویز کو مسترد کرنیکی لئی عدالت دیوانی مین مستغیث ہوسکتا ہی ؛ اور اسکو اختیار ہی کہ اپنی جایداد اور ایام قرقی کی بابت خسارہ اسکا بھی پانیکی لئی چاہئی کہ اُسی ایک ہی مقدمی مین معاً نالشی ہووی یا الگ نالش ور پیش کری ر جس صورت مین مقدمہ سے کی ڈگری ا ایک قانون کی روسی ہو اور شی مقروقہ کا خسارہ ایام

ذ بابو چنتامن سنگہ بابو رام سنگہ وغیرہ اصلاسان بنام راجہ بجی گوبند سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۶ مئی سنہ ۱۸۴۳ع

ر. در مادہ سوال الیس جینڈر مجموعہ وار ۱۹ مئی سنہ ۱۸۴۶ع

س ق ، سنہ ۹۹ ع

(168)

قرقی دوسری آئین کی مطابق ہوا ہو تو مدعیکو زر
بامید استرداد دیگر مذکور کی اور خسارہ ایام قرقی کی
بھی پانیکی لئی ایک ہی مقدمہ مین نالشی ہونیکا اختیار
نہین ہی ؀

جسصورت مین کہ ایکہی مقدمہ واسطی استرداد دو حکم کی مرجوعہ ہو سکتا ہی

جس صورت مین کہ مطابق قانون چہارم سنہ ۱۸۴۰ع
کی کوئی حکم صادر ہونیکی سبب سے ایک شخص
کسی محال کی چند قطعہ زمینون سے بیدخل کیا گیا ہو ؀
اور جس صورت مین کہ انہین زمین کی دخیل حال
اور دخیل سابق کی درمیان درباب نشان دہی
انہین زمینون کی تکرار وقوع مین آکر ایک کہتا ہو
کہ وی اراضی فلانی محال کی علاقہ کی ہین اور دوسرا
کہتا ہو کہ نہین بلکہ وی فلانی محال سے متعلق ہین ؀ تو ایسی
صورتمین دخیل سابق یعنی مدعی کو اختیار ہی کہ
کل زمینون کی نسبت دخل پانیکی دعوی ایکہی مقدمی
درپیش کری ؀

ش ف ۲۲۵ ۱۰ع
ز آدرمنی بیوہ اسلاف بنام جگرناتھ چودہری وغیرہ رسالہ سان ۲۷ فروری سنہ ۱۸۴۸ع
ص رام رتن رای وغیرہ سابلان ۲۵ اگست سنہ ۱۸۴۷ع

اگر مدعاعلیہ نے کسی دو کھنڈ زمین پر بصورت رعیت
کی دخیل رہکر ایک کھنڈ کا خزانہ ادا کرتا ہو اور دوسری
کھنڈ کو بطریق لاخراج کی اپنی دخل مین رکھکر کبھی
اُسکا خزانہ نہ دیتا ہو تو مالک زمین کو اختیار ہی کہ اُسکی
عرضی دعوی کی ذریعی دونون کی نالش ایک واسطی
تشخیص خراج ادیہ قطعہ لاخراج کی اور دوسری واسطی
جمع بندی کرنی قطعہ خراجی کی معًا داخل عدالت
کری ض

ایک مقدمہ واسطی چند قطعہ زمین کی جو ایک ہی سند کی بابت ہو جایز ہی گو تواریخ اخراج مختلف ہون

جس صورت مین کہ اُسکی حقیت کی وسیلی
زید کو اوپر کسی قطعہ زمین کی ایک گونہ دخل حاصل
رہا ہو اور اُسکو عمرو مختلف تاریخون مین اُن زمینون
سی اخراج کیا ہو تو زید کو بنام اخراج کرنی والی یعنی
عمرو کی کل زمین کی بابت ایکہی نمبر مین نالش اپنی
عدالت مین داخل کرنی جایز ہوگی ط

ایک عرضی دعوی با میعاد والہ یا دوتی دو جایداد کی جو بابت دو پرگنا ون کی ہو

مگر اگر زید بنام عمرو کی کسی کی جایداد پر کسی

ض در مادہ سوال دوارکاناتھ سنگہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۹ع
ط رام رتن رای وغیرہ ... ۲۶ اگست سنہ ۱۸۶۹ع در مادہ سوال مسماۃ سبیل منی
دیبہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۸۶۸ع

ڈگری کی مطابق (جو عمرو مذکور کی اوپر اُسکو یا
اُسکی کسی ہمرکی کو حاصل ہوا ہو) دخل پانیکی لئی
عرضی دعوی گذرانی اور اسی عرضی دعوی مین ایک
نالش اور بھی دربابِ دخل پانی اوپر ایک دوسری جایداد کی
کہ جسکی عمرو مذکور نی اسکو بیدخل کردیا تھا ایک شامل
عدالت مین درپیش کری تو اسطرحکی دونو دعویونکی
معاً نالش بذریعہ ایک عرضی دعوی کی عدالت مین
نامنظور یعنی نین سنت کی قابل ہوگی ظ کیونکہ بنای
دعوی زید کا بہ نسبت دونو جایداد کی ایک حقیت
کی وسیلی سی نکلین ہی *

جس صورت مین کہ دو محال کی دو مالک
شراکت دار کہ ہر ایک محال کی نسبت دونو
بالاشتراک مالک رہی ہون اور ایک اُن مین سی
خزانہ سرکار، جو اُن دونون پر واجب ہی ادا کرسکی،
اور دوسرا تنہا بالکل خزانہ باقی ادا کری تو ادا کرنیوالی
شریک کو اختیار ہی کہ جسقدر مبلغ دونو محال کی

ظ بابو چنتامن سنگھ وغیرہ اپیلانٹ بنام راجہ جی گوبند سنگھ وغیرہ رسپانڈنٹان
۹ مئی سنہ ۱۸۶۵ء و ۲۳ مئی سنہ ۱۸۶۵ء

خزانہ کی بابت اپنی شریک مذکور کی طرف سی
سرکار مین ادا کیا ہووی نالش اُسکی معاً ایکبارگی
ایک ہی مقدمی مین دوپیش کری غ

ہر ایک سال کی خزانی کی لئی ایک نالش
ہوسکتی ہی پر جب دو چار برس کی خزانی کی بابت
نالش کرنی ہو تو مدعی کو اختیار ہی کہ چاہی ایک شامل
نالش کری یا ہر ایک سال کی خزانی کی نالش الگ
الگ دوپیش کری غ

جس صورت مین کہ ایک محال کی چند شرکا اپس
مین بٹوارہ کر کی محال مذکورہ کی ایک ایک حصی پر
دخیل رہی ہون تو گو کلکٹری مین محال مذکورہ کا بٹوارہ ظاہر
نہ ہوا ہو اور اُسکی خزانی کی داخلی مین لفظ شی اجمالی کا لکھا
رہی تو بھی ہر ایک شریک اپنی اپنی حصی کی بابت
نالش بنام رعیت یا اجارہ دار کی اُسکی عدالت مین
الگ کرنیکا اختیار رکھتا ہی ف

ہر ایک سال کی خزانی کی نالش جداگانہ ہوسکتی ہی

شرکا ایک محال کی جنہون نی محال مذکورہ کو اپس مین بٹوارہ کر لیا ہو انکی نام جداگانہ نالش جائز ہوگی

ع جگت چندر مکھوپدھیا وغیرہ سائلان ...
غ در مادہ سوال سید کرامت علی متولی ۳۰ جولائی سنہ ...
ف رام نراین دت و دوارکا چرن دت اپلانٹان بنام سرد چندر بوس وغیرہ رسپانڈنٹان
... اپریل سنہ ...

مدعی جو ڈگری زر یا منفعتی کی مدعا علیہ کی زمین کی اوپر جاری کرنی چاہی اسکو نام ہر ایک وصول اُس زمین کی الگ الگ نالش کرنی ضروری ہی

ہر جس صورت مین کہ ایک کو ایک کی نام ہر ڈگری زر یا منفعتی کی بابت حاصل ہوئی ہوئے اور وہ زر یا منفعتی کسی زمین یا شی یا کسی علاقہ سی رکھتی ہوئے تو اگر ڈگریدار مذکور مدیون کی کسی زمین کو بجواے زر ڈگری وصول کیا چاہی تو اسکو اس مطلب کی لئی اس زمین کی الگ الگ دخیل کی نام ہر علیحدہ علیحدہ نالش کرنی بہتر ہوگی کیونکہ چونکہ دخل مالکانہ ہر ایک شخص کا الگ طریقی پر ہو سکتا ہی اسلئی چاہئی کہ ہر ایک شخص اپنی طرف سی جواب دہی بھی الگ کرنی کا اختیار رکھتا ہووی ق

رعایا جو باہم ملکر ایک قبولیت لکھدی ہون اُنکی نام پر معًا ایک نالش کرنی جائز ہی

جس صورت مین کہ کئی رعیت باہم ملکر کسی زمیندار کو ایک قطع قبولیت اپنی اپنی دستخط سمیت لکھ دئی ہون اور اُسی قبولیت کی بابت ایک دوسری کی طرف سی ضامن رہی ہون تو زمیندار مذکور کو اُن سبھوں کی نام ہر ایک شامل نالش کرنیکا اختیار ہی ک

ق موہن رام چودہری وغیرہ اصلا مان بنام تلک چند ساہو وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۵۹ع کا فیصلہ باب ۲۸

ک درمادہ سوال ابنہ چند رای ۱۱ اگست سنہ ۱۸۴۷ع کا صدر دیوانی کل کتی اصلا ست بنام غلام مندل رسپانڈنٹ ۷ جون سنہ ۱۸۵۹ع

ایک بنا کا دعوی بنام الگ الگ بشرکا کی

پرگنہ آمیرابادونشامل تھا چار زمینداری کو ہر ایک زمینداری کا ایک ایک زمیندار الگ الگ تھا، اور مدعی اور اسکی ابا اجداد کو ادہر حصہ رقم آٹھ آنہ نسبت تیرہ تعلقہ کی جو انہین چار زمینداری مذکور مین تہی ہوئی تہی بذریعہ ایک علاقہ مقرری کی دخل حاصل تھا، اور وہ زمینداروں مین سی ہر ایک کی زمینداری مین جسقدر زمین تہی اسکی مقدار مطابق الگ الگ خزانہ ہر ایک کو ادا کیا کرتا، اتفاقاً زمینداران مذکور نی اُن تیرہ تعلقہ کی آٹھ آنہ حصی کی مقرری علاقہ سی اُسکو اخراج کیا اور وہ بنام اُن چاروں کی ایک ہی عرضی دعوی کی ذریعی نالشی ہوا مدعا علیہون نی یہہ عذر لکھا کہ مدعی مذکور کو ہم مین سی ہر ایک کی نام پر الگ الگ نالش کرنی مناسب تھی ۔ پر صاحبان صدر نی اپنی فیصلی مین لکھا کہ ایک شامل نالش بنام چار شخص کی کہ جنہون نی فریادی کو اسکی اپنی دخلی شئی سی اخراج کیا ہی، بذریعہ ایک ہی عرضی دعوی کی ہونی جایز ہی

ل گوپال چندر چودہری اپیلانٹ بنام مسٹر کورجن اور رام کمل داس رسپانڈنٹون کے
۱۶ اگست سنہ ۱۸۴۰ع

ایک عرضی دعوی میں مختلف دعوون کا مندرج ہونا

(۱۱۱)

اگر کسی کی ایک عرضی استغاثہ میں کئی الگ اور مختلف دعویان جو اب میں ایک دوسری کی رو سے نہایت مختلف ہیں مندرج رہیں تو وہ عرضی بسبب اندراج مختلف دعوونکی باطل ہو گی اور اگرچہ وہی مدعی اور وہی مدعا علیہ کہ جنکی نام عرضی مذکور میں مندرج ہیں اُن سب معاملۂ مختلفہ کی بابت لین دین کئی ہون تو بھی اُن مختلف دعویان کی تجویز صاحبان عدالت ایک شامل نہین کرینگی ۔

کیونکہ اگر زید عمرو کی نام ہر عرضی دعوی واسطی دخل پانی او پر زمین بیع بالوفا یعنی رہن منہ واسطی کی عدالت مین داخل کری اور اسی عرضی مین ایک جہاز کی اسبٹز اد نیلا کی بھی درخواست کری تو اسطرحکی متباین دعوون کی متضمن عرضی نامنظور ہوگی ۔

مختلف ماہیتونکی دعویان بنام ایک ہی مدعا علیہ کی

اگر زید عمرو کا وصی ہو اور بکر کو پہلی عمرو کی ساتھ اور اُسکی وفات کی بعد زید مذکور کی ساتھ اسکی بیج کی علاقی کی بابت داد و ستد رہا ہو اور بعد اسکی بکر مدعی ہو کر عرضی استغاثہ بنام زید کی دو طرح کی دعوون سمی

ایک درباب داد و ستد کی جو درمیان اسکی اور زید مذکور کی تھی اور دوسری درباب لین دین کی جو عمرو متوفی کی ساتھہ رکھتا تھا ۔ گذرانی ۔ تو ایسی دونو دعوی کی ایک شامل نالش عدالت مین مذبرا نہو گی ۔ کیونکہ صورت مذکورہ مین اگرچہ واضح ہی کہ دونو دعوی کی جوابدہی زید ہی کی ذمی ہی پر ماہیت دونو کی ایک دوسری سی نہایت متباین ہی ۔ زید کی اپنی علاقہ حق کا مقدمہ الگ ہی ۔ اور عمرو کی علاقی کا دعوی کہ جسکی جوابدہی فقط وصی ہونی کی سبب سی اُسپر آپڑتی ہی وہ علیحدہ ہی ۔ اور عمرو کی جایداد وصیت کا کسی معاملہ مین اُسکی وصی کی نج کی معاملات کی ساتھہ ملایا جانا جایز نہین ۔ جس صورت مین کہ چار پانچ شخص مدعی بنام کسی مدعا علیہ کی بالاشتراک ایک دعوی رکھتی ہون اور ایک اُن مین سی اُسی مدعا علیہ پر ایک الگ دعوی تنہا رکھتا ہو تو وہ اپنی اُس علیحدہ دعوی کو اپنی گروہ مذکور کی دعوی کی ساتھہ اکٹھا عدالت مین پیش نہین کرسکیگا ۔

ایک شخص کو بلا ضرورت مدعا علیہ قرار دینا

(112)

جس صورت مین کہ ایک فریق کا نام بطور مدعا علیہ کی ایک مقدمی مین داخل رہی اور اُس فریق کو معاملہ مذکورہ کی اکثر مراتب کی ساتھہ کسو طرح کا علاقہ نرہی اور اسکی سبب وہ بیفایدہ زیربار اخراجات کثیرہ کا ہو جاوی تو اس طرح کی دعوی کا مقدمہ کو گویا گون وچھون کا کہلاتا ہی ؛

نالش بایع بنام مشتریان الگ الگ لاٹ کی

اگر ایک شی نیلام مین بذریعہ الگ الگ لاٹ کی جدی جدی مشتری کی ہاتھہ بیچی گئی ہو تو بایع کو اختیار نہین کہ کل مشتریون کی نام پر الگ الگ دعوی کی کیفیات کی ساتھہ ایک شامل نالش کری ؛

کیونکہ ایک لاٹ کی فروخت کا حال ایک سان نہین ؛ اورکسی مقدمی مین ایک مدعا علیہ ہی کئیک مختلف بنا کی دعوین کا کہ جنسی اُسکو کچہ علاقہ نہین جواب طلب کرنا ناجایز ہی ؛

مقدمہ واسطی سر برا ہی جایداد موصی کی اور وصیا اگر اسمین سی زید کی ساتھہ کچہہ بیچ کیا ہو تو اسکی ابطال کی تنی

ایک عرضی دعوی دو مطلب کی لئی عدالت کی سرشتی مین داخل نہین ہوسکیگی صورت

اسکی یہہ ہی کہ اگر ایک شخص کسی موصی کی
جایداد وصیت کی سربراہی کی لئی وصی کی نام پر
دادخواہ ہووی اور اگر وصی مذکور نی شئی وصیت
مین سی بعض حصہ زید کی ہاتھہ بیچا ہو اُس بیع کی
ابطال کی لئی بھی اُسی دادخواہی کی ساتھہ نالشی
ہووی تو ایسی صورت مین زید مدعا علیہ یعنی مشتری
مذکور کی معاملی کو وصی مذکور کی سربراہی کے
مقدمہ کی ساتھہ کچھہ علاقہ نہین بلکہ مقدمہ اُسکا بالکل
الگ ہی اور وہ اپنی خرید کی مقدمہ کی تجویز جداگانہ
کروانیکا اختیار رکھتا ہی

مگر جس صورت مین عرضی دعوی سی ظاہر ہووی
کہ وصی مذکور فی الحقیقت ازراہ فریب کی خود
شئی وصیت کا ایک حصہ خرید کیا ہی اور یہہ
ثابت ہووی کہ زید مدعا علیہ نی وصی مذکور سی
ایسی شئی مول لی ہی کہ جو اُسنی خود فریباً خرید
کیا تھا تو البتہ وصی مذکور کی ناجایز اشتراکی مقدمی کی
ساتھہ زید کی خرید کا معاملہ ایک شامل داخل عدالت

(113)

ہوسکیگا ۔ کیونکہ اگر وصی مذکور کی خرید نا درست اور باطل ہووی تو اسکا زید کی ہاتھہ بیچنا اُس شئی کا بھی باطل ہو جاویگا۔

جو دعوی بہ نسبت اشخاص شراکت دار کی ہوا رجاع اسکا بنام ایک کی اُنمین سی عدالت مین جایز ہوگا ۔

مقدمہ بنام مدعا علیہون کا جو ایک معاملی مین مشترک دو دوسری مین متفرق ہیں

مثلاً اگر مدعی نی ایکبار بشراکت عمرو کی ولایت انگلینڈ مین بالای جہاز شکر بھیجی ۔ اور پھر دوسری بار عمرو اور بکر دونو مدعا علیہما کی معیت مین افیون جہاز مین بھر کر چین کو روانہ کیا ۔ اور بعد اوسکی دونو دفعہ کی منافع تجارت کی حساب کی بابت ایکہی عرضی دعوی کی ذریعی اُن دونو مدعا علیہما کی نام پر نالش ہوا ہو تو ایسی مقدمی مین ایک قسم داد و ستد کی دونو مدعا علیہما کو جوابدہی کرنی ضروری ہی ۔ پر شامل اُسکی دوسری دعوی ایسی ہی کہ اسکی جوابدہی صرف ایک مدعا علیہ یعنی عمرو مذکور پر ہی ۔ لہذا یہہ مقدمہ بکر کی حق مین مختلف وجہہ ہونیکا ٹھہریگا ۔ کیونکہ جو بنام عمرو کی ہی اُس مین صرف ایک مدعی اور ایک مدعا علیہ ہی ۔ اور جو دعوی

دعوی کی شامل داخل عرضی ہوئی ہی ؏ دربار ایک
مدعی اور دو مدعا علیہ کی لین دین کی ہی ء جنمین
سی ایک یعنی بکر کو بسبب اُس مختلف دعوی
کی نالش کی ناحق زیرباری اخراجات کی ہوتی ہی ء
اور اگر ایک شئی کی بنسبت عمر اور زید کو
بالاشتراک دعوی حاصل رہا ہو تو بہ نسبت اُسی
شئی کی اُن دونو کا دعوی الگ الگ نہین
چلیگا ء مثلاً جس صورت مین کہ زید اور عمرو باہم ملکی
مدعی کو کسی لین دین کی بابت ایک اقرار ملکہد ئی
ہون اور چندروز پیچھی عمرو اُس اقرار سی دست بردار
ہونیکی بعد زید نی بحسب اقرار مذکور کی علاقہ لین دین کا
مدعی مزبور کی ساتھہ جاری رکھا ہو تو پچھلی لین دین کی
بابت زید ہی تنہا مدعا علیہ ہوگا ؏

جس صورت مین کہ جب ہر ایک مختلف ایکہی مقدمی مین متحد کی جانی چاہئین

جس صورت مین کہ دونو فریق یعنی سب کی
سب مدعیان اور کل کی کل مدعا علیہم کسی متنازعہ کی
نسبت دعوی اور علاقہ دار ہون تو اونکو بعض مدعا علیہ کو

؏ مسئلۂ الگ چند املاک ابہارت بنام راجہ راجندر نراین رای رسالہ ۱۹ جون سنہ

(۱۱۶)

گیارھواں باب

فریقان مقدمات

دستور ہی کہ ہر ایک مقدمہ مین جو کہ از روی
آئین کی راست اور جایز ہی ڈگری کسی کی حق مین
عدالت سی اجرا نہین پاتی ہی مگر عندالاحضار اُسکی
خواہ اصالتاً ہو یا وکالتاً ۔ لہذا کسی معاملی کا فیصلہ جو کسی
عدالت دیوانی سی صادر ہوتا ہی تو تعمیل اُسکی
مطابق مندرجۂ رویداد کی صرف مدعی اور مدعا علیہ اور
جو لوگ اُنکی جانشین یا وارث ہین اُن پر واجب
ہوتی ہی ب

اسیلیی سب حاکمان عدالت کو جاننا اِس بات کا
اہم ہی کہ وی کسی معاملی کی فیصل کرنی
مین اُسمین جتنی حقوق اور جتنی علاقی اشخاص
مختلفہ کی ہون سبکی بابت حتی الامکان ایک
فیصلہ اس طرح پر کرین کہ اُس معاملہ کی علاقہ دارون کی

اسکسیکی حقوق کی بابت ڈگری اسکی عدم حاضری مین نہین ہوسکی

تعمیل ڈگری کی کس کس شخص پر واجب ہی

ڈگری کا کل اشخاص علاقہ دار کی حق کی نسبت ہونا ضروری ہی

ب گوپی موھن ٹھاکر وغیرہ اہلاسان بنام رام تنو بوس بر سباہدست ۳۰ جون سنہ ۱۸۲۰ع
دلاور علی خان وغیرہ ست بلان ۵ اپریل سنہ ۱۸۲۶ع

حق مین وہ ہر طرح سے مکمل اور بے نقصان ہو
اور پھر اُس معاملی کی نالش فریاد کی کچھہ احتیاج
باقی نہ رہے ،

کسی معاملہ مین حکم عدالت سی بلاواسطہ نفع یا نقصان جنکو پہنچنی والا ہو وہی فریقان معاملہ ہونگی

بلحاظ مراتب مذکورہ بالا کی چاہئی کہ جو لوگ بنای
معاملہ کی ساتھہ اِس طرح پر علاقہ رکھتی ہین ، کہ
جو کچھہ حکم اُس معاملہ کی نسبت عدالت سی صادر
ہووی اُسی فایدہ اوٹھانی یا نقصان سہنی والی
ہون ، اُنھین کو فریقان معاملہ یعنی مدعی یا مدعا علیہ ہونی
دیوین ، مثلاً اگر کوئی زمین زید کو اِس شرط پر
دی گئی ہو کہ وہ اپنی زندگی بھر مالک رہیگا اور اُسکی
مرنیکی بعد اُس جاگہہ عمرو اُسی شئی پر مالک اور
متصرف رہیگا ،

اور بعد اُسکی بکر اگر دعوی کری کہ مین اُس
شئی کی کل کا علی الاستمرار مالک ہون ، تو ایسی
صورت مین زید اور عمرو دونو کو ایک فریق یعنی
مدعا علیہ ہونا چاہئی کیونکہ ایسی معاملہ کی ڈگری اُن دونو کی
حق کی برعکس صادر ہونیوالی ہی ،

بہرحال اشخاص کو شئی متنازعہ کی ساتھ علاقہ رہا ہووی فریقان معاملہ مین داخل نہونگی

اور بعض صورت ایسی ہوتی ہی کہ اُس مین
اگرچہ عمرو کو شئی متنازعہ کی ساتھ علاقہ حاصل رہتا
ہی پر اُس علاقہ کی نسبت عدالت کی ڈگری
سی نفع یا نقصان نہین ہوتا ہے مثلاً اگر کسی طرح سی
یہہ مقرر ہووی کہ فلانی زمین بعد فوت زید کی عمرو کو
ضرور ملیگی ہے اور اسکی اُسی زید کی حین حیات مین
درمیان زید اور بکر کی در باب ملکت شئی
مذکورہ کی معاملہ عدالت مین درپیش ہو ہے تو ایسی
صورت مین عمرو کو زمین مذکورہ کی ساتھ علاقہ ہی
پر وہ بکر کی عرضی دعوی کی مدعا سی کچھ علاقہ نہین
رکھتا ہے اور مقدمہ مذکورہ کی ڈگری سی عمرو کی حق مین
کچھ نفع یا نقصان نہین ہے لہذا ایسی مقدمہ مین عمرو کا
متخاصم ہونا ضرور نہین ہے

جنکی اوپر ڈگری جاری ہوسکتی ہی یا جنکی اوپر حسب
استدعا فریادی کی حکم عدالت صادر ہوسکتا ہی یا شئی
متنازع کی ساتھ جنکو علاقہ یا اختیار اس طرح پر حاصل
ہی کہ اوس اختیار یا علاقہ کی سبب ڈگری عدالت کی

تعمیل اوسپر واجب ہوسکی ، اور وی لوگ کہ جنسی
ایک منفعت یا یافتنی ہو یا کوئی خدمت انجام
پانی والی ہو ، فی الجملہ جو اشخاص کہ مطالب معاملہ یا شی
متنازعہ کی ساتھہ علاقہ رکھتی ہین ، وے معاملہ کی
فریقون مین داخل ہوینگی ،

جتنی لوگون کا علاقہ خود عرضی سی اوپر کی مذکور
مطابق ظاہر ہو فریادی کو لازم ہی کہ اُن اشخاص کی
نامون کو بقید اقسام فریق کی اپنی عرضی مین مندرج
کری *

اور جاننا چاہی کہ اگر فریادی نی کسی دوسرے
شخص کو اپنا فریق ثانی قرار دیکر بنام اوسکی عدالتمن
نالشی ہوا ہو اور کسی شخص ثالث کو کہ جسکو اوس
مقدمہ مین عین مدعا علیہ کی طرح علاقہ حاصل ہی مدعا علیہ
کی شامل فریق ثانی مین داخل نکری تو باوجود حاصل
کرنی ڈگری بنام مدعا علیہ کی وہ ڈگری بہ نسبت
شخص ثالث کی بی اثر ہویگی اور بھی مدعا علیہ وغیرہ
اشخاص کہ جنکو فریادی نی فریق ثانی مین داخل کیا ہی

جن لوگون کو فریقان مقدمہ
مین داخل ہونا ضرور ہو
انکو داخل نکرنیکی صورت
مین قباحتین

عذر لاکر کھو سکینگی کہ تجویز اس مقدمی کی بسبب
چھوڑ دینی فریق علاقہ دار کی کماحقہ نہین ہو سکتی تھی ۔

بعض صورت مین مدعی کی برعکس جو شخص شی متنازعہ پر دعویدار ہو اسکو فریقون مین داخل ہونا ضرور نہین

بعض ایسی صورت بھی ہو سکتی ہی کہ اوسمین
کوئی شخص مدعی کی دعوی کی برعکس شی متنازعہ پر
دعویدار ہووی پر مقدمہ مرجوعہ کی فریقون مین اس سبب سی
داخل نہین ہووی کہ مدعی کو صرف اپنی مدعا علیہ کی
نام پر ڈگری حاصل کرنی منظور رہی ۔ تو اگر فریادی دعوی
اپنا بنام مدعا علیہ کی عذرات رجاع معاملہ کی عدالت کی آگی
ثابت کر سکی تو اوس کو مدعا علیہ پر ڈگری عدالت سی
ملیگی ۔ اور اگر ثابت نکر سکی تو دعوی اوسکا مسترد
یعنی ڈسمس ہوویگا ۔ مگر اس طرح کی ڈسمس کرنی سی
صرف مدعی کی دعوی کی بابت تجویز عمل مین آئی اور
مقدمہ فیصل ہوا اور جو دعویداران کہ مدعا علیہون مین
داخل نہین ہووی نقصان نہین پہنچیگی ت اور اگر

ت وکیل سہ کمار رام بوجن گھوش وغیرہ اپلانٹان بنام بانیسر ناک وغیرہ رسپانڈنٹان ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۱۶ع ۔ راجہ چتر سنگھ اپلانٹ بنام شاہ محمد علی رسپانڈنٹ ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۱۹ع منشا رام اپلانٹ بنام دھان سنگھ وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۲۰ع ۔ مسماۃ سورج کنور اپلانٹ بنام وشتودن سنگھ وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۷ مئی سنہ ۱۸۲۳ع بلرام سنگھ اپلانٹ بنام ہری چرن شاہ رسپانڈنٹ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۲۸ع

میں بعد کوئی شخص ثالث اگر باظہار حقیقت کی
اپنی اوپر شی مذکورہ کی نالشی ہووے تو ہوسکتا
ہے ؛

چنانچہ اگر زید اپنی تئیں عمرو کا وارث قرار دیکر بکر کی
نام پر ایک زمین کی نسبت دخل مالکانہ پانی کی لئی
نالشی ہووے ؛ اور بکر اس عذر سے کہ تئیں نے
اس زمین کو عمرو سے مول لیا تھا اسپر دخل اور قابض
رہا ہووے ؛ تو ایسے مقدمے میں خواہ زید مدعی بنام
بکر کی ڈگری پاوے یا نپاوے دو نو صورت میں
خالد کو اختیار ہے کہ شی مذکورہ کو اپنی ملک قرار
دیکر دعوی عدالت میں درپیش کرے اس عذر کی ساتھہ
کہ شی مذکورہ ہمیشہ سے ہماری ملک ہے ؛
عمرو کو ساتھہ اس شی کی کچھہ علاقہ نتھا ؛

اشخاص جو منشا معاملہ کی ساتھہ علاقہ رکھتے ہیں
ممکن ہے کہ فریادی کی ساتھہ تماماً ہمدعوی ہوں یا جز
دعوی میں اسکی شریک رہیں یا یہہ کہ دعوی انکا
برخلاف مدعی کی دعوی کی ہو اشخاص مذکورہ کا

دعوی برخلاف مدعی کی دعوی کی ہونیکی صورت
مین دو حال سے خالی نہین ایک یہہ کہ بلاواسطہ
دوسرا یہہ کہ ڈگری کی نتیجے کی سبب سے مدعی کی
دعوی کا مزاحم ہونی کا حق دار ہو *

فریقان جنگی درمیان تماماً یا جزواً فریادی کی دعوی کی ساتھہ ہون

مثلاً جس صورت مین کہ مالکان شراکت دار مین
سے ایک شخص شئی متنازعہ پر دخل دلاپانی کی
دعوی سے بنام شخص ثالث کی نالشی ہووی
تو اس صورت مین دوسری شخص کا فریادی کی
ساتھہ تماماً ہمدعوی ہین ث

اور جس صورت مین کہ چند اشخاص فریادی کی
ساتھہ متفق ہو کر کہین کہ شئی متنازعہ کہ جسکو عمرو نی
ناجائز طریقی پر اپنی قبض و دخل مین رکھا ہی درحقیقت
ملک زید متوفی کی تہی ، اور متوفی مذکور نی بذریعہ
وصیت نامہ کی انتقال شئی متنازعہ کا کیا ہی ،
ہر اشخاص مذکورہ مین سے ہر ایک اُس وصیت نامہکی

ث صاحب کلکٹر باقرگنج اسلاسٹ بنام امداسی چودھرا بن رسانیدہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۹۱ ع
اور مان سنگھ وغیرہ اسلاسان بنام صاحب کلکٹر ضلع پٹنہ مورخہ رسانیدہ ماہ ۲۶ جولائی
سنہ ۱۸۹۳ ع نشئہ رنزاین بابھنیا اسلاسٹ بنام بھرت چرن ستیتی رسانیدہ ۳۰ دسمبر
سنہ ۱۸۹۳ ع

مفہوم کو اپنی مطلب کی طرف منسوب کر کی
کہتا ہو کہ از روی وصیت نامی کی ستی منازعہ کا
بانی والا مین ہون ۔ یا جس صورت مین کہ اشخاص
مذکورہ بالاتفاق زید کا بلا وصیت مرجانا ظاہر کرین اور
اُن مین سی ہرایک کہی کہ مین تنہا متوفی کا وارث
اور جانشین ہون اُن صورتون مین دعوی اشخاص
مذکورہ کا فریادی کی دعوی کی ساتھہ صرف
جزواً یعنی عمرو مذکور کی دخل و تصرف کی برخلاف
ہوتی ہین ۔ منتفق ہوتا ہی ۔ اور اس طرح ہر عمرو کی
دخل و تصرف کی خلاف مین دعوی اُن اشخاص کا
بذریعہ ایکہی دلیل و گواہی کی ثابت ہونا ضروری ۔
مگر باقی مراتب مقدمہ مین ۔ وہی کیا آپس مین اور
کیا فریادی کی ساتھہ مختلف ہین ۔ اور ہر ایک کو
اُن مین سی اپنی الگ دلیل عدالت مین پیش کرنی
لازم ہوگی ۔

فریقان جو بلا واسطہ دخل و تحقیق کی مزاحم ہو سکتی ہین

ہر جس صورت مین زید جایداد منازعہ پر دخل
یا اُسکی محاصل سی ممتنع ہوتا ہو ۔ یا اس طرح کی

یت اُس مین رکھتا ہو کہ فریادی اپنی دعوی کی
ری بانی کی صورت مین حقیت زید کی غالباً زائل
کم ہو جایگی تو زید کو بسبب دخل مدعا علیہ کی
سیہ مزاحم ہونیکا بلا واسطہ حاصل ہوگا

فریقان جو ہوز لیہ کسی دوسری کی غیر مزاحمت وصل وصل کی نسبت کر سکتی ہین

اگر فریادی بنام مدعا علیہ کی کہ جسکو اُسکی ساتھ
واسطی کسی غیر کی علاقہ معاملہ کا حاصل ہی ڈگری
دی اور مدعا علیہ کو اس ڈگری کی سبب جسقدر
نقصان عاید حال ہوا ہو اُس نقصان کی جبر نقصان
سی شخص ثالث سی پانیکا استحقاق حاصل ہو تو اس
شخص ثالث پر ضمناً خسارت معاملہ بابت ڈگری
مذکورہ کی عاید حال ہوتی ہی لہذا لازم ہی کہ شخص
ثالث بھی ابتداً فریقان معاملہ مین داخل ہو کر عدالت
کی آگی حاضر آوی تاکہ مدعا علیہ کی مقدمہ ہار نیکی
صورت مین جو دعوی منجانب اُسکی بنام شخص ثالث
مذکور کی عدالت مین دربیش ہونی والا ہو تجویز
اُسکی بھی اسی ایکہی ڈگری کی وسیلی عمل مین آویگی
جو اشخاص کہ فریادی کی ساتھ بدعوی بر معاملہ

بردواری مین اُسکی شریک ہونی سی ناراض ہین تو
مناسب ہی کہ مدعاعلہ کی فریق مین داخل کئی جاوین
اور البتہ جو کوی کہ فریادی کی دعوی سا تھہ کسی
بابت مین اتفاق نہین رکھتا ہو مدعا علہ کی فریق مین
شامل کیا جاویگا ج

مقدمات بابت اشیای منقولہ وصیت نامہ کی

مقدمات جو در باب بابی اشیای غیر منقولہ
مندرجہ کسی دستاویز یا وصیت نامی کی رجوع ہووین تو
جن لوگونکو بذریعہ اُس دستاویز کی انہیای مزبورہ پر
دعوی ہوے اور جنکی قبض و دخل مین اشیای مذکورہ
برخلاف مضامین وصیت نامی کی موجود ہون وے
سبکی سب اُن مقدمات کی متخاصمین بنینگی ؛

جس صورت مین کہ آئین مطابق دعوی بہ نسبت امانت داری کی ہو

اور کبھی ہوتا ہی کہ کسی مقدمی مین ایک شخص
شی متنازعہ پر آئین مطابق دعویدار ہوتاہی پر وہ
درحقیقت مدعی نہین بلکہ مدعی کا امانت داری ہو وہ
شخص بھی اُس مقدمہ کی متخاصمین مین داخل ہودیگا
کیونکہ اگر اوسکو متخاصمین مین نہ لاوین تو بعد انفصال

ج ادمان سنگہ وغیرہ اسلامسان سام صاحب کلکٹر ضلع بلندہ وغیرہ رسساندسان ۲۹ جولدی
سنہ ۱۸۱۴ع

مقدمہ مذکورہ کی بزورِ اسناد جو اسکی پاس ہین اپنی طرف سی الگ نالش کسو حق کی پانیکی لئی کرسکتا ہی*

چنانچہ اگر زید بامید ابطال بیع کسی زمین کی بنام عمرو کی کہ جسکی ناتھہ زمین مذکورہ بکر کیطرف سی بنامی طریق پر بیچی گئی ہی نالشی ہووی ساتھہ اس اظہار کی کہ یہہ زمین میری ہی اور بکر میری طرف سی بنامی طریقی پر اوسپر دخیل تھا تو ایسی صورت مین بکر کو بھی متخاصمین مین داخل ہونا چاہئی ح

جس صورت مین ایک شخص دوسری کی طرف سی گماشتہ بکر کسی شی کا کی بابت اقرار لکھہ دیا ہو

جس صورت مین زید نی عمرو کیطرف سی گماشتہ بنکر بکر سی کسی شی کی بابت اقرار کیا ہو یا لکھہ دیا ہو اور عمرو مذکور اوسی اقرار کی عبارت سی یہہ ثابت کرسکی کہ زید درحقیقت میرا گماشتہ تھا تو اوسکو اختیار ہی کہ نام زید کا متخاصمین مین شامل نکر کی خود تنہا اوسکی اقرار کی ایفا کی لئی نالشی ہووی*

ح حکمنامہ ۱۹ سنہ ۱۸۴۴ مئی ۳ ساہب رسد الہ عبد سید بنام اسلامساں بزہ و ۲ حکمنامہ نمبر ۶۲۴ ۱۸۴۴ سنہ اپریل ۱۱ بمقدمہ رسسا تری بمو ناتھہ لوک بنام ابہلاست این برا ہو جو تاراسندری

جس صورت مین کہ گماشتہ عمرو کی مقدمہ بنانا ضرور ہی

پر جس صورت مین کہ عمرو ثابت نکرسکی کہ زید مذکور میرا گماشتہ تھا تو عمرو کو ضرور ہی کہ زید کو مدعی یا مدعاعلیہ کی شامل کرکی متخاصمین مین داخل کرلیوی نہین تو زید مذکور خود بنفسہ ایفای اقرار کی لئی عدالت کی آگی عرضی استغاثہ گذران سکیگا *

جس صورت مین کہ اصل فریادی کا فریق بنانا ناگزیر ہی

اگر زید گماشتہ اپنی نام سی پر درحقیقت متجانب عمرو کی کہ جسکا وہ گماشتہ ہی ایک بابت کا اقرار کرکی یا لکھہ دیکی اوس اقرار کی ایفا کی لئی نالش عدالت مین درپیش کرنی چاہی تو زید کو لازم ہی کہ عمرو کو متخاصمین مین شامل کری *

مقدمات واسطی حساب کے

درصورتیکہ چند اشخاص درباب محاسبہ لینی کی کسی پر نالشی ہووین تو جتنی اشخاص کہ حساب یا شی حسابی کی سات دعوی رکھتی ہوون ان سبھون کا نام متخاصمین مین داخل ہونا ضروری ہی کیونکہ ہر ایک شخص اپنی حصی کی مطابق الگ الگ

فح بجناسہ گھتک اسلاب بنام فقیر چند رسالہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ع تار اسد ازی جودہراین اسلاب بنام لوک ناتھ متوفری رسالہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۴۹ع

حساب کی نالش کرنی سی مدعا علیہ کی نہایت
زیر باری متصور ہی ۔

جس صورت مین ایسا ثابت ہو کہ حساب چاہنی والی گروہ مین بعضی اشخاص ازروی حساب کی حساب کرکی اپنی حصی پا چکی ہین تو وی متخاصمین مین داخل نہین ہو سکینگی ، مثلاً درصورتیکہ بعضی حصہ دار لوگ اپنی حصی سمجھہ لینی کی بعد حصہ دارون مین سی اگر ایک شخص اپنی حصی کی لئی نام اپنی اوس جایداد کی عدالت مین نالشی ہووی تو جو لوگ کہ قبل حصہ اپنا پا چکی ہین وہی احد المتخاصمین نہین بننگی *

جس صورت مین کہ غیر حاضر فریقون کی حق مین مرور راہ ثابت ہو

بیع مکمل یا فک رہن کی معاملی مین مبلغ رہن سی جتنی شخص دعوی رکھتی ہون ، یا شئی مرہونہ کو رہن سی چہڑانی مین جو اشخاص کہ شراکت دار ہون سبہون کو متخاصمین مین داخل ہونا چاہئی ، اگر کوی مع مکمل زید واین کو دیگری بنام عمرو دیون کی حاصل ہوئی ہو ، اور بعد اسکی شئی مرہونہ کو رہن سی

مقدمہ بابت بیع مکمل یا فک رہن کی

جہاں کی لئی بکر نام زید کی نالشی ہو وے
تو اُس مقدمہ مین بکر مذکور جو پہلی دفعہ کی مقدمہ سے علاقہ
نہین رکھتا تھا اور عمرو کی نسبت قوی تر دعوی
رکھتا ہی زید مذکور پر ڈگری پا سکیگا

مقدمات تقسیم شی اجمالی

شی اجمالی کی تقسیم کی لئی مقدمہ درپیش ہونی
سے جتنی لوگ شی مذکورہ پر دعویدار ہون اور بصورت
صدور ڈگری کی جتنی لوگون کی ملکیت متبدل ہونیوالی ہو
سبھون کو متخاصمین مین داخل ہونا ضرور ہی

مقدمات درباب ابطال احکام صدورہ محکمہ فوجداری کی مطابق قانون ۱۵ سنہ ۱۸۲۴ع

قانون ۱۵ سنہ ۱۸۲۴ع کی مطابق محکمہ فوجداری سے
حکم صادر ہونی سے اس حکم کی ابطال کی لئی
اگر مقدمہ درپیش ہووے تو جو لوگ کہ عندالاجرا حکم
مذکور کی عدالت فوجداری کی آگی متخاصمین تھی
اُن کو یا اُنکی قائممقامون کو متخاصمین مین داخل ہونا
ضرور ہی

تین شخص اجارہ دار مین سے دو شخص

اگر تین شخص بالاشتراک اجارہ دار ہو اور مطابق

ف جھبیدی لعل اسلامت بنام بابو کشن پرشاد رسپانڈنٹ ششم اکتوبر سنہ ۱۸۴۱ع
ر گوروداس رای وغیرہ اسلامت بنام منشی مفیض الدین وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۹ جون
سنہ ۱۸۴۲ع

مخوای اجارہ نام کی کسی دعوی کا مقدمہ ورپیش کیا
چاہیں تو اُن میں وہ ایک شخص کو اختیار نہیں کہ
ایک یا دو شراکت دار کو چھوڑ کر نالشی ہووین یا ہوویں

اجارہ دار کی مقدمہ میں جو مدعا
میں پٹہ دہندہ کو طرف ہونی
اس معاملی کا ہونا ضرور

اور اگر کوئی پٹہ دار رعیت اپنی اجارہ لی ہوئی
زمین کی بابت کسی استحقاق کی (جیسا کہ کسی
ہمسایہ کی زمین پر سے رستہ پانیکا استحقاق) نالش
دربیش کری تو اُس مقدمہ میں پٹہ دینی والے
زمیندار کو بھی متخاصمین میں داخل ہونا لازم ہی ورنہ
اگر مدعا علیہ کو پٹہ دار مدکور پر ڈگری حاصل ہووی تو بھی
پھر سہ دینی والا زمیندار اپنی طرف سے نالش بنام
مدعا علیہ مذکور کی کرسکیگا اور ایسی اگر کوئی شخص
بنام پٹہ دار کی نالشی ہو کر ڈگری حاصل کری اور
پٹہ دہندہ متخاصمین میں داخل نہ ہو تو تعمیل اُس ڈگری
کی پٹہ دہندہ واجب نہو گی ز

جس صورت میں کہ اجارہ دار
اپنی اجاری کی زمین
دخل پانی کی لئی نالشی ہو
تو دہندہ پٹہ اجارہ ضرور مدعا علیہ بنیگا

اگر کوئی شخص کسی پٹہ دار کو اُسکی اجارہ لی ہوئی
زمین سی اخراج کری کہ پٹہ دینی والا در حقیقت

ز کنور راندر جیت چودہری اسلامت بنام راد ھاکشن رسیا مدت ۷ فروری سنہ ۱۸۶۷ء

مالک زمین نہ تھا تو اور یہ وارث مذکور بنام اُس اخراج
کرنیوالی کی عدالت مین نالشی ہووے تو
تو اُسکو چاہئے کہ پٹہ دہندہ کی نام کو مدعا علیہ کی شامل
کرکی دونو کو طرف ثانی بناوی کیونکہ یہہ معاملہ
بہ نسبت اُسکی ملکیت کی درپیش ہوئے ہے
اور اگر پٹہ دار مذکور مقدمہ ہاری تو اُس پٹی کی تادرستگی
کی سبب سی جو نقصان سہا ہو ش اُسکی
لئی پٹہ دہندہ کی نام پر نالشی ہو ویگا

اور ایسے ہی اگر زید نی عمرو کی ہاتھ اپنی بیدخلی
زمین کو بیچا ہو اور عمرو مذکور کو دخل پانی کی لئی
شئی مذکورہ کی دخیلکاروں پر جو کہ بائع یعنی زید
مذکور کی ملکیت کی منکر ہو کر عمرو کو شئی مذکورہ پر
دخل نہ دیوین نالش کرنی پڑی تو عمرو زید کو احد المتخاصمین
بناویگا کیونکہ یہہ مقدمہ درحقیقت اُسکی ملکیت کی
نسبت درپیش ہی ش

در مادہ سوال مستفسرہ عدالتی بتاریخ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ع جگمانند سنگھ وغیرہ اپیلانٹان بنام سید عبداللہ رسپانڈنٹ ۳ مئی سنہ ۱۸۴۶ع وزیر علی وغیرہ اپیلانٹان بنام شمشیر علی وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ جون سنہ ۱۸۴۹ع

ش مسماۃ رما بائی اپیلانٹ بنام مسماۃ ریبتی وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۴۸ع

مقدمہ تنازعہ ملکیت میں رعایا کا داخل متخاصمین ہونا ضرور نہیں

شی متنازعہ کی بتہ دار رعایا وغیرہ کو جو بزر یعی ایسی لوگون کی ملکیت کی حقدار ہون کہ انکی ملکیت کی صحت کی باب مین تنازعہ عدالت مین دایر ہی اُس صورت مین متخاصمین مین داخل ہونی کی ضرورت نہین ہی ۔ مگر جس صورت مین کہ انکی فرعی حقوق بہت قیمتی ہون تو متخاصمین مین شامل کئی جائیگی ۔ پر اگر اُس مقدمی کی فریقون مین داخل نہون تو انکی حقوق فیصل عدالت سی منفسخ نہونگی جس صورت مین کہ زید نی عمرو کی ہاتھہ ایک ایسی زمین کو بیع کیا کہ بایع مذکور کی طرف سی بکر اُسی زمین کا بتی دار ہی ۔ اور اُسی زمین پر دخل پانی کی لئی مشتری عمرو مذکور بنام زید بایع کی مستغیث ہوئی ، تو اُس مقدمہ مین بکر بعتی بتی دار مذکور کو متخاصمین مین داخل کرنا مدعی مذکور کو ضرور ہی ۔ کیونکہ شی خرید پر دخل عمرو کا بذریعہ اُسی بتی دار کی ہوویگا ص

جس صورت مین اراضی بنام مشتری کی نکی اشتراکی داخل کی خزانہ کی بابت ہو

اگر کسی زمین خراجی کی خریدار کی نام مین مبلغ

ص بھیرو چندر مجمودار بنام کشن سندر گوپال شی مساہدت ۱۷ جون سنہ ۱۸۶۵ ع

خزانہ (کہ جس میں کا بعض حصہ قبل اشتہار خریدار مذکور کی اور بعض حصہ بعد خرید کی باقی پڑا ہو) کی نالش ہووی تو جو استحکام کہ خزانہ چرھنی کی مدت تک زمین مذکور پر دخیل رہی ہوں خریدار مذکور کی شامل مدعا علیہ ہونگی ض

جس صورت میں زمیندار کو فریق معاملہ ہونا ضروری

اگر کسی زمین لاخراج کی بابت مقدمہ ہووی تو اسکی مالگذاردار یا زمیندار (کہ جسکی ملکیت کی نسبت مقدمہ زیر تجویز ہی) کی غیر حاضری میں جہہ تجویز اور تحقیقات اُس معاملہ کی عمل میں نہ آوینگی اور اسلئی زمین مذکور کی نسبت جب اس بات کی تحقیقات کا مقدمہ درپیش ہووی کہ آیا وہ خراجی ہی یا نہیں تو اُس میں بھی وہ زمیندار یا مالگذاردار کو متخاصمین کی شامل عدالت میں حاضر آنا ضروری ہی

جس صورت میں کہ تحقیقات لاخراج اور خراجی ہونی کی واقع ہو

اگر ط فریادی اس دعوی سی نالشی ہووی کہ کسی منازعہ خراجی ہی اور وجہی زمیندار کی طرف سی

ض جان برووک اسلاٹ بنام برموہن رای ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع

ط برکیت سرکار وغیرہ فریادیان بنام برماشندرای رسنادسیان ۵ اجولای سنہ ۱۸۴۷ع در مادہ سوال مدن موھن خان ۲۰ مئی سنہ ۱۸۴۷ع بابو برانناتھ چودہری اسلاٹ بنام انروودہ پرشاد رای رسپانڈنٹ ۵ مئی سنہ ۱۸۴۸ع

اجارہ پٹہ بہ نسبت شے مذکورہ کی حاصل ہی اور
مدعاعلیہ ظاہر کری کہ شے متنازعہ لاخراج ہی اور
مجھی زمیندار سے اسکی لاخراجی سند ملی ہی تو ایسی
صورت مین رای حاکمونکی یہہ ہی کہ اگر لاخراجے
سند دینی والا زمیندار یا پٹہ دینی والا زمیندار منجملہ
کی شامل عدالت کی آگی حاضر نہ ہو تو مدعی کے
پٹہ یا سند مذکورہ کی صحت و غیر صحت کی تجویز نہین
کی جایگی ؛

نالش بہ نسبت جایداد نابالغ کی

اگر کوئی شخص کسی نابالغ کی جایداد سی کچھہ مبلغ
دلا پانی کی دعوی سے نالشی ہونی چاہی تو چاہئی کہ
جو شخص سربراہ کار جایداد مذکورہ کا ہو اوس کو مدعاعلیہ
گردانی ؛

درجہ اول کی ورثہ کی دست بردار ہونی کی صورت مین مدعی کی وراثت نالشی ہونا

جو شخص بہ نسبت کسی جایداد کی مدعی وراثت
اس اظہار سے نالشی ہو کہ درجہ اول کی وارث
کی جایداد مذکورہ سے دست بردار ہونی کی سبب
شے مذکورہ میرا حق وراثت ہی تو اوسکو
لازم ہی کہ درجہ اول کی وارث مذکور کو بھے

مدعا علیہون کی شامل عرضی دعوی مین مندرج کرے ظ

اگر زید واسطے ادای دین عمرو کی کوی چیز کفالت مین رکھے یا تمسک لکھ دیوے اور عمرو اوس چیز یا تمسک کو بکر کی ہاتھہ انتقال کرے تو اگر بکر اوس مبلغ کی لئے بنام زید کی عدالت مین نالشی ہووے تو دستور عدالت کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بکر عمرو کو بھی احد المتخاصمین بناویگا ع پر در صورت صحت اسباب کی شاید عمرو کو صرف مدعا علیہ گردانیگا اور اپنی شامل مدعی نہین بناسکیگا اگر غلطی سے عمرو کا نام مدعا علیہ کی شامل نہ لکھا ہو اور عمرو بذریعہ درخواست کی معترف ہو کہ یہہ چیز یا تمسک ہمنی بکر کی ہاتھہ انتقال کیا ہے تو غلطی کی اصلاح ہو جاویگی اور بکر عمرو کو اپنی شامل فریادی نہین بناسکیگا غ

کوئی مقدمہ عدالت مین دایر ہوئی سے جتنی لوگ

اگر نالشی ہوئی سے اس مقدمہ مین کفالت مین ہو تو شی والا شخص ہی داخل متخاصمین

جو لوگ ان معاملہ کو نسبت عدالت مین حاضر انا لازم ہے

ظ دیب چند ساہو وغیرہ اصلا مان بنام بردیال سنگہ رسالہدار ۲۴ جون سنہ ۱۸۴۹ء

غ درمادہ سوال بہیجین مندل ۱۷ فروری سنہ ۱۸۴۹ء

غ آینا صفحہ ۲۳۲

اسکی سبھی فریق ہین اونکو عدالت مین صرف حاضر
انا کافی نہین بلکہ انکو ایسی ترتیب کی ساتھہ پیش
ہوا چاہیی کہ اونکی دعوی کی تحقیقات کرنی مین
وقت کچھہ بھی ہاگ نہو ف

مقدمہ چلانا کام فریادیونکا ہی

فریادی لوگ مطابق ضابطہ کی فاعل مقدمہ ہوتی ہین
پس جو شخص مقدمہ کی شروع سی لیکی فیصل ہونی تلک
باہم موافقت نکرسکی تو فریادی بننا اسکا نہایت خطا ہی
اگر بہ نسبت کسی زمین یا غیرہ جایداد زید متوفی کی
عمرو و بکر دو شخص خالد کی نام پر بالاتفاق نالشی ہو کر
عمرو کہی کہ زید نی اپنی حین حیات مین مجھی بذریعہ
وصیت نامہ کی جایداد متنازعہ لکھدی ہی اور بکر کہی
کہ مین ازروی اپنی دین و آئین کی وارث زید
متوفی کا ہون تو ایسی صورت مین ممکن ہی کہ وی
دونو فریادی متفق ہوکر بولین کہ ہم دونو بالاتفاق فریادی
اسلئی بنی ہین کہ اگر مدعا علیہ کا حق ہم دونو کی حق کی
نسبت مرجح ہووی تو وہ جیتیگا نہین تو نہین ہ اور

ف صفحہ مرقومہ ۲۰۵

مدعا علیہ کو ہارنی کی صورت مین ہم مین سی جو ڈگری پاوی اُس سی کچہہ غرض نہوگی ۔ استدعا ہم دونو کی یہہ ہی کہ خالد سی منازعہ سی بیدخل ہونیکی بعد ہم مین سی جس کسیکا حق ٹہریگا وہ دلایا جاویگا ۔

بہراسطرحکی نالش برخلاف انصاف کی ہی ۔ مدعا علیہ کو جاننا اس بات کا اہم ہی کہ کون شخص میری نسبت دعوی دار ہی اور میری دخلی زمین عدالت سی دلاپانیکا دعوی رکھتا ۔ کیونکہ فریادی پر واجب ہی کہ حق اپنا ثابت کری ۔ نہ مدعا علیہ پر ۔ اور اگر فریادی نی شی منازعہ پر مدعا علیہ کی نسبت بہتر استحقاق اپنا ثابت نکرسکی تو شی مذکورہ سی مدعا علیہ کو بیدخل کرنیکی استدعا اُسکی نمبر خارج ہوجائیگی ۔

اور اگر مدعی کی دعوی مین کچہہ خامی رہی تو مدعا علیہ مستحق ہوگا کہ اُس خامی سی استفادہ کری ۔ لہذا صاحب عدالت سی اسکا پوچھہ لینا اس بات کا جائز ہی کہ آیا مجہی موصی لہ کی دعوی کی نسبت جواب وسوال کرنا ہی ۔ یا وارث کی ۔

اگر ہبہ نامہ صحیح ٹھہری تو بکر کو اور اگر حق
وراثت برحق ہو تو عمرو کو جائیداد متنازعہ کی ساتھہ کچھہ
علاقہ نہیں رہیگا ۔ وہ تو فریادی شی متنازعہ کی پانیکی
مستحق ہونگی ۔ ایک کا دعوی ثابت ہونیسے
وہ شی دعوی دلاپائیگا اور دوسرا بیدخل کیا جائیگا ۔
اور صاحب عدالت پر واجب ہے کہ اپنی
ڈگری مین صراحتاً لکھدیوین کہ شی متنازعہ پر فلانی
مدعی کی دعوی صحیح ہے ۔ اور مدعا علیہ حق حقدار کو
پھیر دیوے ۔

پس اس صورتمین صاحب عدالت کو مدعیون اور
مدعا علیہ کی بیچ تجویز معاملہ عمل مین لانیکی آگے ان دو تو
فریادی مین کسکا دعوی برحق اور جائیز ہے اسبات کا فیصل
پہلے کرنا مقدم ہے ۔ اور یہہ ناممکن ہے ۔ کیونکہ جو اشخاص
آپسمین ایک دوسری کی ساتھہ تکرار رکھتے ہین ایکہی
فریق مین داخل نہین ہوسکتے ۔ بلکہ انکا ایک دوسری کی
نسبت مدعی اور مدعا علیہ ہونا ناگزیر ہے تا کہ جو کچھہ
تکرار فیمابین انکی رہی تجویز اور انفصال اسکا مطابق

قواعد مجاریہ کی طرفین کی سوال وجواب کی ساتھہ عمل مین آدی ؛

ایسی جس صورت مین کہ زید اور عمرو دونو بنام بکر کی نالشی ہوکر عرضی دعوی مین لکھین کہ فلان قدر مبلغ جو زید کا یا قتی تھا وہ بالکل اُسنی عمرو کو ہبہ کیا اور اپنا اسکی ساتھہ علاقہ نام کو بھی نرکھا یعنی زید کو اس مبلغ کا ایمن نگروانا ؛ تو یہہ ایک صورت ایسی نکلتی ہے کہ جس مین آن دونو مین سی ایک کو مبلغ دعوی کی ساتھہ کچہہ بھی علاقہ حاصل نہین ؛ لیکن اسکی ساتھہ بھی اگر بکر انمین سی کسیکی ملکیت کی نسبت کچہہ اعتراض عدالت مین پیش کری اُس اعتراض کی دفعہ کرلی مین دعوی دونو متفق ہوئی ہین ؛

کسی مقدمی مین جو شخص کسی دعوی کی ساتھہ کچہہ علاقہ نہین رکھتا ہو وہ کسی فریق کی ساتھہ کہ جسکو علاقہ اسی دعوی سی حاصل ہی شریک معاملہ نہین ہوسکتا ہی ؛ کیونکہ اگر دو شخص باہم ملکر فریادی ہین تو لازم ہی کہ عرضی دعوی مین دونو کی

طرف سے ایکہی بات کی درخواست لکھی رہی ،
برطبق درخواست صورت مذکورہ مین حق بجانب دونوکی
نہین ہوسکتی ہی ، اسلئی کہ اگر ایک حق شے
متنازعہ کی نسبت جایز ہو تو اسکی اسی معاملی مین
دوسری ایک شخص سی کہ جسکو اس شی سے
ساتھہ کچھہ علاقہ نہین ، ملتا ، اور عدالت کی آگی
عرض پرداز ہونا کہ ہم دونو کو شی دعوی دلا ملی موجب
قباحت کا ہوتا ہی ،

اور اگر عرضی دعوی مین درخواست انکی اسطرح پر
ہو کہ شی دعوی ہم مین سی جسکا حق ٹھہرے
وہ دلا پاوی تو یہہ بھی قباحت سی خالی نہین ، اسلئی
کہ اُسہی درخواست سی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ ایک
دونو مین سی محض بلی علاقہ اور غیر مستحق ہی کہ جسکی
درخواست قابل سماعت عدالت کی نہین ،

اِس قسم کی دو فریادی کو درانثای تجویز معاملۂ مرجوعہ کی
آپس مین ایک دوسری کی نسبت سوال و جواب
کرنیکا قابو نہین ملتا ہی لہذا اُنمین سی ایک کی

حق مین ڈگری صادر ہو تو اُس ڈگری کی صدور کی وقت اسکا شریکدار جو کچھہ تعرض ڈگریدار کی ساتھہ رکھتا ہو اُسکو حاکم عدالت البتہ نہین سنیگی ۔ اور درصورتیکہ صاحب عدالت ڈگری اُس معاملی کی اس مضمون کی ساتھہ صادر کرین کہ دو فریادی مین سی فلانی کو ڈگری دی گئی اور مدعا علیہ اُس ڈگری کی نسبت اپیل کری تو دوسری فریادی کو اپنی ہی حاصل کی ہوئی ڈگری کی نسبت اپیل کرنیکا قابو نہ ملیگا ۔

پس زید اور عمرو کی اس طرح کی مقدمی مین عدالت سی ایسی ڈگری صادر ہونی ممکن نہین کہ جستی زید کا حق بحال اور عمرو کا زایل یا عمرو کا بحال اور زید کا زایل ہو سکی ۔ عدالت کو اختیار نہین کہ دونو فریادی کو علی الاجماع یا علی الانفراد ڈگری دیوین ۔ صورت مذکورہ مین یہہ بات بیشک ہی کہ اگر دونو فریادی ایک دوسری سی راضی ہون تو کچھہ ضرر اُن پر عاید نہوگا ۔ لیکن مدعا علیہ کی حق مین ضرر البتہ

127

لاحق ہوتا ہی کیونکہ جس صورت ہین کہ دو مدعی
مختلف الدعویٰ ۔ یا جس صورت ہین کہ دو فریادی کہ
جنمین سی ایک حقدار اور دوسرا غیر مستحق باہم متفق ہون ۔
اور دعوی بطریق مذکورہ بالا نالش عدالتمین ورپیش
کرین تو مدعا علیہ اُن دونو کی نام پر الگ الگ
جوابدہی کرنیکا قابو نہین پاسکتا ہی ۔ یا اگر جداگانہ دلایل کی
ساتھ الگ الگ جوابدہی اُنکی کری ۔ تو در حقیقت
ایکہی مقدمہ مین دو معاملی کی پیروی عمل مین آویگی ۔

جن فریادیونکی دعوی ان آ
مین ایک دوسری سی الگ

جس صورت مین کہ آپسمین ایک دوسری کی
دعوی بالکل مختلف ہو یعنی ایک ہی مقدمی مین اگر زید
بہ نسبت زمین کی اور عمر بہ نسبت واصلات کی
دعویدار ہووی تو اُن دونونکا باہم ملکر مدعی ہونا جایز نہین ۔

اسشخص جسکو معاملی
سے کچھ علاقہ حاصل نہین

کسی مقدمی مین جو شخص کسی دعوی سی علاقہ
نہین رکھتا ہو متخاصمین مین اوسکا شامل ہونا درکار نہین ۔
اگر کوئی عرضی دعوی بامید اجرا یا استرداد کسی حکم

نالشان

ثالث کی گذری تو اوس مین ثالث کو مدعا علیہ بنانا جایز
نہین کیونکہ ثالث کی نام پر مدعی کو ڈگری نہین ملنی کی ۔

صاحب کلکٹر سرکار بہادر کی جانشین ہوتی ہین اور
گاہی بہت ضروری علاقہ شی دعوی کی ساتھہ سرکار کو بنتا ہی
لہذا اکثر صورتمین انکو احد المتخاصمین بنانا ناگزیر ہی ۶

جس صورت مین کوئی زمیندار کسی زمین کے
مقرری دار کی اوسکی واسطی خزانہ مالکانہ کی نالش عدالت
مین دربیش کری اور زمین مذکورہ کی نسبت
زمیندار مذکور کی ملکیت کی بابت تنازع عدالت مین
دربیش رہی تو چاہی کہ صاحب کلکٹر کو مدعاعلیہ بناوین
تاکہ تنازع فیمابین صاحب موصوف اور زمیندار کے
وقوع مین آکر فیصل ہووی ق

سرکاری خزانی کی لئی کوئی زمین نیلام ہوجاتی ہی
اگر اوسکی مالکون مین سی کوئی شخص اوسکی
استرداد ک کی امید سی نالشی ہووی تو صاحب
کلکٹر کو مدعاعلیہ گردانی ۶

اگر اس اظہار سی کوئی شخص نالشی ہووی کہ صاحب

...ہین کہ صاحبان
...وفریق معاملہ بنتا
...م ہی

...رہ واسطی حق مالکانہ کی

...انہ سرکار کی لئی زمین
...م ہوئی اسکی واسطی استرداد
...اسکی مقدمہ

...ب کلکٹر کی حکم سی
...نی ہوئی زمین

ق قا ۸ سنہ ۱۷۹۳ و ۳ ع ۳ ۶ ورمادہ سوال گنیش دت وغیرہ ۲ مارچ سنہ ۱۸۶۶ع
ک اومان سنگہ وغیرہ اپلانٹ بنام صاحب کلکٹر ضلع پٹنہ وغیرہ ۲۹ جولائی
سنہ ۱۸۳۳ع

(128)

کلکٹر کی حکم سے میری ملکیت کی زمین ناحق چھینی گئی ہی تو صاحب موصوف کو شامل متخاصمین ہونا ضرور ہی ل

نہ اوس مقدمہ مین جو برخلاف فیصلہ حسب قانون ۶ سنہ ۱۹۲۲ء کی ہو

جو مقدمہ نمبری واسطی استرداد فیصلہ کلکٹر کی کہ وہ فیصلہ اوسی اختیار مندرجہ دفعہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ قانون ۶ سنہ ۱۹۲۲ء کی بنا ہی وہ مانند اوس اپیل کی ہی کہ جو حکم سرسری کی بابت درپیش ہووی اور لازم نہین م کہ صاحب کلکٹر یا اور کوئی عہدہ دار سرکار اوس مین احدالمتخاصمین ہون ۔

جس صورت مین کہ زمیندار کو فریق مقدمہ بنانا لازم ہی ۔

اگر صاحب کلکٹر حسب ہدایت دیوانی عدالت کی کسی جایداد کی قرق کرنی کی لیی امین مقرر کرین اور اوس امین کی قرق کرنی سے اگر مدیون واسطی پھیر پانی جایداد کی مقدمہ عدالت مین درپیش کری تو صاحب کلکٹر کو احدالمتخاصمین بنانا ناجایز نہین ن سنہ ۱۹۱۶ء کی قانون ۸ کی مطابق اگر کوئی

ل میر علی اسلوب بنام راگھب رام رای رسالہ دب ۸ نومبر سنہ ۳۰ ۱۹ء

م ق ۶ سنہ ۲۲ ۱۹ء و ۲۲ ص ۲

ن راجہ راج گنگا دھر سایل ۵ فروری سنہ ۲۰ ۱۹ء

...دمہ واسطی ابطال فرخت ...م کی جو بمطابق قانون ...واہ اکی عمل میں ...ی ہو

زمین نیلام مین فروخت ہوئی ہو اور واسطی استرداد اوس نیلام کی مقدمہ درپیش ہووی تو خریدار نیلام اور زمیندار کہ جسکی استدعا کی مطابق نیلام کیا گیا ہووی دونوںکا متخاصمین مین داخل ہونا ضرور رہی نہین تو وہ نیلام مسترد نہین ہوسکیگا ۔

...قدمہ ملکیت

اگر کوئی شخص کسی زمین کی ملکیت کا دعوی رکھکر صرف زمین کی فصل کی قیمت کی دعوی سی نالش بنام رعیت کی دریش کری تو تجویز درباب ملکیت زمین مذکورہ کی نہین کی جاتی بلکہ اگر زمین مذکورہ کی فصل پانی کا حق اوسپرحق ملکیت کے موقوف ہو یعنی جو شخص مالک زمین ہی اگر اوسکی بھی فصل ہو تو زمیندار کو کہ جس سی رعیت مذکورہ نی اجارہ لیا ہو متخاصمین مین داخل ہونا ضروری ا

اگر ایک شخص نی دوسری کو زمین اجارہ دی اور بعد اوسکی تیسری شخص نی اجارہ مذکور کو

مزبورہ
اُ مسٹر لابل بنام شیب چندر رای وغیرہ رسمارت ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ع وغیرہ
وغیرہ اسلام ان بنام شمشیر علی وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ جون سنہ ۱۸۶۹ع

یا ہین اظہار بیدخل کردیا ہو کہ یہ زمین ہمینی پڑ لیہ پٹہ
زعینی کی فلانی زمیندار سی اجارہ لی ہی تو اجارہ دار
اول کو اختیار ہی کہ جس نی اوس کو پٹہ دیا تھا
اور جس نی بیدخل کیا دونون کی نام پر عدالت
مین نالشی ہووی پر بیدخل کرنیوالی نی جس
زمیندار سی اپنا پٹہ پانا ظاہر کیا ہووہ زمیندار مدعا علیہ
نہوگا ب

جس صورتمین کہ اجارہ دارکی
مزعومہ مقدمہ مین زمیندار
کو فریق بنا ضرور نہین

جس صورت مین ایکشخص زیدکا دیوزمین کا
اجارہ دار رہا ہو اور عمروقبولیت اوسی زمین کی جبراً
اوس سی بنام اپنی لکھوالیا ہو تو اجارہ دار مذکور واسطی
ابطال قبولیت مذکورہ کی بلا شمول نام زید کی صرف
عمرکی نام پر نالشی ہوویگا کیونکہ حق تلفی فقط درمیان
اوسکی اور عمروکی وقوع مین آئی ہی ت

علی الاجمال اور علی الانفراد
باقیتی کا دعوی

اگر کوئی دائن مدعی چند شخص کی نام پر علی الاجمال
اور علی الانفراد بابت ایک دین کی پانا رکھتا ہو تو اسکو
چاہئی کہ ہرایک مدیون کو متخاصمین مین داخل کری

ب بمقتضی رای ایجلاس بنام ریچارڈ کچہ روز و غیرہ رسپانڈنٹان ۵ مئی سنہ ۱۸۴۷ع
ت در مقدمہ سوال جاندنسٹیل بنام ۳ اگست سنہ ۱۸۴۶ع

کیونکہ مدیون مدعا علیہ مستحق ہی کہ وہ این کی ساختہ
حساب کرنی وقت دوسری مدیون سی
اعانت پاوی اور اسلئی کہ اگر ان مین سی
ایک شخص بہ نسبت حصہ دوین کی اپنی زیادہ
ادا کری تو اوسکو اختیار ہی کہ زر دین مذکور کو باہم
ایک دوسری کی حصی مین ڈال کر برابر کر لیوی ۔
مگر جس صورت مین مدیون مین سی ایک شخص اصل
مدیون اور دوسری اوسکی ضامندار ہو وہین تو صرف
اوسی اصل قرضدار پر نالش کرنی کافی ہی ضامندارونکا
مدعا علیہ بنانا درکار نہین ش

صورت مذکورہ مین اگر اصل قرضدار درحقیقت مفلس
اور بلکہ مفقود ہووی اور اس بات کی ثبوت ممکن ہو
کہ بعد قرار کرنی کی مطابق اوس آئین کہ جو بیمیعاد ور
مدیونونکی حق مین جاری ہی رہائی اپنی عدالت
سپریم کورٹ سی حاصل کی ہی یا جو قانون اوسی
مادہ کیلئی عدالت دیوانی سرکاری مین مروج ہی اوس سی

ش صاحب ایجنٹ کمپنی برای شورہ اسلاٹ بنام رای بیلمنی متزد جزو رسالہ گوہان
۱۰ مئی سنہ ۱۸۲۶ع

مستفید ہوا ہی ج تو مدعی کو اختیار ہوگا کہ مدیون اصل مفلسی مذکور کو چھوڑ کر صرف ضمانت دارونکی نام پر نالش ہووی ء

وصی ضمانت دار مشترک متوفی

اگر تین شخص بالاشتراک مدیون کی ضمانت دار ہون اور ایک نے مدیون کی طرف سے ادای دین کیا ہو اور دوسرا مر گیا ہو تو جس ضمانت دار نے کہ دین مدیون ادا کیا ہو اگر وہ بنام زندہ ضمانت دار کے بابت پھیر پانے مبلغ بیشی حصہ ضمانت کے اپنی نالش کرنے چاہے تو لازم ہے کہ زندہ ضمانت دار کے شامل متوفی ضمانت دار کے وصی کو مدعا علیہ بناوی ء

بے مقدور قرضدارونکی رہائی کی آئین مطابق مشترک دین دارونکی مخلصی کا قاعدہ

جس صورت مین کہ تین اشخاص بالاشتراک کسی دوسرے فریق کے مدیون ہو کر ایک نے ان مین سے بے مقدور قرضدارونکی رہائی کی آئین مطابق شہر کلکتہ مین مخلصی اپنی حاصل کی ہو تو داین کو چاہئے کہ شخص مذکور کو چھوڑ کر باقی مدیونونکی نام پر نالش دائر کری ح

ج ابواب باب ۱۳۷ قانون ۱۰ و ۱۱ ملکہ وکٹوریہ باب ۲۱ ء
ح بشو جرن سنگ اسلاست بنام ڈگمیری و اسی وغیرہ رسالہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۴

تجویز سپریم کورٹ کا اوپر مدیونان مشترک

جس صورت مین کہ زید اور عمرو اور بکر تینون
بالاشتراک خالد کی قرضدار ہوویں اور صرف زید شہر
کلکتی کا باشندہ ہووے اور خالد مذکور زید کی نام پر عدالت
سپریم کورٹ مین نالشی ہو کر ایک حصہ دین مذکور کا
پایا ہووے اور بعد اوسکی زید مذکور قرضدارونکی ساتھ علاقہ
عدالت ضلع مین جا کی رہا ہو تو مدعی عدالت ضلع مین
اُن تینون کی نام پر باقی پانی پھیر پانیکی لئی نالشی
ہو سکتا ہی اور اس صورت مین باوجود ادا کرنی حصہ
دین کی زید مذکور کو دوبارہ مدعا علیہونکی شامل ہونا پڑیگا خ

دعوی نام مدیونان مشترک

جس صورت مین ایک سی زیادہ اشخاص
بہ نسبت دعوی مدعی کی بالاشتراک جوابدہی کرنی والی
ہون تو مدعی کو چاہئی کہ سبھونکو ایک ہی شامل
مدعا علیہم بناوی ایسی چند شرکا کی نام پر ایک سے
دعوی کی نالش کرنی سی بالکل شرکای مذکورہ کو
مدعا علیہم ہونا پڑتا ہی اور اگر شریکون مین سی ایک شخص
کہ جسکا ادای دین واجب تہا فوت کیا ہو تو فریادیکو

خ صفحہ مزبورہ ۲۰۲

(131)

چاہئی کہ جو کوئی متوفی مذکور کا جانشین ہو اوسکو
مدعا علیہونکی شامل کری ۔

دعوی نام مدیونان مشترک کی درصورتیکہ اُن مین سی بعض اشخاص سفر گئی ہون

جند اشخاص بالاشتراک مدیون ہونی کی بعد
اگر اُنمین سی صرف ایک شخص عند المعاملہ علاقی
مین عدالت کی رہی اور باقی شرکا اوسکی سفر گئی ہون
تہ صاحبان عدالت کو اختیار ہی کہ کل زر دعوی اسی
ایک شخص سی مدعی کو دلادین ۔

جس صورت مین دعوے الگ الگ ایک ہی مواقف لک دوسری کی ہون

ہر جس صورت مین کہ جند اشخاص الگ الگ
دعوی جو ایک دوسری کی برخلاف نہو سبکی
نسبت رکھتی ہون تو اُن کو اختیار ہی کہ ایک ہی
معاملی مین ایک شامل فریادی ہو دین مثلا اگر کسی مدیون
متوفی کی کئی شخص مہاجن داین رہی ہون تو دی
ایک ہی مقدمی مین باہم ایک شامل فریادی بحکم
حسب آئین متوفی مذکور کی جایداد کو واسطی بھر پانی
اپنی اپنی زر دعوی کی تقسیم کرواسکتی ہن یا اگر
زیر بار ی کسی بجنی کی لئی ایک مہاجن دوسری
مہاجنونکی طرف سی اپنی دعوی کی ساتھ اُنکی دعویکا

حساب ایک شامل عدالت مین درپیش کری
تو وہ بھی جایز ہوویگا ۔ اور اُس صورت مین اگر دوسری
مہاجن نالشی اُنکی وزریعی مستفید ہوا چاہین تو
باوجودیکہ اُنکی نام مقدمہ مذکورہ کی کاغذات مین بطور
متخاصمین کی داخل نکئی گئی ہون تو بھی بعینہ فریادی کی
طرح مستفید ہوسکینگی ۔

ایک شخص کی یا ایک گروہ کی نالش منجانب

اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ جو لوگ مثلی مدعایہا
کی نسبت دعوی رکھتی ہین اور جو لوگ کہ مطابق قوانین
محاربہ کی اُنکو متخاصمین بنا ضروری شمار مین اسقدر
زیادہ ہوتی ہین کہ اُن سبھون کی نام کو کاغذات مقدمہ
متخاصمین کی شامل مندرج کرنا دشوار بل ناممکن ہوتا ہی ۔
اور یہہ بابت خاص کر شرکت کی تجارت کی معاملی
مین واقع ہوتی ہی ۔

ب صورت مذکورہ مین اگر سب اشخاص ایک ہی
دعوی رکھتی ہون تو جایز ہی کہ اُن مین سی چند اشخاص
عدالت مین رجوع لاکر دعوی مذکور کی نالش اپنی اور

و اومان سنگھ وغیرہ اسلامیان بنام صاحب کلکٹر ضلع پٹنہ وغیرہ رسالہ دیوانی ۲۹ جولائی
سنہ ۱۸۶۳ء مندرجہ ابن بھینیا اسلامت بنام بہرت نجرن ستیتی رسالہ دیوانی ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ء

(132)

اپنی گروہ کی دوسری شریکون کی طرف سی دعویٰ پیش کرین ۔

مثلاً جس صورت مین کہ ایک گانو کی سب باشندی ایک چراگاہ کی علی العموم مستحق ہون یا کسی دوسری طرحکا استحقاق رکھتی ہون تو اُنمین سی ایک شخص کو اختیار ہی کہ تنہا سبھون کی طرف سی استحقاق مذکور کی لئی فریادی بنی ۔

فقط جس صورت مین کہ نتیجہ معاملہ سی سب کا سب مستفید ہون

ہر صورت ہای مذکورہ مین یہہ بات واضح ہو لی چاہئی کہ مقدمہ مذکورہ سی جو نفع یا مزرت نی ہووے سب کی حق مین کہ جنکی طرف سی فریادی نالشی ہوئی ہین ایکہی طرح برسرا بنت کر لی والاہی ۔ اور اگر جماعت مذکورہ کی بہت شرکا دریاب ارجاع نالش مذکورہ کی کئیک شریکون کی ساتھہ جو مدعی ہوئی ہین مختلف الرای ہووین ۔ تو بھی مدعیان مذکورہ کی نالش اوپر کی لکھی ہوئی طریق پر عدالت مین مسموع ہووےگی ۔ یعنی جس صورت مین کہ اشخاص فریادی ایسی امر کی اجرا کی باب مین کہ وہ سب کی حق مین ایک طرح پر صراحتاً مفید ہی یا واسطی ابطال ایسی قرارداد کی

کہ جس کی مضرت سبھون کی نسبت صریح
سرایت کرنی والی ہی ۔ نالشی ہوا چاہئین ۔ تو
وی اپنی گروہ کی بہت سی شرکا کی رای کی
خلاف مین بھی نالش در پیش کر سکینگی ۔
اور ایسی ہی کسی متوفی کی وصیت مطابق حصہ پانی والا
پاوین ۔ منفرد رہنی کی صورت مین اُن مین سی ایک
مہاجن یا ایک حصہ پانی والی کو اپنی اور دوسری
حصہ پانی والونکی یا مہاجنون کی طرف سی جایداد متوفی
مذکورہ سی مطابق حساب کی الگ الگ دعوی
بھر پانی کی نالش بنام وصی کی اوسکی در پیش
کرنیکا اختیار ہی ۔
پر اگر ڈگری کل اشخاص مذکورہ کی حق مین مفید
تر نگی یا نہین ایسی شک رہی ۔ تو تجویز ایسی
مقدمی کی عمل مین نہین آویگی ۔ اور جماعت شرکا سی
ایک شخص کو واسطی برخاست اُسی جماعت کی
اوپر کی لکھی ہوئی طریقی پر نالش در پیش کرنیکا
اختیار نہین کیونکہ قبل تحقیقات مقدمی کی یہہ بات

کہ آیا یہ خانگی بالکل اہالی جماعت کی حق مین مفید
ہوگی یا نہین دریافت نہین ہوسکتی ہی ؛

اگر محال اجمالی کی کہ جسکا بٹوارہ نہین ہوا ہی کسی
زمین پر دخل پانی کی لئی اوس کی مالکان شراکت دار
مین سی ایک یا کئی ایک شریک بنام اجارہ دار اوسی
زمین کی نالش درپیش کیا چاہین تو بغیر اقبال کل
شرکا کی نہین کرسکینگی اور ایسی معاملی مین مدعی
یا مدعیان مذکورہ اگر دوسری شرکای مختلف الرای کو
اپنی طرف ثانی کی شامل مدعا علیہم قرار دیکر بھی نالشی
ہووین تاہم وہ مقدمہ اونکا منظور عدالت نہوگا ؛

بلا اتفاق شرکا کی رعیت مزارع کو زمین مستاجر سی اخراج نہین کیا جاتا ہی

اور ایسی محال کی نسبت نالش واسطی حصہ رقم واری
زمین اجارہ دار کی بلا اقبال کل شراکت دارون کی نہین
ہوسکتی ہی اسلئی کہ ہر ایک شراکت دار بہ نسبت ہر ایک
بیگہ زمین کی اپنا حصہ پانی کی مستحق ہین اور اگر کل
شراکت داران اجارہ دار کو بیدخل کرنی نہ چاہین تو مدعی یا
مدعیونکو اختیار نہین کہ اوس اجارہ دار کو اٹھادیوین ؎

؎ جان بووَرک اسلاپ بنام برموہن رای وغیرہ رپابڈسان ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۴ع

۲ اگرچہ صاحبان عدالت بنالش ایک شراکتدار کی
انتظام مین اوس زمین کی دست اندازی سی انکار کرینگی
لیکن اگر ایک شراکتدار سمجھی کہ باوجود امتناع کی
میری دوسری شراکتدار لوگ ایسی
ایسی حرکات کرتی ہین کہ انسی نفع عام مین نقصان
پہنچیگا تو اسکو اختیار ہی کہ بنام ان شراکتدارونکی
بٹواری کی لئی عدالت مین نالشی ہووی ۔
۳ ہر کسی شی کی کل مالک مین سی ایک
یا کئی ایک شخص کو اختیار ہی کہ بلا استرضاء دوسری
مالکون کی شی اجمالی کی اوپر دخل یابی کی لئی اپنی
اور اونکی طرف سی بنام ایسی شخص کی نالش
دائر پیش کری کہ جو بہ نسبت دعوی سب شراکتدارونکی
برعکس دعویدار ہووی ۔ اوس صورت مین
صاحبان عدالت احتیاط کرینگی کہ جبتک کہ سب اشخاص
کہ جو مدعی کی ساتھ شراکتدار ہونی کا دعوی رکھتی ہون
اپنی حقیت ظاہر کرنیکا قابو نہ پاسکین ۔ تبتک

۲ سندر نراین بنیا بنام بہرت چرن سینٹھ رسالہ دیہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع
۳ کشن کامنی وغیرہ اعلاسان بنام سری ناتھ گھوس وغیرہ رسالہ سان ۹ اگست سنہ ۱۸۴۹ع

سے شی متنازعہ بذریعہ ڈگری کی حفاظت ہی میں رہیگی ؎

جو لوگ کہ اوپر کی لکھی ہوئی طریقے پر عدالت کی
آگے مستغیث ہون چاہئے کہ وے سب کی سب
بالکل مقدمے مین ایک ہی دعوی علی العموم رکھتے ہون مثل
ان مہاجنون کے جو اپنی یافتی بھرپائی کے لئے
کسی ایک ہی جایداد کی نسبت دعویدار ہون ؎ یا
ایک شراکت دار جماعت کی اشخاص ہون کہ
ان مین سے ہر ایک شخص شی دعوی سے اپنی
حصے کی ایکہی مقدار کا حق دار ہووے ؎

زید صاحب خود وغیرہ کی بنام عمرو کی

اور مدعی کو چاہئے کہ مدعا علیہون کو چھوڑکر جتنے اشخاص
شی دعوی سے علاقہ رکھتے ہون سبھون کی
طرف سے بذریعہ ایک ہی عرضی دعوی کی عدالتمین
نالش درپیش کرے تاکہ اصل فریق جو متخاصمین مین
داخل نہین وے بذریعہ فریادی بصورت قایم مقامی کے
حاضر ہووین ؎

زید بنام عمرو و مدعا علیہ وغیرہ بمقدمہ کی اسکی

اور بالعکس اسبات کی ممکن ہی کہ اشخاص
مدعا علیہم اتنے ہون کہ ان سبھون کی نام کو کو اغذ

مقدمہ مین مندرج کرنا دشوار ہووی بس چاہئی کہ
چند اشخاص قایم مقام کل مدعا علیہم کی ہووین اور وی
معتبر اور بعدد تعذرات معینکی ہووین تاکہ جو دعوی
مطابق آئین درمیان کل مدعا علیہم اور مدعی کی ہووی
بہ نسبت اوس دعوی کی فیصل کما حقہ کیا جاوی ۔

جس صورت مین کہ کل مدعا علیہم آپس مین
ایک ہی حق رکھتی ہون اور بنا اُسکی ایکہی امر پر ہو تو
اُن مین سی کسیک کی نام پر نالش کرنی کافی ہے
مثلاً جس صورت مین اجارہ داران زمین اشخاص
متعدد ہون اور خزانہ زمین مذکورہ کا اُن سبہون پر علی
سبیل الاجمال اور علی سبیل الانفراد ایک دوسریکی
طرف سی واجب الادا ہو ۔ تو اُن مین سی ایک
یا کسیک کی نام پر نالش کرنا بس کرتا ہی ۔

مگر جس صورت مین کہ حقوق مختلفہ درمیان
مدعا علیہم کی واقع ہون تو ہر ایک حق کی نسبت
ایک ایک مدعا علیہ علیحدہ علیحدہ ہونا چاہئی اور ہر ایک
مدعا علیہ علیحدہ علیحدہ جوابدہی کریگا ۔

(135)

مثلاً اگر پچاس آدمی زید کی آبدان سے مچھلی شکار
کرین اور اس لئے زید نام اونکی نالش کرے جا ہے
اور کل اشخاص جواب دیوین کہ ہم لوگون کو
عمرو کی طرف سے اجازت حاصل ہے ۔ تو کافی ہے
کہ زید ان مین سے دو ایک شخص کو مدعا علیہم
بناوے پر اگر ان پچاس مین سے چالیس اشخاص کہین
کہ ہم لوگون کو عمرو کیطرف سے اجازت ملی ہے اور
باقی دس اشخاص جواب دیوین کہ ہم بکر کی طرف سے
اجازت پائی ہین ۔ تو چاہیے کہ زید عمرو اور بکر کی
اجارہ دارون مین سے ایک ایک شخص کو مدعا علیہ
بناوے ۔

زید منہا سب جو اور شاملون کی اپنی نام عمرو مدعا علیہ اور شاملو نکی اسکی

اور کبھی بضرورت نالش چاہیے کہ ایک سے
مقدمی مین دو ایک شخص سب مدعیو نکی جانشین
بکر نام دو ایک شخص کی کہ جو سب مدعا علیہم
کی طرف سے جوابدہی کرینگی نالشی ہوویں ۔

زمرہ اشخاص متعددہ کی

اشخاص خواہ انکو سرکار کی طرف سی انکا دکی سند ملی ہو
یا نہین اکثر ایسے متعدد ہوا کرتی ہین کہ اگر ان کی

آپس مین کچھ تکرار بابت اون کی امورات کی
وقوع مین اوی تو جو لوگ اوس زمرۂ مذکور سی اپنا اپنا
دعوی بذریعہ تجویز عدالت کی حاصل کیا چاہین اُن کا
بالاتفاق فریادی بننا بہت دشوار ہوتا ہی ۔ اور اگر
ہر ایک شراکت دار کو اپنی دعوی کی حصی کی
بابت الگ الگ نالش کرنی پڑی تو اور بھی
نہایت قباحت وقوع مین آتی ہی لہذا صاحبان
عدالت کی رای یہہ ہی کہ ایسی معاملی مین بذریعہ
ایک مقدمی کی سبھون کی حق فیصل کرنی مین
کوشش کی جاوی اور جس صورت مین اسطرح
کی جماعت کی افراد اشخاص مین سی کئی شخص
بنام کار پردازان اُسی جماعت کی یا جماعت
مزبورہ کی دوسری افراد اشخاص کی نالشی ہوا
چاہین یا جس صورت مین کہ سند والی جماعت
کی بعض اشخاص فریادی ہووین برارجاع مقدمہ مین کل
جماعت مذکورہ کو اون کی ساتھ شریک ہونی
مین راضی نکر سکین تو فریادیان مذکورین کو اختیار رہی

کہ خواہ اپنی تئین فریادی اور دوسرون کو مدعا علیہم
قرار دیکر نالش درپیش کرین ۔ یا اپنی ساتھ دوسری
افراد اشخا کو جو اسی جماعت مذکورہ مین سے
اونکی ساتھ اخراجات معاملی مین آکر شریک
ہوو ین فریادی بناکر مقدمۂ مذکورہ عدالت مین درپیش
کرین ۔

بارھواں باب

مقدمہ عدالت میں درپیش کرنیکا طریق

عرضی دعوی اصل فریادی کے نام میں سے ہونی ضرور ہے غیر علاقہ دار کے نام سے نالش درپیش نہیں ہوسکتی

مقدمہ رجوع کرنے کے لئے چاہئے کہ عرضی دعوی اصل مدعی کے نام سے عدالت میں درپیش ہووے ت نہ نام سے شخص فرضی کے کہ وجود اسکا موجود نہ ہو یا در حقیقت موجود ہو مگر معاملے کے ساتھ علاقہ نہ رکھتا ہو ث

کس کی معرفت عرضی دعوی کا داخل کرنا ہونا جایز

دستور عام یہ ہے کہ مدعی خواہ اصالتاً یا وکالتاً عرضی دعوی اس عدالت میں درپیش کرے کہ جسمیں حسب ضابطہ قابل سماعت کے ہووے ص اور وکالتاً درپیش کرنے کی صورت میں دو بات ضروری ہیں پہلی یہ کہ وکیل کو مدعی کی طرف سے مطابق آئین کے اختیار حاصل ہوا ہووے دوسری یہ کہ وکیل اس عدالت کا متعلق رہا ہووے کہ جہاں مدعی تجویز مقدمے کی عمل میں لانی چاہے ض

ت سرکلر ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۰۹ ع
ث عمدۃ النساء وغیرہ اپیلانٹ بنام شیخ عماد الدین رسپانڈنٹ سنہ ۱۸۳۳ ع ۲۲ جولائی و گنگا پرشاد شاہی اپیلانٹ بنام مادھو پرشاد شاہی ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۵۰ ع

ص دیکھو آئین ۱۵ باب ۲ ع
ض ق ۲ ع سنہ ۱۷۹۳ و ۶ ع ۲ آئین ۹ سنہ ۱۸۱۴ ع و آئین ۱ سنہ ۱۸۴۶ ع

باب ۱۲

ہر جو مقدمہ قابل سماعت منصف یا صدر امین یا
صدر امین اعلی کی کسی امر خاص کی سبب سی
حاکم ماتحت کی اختیار سی باہر ہو جاوی ط تو اوس
مقدمی کی فریادی کو صاحب جج ضلع کی محکمی میں
عرضی دعوی گذرانتی ہوئیگی اور صاحب موصوف مطابق
طریقہ مندرجہ ذیل کی تجویز اوسکی عمل میں لاوینگی ظ

سوای فریقین یا ان کی وکلا کی اگر کوئی دوسرا
شخص عرضی دعوی یا جواب یا اور کوئی کاغذات مقدمہ
فریقین کیطرف سی سررشتہ عدالت میں داخل کری
تو وہ باطل منصور رہیگا ع

وکیل عدالت کو اپنی موکل کی طرف سی یا بذریعہ
مختار کی اسکی جو کہ حسب ضابطہ مقرر رہا ہو مقدمی میں
سوال وجواب وغیرہ تدبیرات کی اختیار کی لیے
ایک وکالت نامہ بنام ضرور ہی غ

جو شخص اپنی طرف سی مقدمات کی تدبیرات کی لئی

ط دیکھو آئین ۵ باب ۱۵ ۱۸
ظ ایضا
ع بابو گوپال لعل ٹھاکر اپیلانٹ بنام مرتجی شاہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۶۹ع
غ سرکلر نمبر ۱۷ ام ۱۲۹۶ اپریل سنہ ۱۸۲۶ع

۱۲ باب

علی العموم یا کسی ایک معاملی کی پیروی کی واسطی علی الخصوص کسی کو مختار مقرر کیا چاہی تو اوسکو لازم ہی که عدالت سی اجازت حاصل کرنیکی لئی درخواست گذرانے اور اگر درخواست اوسکی منظور ہووی تو جب اوسکی مختار نامه کو اپنی موکل کی طرف سی مقدمی کی پیروی مین اختیار کامل پاویگا اور درخواست اوسکی منظور ہوگی بشرطیکہ بد اطواری اُس مختار کی کسی مقدمه سابق مین حاکمان عدالت کی آگی ثابت نہوئی ہووی ف

کوٹھی والی کی طرف سی گماشتی کو اپنی کوٹھی وال نالش ہو نیکا اختیار حاصل ہی

ہر بنک کی گماشتی کو درباب امورات کوٹھی کی اپنی یہه خاص اختیار حاصل ہی که اپنی کوٹھی وال کی طرف سی که جسکا وہ بظاہر جانشین ہوتا ہی بغیر پایے مختار نامی کی مقدمه عدالت مین درپیش کری ق

وکالت نامی کا مضمون

بذریعۂ وکالت نامی کی وکیل کو اپنی موکل کی مقدمی مین سوال و جواب اور پیروی کرنیکا اختیار حاصل ہوتا ہی اور جو کچهه تدبیرات اور نوشتجات که وکیل کسی مقدمی مین اپنی موکل کی طرف سی عمل مین لاوی

ف کنس نمبر ۹۰۰ کلکته ۱۲ اگست ۶ دیار مغربی ۶ سپتمبر سه ۱۸۳۳ ع

ق کنس نمبر ۶۸ ۱۳ جوزی سه ۱۸۱۱ ع

ف موکل مذکورکومثل کردہ ذات کی اپنی قبول ع منظور کرنا واجب ہی ک اور موکل کو وکالت نامی پر دو شخص گواہ معتبر کی آگی اپنی مہر یا دستخط ثبت کردینا ء یا اگر لکھنی نہین جانتا ہو تو دستخط کی عوض نشان صحیح بنا دینا ء اور گواہان مذکورین کو بھی اسپر اپنا دستخط کرنا ء لازم ہی ء

وکالت نامی کی تو ثیق کا طریقہ

اور وکالت نامی دستخطی گواہون کو عندالضرورت وقت تصدیق وکالت نامۂ مذکورہ کی عدالت مین واسطی ادای گواہی کی حاضر ہونا ضرور ہی ل

تصدیق کی حاجت نہین

واسطی تصدیق وکالت نامی کی خواہ موکل نی لکھا یا ہو یا اُسکی مختار نی ء اور واسطی تصدیق مختار نامی کی کہ جسکی وسیلی سی مختار نی وکالت نامہ لکھا یا ہو ء حلف درکار نہین ء کیونکہ اُن کاغذات کی صحت اور عدم صحت کی جوابدہی تماماً وکیل کی ذمی رہتی ہی م

کاغذ اسٹامپ

محکمہ منصفی کی سوای و سب عدالت دیوانی ان وکالتنامہ کا غذ استامپ پر لکھنا ضرور ہی ء ہر بطور ردلیل

ک شیخ برکت حسین سائل ۲۲ مح سہ ۲ ۲ ۱۸ ء
ل ق ۶ ۶ ۶ سہ ۱۸۱۹ ء ہ ۳ ۱ ۶ ص ۶ ۱ ۶
م سرک ۶ ۶ ۱۵ اسمبر سہ ۳ ۲ ۱۸ ء
ن ق ۶ ۶ ۶ سہ ۱۸۲۹ ء دیکھو ف ۱۵ ء سہ ۱۸۱۹ ء ۶ ۱۸ ء ۶ ۱ ۶
و کنس ۰۰ ۹ ۶ کلکتہ اول مئی ء وبارمعرفتی ۱۰ جولائی سہ ۳۵ ۱۸ ء

عدالت مین اوسکی پیش کرتی وقت دوسری[۲] [ا] [ب]
دستاویزات کیطرح پر قیمت ستام دوبارہ نہین لگیگی ؏
اور محکمہ منصفی مین سادی کاغذ پر لکھنا وکالتنامی کا
جائز ہی [ا] اور واسطی دو یا زیادہ وکیل کی ایک[ت]
وکالتنامہ کافی ہی ؏

وکالتنامی کو وکیل کا قبول کرنا

جس صورت مین کہ کوئی وکیل سوال وجواب
کسی مقدمی کا اپنی ذمی کریوی چاہئی کہ وکالتنامی کی
ظہر مین بقید تاریخ یعنی اس مقدمی کی دستخط اپنا
ثبت کری ؏ اور بعد یعنی وکالتنامہ کی وکیل مذکور کو
ممانعت ہی کہ اپنی موکل طرفثانی سی اوسی معاملی کی
بابت وکالتنامہ لیوی [ب]

مختارنامہ وکلا کی بابت بندوبست اور اقرار

جس عدالت مین جو وکیل مقرر کرنی والی فریقونکو
خواہ نالش اونکی بطریق مفلسی کی ہو یا غیر مفلسی کی [ت]
اختیار رہی [ت] کہ درباب محنتانہ کی وکیل کی ساتھ
خود بندوبست اور اقرار کرین اور اوس اقرار کو

ا کیس نمبر ۹۰ ؏ کلکتہ ۱۴ جون ؏ ۰ یارسغری ۱۹ جولائی سنہ ۴۳ ۱۸ ؏
ب ق ۳۰ سنہ ۱۴ ۱۸ ؏ د ۲۲۵ ؏
ت ق ۶ ؏ ۶ سنہ ۴۶ ۱۸ ض ؏
ث کیس ۱۲۹۰ ؏ کلکتہ ۲۰ مئی ؏ ویارسغری ۱۰ جون سنہ ۴۱ ۱۸ ؏

(139)

۱۲ باب

وکالت نامی مین مندرج کرنا ضرور نہین ہر اگہ یہ وکیل زر محنتانہ وکیل مطابق اپنی اقرار کی ادا نکری تو بسوای نالش نمبری کی دوسری کسیطرح سی حکم ایفای اقرار کا بہ نسبت موکل کی عدالت سی صادر نہین ہو ویگا ج

حکم ادای خرچہ طرفثانی کی نام ہر عدالت کی طرفسی صادر ہونی کی صورت مین جس جس آئین کے مطابق زر محنتانہ وکلای محسوب ہوتا ہی انکا بیان آینده باب مین مذکور ہو ویگا ح

اصل فریادی کو کہ جسکی طرفسی محنتانہ عدالت مین نالشی ہوا ہو واسطی اعتراف اپنی دئی ہوئی مختار نامی کی اصالتاً عدالت مین حاضر ہونا ضرور نہین بلکہ بذریعۂ دو شخص معتبر گواہ کی تصدیق اوس کی ہوجاوی خ

حکام ملکی کو چاہئی کہ مہر عدالت اور اپنی دستخط

ج ق ۲ ا ۶ سنه ۱۸۴۶ع ۲۰ دفعه ۱۵ ۲ اس آئین کی مضامین فیمابین وکلا اور موکلین کی جو کچھ اقرار اور بندوبست پوشیدہ قبل تاریخ ۳ جنوری سنه ۱۸۴۶ع کی عمل مین آیا ہو ۲ انسکی بابت مقدمات مین بکار آمد نہین ۲ دیکھو گزیت کلکته مورخه ۱۰ اپریل سنه ۱۸۴۶ع

ح باب ۲ کم ۲

خ سرک ۲۹ نومبر سنه ۱۸۴۴ع

۱۲ باب

مختار ناموں پر بنی رسوم کی ثبت کرین پر مختار ناموں کی رجسٹری کرانی کی حاجت نہیں د

مختار نامہ عام واسطی تصدیق کی عدالت میں پیش ہونی کی صورت میں نقل اوسکی سادی کاغذ پر عدالت مین داخل رہیگی اور اصل مختار نامہ پیش کرنی والی کو واپس ملیگا ذ

مختار نامہ سررشتہ مصفی میں داخل کرنی وقت اسٹامپ کا خرچہ نہیں دینا پڑیگا ر

ترنامی کی تصدیق کا طریقہ

جو ترلی نامہ کو نوشتہ اندا اوسکی ولایت انگلینڈ مین عمل مین آئی ہو اوسکی تصدیق کی لئی بحلف اظہار اُن اشخاص سی لکھا ہو ینگی کہ جو اوس ترلی نامی کی لکھ دینی والی کا دستخط پہچانتی ہوں ز

سرکاری وکلا کو سوال و جواب کرنیکی لئی احتیار ملنی کا طریق

ہر ایک عدالت مین منجانب سرکار کی ایک ایک وکیل مقرر ہوتا ہی س

د ایضاً ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ف مسٹر آرے اِف اسمتھ سایل ۲۱ فروری سنہ ۱۸۳۴ء

ر سکنش نمبر ۱۶ ۳ ۲ اپریل سنہ ۱۸۲۶ء

ز ڈبلیو ے جی اُو رسایل ۵ فروری سنہ ۱۸۳۶ء

س دیکھو ق ق ۲۲۷ سنہ ۱۸۱۴ ق ۱۳ سنہ ۱۸۲۸ء سرکلر ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۳۳ء آئین ۶ ۶ سنہ ۱۸۳۴ء

۱۱ باب

کاغذ ستام

اور چاہئی کہ سرکار بھادر بذریعہ اوس وکیل کی عدالت
مین رعیت کی طرح مقدمہ درپیش ٭ یا جوابدہی کرین ٭ اور
اوس وکیل کو ایک سادی کاغذ پر لکھا ہوا حکم کسی سرکاری
عہدہ دار کا ٭ سررشتہ عدالت مین داخل کرنا کافی ہی ش

وکلای سرکاری پر واجب ہی کہ بر طبق بالائی
حکم صاحب کلکٹر کی جاگیرداران معذور الخدمت
کی طرفسی عدالت مین سوال وجواب کرین ص

جس کسی عدالت مین مقدمہ درپیش ہو عرضی
دعوی بمقدار مالیت سی متنازعہ کی مناسب
قیمت کی کاغذ استامپ پر لکھنی چاہئی ض

اگر عرضی دعوی کی لکھنی مین ایک قطعہ سی زیادہ
کاغذ ستام درکار ہو تو فریادی کو اختیار ہی کہ جتنی قطعہ
کاغذ مین چاہی لکھی پر چاہئی کہ سب قطعون کی مجموعی
قیمت اوتنی مبلغ سی کم نہو کہ جتنی کا ستام بمقدار
مالیت شی متنازعہ کی ازروی آئین کی ضرور ہی ٭

ش گورموہن داس سایل ۱۳ جولای سنہ ۱۸۴۶ع
ص ق ۲ ۱ ۲ سنہ ۱۸۰۳ع د ۲ ۱۳
ض ق ۲ ۵ ۲ سنہ ۱۸۳۱ع د ۲ د ۲ ۹ ۲ آئین باب ۱۴ ع

۱۲ باب

اور فریادی کو یہ بھی اختیار ہی کہ ایک قطعہ بطور ر ی
قیمت کی کاغذ ستام پر لکھکر باقی جسقدر درکار ہو
سادہ کاغذ اُسکی ساتھ جوڑ کی اُسمین لکھی ط

مقدمات مفلسی مین عرضی دعوی سادی کاغذ پر
لکھنی جایز ہی ظ

کہ ہی شخص بطریق مفلسی کی مقدمہ درپیش کرنیکی
اجازت پاکر مطابق اوسکی حسب ضابطہ عدالت مین
ضمانت داخل کرنی کی بعد غ اگر اُسی عدالت کی
(کہ جہان نالشی ہی) کسی وکیل کی ساتھ اُسکی
اجرت کی بابت کچھ بندوبست آپسمین کرکے
اوسکو اپنی طرف سی سوال و جواب وغیرہ تحریرات
کرنی کی لئی راضی کرسکی، تو وکالتاً مقدمہ کرنیکا بھی
اختیار پاویگا غ پر اس صورت مین وکالتنامہ حسب
ضابطہ اوپر کاغذ ستامکی مرقوم ہوگا ف

پر اگر بطریق مذکور کی اوس عدالت کی کسی

ط سرکلر ۹۶ ۲ اگست سنہ ۱۸۴۰ع
ظ ق ۷ ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع

غ کنس نمبر ۱۳۰۹ دیار مغرب ۱۵ ستمبر ع کلکتہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۴۱ع
ف کنس نمبر ۱۱۳۲ دیار مغربی ۱۶ فروری ع کلکتہ ۹ مارچ سنہ ۱۸۴۲ع

۱۲ باب

وکیل کو اپنی طرف سی سوال و جواب کرنی کی لئی
راضی نکرسکی ء اور خود بھی اصالتاً سوال و جواب کرنی کی
لیاقت نہ رکھتا ہو تو صاحب عدالت خود اپنی محکمی کی
وکیلون مین سی کسی کو اُس مقدمی کی سوال و جواب
کرنی کی لئی مقرر فرما دینگی ء

کوئی وکیل عدالت بطریق مذکور عدالت کی حکم سی
کسی مفلس کی طرف سی سوال و جواب کرنیکا
اختیار پانیکی صورت مین صاحب عدالت اُسکو مقرر
کرنیکی وجوہات رویداد معاملہ مین لکھ رکھینگی ء

اور وکیل حسب ضابطہ وکالتنامہ عدالت مین داخل
نکرکی بھی مجرد حکم عدالت سی اُس مقدمی مین
سوال و جواب کرنی کا اختیار پاویگا ق

ہر جس فریق نی معاملہ اپنا بطریق مفلسی کی
عدالت مین پیش نہین کیا ہو اُس فریق کی طرف سی
سوال و جواب کرنی کی لئی یا اُس سی
وکالتنامہ لینی کی واسطی اوپر کی لکھی ہوئی طریق پر حکم

ق ق ۴۲ ء سنہ ۱۸۱۴ ء ۲۶ ء ۲۷ ء

۱۲ باب

عدالت به نسبت کسی وکیل کی صادر نهوگا

مین دستخط

اگر فریادی نی کسی وکیل عدالت کو حسب ضابطہ
اپنی طرف سی سوال و جواب کرنیکی لئی مقرر نہین کیا ہو
تو اوسکو عرضی دعوی پر اپنا دستخط کرنا واجب ہوگا ء
اور اگر وکیل مقرر کیا ہووی ل تو اُس وکیل کو چاہئی
کہ عرضی استغاثہ کی پشت پر دستخط کری و اوسطی
تصدیق اس بات کی کہ مین بغور و تامل ملاحظہ کر کی
مضمون سی عرضی دعوی کی واقف ہوا ہون اور اوسکو
حق جانتا ہون م بعد اوسکی حاکم عدالت اسپر بترتیب
نمبر اور درج تاریخ او خال کی دستخط اپنا ثبت کرینگی اور
تب صاحب عدالت او ر وکیل کی دستخط و تاریخ
او ر نمبر بذریعہ عملۂ عدالت کی رجستری بھی مین داخل
کیا جایگا اور نقل اُس عرضی کی رجستری بھی مین
لکھنی کی کچھ حاجت نہین ن

ن نوشت خواند
نکی

جس ضلع مین جو زبان مروج ہی اُسی زبانکی
خط و عبارت مین نوشتہ اند و سوال و جواب و نانکی

ک بلتالیہ سانہو سایل ۱ اگست سہ ۱۸۳۲ء م ق ۲۰ سہ ۱۸۱۳ء ۷/۹۶ ص ۱ ء
ل ق ۷۸۷ سہ ۱۷۹۳ء ۷/۸ ۷ ن اگست ۱۴ ۷ سہ ۱۸۴۲ء

(162)

١٢ باب

عدالتون مین اور اُنکی سررشتون مین کہ جہان امورات
عدالت قلمبند ہوتی ہین عمل مین آتی ہین ۔ یعنی
دیار مغربی کی اور صوبہ بہار کی محکمون مین زبان اُردو
اور دیار اضلاع دیار بنگالی کی عدالتون مین بنگلہ زبان مین اور
ضلع کٹک و اور اوسکی متعلق ہر گونہ کی کچہریون مین
اُوریہ زبان مین نوشتجات سوال وجواب کرنا
معمول ہی ا

کون سی صورت دعوی کی ساتھہ داخل کرنا لا

جس ضلع مین اُردو یا بنگلہ زبان مروج ہی وہان کی
عدالتون مین کاغذ سوال وجواب اور درخواست اور
عرضی دعوی جس زبان مین کہ منشا ہین پسند کرین
مقبول عدالت ہوگی ۔ پر اگر کوئی شخص درخواست
یا سوال وجواب کی کاغذات سوای فارسی اُردو
اور بنگلی کی دوسری کسی زبان مین لکھ کر گذرانے
تو چاہیے کہ ترجمہ اُسکا اُنہین تینون زبان مین سی
ایک زبان مین لکھ کر اُسکی ساتھہ پیش کری ب

و ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۳۷ع سرکلر ۹ فروری سنہ ۱۸۳۸ع
ا دیکھو دفعہ ۱۳ سنہ ۱۸۰۵ع دفعہ ۱۱
ب ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۳۷ع سرکلر ۹ فروری سنہ ۱۸۳۸ع ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۴۰ع ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۴۲ع ۷ جولائی سنہ ۱۸۴۹ع

باب ۱۲

دی
ت

٥ دیار اجنبی کا کوئی باشندہ یہان کی کسی عدالت مین
ارجاع دعوی کرنی چاہی تو نالش اوسکی مسموع ہوگی ۔
پر اُسی اُس معاملی کی خرچی کی بابت ضمانت داخل
کرنی پڑیگی ۔ کیونکہ مقدمہ ہارنی کی صورت مین ادای
خرچی کا حکم اسکی نسبت صادر ہوگا ۔ اور چاہئی کہ
وہ ضمانت منجانب ایسی ایک یا زیادہ شخصونکی ہو
جو سرکار کمپنی کی قلمرو اور عدالتونکی علاقی کی اندر بود و باش
کرتی ہون ۔ اور جایداد بھی رکھتی ہون ۔ پر اگر نالش کی
تاریخ سی چھ ہفتی کی میعاد کی اندر فریادی مذکور
ضمانت مذکورہ عدالت مین داخل نکر سکی تو مقدمہ اُسکا
نمبر خارج ہوجائیگا ت

دیار اجنبی کا باشندہ فریادی ۔ سرکار کمپنی کی علاقی کی اندر
زمین وغیرہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ رکھنی کی صورت مین
بھی اوسکی اخراجات معاملی کی لئی کوئی ضمانت
عدالت مین داخل کرنی ناگزیر ہوگی ث

اگر فریادی
رہنی

اگر کمپنی کی علاقہ مین رہنی والی فریادی کی لئی کمپنی کی

ت ق ۴۳ ۶ سے ۲۹ ۱۰۲۱ و ۲ ۲ ۶ ص ۱ ۶
ث کنس ۵۵ ۱۳ دیار مغربی سنہ ۵ پنجم ۶ ادر صدر کلکتہ سنہ ۲۶ اگست سنہ ۳۲ ۱۹ مین.

۱۲ باب

کسی عدالت مین ارجاع نالش کرکی قبل انفصال مقدمہ کی اجنبی دیار مین جاکر سکونت اختیار کی ہو تو صاحب عدالت یہہ بات معلوم ہوتی ہی فورا اُسکی واسطی اخراجات معاملہ کی ضمانت طلب کرینگی درخواست اس بات کی منجانب کسی فریق کی درپیش ہوئی ہو اور فریادی مذکور اس حکم کی صادر ہونیکی تاریخ سی چہہ مہینی کی مدت مین ضمانت داخل نکری تو مقدمہ اُسکا خارج ہوگا ج

173

فریادیان مفلس

پرچہہ آئین جو مذکور ہوا کسی فریادی مفلس کی حق مین بکار آمد نہوگا لیکن چونکہ سوای زن مخدرہ کی دوسری کسکو عدالت کی آگی حاضر نہ آکر مفلسی طریقی پر معاملہ کرنیکا اختیار حاصل نہین ہی لہذا فریادی مفلس کی حق مین آئین مذکور بکار آمد نہونی سی اسکی حق مین کچھہ فایدہ نہوگا

سرکاری علاقی کی فریادی ہونیکی رہنی مین ہی او دخل ضمانت حاجت نہین

جس آئین کی مطابق مراتب مرقومہ بالا مقرر اور قلم بند ہوئی اُس آئین کی روسی یہہ واضح نہین کہ اگر

ج ف ۱۴ ۱۶ سنہ ۱۸۲۹ ۶۶ ۲ ۶ ۷ ض ۱ ۶ ۲ ۶ ۳ ۵ ح صفحہ مزبورہ ۷

۱۲ باب

ایک فریادی دیار اجنبی کا باشندہ یہان کی محکمون کی
علاقی کی ایک باشندہ کی ساتھہ ملکر دونون مدعوی
ہوکی یہان کی عدالت سی مستغیث ہووین تو
عدالت سی ادخال ضمانت کا حکم اس دیار اجنبی کی
رہنی والی کی نسبت مین صادر ہوگا یا نہین ؟

آئین مذکور کی مفہوم کی مطابق صورت مزبورہ مین
جو مدعوی فریادی دیار اجنب کا باشندہ ہو اسکو اخراجات
معاملہ کی لئی عدالت مین ضامن داخل کرنا درکار نہین کیونکہ
مقدمہ ہارنیکی صورت مین اوسکا شریک فریادی جو
یہان کا باشندہ ہی بہ نسبت اوسکی زرخرچہ معاملہ
اداکرنی کا حکم عدالت سی صادر ہوسکتا ہی ۔

صورت مین کہ نوکر سرکاری بوجہ خدمت بیگانی ملک مین جاوی

اگر سرکار کمپنی کا کوئی نوکر باقتضای ادای خدمت کی
اپنی اس دیار کا باشندہ ہوکر یہان کی کسی عدالت مین
ارجاع دعوی کرکی پھر بمقتضای نوکری کی کسی
بیگانی ملک مین جاوی تو اسی بھی اخراجات معاملہ کی لئی
ضمانت عدالت مین مطلوب نہوگی ۔ اور آئین مذکور کی
فحواکی مطابق وہ باشندہ دیار اجنب کا متصور نہوگا ۔

بیگانی ملک مین صرف چلا جانا کافی نہین

(۱۶۶)

اگر کوئی فریادی مقدمہ عدالت مین دائر کر کی کسی دوسری ملک مین چلا گیا ہو تو صرف اُس جلی جانیکی سبب سی حکم ادخال ضمانت کا اخراجات معاملہ کی لئی اُسکی نسبت مین صادر نہوگا ، ہر جس صورت مین عدالت کی آگی ثابت ہوجاوی کہ فریادی مذکور درحقیقت دیار مزبور مین بارادۂ سکونت کی گیا ہی تو بہ نسبت اُسکی ادخال ضمانت کا حکم عدالت سی صادر ہوگا ،

ابتدای معاملہ مین عدالت کیطرف سی طلب ضمانت

اگر مقدمہ دایر رہتی ہوئی کسی وقت یہہ بات صاحب عدالت کو معلوم ہو کہ ظاہر ہی فریق نی دیار اجنب مین جاکر سکونت اختیار کی ہی تو صاحب عدالت کو لازم ہوگا کہ منجانب خود فوراً اُسی بطریق مذکورہ بالا ضمانت طلب کرین ،

اور مطابق آئین مزبور کی شخص مذکور سی ابتدای معاملہ مین طلب ضمانت ہونی کی کوئی وجہ واضح نہین ،

باشندگان دیار اجنبی کا مقبر

اور فریادی دیار اجنب کا باشندہ ہونی کی صورت مین

۱۲ باب

اُسکی ضمانت طلب کرنی کی مراتب جو مذکور ہوئی مطابق اُنہین مراتب کی کسی اجنبی دیار کی سرکار کا صفیر یا اُسکا نوکر یہان کی عدالت مین نالشی ہونیکی صورت مین بھی ضمانت مذکورہ اُسکی مطلوب ہوگی کیونکہ وہ یہان کی سرکار کی آئین کی تابع نرہنی کی سبب دیار اجنب کی باشندون کے زمری مین داخل ہی ؎

؎ دیکھو آئین باب ۱۶ ء فصل ۴

(١٧٥)

تیرھواں باب

بیان مین عرضی دعوی کی

استدعای مندرجہ عرضی دعوی

عرضی دعوی مین مدعی حسب معمول برعکس حقوق مدعا علیہ کی کہ جسکی نام پر نالش ہوئی ہستی دعوی کی بابت حق اپنا بذریعہ ڈگری عدالت کی دلا پانیکی استدعا کرتا ہی ۔ جو عرضی دعوی کہ عدالت مین دربپیش کی جاوی ۔ چاہیی کہ شی دعوی کا تعین اور قیمت ۔ اور مدعا علیہ کا نام اور بنای مقدمہ کی وقوع مین آنی کی تاریخ وغیرہ جتنی مراتب کہ واسطی انکشاف حال اور کیفیت معاملہ کی ضرور ہی ۔ اس مین براستی و درستی ٹھیک مندرج کئی جاوین ز

کون سی باتین عرضی دعوی مین لکھنی چاہئیں

اور چاہیی کہ عرضی دعوی مین فریادی کی حقوق اور جس کی طرف سی اور جسطرح ہر فریادی نی ضرر پایا ہووی اسکا احوال ۔ اور عدالت سی جس بات کی استدعا رکھتا ہو اسکا بیان اور معاملی کی نسبت

ز ق ٥ ٤ ٤ ـ ٣ ٩ ١٥ ٤ ٢ ٣ ٥ ق ٢ ٢ ـ ١٣ ١١ ١٧ ٥ ١٥ ١ ٥

۱۴ باب

مناسب حکم عدالت سی پانی کی امید مندرج ہووی

۲ ایک عرضی دعوی مین مقدمی کا احوال اسطرح پر لکھنا چاہئی کہ اگر کل مراتب مندرجہ اُسکا ثبوت ہین پہونچی تو عدالت کا حکم حسب استدعای فریادی کی اُسکی مسلم دعوی یا جزو دعوی کی نسبت صادر ہوسکی

اسلئی چاہئی کہ ہر ایک عرضی دعوی مین جو مراتب که فریادی کی حقوق کی نسبت اہم ہووی اور اُس دعوی کی بابت جو مراتب کہ فریادی کی دانست مین اُنکا ہونا ضرور ہووی سب کی سب ساتھہ اظہار صریح کی باختصار مرقوم ہووین

فریادی کو اپنی مقدمی کا ٹھیک ٹھیک لکھنا ضروری ہی

اگر فریادی مقدمہ درباب کسی زمینداری یا تعلقہ حضوری یا مفصلی یا کسی زمین خراجی یا لاخراجی کی عدالتین دربیش کری تو اوسکو لازم ہی کہ محاصل سالانہ زمین مذکورہ کا قرار واقعی حساب کی روسی جسقدر رہو حتی الامکان دریافت کرکی عرضی دعوی مین مندرج کری اور بھان زمین کی محاصل سی اوسکا خزانہ مجموعہ مقصود ہی جو کہ تعلقہ ازان مفصلی اور مستاجران اور رعایا

تعین مالیت مقدمہ

باب ۱۳

(۱۷۵)

بابت اوس سال کی مدعا علیہ کو اداکیا بقلیہ لیوے جو کہ فریادی کو اون کی طرف سے درصورت بانی دخل درمیان اوس سال کی واجب الادا ہوگا ۔

اگر فریادی سوای زمین مالگذاری اور لاخراجی اور کسی اشیای غیر منقولہ کی بابت یعنی مکان و باغ وتالاب وغیرہ یا کسی جنس قیمتی کی بابت یا بابۃ وشادی وتومیت یا کسی طرح کی مضرت کی حارج کی عوض کی بابت عرضی دعوی گذرانی ۔ تو لازم ہی کہ ازروی قیاس کی یقینا مبلغ دعوی کو مشخص کر کی عرضی دعوی مین مندرج کری یا کہ جسقدر مبلغ کی خسارت اوسکو عاید ہوئی ہو اوسکو مبلغ بندی کر کی لکھ دیوی س

تعین ش انمراتب کا مدعی کو مناسب بلکہ لازم وواجب ہی کیونکہ مالیت مقدمہ کی دیکھنی سی ٹھیک معلوم ہو جایگا کہ وہ مقدمہ کس عدالت مین ارجاع کی قابل ہی اور ایک ہی جایداد کی الگ الگ

س ق ۱۷ مارچ ۱۸۳۳ ء
ش اودامونی دیبہ وغیرہ اپیلانٹان بنام بھیرب چندر مجمودار وغیرہ ۲۰ جون سنہ ۱۸۴۹ ء

۱۳ باب

حصے کی بابت نالش مختلف عدالتوں میں درپیش
کرنے سے جو قباحتیں عاید ہوتی ہیں اون سے فریادی
محفوظ رہیگا اور محاکم مختلفہ کی احکام جو ایکہی تکرار کی
بابت ایک دوسری کی برعکس صادر ہوسکتی ہوں ان
اونکی تعمیل سے بچ رہیگا

مدعی کو جن باتوں کی اثبات بذریعہ گواہ کی منظور ہو
چاہئے کہ اپنی عرضی دعوی میں مندرج کرے تا کہ مدعا علیہ کو
اُس دعوی کی کیفیت پر جو عدالت میں بنام اوسکی
درپیش ہے تمام تر اطلاع حاصل ہو اور جس امر کا ذکر
عرضی دعوی میں نہو چاہئے کہ اوسکی ثبوت کی لئے
طلبی گواہ بھی عدالت کی طرف سے منظور نہو نہیں تو
مدعا علیہ اوسکی جواب میں اپنی گواہ لانے کا قابو نہ پانیکے
سبب مجبوراً مقدمہ ہار جایگا ص

کسی مقدمہ مرجوعہ میں جو اشخاص کہ بادی النظر میں
بناے معاملہ کی ساتھہ کچھہ علاقہ قابل سماعت عدالت
نہیں رکھتی ہوں اگر کسی امر کی درخواست گذرانیں

ص مہاراجہ مہتاب چند بہادر راجات بنام رام سندر روت وغیرہ رسالہ سان اسوہ بج
سنہ ۱۸۴۹ء

باب ۱۳

(147)

تو اوسکی سماعت سے اوس مقدمے کی مدعا علیہم کو زیربار
ہرج عظیم کا کرنا برخلاف انصاف کی ہی ۔ اسواسطے
ہر ایک عرضی دعوی مین سے مدعا بجا ہر مدعی کو حقیت
یا اسطرح کی دعوی (کہ جسی شی دعوی کی نسبت
مستغیث ہونیکا استحقاق اوسکو حاصل ہی) رہنی کا
ذکر مندرج ہونا ضرور ہی ۔ خواہ فریادی شخص واحد ہو یا
زیادہ ۔ لیکن مدعیونکی کثرت ہونی کی صورتین جاہئی
کہ ایک کی حقیت برخلاف دوسری کی حقیت کی
نہو وی ض

اگر کوئی شخص بدعوی ولا یا نی ایک حق کی کہ جو
اوسکو کسی بیوہ عورت سے قوم ہندو کی کسی
شی کی نسبت کہ جسپر وہ بیوہ اپنی شوہر متوفی کی
جانشین ہونی کی سبب قابض و دخیل ہوئی تھی
خواہ بذریعۂ انتقال یا فرقتی کی حاصل ہوا ہو ۔ عدالت مین
نالشی ہووی اُسکو عرضی دعوی مین یہ بات اگر راست
ہو تو لکھنی ضرور ہی کہ مدعا علیہا کی شی میری ہاتھ مین

ض صفحہ مزبورہ ۹۶

۱۳ باب

پہنچی بعوض کسی ایسی امر کی کہ جسکی واسطی بیوہ مذکورہ کو شوہر کی جایداد و انتقال کرنیکا اختیار مطابق آئین کی حاصل ہی ؛ ط . اور ایسی جس صورت مین کہ فریادی کو کسی نابالغ کی ولی سی یا کسی جایداد اجمالی کی سربراہ کار سی بہ نسبت جایداد نابالغ کی یا کسی اجمالی کی حقیقت حاصل ہوئی ہو تو اُس ولی یا سربراہ کار کو اُس جایداد کی انتقال کی باب مین اختیار رہنی کی بابت بھی عرضی دعوی مین لکھنی پڑینگی ؛

ذیل

استحقاق غیر مقرر

اور چاہیئی کہ شئی دعوی پر استحقاق مدعی کا بالفعل موجود رہی ؛ اور آیندہ پر محتمل یا غیر مقرر کہ جسی دوسریکو اُسکی محروم کرنیکا اختیار رہی ؛ نہو ؛

عرضی دعوی مین صرف شئی دعوی پر مدعی کی استحقاق رہنی کا ذکر مندرج رہنا کافی نہین بلکہ شئی دعوی کی نسبت مدعی کی استحقاق کی تکمیل کی لئی جو مراتب کہ ضرور ہین اُنکی عمل مین آنی کا حال لکھنا بھی واجب ہی ؛ چنانچہ اگر کوئی شخص

عرضی دعوی میں شی دعوی کے استحقاق کامل اور اسکی تکمیل واضح ہونی چاہئی

ط سکالا کنت لاہوری ۱ سلاست بنام گولک چندر چودھری رسالہ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء

۱۴ باب

کہ جو مطابق شرع و دستور اہل اسلام کی ولی ہووے اقرار امانت کا کرکی مسلمان نابالغ کی طرف سی عدالت مین نالش دائر کری تو اُسکو عرضی دعوی مین خصوصیت امانت کی لکھنی ضرور ہی ظ اور اگر کوئی شخص کسی متوفی کی طرف سی اُسکا وارث یا وصی ہوکر نالشی ہووی تو اُسکو چاہئی کہ وصیت نامی کی ثابت کرنی کی اور سند وراثت معمول کی مطابق عدالت سی حاصل کرنیکی کیفیت عرضی دعوی مین مندرج کری نہین تو مجرد لکھنا اس بات کا کہ فریادی کو بہ نسبت شئی دعوی کی استحقاق کامل حاصل ہی کافی نہوگا

کل مراتب ضروری کی جملہ مین لا لکھنی کی کیفیت

حق شفعہ کی بابت ق یا زمین مرہونہ کی دخل کی بابت غ جو عرضی عدالت مین داخل ہو اُس مین مدعی کو اپنی دعوی کی نسبت مراتب ضروریہ کی

ظ بی بی اشرف النسا اپلانٹ بنام رجسٹرار سپریم کورٹ وغیرہ رسپانڈنٹ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۸ع
ق ہ سنہ ۱۸۶۹ع دو ۳
غ درمادہ سوال اجیر سنگہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۶۸ع و گنپہا اپلانٹ بنام اننت سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۶۸ع
غ زینت بیگم اپلانٹ بنام بھیکان لال رسپانڈنٹ ۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع

۳۱ باب

عمل مین آنی کا ذکر اور کیفیت لکھنی ضرور ہی ٭
اور جس مقدمی مین مخاصمین کو اولاً درخواست گورمنٹ
مین دینی لازم ہو اوس مقدمی کی بابت عرضیدعوی مین
اولاً کیفیت گورمنٹ مین عرضی گذرانی کا ذکر اور کیفیت مندرج
کرنی ضرور ہی ٭ ف ہر اگر کسینی کسیکی شی بزبردستی
غصب کرلی ہو ق تو مالک شی مذکور کو اختیار ہی
کہ عرضی دعوی مین ذکر نالش فوجداری کا کری یا نکری ٭
بیع بالوفا کی مقدمی مین ک اگر راہن زر و مین
مرتہن کا ادا نکیا ہو تو مرتہن کو اختیار ہین کہ بلا اظہار
کسی وجہ معتبر کی بدعوی دخل یابی اوپر زمین
مرہونہ کی یا واپابی زر یافتنی کی عدالت مین معاً
نالشی ہووی ٭ مگر صرف واسطی دخلیابی اوپر زمین
مرہونہ کی نالش کرسکیگا ل
بس اگر مرتہن مذکور بامید واپابی زر یافتنی کی

ف مستر فرنچ ججانت بو ابیلانتان بنام قاضی صفر علی وغیرہ رسپانڈنتان ۹ جولای سنہ ۱۸۴۹ع
ق درمادۂ سوال کیکاهی ۱ در امیر الدین ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع
ک صفحہ مزبور ۲۹۳
ل کس ۵۰۹۳۹ ۵ ستمبر سنہ ۱۸۴۴ع مہانند جتر جیا اسلاست بنام گوبند ناتھ رای وغیرہ رسپانڈنتان ۱۲ اپریل سنہ ۱۸۴۲ع

اپنی نالشی ہووی اور دعوی زمین مرہونہ پر دخل پانی کا
نکری تو اوسکو کسی لئی رہن مشروطی کی دستور
مطابق زمین مرہونہ پر دخل پانی کی نالش نہین کی اوسکا
احوال عرضی دعوی مین لکھنا ضرور ہوگا ۔

بدعوی وراثت نالشی ہووی اپنی قرابت کی ثبوت دینی ضرور ہی

چاہیی کہ جو فریادی کہ بدعوی وراثت کی نالشی
ہووی متوفا کی ساتھ اپنی قرابت کی سلسلہ کو
عرضی دعوی مین مندرج کری تاکہ جکو نگی اوسکی وراثت
کی عدالت کی آگی ظاہر ہو ۔ کیونکہ بغیر اظہار سلسلہ
قرابت کی اگر صرف بذکر اپنی وراثت کی
نالشی ہو توو بی اصل متصور ہوگا ۔ اور ایسی نالش کی
جوابدہی کی لئی مدعاعلیہ کو زیربار اخراجات اور اذیت کا
نہین کیا جائیگا *

اثبات دعوی بنام مدعاعلیہ کی کافی ہی

ہرچہ آئین صرف ایسی صورت مین بکار آمد ہوگا
کہ جب مدعی کی دعوی کی صحت تکمیل وراثت پر
اوسکی موقوف رہتی ہو اور اوس صورت مین کہ مدعی کو
بہ نسبت مدعاعلیہ کی بذریعہ کسی دستاویز یا لین
دین کی ایک الگ دعوی حاصل ہوا ہو *

۱۴ باب

راھن بنام مرتھن — چنانچہ اگر ایک راھن کسی مرتھن کی زمین پر دعوی عدالت مین پیش کری تو اوس مین سوای مادۂ رھن کی کسی دوسری قوی دعوی کا ذکر کرنا درکار نھین کیونکہ مادۂ رھن مین درمیان انھین دونو کی علاقہ ھی ۔

زمیندار بنام رعیت — اور ایسی ھی اگر کوئی پتہ دھندہ زمیندار اپنی رعیت کی نام پر نالشی ھو تو اوس نالش کی تجویز باعتبار اوس پتی کی عمل مین آویگی اور مدعا علیہ کو درباب صحت اختیار عطای پتہ اوس زمین کی کہ جس کا پتہ اوس نی زمیندار سی لیا ھی اوس زمیندار پر تعرض کا قابو نھین رھیگا م اور

مستاجر بنام نایب — جس صورت مین کہ کوئی شخص بنام اپنی نایب کی کہ جس کو واسطی تحصیل خزانہ کی مقرر کیا ھی نالش درپیش کری تو اوسکا اپنی عرضی دعوی مین صرف اتنا لکھنا کہ مدعا علیہ کو واسطی تحصیل خزانہ کی نایب مقرر کیا تھا بس کرتا ھی ۔ اور اوس خزانی نسبت اپنی حقیت رھنی کا اظہار کرنا کچھہ ضرور نھین ۔

م راد ھا موھن سے کار اپیلانٹ بنام شیخ حریم الہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۶ ستمبر سنہ ۱۸۴۹ع

مدعی کو اپنی دعوی کی بابت ڈگری کی استدعا عرضی دعوی مین صراحتاً لکھنی چاہئی

مدعی کو چاہئی کہ اصل دعوی اپنا عرضی مین صراحتاً درج
کری اور اوسکی بابت ڈگری عدالت پانی کی
استدعا بھی صریح لکھی مثلاً زید کو عمرو اُسکی دخلی
زمین سی بیدخل کردیوی کی صورت مین زید مذکور بامید
دلاپانی دخل اوپر اُس زمین متنازعہ کی اگر نالشی ہو
اور واسطی زمین متنازعہ کی محاصل کی جو کہ تا حین رہنی
زمین متنازعہ کی تحت مین عمرو مذکور کی اُس نی
تصرف کیا ہو استدعا رکھتا ہو تو فریادی یعنی زید مذکور
کو لازم ہی کہ وہ دونو دعوی یعنی دخل زمین اور اُسکی
محاصل ایام بیدخلی کی دلاپانی کی باتین عرضی دعوی مین
صراحتاً لکھی ن اور صرف زر محاصل کی دعوی
سی نالشی ہوکر بذریعہ اُس نالش کی زمین متنازعہ پر
دخل دلاپانی کی ڈگری کا امیدوار نرہی

مدعی کو چاہئی کہ باوجود انقضای میعاد کی کسی عذر کی سبب نالشی ہونی کا اُسکو عرضی مین درج کریگا

اگر عرضی دعوی کی نحوای سی یہہ بات واضح ہو
کہ بنای مقدمہ کی وقوع کی تاریخ سی بارہ برس کی
مدت گذر چکنی کی بعد مدعی نی نالش دربیش کی

ن وزیر علی وغیرہ اپیلانٹ بنام شمشیر علی وغیرہ رسپانڈنٹ ۱۲ جون سنہ ۱۸۶۹ ع
ٹھکو مہتون وغیرہ اپیلانٹ بنام تلسی سنگہ وغیرہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۶۹ ع

ہی تو فریادی کو لازم ہی کہ میعاد مذکورہ کی
انقضا کی بعد کس وجہ سی عذر اپنا عدالت مین پذیرا
ہونی کی قابل سمجھکر نالشی ہوا ہی اُس
عذر کو عرضی دعوی مین مندرج کردیوی ؛ خواہ کسی
سبب سی از جانب نالش سی معذور رہا ہو ؛ یا اور
کوئی امر جو قبل ارجاع دعوی کی جواز نالش کی
باب مین عمل لایا ہو ؛ یا کہ مدعا علیہ نی جو میعاد نالش
یعنی بارہ برس کی اندر اعتراف اسکی دعوی کا کیا ہو ؛
یا کہ مدعا علیہ از راہ فریب کی ؛ نا جایز طریقی پر شی
مدعا بہا پر دخیل رہا ہو *

صورت اخیر مین مدعی کو لازم ہی کہ عرضی دعوی
مین صراحتاً مندرج کری کہ بنای نالش ہماری مطابق
قانون ۲ سنہ ۱۸۰۵ع کی ہی *

پر اگر عرضی دعوی مین ذکر قانون مذکور کا نہ لکھا ہو تو
مدعا علیہ کی فریباً نا جایز طریق پر زمین متنازعہ پر دخیل رہنی کا

د مسماۃ ام النسا [illegible] بیگم اپلانٹ بنام لطف الله خان رسپانڈنٹ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ع
[illegible] وغیرہ اپلانٹان بنام جگدیس رام داس وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع
سید حسین رضا اپلانٹ بنام امیر النسا وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۲ جون سنہ ۱۸۴۴ع [illegible] سنہ ۱۸۰۵ع [illegible]

عذر گو در حقیقت صاف اور واضح ہو کافی ہوگا۔

اور بالفرض اگر مدعی مدعا علیہ کی فریباً و ناجایز طریقی سی زمین متنازعہ پر دخیل رہنی کی بات عرضی مین صریح لکھ کر ذکر قانون مذکور کا بھی عموماً درج کری تو بھی اوسکو عرضی دعوی مین یہہ بات لکھنی ضرور ہی کہ جس تاریخ مین مدعا علیہ کا فریب و غیرہ ناجایز طریقی پر شی دعوی پر دخیل رہنا بھی معلوم ہوا ہی تب سی یا جس تاریخ مین بدستور تفتیش سی مجھی مدعا علیہ کا فریب معلوم ہو سکتا تھا اوس تاریخ سی مدت بارہ برس کی ہنوز منقضی نہین ہوئی ہی ١

فریادی کو مدعا علیہ کا حال علی الاجمال عرضی مین لکھنا کافی ہی

فریادی کو اپنی عرضی دعوی مین مدعا علیہ کا حال بطریق اجمال کی لکھنا کافی ہوگا۔ کیونکہ مدعا علیہ جواب مین عرضی دعوی کی اپنا حال آپہی لکھنی کا قابو پاویگا۔

مدعا علیہ کو شی متنازعہ کی ساتھہ علاقہ دار پانا بنسبت اسکی دعوی لکھنا چاہیی

ہر مدعی کو چاہیی کہ اپنی عرضی دعوی مین مدعا علیہ کو محض نِی علاقہ دار ظاہر نکری بلکہ اُسکی لگارش سی ظاہر ہونا چاہیی کہ مدعا علیہ شی متنازعہ کی نسبت

١ مسماۃ ام النزہرہ بیگم اپیلانٹ بنام لطف اللہ خان رسپانڈنٹ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۷ع

۱۳ باب

علاقہ دارے یاد غویدا رہی ہا کہ مدعا علیہ قابل اِس بات کی ہی کہ اُسسی فریادی کی عرضی دعوی کا جواب عدالت سےسی طلب کیا جاوی ،

اور بعض صورت مین باوجودیکہ مدعی کو شئی معوی کی نسبت علاقہ اور استحقاق نالش کا حاصل ہوئے اور مدعا علیہ کو بھی اُسی شئی مذکورہ کی نسبت علاقہ ہوئے تاہم مدعی مذکور کو اپنی عرضی دعوی کی نسبت مدعا علیہ مذکور سےسی بذریعہ عدالت کی جواب طلب کرانی کا اختیار نہین ، اور یہہ بات اُس صورت مین ہوگی کہ جب دونو فریق یعنی مدعی اور مدعا علیہ کو بنای مقدمہ کی ساتھہ علاقہ رہی ہو اُنکی آپسمین کچھہ لین دین یا نوشتخواند یا قول و قرار درباب شئی مذکورہ کی ایک دوسری کی ساتھہ نرنا ہوئے

اور مطابق مراتب مندرجہ بالا کی اگرچہ کسی موصیالہ کو درصورت بنانی آشیاء مندرجہ وصیتنامہ کی دعوی بہ نسبت جایداد موصی کی حاصل رہتا ہی ، اور عدالت مین نالشی ہوسکتا ہی ، تو بھی اگر بعض

۱۳ باب

(152)

اشخاص بہ نسبت جایداد موصی کی مدیون بہی ہون تو موصی لہ انکی نام پر واسطی وصول زر قرضہ موصی کی عدالت مین نالش نہین ہوسکتا ہی کیونکہ مدیونان مذکورین موصی کو تمسک لکھدئی ہین لھذا صرف اسی موصی یا اس کی جانشین کی دعوی انپر جایز ہوگی۔ پر اگر مدیونان مذکورین موصی متوفا کی وصی کی ساتھ موصی لہ کی حق تلفی کی ارادی پر سازش کئی ہون یا کہ وصی مذکور بلا وجہہ موجہہ مدیونان کی نام پر وصول زر یافتنی کی لئی نالش کرنی مین راضی نہوتا ہو

پر درصورت سازش کی

تو جتنی اشخاص کہ مطابق وصیت موصی کی حصہ پانیوالی ہین انکو اختیار ہی کہ وصی اور مدیونان کی نام پر عدالت مین نالش دیوین اور اس طرح کی نالش مین مدعی یا مدعیان کو چاہئی کہ وصی اور مدیونان کی سازش و آمیزش کا ذکر اپنی عرضی دعوی مین درج کرین

درصورتیکہ کوئی مرتھن کسی کو وصی مقرر کرکی بذریعۂ وصیت نامہ کی دستاویزات رھن مشروطی کی

۳۱۳ باب

کسیکو وصی کر مر گیا ہوئے تو صرف وصی مذکور کو اختیار ہے
کہ راہن کی نام پر دعوی بیع مکمل نالشی ہووی
اور فیصلی مین ایک مقدمی کی کہ جس مین فریادی نی
وصی کی تندخانی مین محبوس رہنی کی بابت عرضی
دعوی مین لکھی تھی پر وصی مذکور دربارہ ارجاع دعوی کی
راضی تھی یا نہین یا قابلیت اوسکی رکھتا ہی یا نہین
یہہ بات اوس مین مندرج نتھی اور نام اوس وصی کا کسی
فریق مین داخل نتھا حکم عدالت سی یون صادر ہوا کہ نابالغ
موصی لہ کی ولی کی طرف سی یا موصی لہ بالغ کی بیع مکمل
کی دعوی عدالت مین پزیرا نہوگی ف مگر رای مین
مولف کی یون معلوم ہوتا ہی کہ بفرضا کسی مرتہن
متوفی کا وصی بیع مکمل کی بابت ارجاع دعوی کی لئی
راضی نہوا تھا یا قابلیت نرکھتا تھا تو خود موصی لہ کو یا اوسکی
نابالغ رہنی کی صورت مین اوسکی ولی کو اختیار حاصل تھا
کہ وصی مذکور کو مدعا علیہ قرار دیکر بیع مکمل کی نالش
عدالت مین دربیش کرتا

وصی بیع بالوفا کی دعوی منعقد ہونہ کر سکتا ہے

ب برج رتن داس اسلاف بنام جوکم گرگنتہ بگوس ۷ رسالہ ۲۲ نومبر سنہ ۶۲ ۲۱۰

۱۳ باب

عمرو کی مہاجنونکو اس مدیونونکی نام پر نالشی کرنیکا اختیار نہین

(153)

اگر عمرو کی دو تین شخص مدیون اور دو تین شخص مہاجن
ہوویں تو مہاجنون کو بہ نسبت بہیر بانی عمرو کی زر باقتی کی
بہت تعلق خاطر حاصل ہی مگر اونکو اختیار نہین کہ بنام
مدیونان عمرو کی عدالت مین نالشی ہوویں ۔ اس لئی
کہ درمیان اونکی اور مدیونان عمرو کی کچہہ علاقہ داد
وستد کا نہین ۔ اور مدیونونکو کوئی وسیلہ ایسا حاصل
نہین ہی کہ اوس ذریعی سی دریافت کرین کہ ا یا
عمرو کی نام پر مہاجنونکی دعویان حق ہین یا باطل یا مثل
اون مہاجنون کی دوسری بھی کسی مہاجن کی عمرو پر
دعوی ہی یا نہین ۔ ت

اجارۂ زمین کی مقدمات مین اگر نیم اوسط تعلقدار پر
(جو اوسط تعلقدار سی زمین کو اجارہ لیتا ہی اور اسیکو
خزانہ دیتا ہی) خزانہ باقی پڑی ۔ تو اوسط تعلقدار کو
اختیار ہی کہ عدالت مین نالشی ہو کر نیم اوسط مذکور کی
زمین قرق کرادی ۔ یا اپنی باقتی کی لئی اوسکی نام پر
بذریعہ نالش سرسری کی دعوی عدالت مین پیش کری

ت رام کشن داس اہلات بنام جونی لعل مہنت رسالہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۴۰ع

۱۳ باب

ہر زمیندار کو بنام نیم اوسط تعلقہ دار کی کہ جسکا اوسکی ساتھ کچھ قول و قرار عمل مین نہین آیا ہی نالش کرنی کا اختیار نہین ہی ؁

ہر جس صورت مین کہ کسی شخص نی گماشتہ مقرر کیا ہو تو بہ نسبت اشیای مفوضہ کی اسکی یا در باب قیمت کی اونکی بنام ان اشخاص کی کہ جنہون نی اس گماشتی سی لین دین کیا ہو عدالت مین دعوی دربارش کرنی کا اوسکو اختیار اکثر حاصل ہی ؛

مثلاً اگر کسی سوداگر نی ایک شخص کو واسطی فروخت اسباب تجارت کی کارخانہ دار مقرر کیا ہو تو جن اشخاص نی کہ اس کارخانہ دار سی اسباب تجارت کا خرید کر کی قیمت اوسکی اوسکو ادا نکی ہو اونکی بنام ہر واسطی قیمت کی اس سوداگر کو نالش کا اختیار حاصل ہی ؛

تاجر ہی کہ جن اسکی گماشتی سی تجارت خرید کی ہون بر نالش کری

در صورتیکہ کسی مشتری نی کسی شی کو بطور

خریدار ثانی

؁ رتن تلکیہ وغیرہ وغیرہ اسلامسان بنام کریم النسا وغیرہ رسالہ سال اجلاس سنہ ۱۸۰۸ع

(۱۵۶)

خوش خرید کی ایک شخص (کہ جسنی عنا شی نیلام میں مول لی تھی) خرید کی ہو تو مشتری مذکور اوس شی پر دخل پانی کی لئی بنام اصل مالک یعنی بایع نیلامی کی نالشی ہوسکتا ہی ج

رعایا کو دادنی دینی ہوالی استحاق

جس صورت میں کہ کسی شخص نی نیل اوگانی کی لئی رعایا کو اپنی روپی دادنی دیئی ہون ، اور فصل نیل پر انھیں رعایا کی کوئی اور جان بوجھکی کچھ نقصان لایا ہو تو اوس فصل نقصانی کی بابت دادنی دینی والی کو نقصان لانی والی فریق کی نام پر نالش کرنی کا اختیار ہی ح

دستاویز کا خلاصہ مضمون لکھنا لازم ہی

الفاظ دستاویز کو نعینہ عرضی دعوی میں لکھنا واجب ہی

اکثر مقدمی میں مدعی کو اپنی دستاویز یا سند کی خلاصۂ مضمون اور ضروری مطالب کو عرضی دعوی میں درج کرنا کافی ہی پر جب کسو دستاویز میں کی کسی بات کی نسبت حاکم کی طرف سی شبہہ پڑنی کا غالبا احتمال ہو یا دستاویز یا سند کی عبارت میں کسی بات کی معنی میں اختلاف واقع ہو یا جس صورت میں

ج دیوان نی بی اسلامت بنام شمشیر علی رسالہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۴۹ء
ح والرلانذ بل اسلامت بنام نیجند رگنوار رسالہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۴۹ء

۱۴ باب

اپس اتفاق ہو کہ الفاظ مندرجہ اسنا و وثیقہ کو بعینہ عرضی
دعوی میں نہ لکھنے سے مقدمہ باطل ہو جانی والا ہو
تو مدعی کو چاہئی کہ بعینہ انہیں الفاظ انکو اسناد کی نقل
کر کی لکھہ دیوی

اموال معاملہ صراحت کی ساتھہ لکھنا چاہئی

مدعی کو اپنا مقدمہ عدالت میں ایسی صراحت کی
ساتھہ پیش کرنا چاہئی کہ مدعا علیہ کو اوسکی مقدمی کی ٹھیک
بنیاد معلوم ہو جاوی

چکی ہوئی معاملہ میں سے کے سہو وخطا کی بابت اعتراضون کو الگ الگ لکھنا چاہئی

جب کوئی مقدمہ واسطی تکرار ایک امر کی کہ
بادی النظر میں وہ فیصل ہو چکی ہو (مثلاً کسی ثالث ایک
حکم دیا ہو یا کسی بابت کا حساب تصفیہ پا چکا ہو)
عدالت میں پیش ہووی تو مدعی کو عرضی دعوی میں
سہو و خطا کا ذکر علی العموم لکھنا نہ چاہئی بلکہ جو خاص خاص
اعتراض بہ نسبت حکم یا حساب کی رکھتا ہو اوسکو
نام بنام درج کری

نالش واسطی دستاویزات اور دخل زمین کی

اگر مدعی کہ بنام مدعا علیہ کی واسطی دستاویزات اور
دخل پانی اوپر زمین کی جو قبضی میں مدعا علیہ کی رہی ہو
نالش کرنی پڑی تو عرضی دعوی میں ہر ایک دستاویز کی

۱۳ باب

کیفیت یا شی دعوی کی جگہو نگی لکھی جاییگی اوپر بعض (۱۵۵)
جایداد و خلی کی نسبت بذریعہ بعضی دستاویزکی بعض
حقیت ہی اسطرحکا مذہب لکھنا کافی نہین ہوگا ؛

پر اگر نالش اس بنیاد پر ہو کہ دستاویزات
سی شی متنازعہ قبضی مین مدعا علیہ کی ہین اور اسنی
زمین متنازعہ کی سرحدونکو باکر اپنی زمین کی شامل
کرلیا ہی تو اون دستاویزات کی کیفیت یا زمین
متنازعہ کی جگہو نگی عرضی دعوی مین لکھنی ضرور نہین کیونکہ
مدعا علیہ کی پرمعالگی سی نامکن ہوگئی ؛

بموجب خیار عدالت سی استدعا کرنی
کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ مدعی عدالت سی
داد خواہ ہوتا ہی اور حق اوسکا اوسکو یقینا معلوم نہین
رہتا ہی اوس صورت مین مدعی کو مطابق خیار اور
تجویز عدالت کی اپنی حق ولا پانی کی استدعا کرنی
جایز ہی تاکہ اگر دعوی اسکا ایک بین ساقط ہووی
تو دوسری بابت مین سرسبز ہوسکی ؛

مقدار اور حدود زمین کا لکھنی جاہی
جو مقدمہ کسی زمین پر دخل ولا پانی کی بابت ہو
تو مقدار وحدود زمین متنازعہ کی جسقدر ممکن ہو

١٣ باب

تھا اگر لکھنی مناسب تھی درج ہو اگر فریادی صرف
ذکر حدود عرضی دعوی مین درج کیا ہو تو عدالت سی
ڈگری اسکی نسبت صادر ہونی ممکن ہی ؛ گو مقدار
مندرجہ عرضی دعوی کی نسبت زمین متنازعہ پیمایش
مین کچھہ کم نکلی یا زیادہ ؛ واسطی ایضاح منشاء معاملہ کی
جن باتون کی اطلاع بہ نسبت شی دعوی کی ضرور ہو
انکو عرضی دعوی مین لکھنی واجب ہی ؛
مثلاً دیار مغربی کی بعض ملکون مین کہ جہان دستور
ہی کہ ایک تختۂ زمین بہ چند شرکا باہم مستاجر ہوتی ہین
اور اسمین جسقدر زمین جس کسی کی دخل کی
احاطی مین رہتی ہی اُتنا ہی اوسکا حصہ مقرر ہوتا ہی ؛ اور
اُس مین رعایت حق وراثت کی کچھہ نہین ہوتی ہی ؛
وہان کی اِس صفت کی اجمالی زمین کی بابت جو
شراکت دار فریادی زمین متنازعہ پر دخل پانی کی

خ رانی پریاداسی وغیرہ اپلانٹان بنام چندرناتھ دت وغیرہ رسپانڈنٹان ۹ جون سنہ ۱۸۶۴ ع
روشن خاتون وغیرہ اپلانٹان بنام جگرناتھ سندی وغیرہ رسپانڈنٹان ۸ جولائی سنہ ۱۸۶۴ ع
گوبک چند چودہری اپلانٹ بنام مستر گوجن وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۶ اگست سنہ ۱۸۶۴ ع
جی سنکر داس وغیرہ اپلانٹان بنام رام کنائی رای وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۱ مارچ سنہ ۱۸۶۵ ع
د اجیل سنگہ وغیرہ اپلانٹان بنام حاجی بیگم رسپانڈنٹ ۲۳ جون سنہ ۱۸۶۴ ع
ذ سرکٹ دیار مغربی ۲۳ جون سنہ ۱۸۶۳ ع و ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۵ ع

(157)

اسیدسی نالشی ہووی ٭ اُس کو لازم ہی کہ
ہر ایک قطعہ متنازعہ کو مطابق شمار منتخب کے
یا بہ تعداد مزارعون کی (خواہ بحسب تقسیم ثانی کی اُس
زمین پر دخل مالکانہ پائی ہون یا مستاجرانہ) اُسکی
چوحدی اور مقدار کو بخوبی ٹھہرا کر لکھی ٭
پر جس صورت مین کہ کسی محال اجمالی کی
شرکاؤن مین سی ہر ایک شخص اوپر اپنی حصہ معینہ کی
الگ دخیل رہی تو ہر ایک شخص مطابق حقوق
وراثت کی اپنی دخل پانی کا مستحق ہوگا ٭

کونسی باتین عرضی دعوی مین لکھنی نا جایز ہین

چاہئی کہ عرضی دعوی مین مقدمی کی جو باتین کہ ضروری
اور متعلق ہین مندرج رہین اور کوئی بات بی معنی
یا زبان درازی کی بھو یعنی اگلی کسی سوال وجواب کی
غیر ضروری تکرار لکھی نجاوی اور کوئی لفظ دشنام یا طعن کا
بہ نسبت طرف ثانی کی یا اوسکی وکلا اور گواہون یا غیرہ
اشخاص کی مرقوم نہووی یا کوئی بی اصل الزام کی باتین
بنام کسی عدالت یا سرکاری عہدہ دار کی لکھا نرہے ٭
حکام عدالت کو لازم ہی کہ جہان تک ہوسکی احتیاط

۱۴ باب

عمل میں لاوینگا کہ کوئی بات مراتب ممنوعہ بالا سی
کاغذات میں مندرج نہیں پاوی ۃ اور وکلای عدالت
کو واجب ہی کہ دلایل اور کاغذات سر رشتہ
عدالت میں بدستخط خود داخل کرتی وقت پہلی
خوب تحقیق کرلیں کہ کوئی بات مراتب ممنوعہ
بالاسی ان میں مندرج نہیں ہو ر

زبان درازی

لفظ زبان درازی جو اوپر مذکور رہا اس سی یہہ غرض
ہی کہ کوئی بات جو قابل عدالت کی نہو یا کسی
شخص کی جرم یا بدچالی کا حال جو مقدمہ سی علاقہ نہیں
رکھتا ہو عرضی دعوی میں مندرج ہونی پاوی ۃ

کونسی صورت میں کہ الفاظ زبان درازی کی واسطی اظہار بد اطواری طرفثانی کی لکھا جا سکتی اور کونسی صورت میں نہیں

ہر جس صورت میں الفاظ کہ اغذ مقدمہ در باب
اظہار شکایت بد اطواری طرفثانی کی ہوں اور وی
مطالب مقدمہ کی ساتھ علاقہ ضروری رکھتی ہوں یا
ان سی انکشاف ان مراتب کا کہ جنکی تجویز کی لئی
مقدمہ درپیش ہی حاصل ہونیوالا ہو تو وی الفاظ
زبان درازی میں نہیں گنی جاینگی ۃ

ر ف [illegible]

باب ۱۳

چنانچہ جس صورت مین کہ کسی شخص نی
اپنی مقدمی کی سرسبزی کی لئی ایک شخص
جعلی کو کھڑا کیا ہو یا کسی طرحکی بد معاشی سی
کسی بات کو قبول کرلیا ہوۓ یا کسی امانت دار
یا دوسی نی از راہ مفسدی یا کینہ پردازی کی کوئی کام
کیا ہوۓ یا سینہ زوری اور دایم الخمر ہوکر قابل اسکی
نہ تہا ہو کہ اسکی نزدیک روپی امانت رکھی ۓ
اگر اسکی ذمی سی زر امانت کی لینی کی لئی
مقدمہ عدالت مین درپیش ہوا ہوۓ تو اشخاص
مذکورہ کی کارسازی اور بری حرکاتون کو کاغذات
مقدمہ مین مندرج کر کی حاکم کی آگی پیش کرنا
جایز ھیۓ

اقسام مقدمات مذکورہ مین مراتب الزام جرایم
(جو سرسبزی مقدمہ کی لئی لابد ہون) کاغذات معاملہ
مین لکھنا مناسب ھیۓ تاکہ جو فریق کہ الزام دالی
وہ اوسکو ثابت کر دیسکی ۓ یا جن متخاصمین کی
نام پر الزام جرایم کاۓ عدالت مین درپیش ہو دی

۱۳ باب

دوسی اوسکی مطلع ہو کر اوسکی جواب مین اپنی بچاویکی دلیل گذرانین ؛

ہر اظہار یا الزام جرایم وغیرہ جو مذکور ہو اسطرح پر ہونا چاہئی کہ اگر ثبوت مین پہنچی تو اسکی سبب سی ڈگری عدالت مین کچھہ تبدل آوی ؛ اگر الزام مراتب مذکورہ کا منشاء مقدمہ کی مطابق نہو تو وہ زبان درازی مین گنا جائیگا ؛

مثلاً جس صورت مین کہ زید بنام عمرو کی مطابق آئین کی ڈگری حاصل کر کی اوس ڈگری کو خالد کی ہاتھہ منتقل کری اور خالد اوسکی اجرا کی لئی مستدعی ہو ؛ تو اگر عمرو مذکور عدالت کی آگی یون ظاہر کری کہ خالد میری ساتھہ دشمنی رکھتا ہی اور مجھی ایذا پہنچانی کی مطلب سی ڈگری عدالت مول لی ہی ؛ تو یہہ اظہار عمرو کا منشاء مقدمہ کی ناموافق اور زبان درازی متصور ہوکی نامنظور ہوگا ؛ کیونکہ حاکم کو لازم ہی کہ مطابق احکام آئین کی مقدمہ کرین اور اپنی

باب ۱۳

(158)

بدگمانی سے جو کہ بہ نسبت اطوار یا مطلب
احد المتخاصمین کے رکھتی ہوں انفصال مقدمہ میں کچھ فرق
نہ لاویں ؎

غیر علاقہ دار اور زاید باتیں

کاغذات مقدمہ میں لکھنے کے باب میں جو ممانعت
اور لکھی گئی ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ذکر یا
اظہار کہ مثلاً معاملہ کے ساتھ ضروری علاقہ رکھتا ہو
یا کوئی بات جو محض زاید از معاملہ ہو یا مطالب
مقدمہ کے تجویز میں اسکا داخل کرنا نامکن ہو
کاغذات مقدمہ میں نہ لکھی جاوے کیونکہ مراتب مذکورہ
کو اغذ مقدمہ میں مندرج رہنے سے دردسری ہے تاخیر
انفصال مقدمہ ہے اور اخراجات بیجا کے سوای اور کچھ
حاصل نہیں ہے

اگر کوئی وکیل عدالت سوال و جواب میں کسی
مقدمے کی کوئی کاغذ نوشتہ دستخط اپنی غلطی سے
یا بعرض داخل مسل کے کرے تو اسکی نسبت

؎ بھیربچند رچودھری اصلاب بنام کالی کشور رای وغیرہ رسالہ سال ۲۰ مئی سنہ ۱۸۵۵ء
کالی نامقہ رای اصلاب بنام مستر جان تیلر رسالہ دت ۲۶ اگست سنہ ۱۸۴۹ء چارلس ربڈ اصلاب
بنام رانی ہر مسیری وغیرہ رسالہ سال ۲۶ جولای سنہ ۱۸۴۹ء

۱۳ باب

عدالت سے خشم نمائی اور جرمانی کا حکم صادر ہوویگا س

اور اگر کوئی فریق در اثنای تجویز مقدمہ کی بہتان یا الزام کی باتین استعمال کری تو وہی بہ نسبت عدالت کی حقارت متصور ہوینگی اور فریق مذکور پہ جو حکم سزا کا مناسب ہو صادر ہوگا ش

س ق ۲۷ سنہ ۱۸۱۴ع د ۶ ۹ ض ۳ ۶
ش مہارانی کمل کماری اسلاف بنام تو بلیو بی حجر رسالہ دست ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۱۴ع

(۱۵۶)

چودهوان باب
تعین مالیت مقدمه
۱ فصل

تعین مالیت مقدمه بلحاظ جمع

اراضی که جسکی جمع غیر استمراری طریقی پر مقرر هو

مقدمات مین بابت اراضی خراجی کی که جسکی جمع غیر استمراری طریقی پر مقرر هو تعین مالیت مقدمه مطابق تعداد جمع یکساله کی کر کی عدالت مین دعوی درپیش کرنا مناسب هی بشرطیکه وه اراضی ایک مسلم محال هو یا ایک ایسا جزو محال که جسکی جمع اور حد معین هی ص

اجارهای مستاجران

جو مقدمات که کسی زمین کی نسبت نشست جمع کی دعوی سی بنام مستاجرون کی عدالت مین درپیش هوویں ان مین مالیت مقدمه کا تعین بتعداد جمع یکساله کی کیا جایگا گو یه بهی صحیح هی که اکثر صورت مین ایسی مقدمات مین صرف یکساله جمع کی مقدار کی دعوی نهین

ص دفعه ۱۰ سنه ۱۸۲۹ع آئین و کنسل نمبر ۳ ۱۱۴۳ صدر آگره ۲۳ مارچ صدر کلکته ۲۶ اپریل سنه ۱۸۴۳ع

۱۴ باب

بلکہ سالہائی آیندہ کی جمع بیشی کرنی کا دعوی سے
درحقیقت عدالت مین درپیش ہوتا ہی ض

مقدمات مین بابت اراضی خراجی کی کہ جسکی جمع
استمراری طریقے پر مقرر ہو جسقدر زر خزانہ اُسکا
سرکار مین ادا ہوتا ہی اُسے چند مبلغ اوسکا مالیت
مقدمہ ٹھہریگا ءبشرطیکہ وہ اراضی ایک مسلم محال ہو
یا ایک ایسا جزو محال ء کہ جسکی جدا اجمع معین ہو ط

جزو محال

اگر مقدمہ نہ بابت کسی ایسی جزو محال کی جسکا
ذکر اوپر ہو چکا بلکہ بابت محال کی کسی حصہ رقم داری کی
درپیش ہوء اور مسلم محال کی جمع ایک مبلغ معین ہو
تو اوس محال کی بالکل جمع مین سے حساب کر کی
جسقدر مبلغ حصی کا ٹھہری اوسکا سہ چند مبلغ مالیت
اوس مقدمی کی ٹھہریگی ظ

جو مقدمہ کہ منجانب صاحب کلکٹر بنام رعیت یا
اوسکی ضمانت دار کی مطابق دفعہ ۲۶ اور ۲۸ قانون ۲۷

ض کنس نمبر ۲۷ ۱۲ صدر کلکتہ ۱۳ جنوری صدر اگرہ ۹ ۱۵ جون سنہ ۱۸۴۹ء کنس نمبر ۱۱۸ ۲ اگست سنہ ۱۸۳۴ء

ط ق ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ء آئین ۸ کنس نمبر ۱۱۲۳ صدر اگرہ ۲ مارچ صدر کلکتہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۳۹ء

ظ کنس نمبر ۱۳۴۰ صدر اگرہ ۱۸ مئی صدر کلکتہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۴۲ء

۱۴ باب

سنہ ۱۸۰۳ع ع کی یا جو مقدمی کہ بسبب کسی
یا عدول حکمی غ کی ضبطی محال کی لی عدالت مین
درپیش ہون اون مین مالیت مقدمہ بحساب زر جمع
اوسی محال کی جو ضبط ہونی والا ہو اوس محال کی
کہ جس پر خزانۂ سرکار باقی تیرا ہو مقرر ہوگی نہ بتعداد مبلغ
جرمانہ واجب الادا کی اور نہ بتعداد بقیہ خزانۂ سرکار کی

زمین لاخراجی

اراضی لاخراجی کی مقدمی مین مالیت مقدمہ بحساب
جمع ہجدہ سالہ کی مقرر کی جایگی ف

۲ فصل

تعین مالیت مقدمہ بلحاظ زر دعوی

دعوی متفرقہ

مقدمات مین خسارت تاوان ظلم و نقصان
ذات وغیرہ کی مالیت مقدمہ کا تعین مدعی کی
درپیش کی ہوئی حساب کی مطابق مقرر ہوتا ہی ق
اور جس صورت مین کہ مدعی واسطی نقصان
ذات کی نہ واسطی بھیر پانی زر نقد کی مقدمہ

ع - کنس نمبر ۹۸۰۶ صدر اگرہ ۲۶ صدر کلکتہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۴۴ع
غ کنس نمبر ۳۹۶ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۲۵ع
ف ق ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع کنس نمبر ۳۳ ۱۱ صدر اگرہ ۲۴ مارچ صدر کلکتہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۳۹ع
ق ق ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع

۳ا باب

در پیش کرے تو بھی اوسکو لازم ہی کہ واسطی بابت مالیت مقدمہ کی کسی مبلغ معین کو عرضی دعوی مین مندرج کرے پر اس تعین مبلغ کی لئی کوئی آئین یا دستور مقرر نہین ہی ک

مقدمہ واسطی امر داد فیصلہ صاحب کلکٹر

کسی رعیت مزارع کو اگر صاحب کلکٹر نی باقیدار ٹھہرا کر واسطی ادای زر بقیہ کی فیصلہ تجویز سرسری صادر کہ کی مزارع مذکور کو اوسکی زمین سی اخراج کر دیا ہو اور وہ اوس حکم کی استرداد کی لئی محکمۂ دیوانی سی دادخواہی کرے تو مالیت اوس مقدمی کی بتعداد زر بقیہ مذکورہ کی کہ جسکی بابت صاحب کلکٹر موصوف نی تجویز سرسری عمل مین لای تھی مقرر ہوگی ل

مقدمہ بابت قرضۂ تمسکی کی

جس صورت مین کہ مقدمہ قرضۂ تمسکی کی بابت عدالت مین در پیش ہو اور بنای مقدمہ اوپر حرج از تمسک کی یا مطالب مندرجہ کی اسکی ہو تو اصل مبلغ قرض کہ جسکی عوض مدیون نی تمسک لکھ دیا ہو مالیت اوس مقدمی کی ٹھہریگی مگر جس صورت مین

ک سونا رام کافر فریادی اودھی رام وغیرہ مدعا علیہان ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۴۳ع

ل کمشن نمبر ۶۲ صدر اگرہ ۶ صدر کلکتہ ۲۸ فروری سنہ ۱۸۴۳ع

۴ ابواب

(۱۸۱)

کہ تکرار در باب جواز تمسک یا مطالبہ تمسک کی خواہ رقم یا دو واسطی بھیر یا صرف زر اصل یا زر سود کی یا اصل مع سود کی بعض قسط کی ہے عدالت مین نالشی ہوا ہوئے تو اگرچہ زر دعوی بذریعہ تمسک کی واجب الادا ہی لیکن بسبب ہونی دعوی کا اوپر کل زر مندرجہ تمسک کی ہے زر دعوی مدعی ہے مبلغ مالیت اوس مقدمی کا مقرر ہوگا م

مولف کو معلوم ہی کہ مضمون سرکولر آرڈر ہمور خہ ۱۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۴۷ع کا یہہ ہی کہ اگر مقدمہ واسطی بھیر پانی زر باقیات تمسک کی خواہ درباب اصل کی یا اصل مع سود کی یا صرف سود کی ہے در پیش ہوئے تاکہ زر دعوی ادا کر دینی سی جو حساب درمیان طرفین کی اوس تمسک کی بنا تھا وہ حساب پاک ہو جاوے ہی ہے تو تعین مالیت بلحاظ بالکل زر دعوی کی ہوگا ہے پر اگر مقدمہ واسطی بھیر پانی ایک یا زیادہ زر قسط کی خواہ مع سود یا بغیر سود کی ہوئے تو تعین مالیت مقدمہ مین

م سرکلر ۳۰ اپریل سنہ ۱۸۱۹ع کمشن نمبر ۲۰۹ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۲۴ع

۱۴ باب

مقدار قسط دعوی اور تمام مبلغ اقساط آینده مع سود کی
جمع کرنا ہوگا ۔

مراتب اعلی کی مالیت کا
شامل ہونا مراتب ادنی کو

اور بعضی صورت مین مراتب اعلی کی مالیت ۔
مراتب ادنی کی مالیت کو خود بخود شامل ہوتی ہی ۔
ایک شخص نالش بدعوی زرمنافع ایک بابت
کی اور سود اسی زرمنافع کی اور تقرر محاسبین اوسی
بابت کی نالش عدالت مین پیش کی تھی اور عرضی
دعوی مین اسکی صرف زرمدعابہا کی مبلغ بندی کی تھی ۔
اوس صورت مین حکم دیا گیا تھا کہ مالیت حق تقرر
محاسبین ۔ شامل زر مدعابھا کی کرنا نہین چاہئی ن ۔

۳ فصل

تعین مالیت بلحاظ زر ثمن شئی دعوی کی

جو مقدمات بابت مکانات و یا باغات یا غیرہ
اشیای منقولہ یا غیرمنقولہ قیمتی کی جو کہ اوپر کے
لکھی ہوئی قوانین کی اقسام مین سی نہون ۔ اور جو مقدمہ

ن رام رتن رای سایل ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۶۷ع

و ق ۱۰ سنہ ۲۹ ۱۸۶۷ع

۱۴ باب

بابت حقیت اراضی مالگذاری کی کہ جنکی مالیت کا تعین اوپر کی لکھی ہوئی ضابطے کی مطابق نہین ہو سکتی ہو

مثلاً جو مقدمات کہ جس مین نسبتی دعوی جزو زمین خراجی کا ہو مگر اوس زمین کا حصہ رقم واری یا جزو محدود نہوا عدالت مین در پیش ہووین - مالیت اونکی بحساب زرثمن اونہین اشیای منقولہ یا غیر منقولہ کی مقرر ہوگی - اور مدعی کو اختیار نہین کہ مقدار جمع یا منافع کو اپنی ذہن مین تخمین کری اور اوس تخمینا حساب کے مقدار مالیت مقدمہ ٹھہراوی

اگر مدعی عرضی دعوی مین زمین کی سالانہ منافع کی مقدار کو لکھا ہو تو حاکم کو مناسب ہی کہ زرثمن زمین مدعا بہا کو اور اوس زر منافع کو ملاحظہ کری اگر معلوم ہووی کہ بہ نسبت حساب زر منافع کے زرثمن کم ہی تو مقدمہ نہین ست ہوگا ب

ہر اگر کوئی باغ مطابق دفعہ ۳ قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ع کی

ا سرکلر صدر کلکتہ دائرہ ۲۳ اگست سنہ ۱۸۳۳ع نقل ہر میسر بخش سکنہ اسلامپور بنام راجہ اوددونت ہرکاش سنگہ رسنہ مدت ۱۶ فروری سنہ ۱۸۴۱ع راگی ہر یادواسی وغیرہ اسلامساں بنام جندرنالکہ دت وغیرہ رسنہ سان ۲۹ جون سنہ ۱۸۴۰ع

ب ڈی ایچ کیرن منجانب طامس توئی ڈملی سال ۱۰ ق ۱۸۲۹ فقرہ ۴

۱۴ باب

اور قانون ۱۰ سنہ ۱۸۲۹ع کی کسی زمین لاخراج پر بنا ہوے اور اوس باغ کی مالک کو کسی کی ہاتھہ سے یا کسیکو اوسکی ہاتھہ سے خزانہ نہ پہنچتا ہو تو اوس باغ کی مقدمی کا تعین مالیت بحساب زر ثمن کی اوسکی ہوگا یا نہین اتبک کوئی دستور العمل اسکا مقرر نہین ت

مقدمہ بابت نیلام زمین کی اجرا تو گری مین

اگر کوئی واسطی دخل پانی اور پر کسی میلی ہاٹ ت کی نالشی ہو تو چاہئی کہ مالیت مقدمہ بتعداد زر ثمن اوسی ہاٹ یا میلی کی مقرر کری ث اور جو زمین کہ کسیکی اجاری مین یا کسی رعیت مزارع کے جوت مین رہی ہوے اوسپر دخل پانی کی مقدمی کی مالیت بھی اوسی ضابطی کی مطابق بحساب زر ثمن کی کی جایگی ج

اگر فریادی مطابق حکم تجویزی کسی مقدمہ منفصلہ سابق کی کسی زمین کو نیلام کرانی کا مدعی ہو تو اوسکو

ت رانی پرباد واسی دیزہ ۶ اسلاتان بنام چندر ناتھہ دت وغیرہ رسپاندنتان ۲۹ جون سنہ ۱۸۴۴ع

ث شیب ناتھہ دت وغیرہ اپلانسان بنام ہیرا من برج باسی دیزہ رسپاندسان ۱۹ جون سنہ ۱۸۴۱ع

ج کمشن نمبر ۲۰۰ صدر کلکتہ ۲۶ صدر آگرہ ۲۴۶ جولائی سنہ ۱۸۴۲ع

اپنی عرضی مین مالیت مقدمہ بحساب زر ثمن اوس زمین کی مقرر کرلی چاہئی اگر زر ثمن زر وگری سی زائد ہو اور درصورت زائد ہونی کی اوسکی مالیت مقدمہ بحساب زر ڈگری کی محسوب ہوگی ح

مقدمہ بحساب راھن کا بابت شئی مرہونہ کی

اگر کوئی راھن واسطی خلاصی اپنی زمین مرہونہ کی عدالت مین عرضی گذرانئی چاہی تو اوسکو چاہی کہ مطابق ضابطۂ مذکورۂ بالا کی مالیت مقدمہ بمقدار زر ثمن زمین مرہونہ کی مقرر کری نہ بمقدار زر رھن کی خ

۴ فصل

تعین مالیت مقدمہ ایطریق مجموعی کی

مقدمہ دو محال مختلف کی بابت

اگر کوئی مقدمہ درباب دو یا زیادہ الگ الگ جمع والی مواضع یا محالونکی ایک ہی بنا کی ساتھ درپیش ہو تو مالیت اوس مقدمی کی بحساب مالیت مجموعہ ان موضعون یا محالہ ن کی مقرر کی جائیگی د

مقدمہ زمین وزد تقلد کی بابت

جس صورت مین کوئی فریادی بامید دخل پانی اوپر

ح کنش نمبر ۱۳۰۱ صدر آگرہ ۲۵ جون صدر کلکتہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۴۱ع سو سستر کی رپورٹ ۶ جولائی سنہ ۱۸۴۰ع صفحہ ۱۷۳ باب ذیل ۲۸

خ کنش نمبر ۵۹ صدر آگرہ ۱۶ جون صدر کلکتہ ۶ اگست سنہ ۱۸۳۵ع

د کنش نمبر ۷۷ ۵ نومبر سنہ ۱۸۳۰ع

۱۸ باب

ایک زمین کی اور ۱۰ اصلاحات ایام بیدخلی اُسی زمین کی مقدمہ
درپیش کرے تو مالیت زمین مذکورہ کی بلحاظ جمع کی
اور مالیت ۱۰ اصلاحات ایام بیدخلی کی بلحاظ زرمعابھا کی
اوپر کی لکھی ہوئی ضابطے کی مطابق محسوب اور دونو
باتون کی مبلغ مجموع ہوکر مالیت مقدمے کی ٹھہریگی ؎ ق

جس صورت کوئی شخص مقدمہ بدعوی اراضی
اور زر نقد کی باہم درپیش کیا جاہے تو مالیت زمین بلحاظ
جمع کی اور مالیت زرنقد بلحاظ زرمعابھا کی مطابق
ضابطہ مذکورہ بالا کی محسوب ہوکر دونو حساب کو
ایک ساتھ ملاکر جس قدر مبلغ مجموع ہووے وہی
مالیت مقدمہ ٹھہریگی ؎

ق فصل

مقدمہ شفاعت

مقدمات شفاعت مین تعین مالیت بطریق نالش
بیدخلی کی ہوگا ؎

سکہ شاہی و حال

چونکہ اول ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۳ع سی سکہ کمپنی فی

ق قاضی اسد علی وغیرہ اپلانٹان بنام مسماۃ بیجن رسپانڈنٹ ۳ مئی سنہ ۱۸۴۹ع
بسیر نجیب رجمہ دار وغیرہ اپلانٹان بنام دولہ بیبیہ رسپانڈنٹ ۸ جنوری سنہ ۱۸۴۹ع
ر سرکلر نمبر ۱۰۴۳ صدر کلکتہ ۲۳ ستمبر صدر آگرہ ۱۲۰۷ ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۳۲ع

۱۴ باب

رواج پایا ھی ز اور داد و ستد کی بابت مین سکۂ
سابق اوس تاریخ سی واجب الاخذ ہین اسلئی
مقرر ہوا کہ جمیع تکرارین حساب قیمت کاغذ
استامپ کا بلحاظ سکۂ کمپنی کی ہوگا س

اگر کسی حساب مین فیمابین مدعی اور مدعا علیہ کی
نوشتجات سکۂ سابق کی ہوئی ہو اور درباب اسی
حساب کی مدعا علیہ نی اقرار سکۂ سابق کی دینی کا کیا ہو
تو اس صورت مین مدعا علیہ کو وہی روپیہ سکۂ سابق
مدعی کو دینا پڑیگا اور اس حساب سی بعوض اوسکی
دینا روپیہ سکۂ کمپنی کا کافی نہین ہوگا پر اگر اقرار صرف
قیمت سی حساب کا رہا ہو تو اس صورت مین
مدعا علیہ مدعی کو سکۂ سابق کی قیمت سکۂ کمپنی سی
ادا کریگا یعنی عوض مین ایک سو روپی سکۂ سابق کی
ایک سو چھ روپی دس آنی آٹھ گنڈی سکۂ کمپنی
دینی پڑینگی ش

ز آئین ١٣ سنہ ١٨٣٦ ع
س سرکلر ١٥ اپرل سنہ ١٨٤٢ ع
ش کمشن نمبر ١١٥١ ع ٢٧ اپرل سنہ ١٨٣٠ ع

پندرھواں باب

کس عدالت میں مقدمہ رجوع لایا جاتی

۱ فصل

در باب مراتب حکام کے

عدالتہای مختلفہ

عدالت دیوانی سرکار کی چار درجی پر ہی اول عدالت صاحب جج ضلع ض دویم عدالت صدر امین اعلیٰ سیوم عدالت صدر امینی چہارم عدالت منصفی ۔

محکمہ منصفی کو اختیار سماعت تین سو روپیہ تک کی مقدمہ کا ہی

محکمہ منصفی میں مقدمہ بدعوی ملکیت یا حق مالکانہ ۔ قبض و دخل کسی زمین خراجی یا لاخراج وغیرہ اشیای غیر منقولہ کی کہ مالیت اوسکی تین سو روپیہ سے زاید نہو ۔ درپیش ہو سکیگا ۔

اور قسم کا مقدمہ بھی بشرطیکہ اوسمیں زر کو یعنی تین سو سے زاید نہو پذیرا ہوگا

اقسام مذکورۂ بالا کی سوای اور قسم کا مقدمہ بھی عدالت منصفی میں پذیرا ہوگا بشرطیکہ اوس میں زر دعوی کا مبلغ ۔ یا مالیت مقدمہ تین سو روپیہ سے زاید نہو ۔

ض شہر پٹنہ ۔ ڈھاکا ۔ اور مرشداباد کی صاحبان جج ابتدا میں فقط انھیں شہروں کی جج تھی اور اب تلک بھی شہر کی کہلاتی ہیں اگرچہ احاطہ اختیار انکا بہت سی پرگنوں تک پھیل گیا ہی ۔ وی صاحبان جج اضلاع کی طرح ذی اختیار ہیں صرف نام کو صاحب جج شہر کہلاتی ہیں ۔

(165)

اور اس شرط سے کہ جو بلحہ دعوی یا مجادلہ سے نکلتا ہے اسکی تمام مالیت مالیت مقدمہ کی حساب مین داخل ہووی ہے

پر بعض مقدمات خاصہ کہ جنکی تجویز عدالت منصفی مین نہین ہو سکتی ہی الکا بیان ذیل مین نظم بند کیا جایگا ہے

اور منصفونکو مطابق قوانین مجاریہ کی کہ جو اسکی بعد مذکور ہووینگی مدارج اعلی کی حاکمونکی سونپی ہوئی مقدمونکی فیصل کرنیکا اختیار حاصل ہی ط

منصف کو اختیار نہین کسی زمین کی لاخراجی لاخراجی ہونیکی تکرار کے سماعت کری

اگر مقدمہ درباب اراضی لاخراجی کی محکمہ منصفی مین درپیش ہو اور آنسکی تکرار بابت اسبات کی ہو کہ بعہ زمین لاخراج ہی یا نہین ہے مگر تکرار صرف بابت حق مالکانہ کی ہووی ہے تو وہ مقدمہ قابل سماعت منصف کی متصور ہوگا ہے پر اگر حقیت لاخراج کی بابت تکرار واقع ہووی تو منصف کو وہ مقدمہ فیصل کرنیکا اختیار نہین ہے خواہ وہ تکرار منجانب سرکار کی ہو یا زمیندار کی ہے اور اس صورت مین منصف کو لازم ہی کہ یا تو

ط ف ٥ سنہ ١٨١٤ع و ٥ ص ٢ ع اکٹ ٧ سنہ ١٨٣١ع و ٨ ع سرک ١٠ اکتوبر سنہ ١٨٣١ع فقرہ ٢

۱۵ باب

مقدمہ مین نشت کری یا اس محکمی مین کہ جس کی حاکم کو اختیار اسکی سماعت کا حاصل ہی بھیجدیوی یا صاحب جج ضلع کی پاس ارسال کرنی کی لئی استجازت کری ظ

مقدمہ واسطی جمع بیشی کی

اگر کوئی زمیندار اپنی رعیت کی نام پر مبلغ بیشی جمع کی دعوی سی نالشی ہووی تو وہ مقدمہ بھی محکمہ منصفی مین قابل سماعت کی ہوگا بشرطیکہ مبلغ مذکور تین سو روپی سی زاید نہووی اگرچہ ایسی مقدمات مین نہ فقط درباب مبلغ بیشی جمع کی بلکہ درباب استحقاق جمع بیشی کرنیکی بھی تکرار واقع ہوتی ہی اور اگرچہ ممکن ہی کہ تنہا استحقاق مذکور کی بابت دونو بابت مذبورہ کی مالیت تین سو روپی سی زاید ہو ث

جمع بیشی کی بابت مقدمی کا تجویز بعذر الاخراج ہوئی رہین کی موقوف نہیں رہیگی

مقدمہ کسی مستاجر کی نام پر واسطی خرابی کی عدالت منصفی سی اٹھانی کی لئی صرف عذر الاخراجی کا

ظ ق ۲ سنہ ۱۸۱۹ء د ۳۰ ص ۱ سرکلر نمبر ۴۵ مورخہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۳۳ء سرکلر نمبر ۴۶ مورخہ ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ء درمادہ سوال مہاراجہ جیت نراین ۱ جولائی سنہ ۱۸۴۴ء مورخہ درمادہ سوال رام دیال سنہ با مجموعہ دار ۱۰ مئی سنہ ۱۸۴۹ء کنس ۲۴ ۲ ۵ فبروری سنہ ۱۸۳۱ء کس ۱۲ صدر آگرہ ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ء صدر کلکتہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۴۰ء

ع کس ۱۱ مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۸۳۳ء

مستاجر کی طرف سے کافی نہیں بلکہ اگر کھاتہ بہی سے
یا اور کسی دلیل معتبر سے ثابت ہووی کہ سال گزشتہ
مستاجر نی خزانہ اسی زمین کا زمیندار کو عاید کیا ہی تو
منصف کو چاہیئی کہ جسقدر خزانہ باقی زمیندار کا ہو
واسطی اوس قدر خزانی کی حق مین زمیندار کی ڈگری
صادر کری ۔ اور مستاجر اگر چاہی تو حسب دفعہ
۳۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ع کی حقیت لاخراجی کی ثابت
کرنی کی لئی نالشی ہووی ع

مقدمات ضمامن زمیندار رعیت کی

منصف کو اختیار ہی کہ مقدمات نمبری جو بدعوی
بقیہ خزانہ کی دربیش ہوں ۔ اور جو مقدمہ کہ کوئی
وردی رعیت وغیرہ بمزاحمت قرقی اپنی اسباب کی
یا اپنی تئین گرفتاری سی چھڑانی کی لئی ۔ یا بابت
خساری کی اپنی جو باعث مقرقی اشیا کی یا گرفتاری
کی اسکی اوس پر عاید ہوا ہو ۔ دربیش ہوی ۔ اوسکو
اپنی محکمی کی سررشتی مین داخل کر کی تجویز اور
فیصل کری ف

ع کیس ۹۶ ۔ صدر کلکتہ ۲۵ مئی ۔ صدر آگرہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۴۲ع
ف ق ۵ سنہ ۱۸۳۱ع د ۱۱

۱۵ باب

جس زمین کی قیمت تین سی روپیہ سی زاید ہو نالش اسکی ... یا انکی ... منصفی مین جایز ہوگی گو وہ ایک پارہ کسی زیادہ قیمت کی زمین کا ہو اور وہ انکی خرید کی بابت ہو

اگر عی نی متعدد مدعیین م عاعلیہ سی ایک ساتھ مول لی ہون کہ جنکی مالیت مجموعی تین سی ر و پیہ سی زاید ہوت اور اُن مین سی دو تین ٹکری زمینونکی نالش ایک ساتھ وہ پیش کی ہو کہ جنکی مالیت تین سی روپیہ سی زاید نہین تو وہ مقدمہ قابل سماعت منصف کی ہوگا ۃ بشرطیکہ اُس بنیاد پر اور کچھہ دعوی باقی نرہی ق

خزانی کی بابت مقدمہ دوسری عدالت مین دایر رہنی کی صورت مین منصف کو کیا لازم ہی

اگر کوئی مقدمہ بابت نشست جمع یا باقیات خزا کی محکمہ مین منصف کی یا محکمی مین کسی دوسری حاکم ماتحت کی ۃ دایر ہووی اور حاکم موصوف کو اطلاع ہووی کہ مقدمہ بابت اسی مادی کی کسی دوسری عدالت مین یا کہ مقدمہ ی اُسی بابت کا صاحب کلکٹر کی کچہری مین دایر ہی ۃ تو حاکم موصوف کو چاہی کہ تجویز اوس مقدمی کی موقوف کر کی نقل اسکی حضور مین صاحب جج ضلع کی بھیجدیوی ک

ق مہاراجہ جیت نراین سنگہ اسلامت بنام لالہ کھترک جیت سنگہ رسالہ ۱۲ اگست سہ ۱۸۴۹ع ک ف ہ سہ ۱۳ ۱۹ ۱۸۲۲ ۱۹ در مادہ سوال لال جی داس ۳۰ مارچ سہ ۱۸۴۷ع

تمسک کی بابت باقی ما
کا مقدمہ

اگر کوئی فریادی مقدمہ واسطے پھیر پانی زر باقی
کی اپنی مع سود کی بابت ایک تمسک کی کہ جو
تین سے روپے سے زاید ہو عدالت مین دربیش
کرنی چاہی اور مبلغ دعوی تین سے روپے سے
زاید نہو تو مقدمہ اوسکا محکمہ مصنفی مین دربیش ہوسکیگا ل

واسطے پانی زر قسط

اگر مقدمہ واسطے پانی زر قسط خلافی بابت ایک
تمسک کی مع سود یا بلا سود کی ہو اور مبلغ دعوی
ساتھہ مبلغ اُن اقساط کی کہ جنکی پانی کا استحقاق فریادی
کو آیندہ حاصل ہونی والا ہوہگی تین سو روپے
سے زاید نہو تو وہ مقدمہ محکمہ مصنفی مین پذیرا ہوگا م

مقدمات جداگانہ بنا
ایک ہی طرح تین کی

اگر کوئی شخص ایک ہی تاریخ مین الگ الگ
تین قطعہ تمسک دیرھہ دیرھہ سو روپے کا ایک اپنی کو
لکھدی کر چارسو پچاس روپے قرض لئی ہون اور
واین مذکور ایک ایک قطعہ تمسک کی بنا پر مقدمہ
دربیش کیا ہو تو وے مقدمات محکمہ مصنفی مین
پذیرا ہوونگی ن

ل سرکلر ۱۳ مئی سنہ ۱۸۲۰ع ن کنسٹرکشن ۱۰۸۷ ۲۷ مئی سنہ ۱۸۲۹ع
م ایضاً

(167)

باب ۱۵

روزمرہ حساب کی بابت

معلوم ہوتا ہی کہ خود طرفین کا مطلب تھا کہ یہہ تین
لینا دین ایک دوسری کی ساتھہ نہین ملیگا ۃ

درصورتیکہ مدیون دائن کی ساتھہ بابت اجناس
مختلفہ کی روزمرہ حساب رکھتا ہو تو اگرچہ ایک ملک
مراتب حساب ۶ الگ الگ قول وقرار کی
بناء تصور ہی ۶ اور اسلئی دائن کو اختیار ہی کہ جسوقت
ایک ایک مراتب کی قیمت کی ادائگی وعدہ
منقضی ہووی تو اسوقت بابت اس مراتب کی
الگ الگ مقدمہ عدالت مین درپیش کری تاہم
ایسی حساب کی صورت مین درمیان ان فریقونکی
یہہ البتہ سمجھا جاتا ہی کہ لین دین کا معاملہ ایک قول و
قرار سی تمام نہین ہوتا ہی ۶ بلکہ مدت دراز تک
کاروبار جاری رہتا ہی ۶ تاکہ اگر ایک مرتبہ کی قیمت
وصول نہووی تو وہ مرتبہ دو تین مرتبی کی ساتھ
ملکر بنا ایک دعوی کی ہوجاوی د
لہذا اگر دو تین مراتب ایک حساب مین جمع

د باب دہم مزبور

ہو کر کل حساب کی مالیت تین سو روپے سے زاید ہووے اور ان ایک ایک مراتب کو الگ الگ وہ تصور کر کی جداگانہ نالش عدالت میں رجوع کرے تو اس سے یہ منظور ہوگا کہ ایسے انفراد دعوی سے غرض مدعی کی یہہ ہی کہ مقدمہ قابل ارجاع عدالت اعلی کو لایق ارجاع عدالت اسفل کی بنا دے اس لئے منصف کو ایسی مقدمے کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ۔

فی صورت کہ حسب جواب مدعا علیہ اختیار عدالت مقرر ہو

جس صورت میں کہ ایک ایسا مقدمہ محکمہ منصفی میں رجوع ہووے کہ مبلغ دعوی اسکا حد سماعت منصف کی متجاوز نہیں مگر اسکی شمول میں تجویز میں سے روپے سے زیادہ مبلغ کی اقرار نامے کی کرنے کی ضرورت ہونی ممکن ہی تو اس صورت میں مقدمہ مذکورہ کی عدالت منصفی میں مسموع ہونی کی تکرار کی بابت شک بہت واقع ہوتی ہی حاکمان عدالت کی رای سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہی کہ مدعا علیہ کی جوابدہی کی مراتب پر اختیار منصف کا موقوف ہی ۔

١٥ باب

اگر مدعا علیہ جواب صرف اس طور پر لکھے کہ مبلغ
دعوے ادا ہو چکا ہے اور اس جواب کے سبب سے
اس اقرارنامے کی صحت کی تجویز عمل میں نہ آوے
تو منصف کو اُس مقدمے کی سماعت کا اختیار ہوگا ۔ ا

مقدمات کی تجویز اور فیصل کرنے میں منصف اور
صدرامین کو ایک ہی طرح کا اختیار حاصل ہے مگر تین
سے روپیے کے اوپر سے ایک ہزار روپیے تک
کی مالیت کا مقدمہ صدرامین کو تجویز اور فیصل کرنیکا
اختیار ہے ب اور منصف کو جیسا اختیار سماعت
حقیت لاخراج حاصل نہیں ویسا ہی صدرامین ت کو بھی
حاصل نہیں ہے اور جن دوسرے مقدمات کی تجویز
صدرامین کے اختیار سے باہر ہے کیفیت انکی ذیل میں
مندرج کی جاتی ہے *

ہزار روپے تک کے مقدمے کی سماعت کا اختیار صدر امین کو حاصل ہے

اور نیچے کے لکھے ہوئے قوانین کے مطابق صدرامین کو

ا سرکلر صدر کلکتہ ١٦ جولائی و صدر آگرہ ١٣ اگست سنہ ١٨٤١ ع و صدر کلکتہ اور صدر آگرہ ١٣ اگست سنہ ١٨٣٢ ع

ب نمبر ٥ سنہ ١٨٣١ ع د ١٥ ش ٢

ت کنس ٩٠٥ مورخہ ٩ اپریل سنہ ١٨٣١ ع و کنس ٩٩٤ مورخہ ٢ مارچ سنہ ١٨٢٩ ع [illegible] سوال گورداس کوند ٩ [illegible] فبروری سنہ ١٨٤٨ ع

بھی حاکمان درجہ اعلی کی سونپی ہوئی مقدمونکو تجویز اور
فیصل کرنی کا اختیار حاصل ہی ث (۱۶۹)

صدر امین اعلی کا اختیار مقدمات کی تجویز مین کی نہایت

مقدمات کی تجویز اور فیصل کرنی مین صدر امین اعلی کا
اختیار بھی صدر امین کی طرح ہر ہی پر فرق اتنا کہ حد سماعت
صدر امین اعلی کی پانچ ہزار روپی کی مالیت تک
ہی ج

درصورتیکہ حاکمان درجہ اعلی کوئی مقدمہ صدر امین اعلی کو
تفویض کرین تو وہ جسقدر زاید مبلغ کا مقدمہ ہو صدر امین
اعلی کو اوسکی تجویز اور فیصل کرنیکی اجازت حاصل
ہی ج

کسی زمین کی لاخراجی کی بابت مقدمات صاحب کلکٹر کی بہیجنی پر تجویز ہوتی

کسی مقدمہ زمین کی لاخراجی کی بابت مقدمات کی (جو اوپر کی
مذکور مطابق قابل سماعت منصف وصدر امین کی نہین
ہی) تجویز کا اختیار صدر امین اعلی اور صاحب جج ضلع کو
فقط صاحب کلکٹر سی رپوٹ پانی کی بعد حاصل ہوتا ہی ح
لہذا جو مقدمہ مالک زمین یا مستاجر یا اور تعلقہ دار کی

ث فصل ۳ آئین ۱
ج فی ۵ سنہ ۱۸۴۱ع ۲ و ۱۱ ض ۱
ح آئین ۹ سنہ ۱۸۳۳ع ۱۲ آئین ۲۵ سنہ ۱۸۳۷ع ۱ و ۲ وقانون ۱۶ فصل ۲ ض ۲

۱۵ باب

طرف سے کسی لاخراج زمین کی بحالی کی بابت
عدالت میں رجوع ہووے ۔ یا جب کبھی کوئی شخص
کسی زمین پر دخیل رہکر اُسکی لاخراجی ظاہر کرے
تو صاحب عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ فوراً اس
معاملے کو واسطے تحقیقات اور رپورٹ کے صاحب
کلکٹر کے پاس بھیجدیوین خ

یہہ آئین زمینوں کی لاخراجی کی ہر ایک مقدمے میں
بکار آمد ہے ۔ اور نہ فقط اُس زمین لاخراج کی مقدمے میں
کہ جس میں سرکار بہادر مدعی یا مدعا علیہ ہوں د
اور یہہ آئین صرف اُنہیں مقدموں میں بکار آمد
ہوگا کہ جن میں مدعی کسی زمین پر دخیل رہکر اُس کی
لاخراجی ظاہر کرے ۔ یا کہ جس صورت میں کہ
فریادی مدعا علیہ کی دخلی زمین پر کہ جس کو وہ سند

خ ق ۲ سنہ ۱۸۱۹ع دفعہ ۳۰ ضمن ۱ ـ کنش ۹ مئی ۱۸۲۰ ـ اپرل سنہ ۱۸۳۱ع ـ سرکلر ۱ اکتوبر
سنہ ۱۸۳۰ع فقرہ ۳ ـ در بارہ سوال مہاراجہ بت نراین ۱ جولائی ۱۸۳۷ع در مادہ سوال
بھگوبار سنگہ ۲۹ فبروری سنہ ۱۸۳۲ع در مادۂ سوال رام دلال سربراہ مجموعہ دار ۱۰ مئی
سنہ ۱۸۳۹ع ـ نیز چند مجموعہ داران اسلام بنام راجا جگناتھ رسالدار ۲۲ دسمبر
۱۸۳۹ع

د کنش ۲۲ مئی ۱۸۳۰ ـ اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ع

لاخراجی کی وسیلی اپنی قبض و تصرف مین رکھتا ہو باظہار
عدم صحت اُس سند کی جمع تشخیص کرانی کی
تکرار رکھی ہے

(۱۷۴)

ہ اگر سرکار کی طرف سی کسی زمین کی سند
لاخراجی کسیکو ملی ہو ے تو اس زمین پر دخل یا اُسکا خزانہ
دلاپانی کی لئی کوئی نالش ہوئی ہے اس
مقدمی مین تعمیل آئین مذکور کی نہین کی جاویگی ہے کیونکہ
صورت مذکورہ مین زمین مزبورہ کی لاخراج ہو نیکی
باب مین تکرار کی گنجایش نہین ذ

ہ صاحب کلکٹر کی رپوٹ کی احتیاج تبھی
ہوگی کہ جب تکرار درباب صحت لاخراجی اور
دخل مالکانہ زمین مذکورہ کی معاً واقع ہو مثلاً جس
صورت مین کہ ایک زمیندار ایسی بکر دعوی کری
کہ فلانی زمین جسپر مدعا علیہ لاخراجی کیکی دخیل ہے
میری محال خراجی کی علاقی مین ہی مین اُسپر
دخل دلاپانی کا مستحق ہون ہے یا یون کہی کہ فلانی

ذ کنس ۹۶۶۹ مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۳۲ع ۴۱۸۳۲ ع سرکلر صدر کلکتہ و دیار مغربی ۳ اگست سنہ ۱۸۳۲ع

۱۵ باب

زمین جسکو تم خفا بنی نی خراجی ظاہر کرکی اپنی دخل مین رکھی ہی میری محال لاخراجی کی سامل ہی مین اُسپر دخل دلا پانی کا امیدوار ہون ر

تحقیقات صاحب کلکتر کی

اس طرح کی مقدمی صاحب عدالت دیوانی کی طرفسی صاحب کلکتر کی محکمی مین تحقیقات اور رپوت کی لئی بہیجی جانی سی ہ موصوف الیہ کو حسب مندرجہ قوانین مجاریہ کی تحقیقات اُنکی بذات خود کرنی واجب ہوگی ہ اوراپنی اسستنت یعنی نایب کی ذریعی نکر اسکینگی ر

موصوف الیہ کا رپوت

اور تحقیقات کر چکنی کی بعد اُس مقدمی کی بابت جتنی کاغذات اور اسناد کہ جنکا ذکر کاغذات تحقیقات مین مندرج ہی بشمول رپوت اور رای کے اپنی ہ پہر اُسی عدالت موصوفہ مین بہیجینگی س

صاحب کلکتر کی رپوت پانی کی بعد تجویز عدالت دیوانی کی

اُس وقت صاحب عدالت دیوانی حسب ضابطہ تجویز اُس مقدمہ کی عمل مین لاوینگی ہ

ر کنس ۱ و ۱ ہ صدر کلکتہ ۱۶ ستمبر سنہ ۳۵ ۱۸ ہ و دبار مغرلی ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۳۶
ن کنس ۳ ۶۰ ہ ۲۱ ہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ ۲
س فی ۲ سنہ ۱۹ ۱۸ ہ ۳ ہ ۳ ۲۰ ہ ۲۱

۱۰ باب

آور اُسکی تجویز کرنی وقت اگر اور کسی کی
گواہی لینی کی ضرورت ہو تو متخاصمین سے طلب
کرینگی ہر اگر کوئی فریق کسی طرح کی سند یا دستاویز
جو صاحب کلکٹر کی آگی اثنای تحقیقات مین
ورپیش نہین کی تھی پیش کری اور اُسکی داخل
نکرنی کی کوئی وجہ خاطر خواہ ثابت نکری تو
صاحب عدالت اُسکو منظور نہین کرینگی

صاحب کلکٹر کی رپوٹ کی تعمیل عدالت دیوانی پر واجب نہین

صاحب عدالت دیوانی صاحب کلکٹر سی رپوٹ
بناکر تجویز مقدمات مذکورہ کی عمل مین نہین لاوینگی ش
پر صاحب کلکٹر کا رپوٹ بنفسہ کافی منظور نہین
ہوگا اور اگر صاحب کلکٹر نی بر بنیاد کسی دلایل اور
گواہی کی رپوٹ کیا ہو کہ زمین متنازعہ لاخراج ہے
اور وہ دستاویز اور گواہی ازروی آئین کی لاخراجی
زمین کی اثبات کی بابت کافی نہ تھری (یعنی کس
شخص سی اور کون سی تاریخ مین سند لاخراجی دعویدار
کو حاصل ہوئی تھی اگرچہ اُسکی دستاویزات اور

ش الہ دابرت درای اسلاب نام مسماۃ بھیرلی داسی رسپانڈنٹ ۱۰ جون سنہ ۱۸۴۳ء

۱۵ باب

گواہون سے واضح ہوے) تو صاحب عدالت دیوانی کو
لازم ہی کہ کلکتر موصوف کی رای کی برعکس اُس
مقدمی کو فیصل کرین ❊ ہر اثنای تجویز مین عدالت کی
آگی جبر نقصان اس بات کا دعویدار سے ہو سکی ❊ تو
رای موصوف الیہ کی بحال رکھکر دعویدار کی حق مین
ڈگری صادر فرماویگی ص

صاحب جج ضلع کو اختیار ہی کہ ہر ایک
مالیت کی مقدمی کی مرافعہ اول مین سماعت
اور تجویز اور فیصل کرین ❊

صاحب جج ضلع

پانچ ہزار روپی سے زیادہ مالیت کی مقدمو نکو
صاحب جج ضلع کی محکمی مین درپیش کرنا
چاہیئی ض

جتنی مقدمی کہ مالیت اونکی پانچ ہزار روپی سے
زیادہ ہو حسب ضابطہ پہلی صاحب جج کی محکمی مین
درپیش کرنا دستور نہین ہر اگر کوئی وجہ موجہ ہووی

ص کنس نمبر ۰ ۵ ۴ ۃ ۰ ۳ مارچ سنہ ۲۷ ۱۸۱۴ ۃ نبین چندر مکہرجہ اپلانت بنام رانی جمنا کنواری رسپانڈنٹ ۲۲ دسمبر سنہ ۴۹ ۱۸۱۴ دربارہ سوال محکمہ واس کند ۲۹ فیبروری سنہ ۱۸۱۱
ض ف ۵ سنہ ۱۸۱۳ و ۲۷۶ ۃ ض ۴۳ ۃ

۱۵باب

تو ایسے مقدمے کو فیصل کرنے کا اختیار صاحب جج ضلع کو حاصل ہے ظ

(172)

اگر مقدمے کی تکرار بابت لاخراجی زمین کی ہو تو جس طور پر صدر امین اعلے کو تجویز کرنا لازم ہے اسی طور پر صاحب جج کو ہے اگر صاحب جج کی راے میں مقدمہ مرجوعہ صدر امین اعلے کی تجویز قابل تحریر ہے تو مرافعہ اولی بین اعلے موصوف کو تفویض کر سکتے ہیں ظ اور واسطے رپورٹ کی صاحب کلکٹر کی پاس بھیجینگے

مقدمات جو علی الخصوص صاحب جج ضلع کی عدالت کی متعلق ہیں

جو مقدمے کہ صاحب جج ضلع کی محکمے میں قابل سماعت اور تجویز کی ہیں انکی تفصیل

جو مقدمات کہ عہدہ داران سرکار کمپنی ہند کی کسی راجہ یا نواب یا بادشاہ کی طرف سے مطابق آئین ۱۲ سنہ ۱۸۱۴ع کی دربیش ہو یا جوابدہی انکی کرین ع

ظ صفحہ بالا
۹ و بلمہ ونفصل ذیل ۳
ع گورنمنٹ آرڈر نمبر ۳ و ۱۰ جون سنہ ۱۸۴۳ع

۱۰ باب

مقدمات جو بنام غیر متعہد حاکمون کی مطابق آئین ۲۳ سنہ ۱۸۱۴ع کی دفعہ ۱۰ اور ۶۷ کی غ رشوت کی یا زبردستی سے کوئی چیز لینی یا تعدی اور حرکات خلاف اختیار کرنی کی باب مین درپیش ہون اور جن کی سبب سے بشرط ثبوت اونکی مجرم کی طرف سے مظلوم کتئین تاوان واجب ہو

مقدمات جو مطابق قانون ۱۲ سنہ ۱۷۹۳ع کی دفعہ ۸ قانون ۱۱ سنہ ۱۷۹۵ع قانون ۱۱ سنہ ۱۸۰۳ع کی دفعہ ۸ قانون ۳ سنہ ۱۸۰۷ع کی دفعہ ۲ اور ۳ کی بنام مفتی عدالت ضلع کی باب مین رشوت ستانی یا بزور لینی کسی چیز کی درپیش ہون کہ جنکی ڈگری سے مجرم کو اشیای رشوت و زبردستی یا اون کی قیمت مع سود و خرچہ عدالت کی واپس دینی پڑی ف

مقدمات مطابق آئین ۹ سنہ ۱۷۹۳ع کی دفعہ ۱۱ او آئین ۴۹ سنہ ۱۷۹۵ع کی دفعہ ۳ اور آئین ۴۶ سنہ ۱۸۰۳ع کی

غ ایضا نمبر ۷
ف ایضا نمبر ۸

۱۰ باب

دفعہ ۱۱ کی بنام قاضیون کی کہ جنہون نے بعنایت اپنی عہدہ کی حرکات نامناسب کی ہون ق

مقدمات جو مطابق آئین ۴ ۱۳ سنہ ۱۷۹۳ع کی دفعہ ۲۲ اور آئین ۲۷ سنہ ۱۸۰۳ کی دفعہ ۳۶ کی بنام صاحب کلکٹر کی کہ جنہون نی اپنی فایدی کی لئی کسی مالک زمین یا مزارع یا ضمانت دار یا مشتری زمین سی کچھ مبلغ طلب کیا ہو یا خود یا کسی کی معرفت لیا ہو یا دربارہ ادای خدمت کی اپنی کسی طرح کا کام کیا ہو کہ جو خلاف آئین تھا یا منشای آئین سی اوسکا اختیار اوس کام مین معلوم نہین ہوتا درصورتیکہ اوس کام سی کوئی دعوی بابت کسی مبلغ کی کہ جو صاحب کلکٹر نی سرکار کی طرف سی طلب کیا یا لیا متعلق نہو ک

ق ایضاً نمبر ۹ درباب مقدمات کہ بیچ لشکری عدالت ملتری کورٹ آف رکوئسٹ کی قابل سماعت کی ہین ع دیکھو مارشمن صاحب کی سیول گائید صفحہ ۹۷

ک ایضاً نمبر ۱۷ ع محاکم مختلفہ مین جو مقدمات بذیرا ہو لی والی ہین اونکا حال زیادہ دریافت کرنی کی لئی دیکھو سیول گائید صفحہ ۹۳ ع ۹۷

۱۵ باب

فصل [م]

ایک سرحد کی حاکموں کی احاطۂ اختیار کی بیان میں

مقدمات بابت زمین

اگر معاملہ بابت کسی زمین یا غیر اشیای غیر منقول کی ہو تو مقدمہ اوسکا اوسی عدالت میں ورپیش ہوگا کہ جسکی احاطۂ اختیار میں شی متنازعہ مذکور واقع ہو [ل]

عدالت کی علاقی میں مدعا علیہ کی سکونت نہیں کرنیکا عذر بکار آمد نہیں ہوگا

اگر مقدمہ بابت کسی زمین کی ہو تو جس عدالت کی علاقی میں وہ زمین واقع ہی اوسی عدالت میں مقدمہ اوسکا رجوع ہو ویگا اور مدعا علیہ کا عدالت مذکورہ کی علاقی میں سکونت نہ کرنی کا عذر بکار آمد نہیں ہوگا۔ یعنی اگر کوئی زمین مدعا علیہ کی کسی ضلع کی علاقی میں واقع ہو اور مدعا علیہ شہر کلکتی میں سکونت رکھتا ہو تو مقدمہ اوسکا اوسی ضلع کی عدالت میں کہ جہاں وہ زمین واقع ہی ورپیش ہوگا [م]

ل [illegible] بنارس [illegible] ممالک مفوضہ و مفتوحہ [illegible]

م کنسٹرکشن نمبر ۹۹۱ صدر کلکتہ و دیار مغربی [illegible] جنوری سنہ ۱۸۳۶ع کنسٹرکشن نمبر ۹۶۵ صدر دیار مغربی ۱۲ جون تا ۱۰ جولائی صدر کلکتہ

۱۵ باب

مقدمہ بابت استرداد نیلام زمین کی

درصورتیکہ کوئی زمین اجرای ڈگری مین بر خلاف آئین کی نیلام ہوگئی ہو اور دیہون درباب استرداد اوس نیلام کی مقدمہ عدالت مین دائر کیا چاہے تو چاہئی کہ اوس ضلع مین کہ جسکی احاطی کی اندر وہ شئی نیلامی واقع ہی نالشی ہوونی نہ اوس ضلع مین کہ جہان کی عدالت سی ڈگری صادر ہوئی ہو ن

(۱۷۱)

عدالت کی احاطۂ اختیار کی ٹھہرانی کا طریق

ہر ایک مقدمہ بابت زمین وغیرہ اشیا کی کہ جس مین بہ نسبت عدالت دیوانی کی احاطہ اختیار کی سرحدونکی تکرار واقع ہووی وہ تکرار مطابق تقسیم اضلاع کی جو دیوانی محکمون کی نسبت کی گئی ہی فیصل ہو گی اور اوس تکرار مین حاکم مالی یا فوجداری کی علاقی کی تقسیم سی کسی طرح کا فرق نہین آنی کا د

درصورتیکہ شئی متنازعہ دو تین محکمی کی علاقی مین ہو

جس صورت مین کوئی شخص بدعوی وراثت کسی شئی کی کہ وہ دو تین محکمی کی علاقی مین واقع ہو مقدمہ عدالت مین پیش کرنی چاہی تو جس محکمی کی

ن بودھائی سنگہ سایل ۲ مارچ سنہ ۳۰ ۱۸ ع
و کنس نمبرہ ۹۱۵ صدر دیارمعزلی ۱۲ نومبر صدر کلکتہ ۵ دسمبر سنہ ۳۳ ۱۸ ع کنس نمبر ۹۶۹ ۳۱ جولائی سنہ ۳۵ ۱۸ ع

١٥ باب

علاقی مین وہ شئی وراثت زیادہ ہی اوسی محکمی مین
مقدمہ درپیش کری [۱]

اگر شئی متنازعہ ایک ہی ضلع کی صاحب
جج کی احاطۂ اختیار کی اندر ہو پر دو تین منصف ـ کی
علاقی مین واقع ہو اور مالیت شئی مذکورہ کی مطابق
آئین کی حد سماعت سی منصفو کی زاید نہو تو جس
منصف کی محکمی مین مقدمۂ مذکورہ اوپر کی لکھی ہوئی
آئین کی مطابق درپیش ہووی اوسکو چاہئی کہ
مدعی کی عرضی دعوی پر یہہ حکم نذکر پہلی صاحب جج
ضلع کو کہ جسکی تابع وہ مقرر رہتا ہو اوس مقدمی کی اطلاع
کرکی واسطی تجویز مقدمہ مذکورہ کی اجازت مانگی
پر جس صورت مین کہ شئی متنازعہ دو تین ضلع کی
علاقی مین رہی تو جس ضلع کی صاحب جج کی تابع
وہ کام کرتا ہو اوسی صاحب جج کی پہلی درخواست
واسطی اجازت تجویز مقدمہ مذکورہ کی عدالت صدر دیوانی مین
بھیجدیوی اور ایسی جس صورت مین کہ صاحب جج

۱ سرکلر صدر کلکتہ دوبار مغربی ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع فقرہ ۱۶

۱۵ باب

ضلع کی سماعت کی قابل کسی مقدمی مین شئی متنازعہ علاقی مین دو تین ضلع کی ہو تو صاحب جج ضلع کو بھی اوس مقدمی کی تجویز کی اجازت کی لئی درخواست اپنی عدالت صدر دیوانی مین بھیجنی ضرور ہوگی ب اگر صاحب جج درخواست اپنی بحضور حکام عدالت صدر دیوانی کی استجازت کی لئی نہ بھیجین تو فیصلہ اوس مقدمی کا باطل ہوگا ت اس لئی کہ جبتک صاحبان صدر دیوانی کی طرف سی نہ ملی تبتک اوسکو کسی طرحکا اختیار غیر ضلع مین نہین ہوسکتا ہے صاحبان صدر کو اختیار ہی کہ درصورت استجازت کی کوئی مقدمہ تجویز کی لئی کسی صاحب جج غیر ضلع کو سپرد کرین ٭ پر یہ اختیار نہین کہ جو انفصال اس قسم کی مقدمی کا بلا اجازت اون کی عمل مین آیا ہو اوسکو بحال رکھین ٭ اور صاحبان صدر سی اجازت پانی کی آگی اگر کچھ روداد ہوا ہو وہ

ب ایضاً فقرہ ۲۶

ت درمادہ سوال سکینہ خاتون ۱۵ جون سنہ ۱۸۴۲ء اور درمادہ سوال جھاؤس گانڈہ وغیرہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۴۷ء

۱۵ باب

باطل ہوگا اور بعد حصول اجازت کی پھر روداد پھر
سے از نو سے عمل میں آویگا ش

جس صورت میں کسی متنازعہ دو صدر کی تحت میں

جس صورت میں کسی شے متنازعہ میں سے
کچھ صدر دیوانی کلکتہ یعنی دیار مشرقی اور کچھ صدر
آگرہ یعنی دیار مغربی کی علاقے میں رہا ہوے تو جس صاحب
جج کی محکمے میں مقدمہ شے مذکورہ کا درپیش ہوا ہو
اوس صاحب جج کو چاہیے کہ آپ جس صدر کی
تابع رہا ہو اوسی صدر میں درخواست اپنی اوس مقدمے کی
تجویز کی اجازت کی واسطے بھیجدوے اور تب صاحبان
صدر مذکورہ دوسرے صدر کی حاکموں سے اوس
امر میں مراسلت کرکے جو حکم واسطے تجویز مقدمہ
مذکورہ کی ضرور ہو صاحب جج موصوف کو دیوینگے ت

مقدمہ بابت شئی منقولہ کی

اگر مقدمہ بابت کسی زمین یا اشیاے غیر منقولہ کی
ہو تو مدعی کو اختیار ہے کہ جس عدالت کی علاقے میں
بنا اوس مقدمے کی وقوع میں آئی ہووے یا جس عدالت کی
علاقے میں ابتداے معاملہ بین مدعا علیہ کی استقلال کی

ج ش تو بند مبنی جودہ ہر کا این اسلاب بنام بارہتی جودہ بر این رسالہ دت ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۰۵ع
سرکلر صدر کلکتہ و دیار مغربی ۱۱ جنوری فقرہ ۲

سانحه بود و باش کی هوے مقدمه پیش کریگا ح
اگر کوئی شخص کسی ضلع مین صرف سیر کی
ارادے سے گیا هو یا اوسکا کچهه اشیاء منقوله یا
غیر منقوله وهان موجود رها هوے تو اوس ضلع کی عدالت
مین اوس کی نام پر نالش کسی اشیای غیر منقو ل
غیر متنازعه کی بابت مسموع نهوگی پر اس شرط سے
مسموع نهوگی که اگر وه وهان مستقل هوکر سکونت
اختیار کری خ

اختیار صاحبان عدالت کو درباب تقرر انی محکمه مناسب کے

بعض صورت مین صاحبان عدالت واسطے ارجاع
مقدمه کی جس عدالت کی علاقے مین بنای معامله
وقوع مین آئی هووی اوسکو اوس عدالت کی اوپر
که جهان مدعا علیه ساکن هو ترجیح دیتی هین تاکه تجویز
مقدمه مین کسی طرح کی قباحت وقوع مین نه آوے
حاکمون کی رای متفق هی اس بات پر که جمع بخشی کی
واپس پانی کی نالش اگرچه جس ضلع مین مدعا علیه

جس صورت مین که سرزمین پر تدارک ضروری

ح فا ۳ سنه ۱۷۹۳ع ... بنارس ق ... سنه ۱۷۹۵ع ... ممالک مفتوحه و مفتوحه ق ۲ سنه ۱۸۰۳ع ... کنسٹ نمبر ۶۶ صدر دیوانی [illegible] ۱۴ ... صدر کلکته ۲۸ فبروری سنه ۱۸۴۴ع
خ کنسٹ نمبر ۹۷ صدر دیوانی مغربی ۱۴ جون صدر کلکته ۰ جولای سنه ۱۸۴۳ع کنسٹ نمبر ۵۶ ۹
صدر دیوانی مغربی ۱۲ جون صدر کلکته ۱۰ جولائی سنه ۱۸۴۰ع

۱۵ باب

زنباشی و ہانکی عدالت مین مسموع ہوسکتی ہی لیکن جس عدالت کی علاقی مین بنای معاملہ وقوع مین آئی ہووی وہان ارجاع اوس مقدمی کا مناسب تر ہی تاکہ عند التجویز مر زمین کا تدارک اگر ضرور ہو تو مطابق حکم اسی ضلع کی عدالت کی بخوبی اور بآسانی ہوسکیگا د

ارجاع دعوی واسطی ادای قول وقرار کے اوس عدالت مین کہ جس کی احاطۂ اختیار کی اندر مدعا علیہ سکونت کرتا ہو قابل سماعت کی ہی گو داد و ستد اوس دہین کی شہر کلکتہ مین یا کسی دیار ر اجنبی مین جو کہ سرکار ملک کی قلم و سی باہر ہی ذ عمل مین آئی ہو ؛

ل قرار کی بابت مقدمہ
س عدالت کی علاقہ مین
عی ساکن ہو وہین مرجوع
وگا

اور ایسی ہی جس عدالت کی علاقی مین کہ بنای معاملہ وقوع مین آئی ہو ارجاع مقدمہ بنام زید تنہا کی یا بنام اوسکی اور غیرہ کی معاً در پیش ہوسکتا ہی ۂ گو زید

د کنس نمبر ۳۹۲ ۶ ۲۶ جنوری سنہ ۱۱ ۱۸۱۹ع کنس نمبر ۱۷۰ ۹ صدر کلکتہ ۲۱ فبروری ۶ صدر دیار مغربی ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۳۳ ۶ ۲ مقدمہ گوپال کشن مسمریسا بیل منفصلہ ۱۹ فبروری سنہ ۱۸۴۰ع جس مین یہہ بات انفصال پائی ہی کہ کنس نمبر ۳۴۷ اسی مقدمون مین بکار آمد ہی اور کنس نمبر ۹۳۷ نہین ۂ

ذ دوارکاداس وغیرہ اپلاسان بنام راجہ شیو لعل رسپانڈنٹ ۱۰ اگست ۱۸۱۰ع

ر بشنو چرن سنگہ اپلانٹ بنام دگمبری داسی وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۴۱ع

علاقی مین اس عدالت کی ساکن نهو اور کوئی گماشته
یا ستی بهی اسکی طرف سی وهان نرهی — ز

سببہ احکام اقرار کرنی والونکی جانشینونکی حق مین بکار آمد هی

اور یہہ حکم صرف بنام اصل اشخاص کی کہ جنهون نی
کوئی تمسک یا اقرار لکهه دیا هو ار جاع دعوی کی لئی
مخصوص نهین بلکہ اونکی ورثہ اور جانشینونکی نام پر نالشی
هونی کی لئی بهی بکار آمد هی مثلاً جس صورت
مین کہ ایک شخص تمسک قرضہ ضلع هوگلی مین
لکهه دیکر اوسی ضلع مین مر جاکر کوئی ستی وهان
نہ چهوڑ گیا هو اور اوسکی ورثہ ضلع بردوان مین رهتی
هون تو داین کو اختیار هی کہ بابت زر تمسک
مذکور کی بنام ورثۂ مذکورہ کی خواه ضلع هوگلی کی
عدالت مین نالش اپنی دائر کری یا ضلع
بردوان مین — س

اختیار سماعت نالشی طلبای معاملہ رهن زمین کی بابت یافتنی روپیہ

رهن زمین کی بابت بانی کا مقدمہ اسی ضلع کی عدالت مین
مسموع هوویگا کہ جهان داد ستد زر رهن کا عمل مین آیا هو
نہ اوس ضلع مین کہ جهان زمین مرهونہ واقع هوئی کیونکہ لین دین

ز سرکلر نمبر ۱۲ صدر کلکتہ ۲۷ اکتوبر صدر دیوانی مغربی ۹ نومبر سنہ ۱۸۴۳ ء
س کتاب مجموعہ وار و عزرہ ساارن ۱ جون سنہ ۱۸۴۶ ء

۱۵ باب

ادس زر رہن کا بنای معاملہ ہی نہ زمین مرہونہ ش

اگر کوئی شخص شہر کلکتی کا باشندہ ہو اور اُسنی اُسی
شہر مین تمسک خشک لکھ دیکر کسی سی کچھ
روپئی قرض لیا ہو اور بغیر تمسک کی کسی شی غیر
منقولہ کو جو ضلع ہوگلی مین واقع ہو واسطی ادس روپئی
کی مرہون کیا ہو تو نالش درباب پھیر پانی ادس
زر قرضہ کی ضلع ہوگلی مین نا مسموع ہوگی ص
بہرحو حقیقت بابت زمین مرہونہ کی ہو تو بلحاظ
زمین نامی کی نالش ادسکی ضلع ہوگلی مین قابل
سماعت کی ہوگی ۔

درباب انکار کرنی عورت کی اپنی خاوند کی گھر جانی سی

درصورتیکہ ایک بیاہی یا نکاحی عورت اپنی خویش
کی یہان رہکر شوہر کی گھر آنی سی منکر اور ناراض
ہو اور شوہر اُسکا بنام زن منکوحہ وغیرہ آقارب کی
ادسکی نالش ہوئی چاہی تو جس ضلع یا شہر کی
علاقی مین وہ رہکر شوہر کی گھر آنی سی راضی نہین

ش نوبن ناتھ چکروتی اپلانٹ بنام کالی کنکر سین رسپانڈنٹ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۱۰ع

ص آشوتوس دی اور رہبرت ناتھ دی اپلانٹان بنام مس جولیا گری وغیرہ رسپانڈنٹ ۰ جنوری سنہ ۱۸۶۲ع

ہوتی ہی وہین کی عدالت مین اوسکی تشہیر ہونا لشتی ہونا چاہی نہ اوس ضلع یا شہر مین کہ جہان بیاہ یا نکاح اُن کا انصرام پایا ہی بلحاظ اسباب کی کہ انکار کرنا بنای معاملہ ہی ض

178

مقدمہ فیما بین امانت گذار اور امین کی

جس صورت مین زید نی ضلع ہوگلی سی اپنا اسباب تجارت کا نزدیک عمرو کی ضلع بردوان مین بیہجنی کی لئی بطور امانت کی بہیجا ہو اور عمرو اسباب مذکورہ کو بیچ کر زر قیمت اُسکا زید پر اپنا پانا ظاہر کر کی عوض مین اوسی پانی کی وضع کر لیا ہو اور زید اوس معاملی کی درستگی پر معترف ہو کر واسطی زر قیمت اسباب مذکورہ کی نالشی ہونی چاہی تو اوسکو چاہئی کہ ضلع بردوان کی عدالت مین کہ جسکی علاقی مین عمرو مذکور نی اسباب تجارت بیچا ہی مقدمہ اپنا درپیش کری کیونکہ اوسکی مقدمی کی بنا کا وقوع وہین منظور ہی ط

ض عبد المجید بنام ل ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۶ ع
ط مینلال دین راجہی وغیرہ اہلکاران بنام دین دیال تیواری وغیرہ رسالہ ساتواں نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۸۳۹ ع

اعتراف کسقدر بنای معاملہ ہوتا ہے

اگر مدعی مدعا علیہ پر اپنی زر یافتنی کا دعوی کرے
اور مدعا علیہ اس دعوی کو اعتراف یا اوسکی ادا
کرنی کا وعدہ کرے تو حاکمان عدالت کی رای
مین وہ وعدہ بمنزلہ ایک نئی بنای مقدمہ کی منظور
ہوکر [illegible] اسکی لین دین کا معاملہ انقضای میعاد کی
سبب نا مسموع نہین ہوتا ہے پر وعدہ مذکورہ
اس طرح کی بنای جدید نہین کہ اُسکی سبب کسی عدالت دیوانی
کہ جسکی علاقے مین لین دین قرضہ مذکورہ کا عمل مین نہ آیا ہو
اسمقدمہ کی سماعت و تجویز کا اختیار حاصل ہوے اور
اس مادے کی مراتب مفصل ذیل مین قلم بند ہوتی
ہین یعنی جس صورت مین کوئی کسی سے دیار اجنب
مین کچھ مبلغ قرض لیکر تمسک اوسی قرضی کا سرکاری
عملداری کی اندر لکھدیا ہو تو اوس تمسک کی بابت
زر یافتنی کی نالش کمپنی کی عدالت دیوانی مین پذیرا
نہوگی کیونکہ حسب رای حاکمان عدالت صدر دیوانی
کی لین دین زر قرضہ مذکورہ کا جو دیار اجنب مین ہوا تھا

تمسک

ط ... ١٨٠٥ ... [illegible]

۱۵ باب

بنا اوس معاملی کی ہی اور نوشتہ اذ ٹمپ مذکورہ
جو قلم دست کار کی اندر وقوع ہوئی تھی وہ بنا ہی
معاملہ نہین ہے (۱۸۶۷)

مگر ضلع ہوگلی کی علاقی مین تھا ہین دو فریق
یعنی زید اور عمرو کی نوشتہ اقرار نامی کی عمل مین
اکر زید نی عمرو کی ہاتہ کسی چیز کی بیچنی کا اور
عمرو نی اوس سی مطابق ایک قیمت مقررہ کی
اوسی چیز کی مول لینکر قیمت دینی کا باہم ایک
دوسری کو اقرار لکھ دیا تھا اور عمرو نی زید مذکور
سی وہ چیز پاکر قیمت اوسکی کچھ ادا کی تھی اور
بعد اوسکی ضلع بردوان کی علاقی مین عمرو مذکور
چیز مذکور کی باقی زر قیمت کو مع سود باقساط ادا
کرنی کا نیا اقرار لکھ دیکر مطابق اقرار کی اوسی
زر قیمت باقی مع سود ادا نکرتا تھا نالش اوسپر
بانی کی ضلع بردوان ہی کی عدالت مین مسموع
ہوئی گو عمرو وہانکا باشندہ نہ تھا ؎ کیونکہ نیا اقرار نامہ

؎ کنس نمبر ۱۰۱۳۶۲ جنوری سنہ ۲۳ ۱۸۶۹ع
گداد هر بنام ... مسمی ... سنہ ۱۸۶۹ع

کہ جسکی نوشتخواند بیچ اُن دونون فریق کی ضلع
بردوان کی علاقی مین عمل مین آئی تھی ایک معاملہ
جدید کی بنا متصور ہوئی ۔ مقدمۂ مذکورہ مین حکم عدالت
صادر ہوا کہ دستور ہی کہ شرط مندرجۂ تمسک یا اُسکی بابت
جو کچھہ نیا اقرار عمل مین آیا ہو ۔ اُسکی ادا وہین عمل
مین آتی ہی کہ جہان اُسکی بابت اُس اقرار جدید کی
نوشتخواند عمل مین آئی ہو ۔ لہذا درصورت عدم
ایفای شرط یا اقرار مذکور کی ۔ اُسکی ایفا کی لئی
نالش بھی اُسی ضلع کی عدالت مین رجوع ہوگی ۔
مطابق اُس آئین عام کی کہ جس عدالت کی علاقی
کی اندر کسی تمسک یا اقرار کی نوشتخواند عمل مین
آتی ہی اُسی علاقی مین اُسکی شروط مندرجہ کی ادا
(جبتک کوئی اور بات اسکی برعکس وقوع مین
نہ آوی) متصور ہوتی ہی ۔
اور یہہ جو لکھا گیا کہ شروط مندرجۂ اقرار کی ادا
جس عدالت کی علاقی مین موعود رہی ہو ۔ اُسی
عدالت مین اُسکی عدم ایفا کی نالش رجوع ہووےگی ۔

۵۱ باب

تماماً مطابق حکم سابق حاکمان عدالت صدر دیوانی کے
نہین ہے ۔ کیونکہ مضمون اُس حکم کا یہہ ہے کہ ۔ اگر
زید نے ضلع ہوگلی کے علاقے کے اندر رہکر عمرو کو
ضلع چوبیس پرگنہ مین کسی شے کے دینے کا
اقرار لکھہ دیا ہو اور بعد اُسکے بحث اُسکے اُس
شے کو نہ دیوے ۔ تو اُس صورت مین نالش
مدعی کے واسطے دلاپانے شے مذکورہ کے دونو جاگہہ
کے محکمے مین جایز ہوگی ۔ چاہے اُسی ضلع ہوگلی کے
محکمے مین کہ جسکے احاطۂ اختیار کے اندر نوشتۂ ا د
اقرار کے عمل مین آئی تھی نالش ہووے ۔ چاہے جس
عدالت کے علاقے کے اندر مدعا علیہ بود و باش
کرتا ہو وہین مستغیث ہووے ۔ پر مدعا علیہ یعنی
زید کے شے مذکورہ عمرو کو نہ دینے کے سبب
سے چوبیس پرگنے کی عدالت کو فریادی یعنی عمرو کی
نالش کی سماعت کا اختیار حاصل نہین ہونیکا ۔
مولف کی راے مین بہتر اور مناسب تر طریقہ
جو صورت مذکورہ مین حاکمان صدر کی راے سے نہایت

۱۵ باب

موافق ہی ق یہہ ہی کہ جہان کہین مدعا علیہ نی
اقرار کیا ہو خواہ وہان کی محکمی مین یا جس جاگہہ ہر
شرط مندرجۂ تمسک مطابق اقرار کی ادا کرنی تھی
وہان کی عدالت مین نالش مدعی کی جایز ہوگی ق خواہ
بنای معاملہ ادای شرط مندرجہ اقرار ہ اُس اقرار کی
عمل مین آنی سی ہو ہ خواہ بنا، معاملہ خسارت
(جو وعدۂ مندرجۂ اقرار کی پورا نکرنی سی مدعی کو عاید
ہونی ہو) اُسی کی وعدہ خلافی سی منصور ہووی ل

مقدمات بنام ملازمان سرکاری

شہر کلکتہ کی صاحب کلکتر کستم یا اوسکی تابعین
یا اور کسی سرکار عہدہ دار سکن کلکتہ کی نام ہر
جو مقدمات کہ مطابق آئین کی ضلع کی عدالت دیوانی
مین مسموع ہونی کی قابل ہین وہ چوبیس پرگنی
کی صاحب جج کی محکمی مین درپیش ہو کر مطابق
قوانین جاریہ کی فیصل پاوینگی ل

ف کنش نمبر ۶۶ ۳ صدر دیوان عدالت ۱۵ صدر کلکتہ ۲۹ فروری ۱۸۳۲ ع
ق دیکہو مجموعۂ آئین کو ۳۳ ی براسی قدیو ریجول سطر ۲۱ تا ۲۵ صفحہ ۲۰۳
ک سرو ہجندر داس اصلاب بنام ہنری ناسک رسپانڈنٹ ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ ع
ل ق ۶ سنہ ۱۸۰۶ ع و ۹ دیکہو احاطہ اختیار ضلع ۲۴ پرگنہ ق ۳ سنہ ۱۷۹۳ ع ۱۴
کنش نمبر ۱۹۱ صدر کلکتہ پہلی اور صدر دیوان عدالت آٹھوین جنوری سنہ ۱۸۳۶ ع ق ۲۰۲ سنہ ۱۸۳۳ ع

۱۰ باب

۳ فصل

درباب انتقال اور سپردگی عدالت کی

حاکمان صدر کو اختیار ہی کہ مقدمون کو ایک ضلع کی عدالت سی دوسری ضلع کی عدالت مین بھیجدیوین

(۱۸۱)

عدالت صدر دیوانی کی حاکمون کو اختیار ہی کہ
ایک ضلع کی عدالت مین پیش کئی ہوئی مقدمی
کو دوسری ضلع کی عدالت مین بھیجی جانی کا حکم
صادر کرین ۔ اس طرحکا حکم صادر کرتی وقت
وجوہات انتقال مقدمہ کو روبکار مین لکھ رکھین ۔

اور اختیار ہی کہ صاحب جج ضلع بر سر سال اور متفرقہ مقدمات اپنی علاقی کی صدر امین اعلی کی یہان تفویض کرنیکا حکم صادر فرماوین

صاحب جج ضلع کو بذریعہ حکمنامہ مہر عدالت
صدر دیوانی کی اختیار حاصل ہی کہ مقدمات متفرقہ
یا سب جو کہ عند الاصدار حکمنامہ مذکورہ کی ۔ اونکی
محکمی مین دایر رہی ہون یا آیندہ دایر ہوین انہین اپنی
علاقی کی صدر امین اعلی کو حوالہ کرین ۔

اور جتنی مقدمی کہ بطریق مذکورہ بالا صدر امین اعلی
کی محکمی مین بھیجی جاوین صدر امین اعلی موصوف کو
چاہئی کہ انہین حسب قوانین کی جو واسطی ہدایت

م ق ۳ سنہ ۱۸۲۷ ع ۲ و ۱ ع ۲ دیکھو مارشمن کی سیول گایڈ صفحہ ۳۳۹

۱۵ باب

صاحبان جج کی در باب اس طرح کی مقدمون کی مقرر ہین تجویز اور فیصل کرین ان

ب جج کو اختیار ہی اپنی
ارقی کی صدر امین کی یہان
ض مقدمہ سپرد کرین

صاحب ضلع کو اختیار ہی کہ مرافعہ اولی کی جو مقدمی کہ مطابق مراتب مذکورہ بالا کی قابل تجویز صدر امین کی ان کی محکمی مین مرجوع ہون یا دایر رہی ہون انہین اپنی علاقی کی صدر امین کو تجویز اور فیصل کرنی کی لئی حوالہ کرین و

پر جو مقدمہ ایسا ہو کہ اگر پہلی محکمی مین صدر امین کی درپیش ہوتا تو قابل سماعت کی نہین ہوتا اُس مقدمی کو صاحب جج کا سپرد کرنا صدر امین کو ناجایز ہی ا

یدر امین اعلی کی یہان
مقدمہ چاہین

مگر اپنی علاقی کی صدر امین اعلی کو جس قدر مالسب کا مقدمہ چاہین واسطی تجویز اور انفصال کی تفویض کرین ب چنانچہ صدر امین کی سماعت کی قابل مقدمی کو بھی صدر امین اعلی کی حوالی کرسکتی ہین ت

ن ق ۵ و سنہ ۱۸۳۱ع ق د ۹
و ق ۵ سنہ ۱۸۳۱ع ۱۵ و ۱ ض ۲
ا کنسن نمبر ۴۹۹ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۲۱ع
ب ق ۵ ۶ سنہ ۱۸۳۱ع ۱۶ و ۱۸ ض ا ق آئین ۲۵ سنہ ۱۸۳۱ع ق د ۱
ت سنہ ۱۸۴۱ع ۲۲ جولای صفحہ ۶۰۸

۱۵ باب

[left margin note:] بہر دیگر کی صورت میں اسکی وجوہات رویداد میں لکھیں

مرافعہ اولی کی جتنی مقدمات مفلسی یا غیر مفلسی کہ
صاحب جج کی محکمے مین مرجوع ہون ٭ چاہئی کہ صاحب جج
موصوف اُن مقدمات کو حسب مدارج ٭ منصف ٭
صدر امین ٭ اور صدر امین اعلی کی کچہریون مین مطابق قوانین
مذکورہ بالا کی فوراً واسطی تجویز و انفصال کی بھیج دیوین ٭
اور جس صورت صورت مین مرافعۂ اولی کی مقدمات کو
ناقابل تجویز صدر امین یا صدر امین اعلی کی ہون اپنی ہی
سررشتی مین رکھکر تجویز کرنی چاہتی ہون تو صدر امین
یا امین اعلی کی کچہری مین مقدمات مذکورہ کی تفویض
نکرنی کی وجوہات اپنی عدالت کی رویداد مین
لکھ رکھین ٭

جو مقدمی قابل سماعت منصفونکی ہون چاہئی کہ
محکمۂ منصفی مین درپیش کئی جاوین ٭ ہر صاحب جج
ضلع کو بشرط رہنی کسی وجہ خاص کی اختیار رہی
مقدمۂ مرجوعۂ محکمہ منصفی کو اپنی سررشتی مین
داخل کر کی خود اسکی تجویز اور فیصل کرین یا اپنی

(182)

مرک ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۱۴ع فقرہ ۶ اول ۶ فی ۵ سنہ ۱۸۳۱ع مرک صدر کلکتہ دوبار
خربلی ۲۳ فبروری سنہ ۱۸۳۶ع

۱۵ باب

علاقی کی دوسری منصف یا صدر امین یا صدر امین اعلی کی کچہری مین واسطی تجویز اور فیصل کی تفویض کرین اور اس طرح ہر مقدمات مذکورہ کو ایک محکمی سی دوسری محکمی مین سپرد کرنیکی وجوہات کو عدالت کی رویداد مین لکھہ چھوڑین

جو مقدمات صدر امین اعلی کی کچہریون مین مرجوعہ ہووین صاحب جج ضلع کو اختیار ہی کہ در صورت رہنی کسی وجہ کافی کی اپنی علاقی کی کسی دوسری محکمی مین جو بموجب مالثبت ان مقدمونکی فیصل اور تجویز کا اختیار رکھتا ہو واسطی تجویز اور فیصل کی تفویض کرین

جس صورت مین بقیۂ خزانہ یا اخذ خزانہ کی لئی کوئی مقدمہ درجۂ اسفل کی کسی حاکم کی محکمی مین

ج ق ۵ سنہ ۱۸۳۱ع دفعہ ۵ سرکلر صدر بورڈ ۷ دسمبر صدر دیوانی ۱۸ ع ایضاً سنہ ۱۸۴۳ع
ق ۲۳ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۶ عرض ۱
نج سکشن نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۴۰ صدر دیوانی ۲۴ ستمبر صدر ملکی ۱۸ ع اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ع
خ آئین ۹ سنہ ۱۸۳۳ع دفعہ ۲

جج کو اپنی بابت کی
نی مقدمہ مرجوعہ
سری عدالت مین
ی یا خود تجویز کرنی کا
رہی

[illegible] یا اخذ خزانہ
کی اخذ خزانہ سرکاری
جس حال مین تجویز
بموجب کلکٹر کی محکمی
وا پیرو

۱۵ باب

(باب کسی زمین کی کہ جسکا مقدمہ صاحب کلکٹر کی
کچہری میں آگے سے درپیش ہے دایر رہا ہووے اور بنیہ
بحث بذریعہ روبکاری حاکمان درجہ اسفل کے یا
دوسری طرح سے اسی ضلع کے صاحب جج کی
سماعت میں آوے تو صاحب جج موصوف کو لازم ہے
مقدمہ مذکورہ کو اسی صاحب کلکٹر کی کچہری
میں بھیجنے کا حکم صادر کریں
اور صورت مذکورہ میں صاحب کلکٹر کو اُن دونو
مقدمے کی تجویز اور فیصل کرنیکا اختیار حاصل ہووےگا
اور ایسے ہی اگر صاحب کلکٹر کی محکمے میں
کسی مقدمہ کسی شی کی بابت دایر رہا ہو اور
موصوف الیہ کو معلوم ہووے کہ اُسی شی کی
بابت ایک نمبری مقدمہ صاحب جج کی عدالت میں
پیشتر سے زیر تجویز ہے تو اُس مقدمے کو ملتوی
رکھکر کاغذات مقدمہ مذکورہ صاحب جج موصوف کی

خزانہ زمین کی بابت مقدمہ کلکٹری میں بھیجنی ہوتی مقدمہ اور عدالت مقدمہ عدالت ملتوی میں بابت اُسی خزانی کی

ف ۵ سنہ ۱۸۳۱ع دفعہ ۱ مہارانی کنول کنواری اصالت بنام سری دھر سین بہور سلطان
۱۱ جون سنہ ۱۸۴۷ع
ایضا ۵ ۱۵

۱۵ باب

محکمی مین بھیجنیگی اور بعد اوسکی صاحب جج موصوف کو
مناسب ہی کہ خواہ اون دعووں مقدمی کو بذات خود
تجویز اور فیصل کرین یا اپنی علاقی کی درجہ اسفل کی
کسی محکمی مین تفویض فرماوین ؛

ل حاکم عدالت کو اختیار نہین کہ اپنی وارثون کی مقدمی کا تجویز کرین

کوئی حاکم متعہد یا غیر متعہد خواہ ولایت زا ہو یا
ہندوستانی اگر کسی مقدمی مین کسی فریق کا قرضدار ہو
تو اوس مقدمی کی سماعت اور تجویز کی اجازت
نہین پاویگا ؛ ر

کون سی مقدمی کی تجویز کا اختیار منصف کو نہین

جس مقدمی مین منصف خود یا اوسکا کوئی قرابتی یا
علاقہ دار یا اوسکی کچہری کا کوئی وکیل یا عملہ مدعی یا مدعا علیہ
رہا ہو اوس مقدمی کی تجویز کا اختیار اوس منصف کو
نہین ملیگا ؛ ز

البتہ منصف موصوف کو اختیار ہی کہ مدعی کو اجازت
داخل کرنیکی مقدمہ مذکورہ کی دیوی مگر بعد داخل مقدمی
کی اسکو چاہئی کہ ایسی مقدمہ کو صاحب جج ضلع کی
عدالت مین کہ جسکی بابت وہ مقرر رہا ہو پیش کری ؛

ر سرکلر صدر کلکتہ و دیار مغربی ۲۶ مارچ سنہ ۳۲ ۱۸ ع
ز آئین ۶ سنہ ۱۸۴۳ ع د ۹

تب صاحب جج موصوف اپنی علاقے کی دوسری
جس منصف کی کچہری مین چاہین مقدمۂ مذکورہ کو تجویز
اور فیصل کرنے کی لئی حوالہ فرماوین ^س
وکالت کی مادی مین جو مقدمات محکمۂ منصفی مین درباب
خیانت و فریب کاری اور بد معاملگی کی نام مین کسی
وکیل کچہری منصفی کی مرجوع ہووین اونکو فیصل کرنی کا
اختیار منصف کو حاصل ہی ہر درصورت ہونی مقدار
مالیت مقدمہ زاید اقتدار سی منصف کی صاحب جج کو
اختیار ہی کہ خود تجویز کرین یا اپنی تحت کی کسی حاکم کو کہ
وہ لیاقت سماعت اس مقدمی کی رکھتا ہو سپرد کرین ^ش
جس مقدمی مین ایک منصف مدعی یا مدعا علیہ
رہا ہو اوس مقدمی کو دوسرا منصف تجویز کر سکتا ہی ^ع
کسی صدر امین کی محکمی مین کوئی مقدمہ کہ جس مین
وہ خود یا اسکا کوئی قرابتی یا علاقہ دار یا وکیل یا عملہ مدعی
یا مدعا علیہ رہا ہو واسطی تجویز کی سپرد نہین کیا جاویگا ^ص

س ایضاً دفعہ ۹
ش گورنمنٹ آرڈر نمبر ۱۱۶۵ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۴۴ع
ص ف ۵ سنہ ۱۸۳۱ع ۱۵۹ ۱۸ ض ۲

۱۵ باب

کسی صدر امین اعلیٰ کی کچہری مین کوئی مقدمہ کہ جس مین موصوف الیہ خود یا اوس کا کوئی قرابتی علاقہ دار ایک فریق رہا ہو واسطی تجویز کی تفویض نہین کیا جائیگا ض

جس صورت مین که صدر امین تجویز مقدمہ کسی معذور ہو اور کوئی دوسرا ذی اختیار حاکم اس ضلع مین نہ ہو

جس صورت مین کوئی مقدمہ کسی صدر امین کی محکمی مین اوسکی کسی قرابتی یا علاقہ دار کی اوسمین ایک فریق رہنی کی سبب سے کسی سپرد نہو سکتا ہو اور صاحب جج ضلع مقدمہ صورت مذکورہ کو کسی دوسری صدر امین کو واسطی تجویز کی سپرد کر سکتی ہون تو حاکمان صدر دیوانی اوس مقدمی کو اپنی علاقہ کی کسی دوسری ضلع کی صاحب جج کی محکمی مین انتقال کر دینی کا حکم صادر کرینگی اور صاحب جج موصوف مقدمہ مذکورہ کو ٹھیک اپنی محکمی کی مرجوعہ مقدمی کی طرح اپنی تابع کی کسی حاکم کی کچہری مین واسطی تجویز کی سپرد کرینگی ط

جو صدر امین اعلیٰ یا دوسری حاکم ماتحت نوشتجا

ض ق ۵ سنہ ۱۸۳۱ع دفعہ ۱۵ ض ۱ آئین ۲۴ سنہ ۱۸۳۱ع دفعہ ۱
ط آئین ۲۴ سنہ ۱۸۳۱ع دفعہ ۲

۱۵ باب

انگریزی سے ماہر نہیں اوسکی محکمے میں کوئی مقدمہ کہ جس میں دستاویز بعبارت انگریزی لکھی ہو سپرد نہیں کیا جائیگا ۔

(135)

کون سا مقدمہ حاکم ناخواندہ کو بھیجنا ناجائز ہے

اگر صاحب جج کو اطلاع سے احد الممتحاصمین کی معلوم ہووے کہ صدرامین اعلیٰ السبب ناواقفیت کی علم انگریزی سے تدارک کماحقہ دستاویزات کا نہیں کرسکیگی تو مناسب ہے کہ صاحب موصوف قبل سپردگی معاملہ کی تحقیقات اس بات کی کریں کہ صدرامین اعلیٰ زبان انگریزی سے واقف ہے یا نہیں والا نہیں چاہیے کہ بغیر تحقیقات کی بدیں لحاظ کہ اگر صدرامین اعلیٰ زبان انگریزی سے واقف نہوگا ط تو مقدمہ واپس بھیجیگا سپرد کریں کیونکہ اسمیں خواہ نخواہ دیری و زیرباری متخاصمین کی ہوتی ہے ۔

وہ مقدمات کہ جنکی تجویز کی لئے واقفیت انگریزی نوشتہ جات کی ضروری ہے

یہ ممانعت سپردگی ع صرف انہیں مقدمونکی نسبت ہوگی کہ جن میں معنی دستاویز انگریزی کی متعلق اور جس معاملے کی بابت نوشتجات اوسکی

ط سرکلر صدر کلکتہ و آگرہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۳۹ع فقرہ ۲
ع سرکلر صدر کلکتہ ۱۰ اکتوبر صدر آگرہ ۳۱ ایضاً سنہ ۱۹۳۹ع

١٥ باب

عمل مین آئی ہو وی معاملہ بھی ایسا پیچیدہ ہوکہ بلا واقفیت
نوشتخواند انگریزی کی ٹھیک تجویز اوس معاملی کی
ممکن نہو ۔ نہین تو جس مقدمی مین کہ عرضی دعوی مدعی
کی بہ نسبت کسی سند واضح یعنی انگریزی تین
لکھی ہوئی حساب کی بابت گذری ہو تو وہ بھی
مقدمی کی سپردگی صدر امین اعلی کی محکمی مین السنہ ہوسکیگی ؛
جس صورت مین کوئی حاکم ماتحت تجویزی انگریزی
نجاننی کی سبب سی کسی مقدمی کی تجویز سی
قاصر ہو تو چاہئی کہ اوس مقدمی کا صاحب جج ضلع کی
محکمی مین واسطی انفصال کی رپورٹ کرین اور
بہ نسبت خود کسی شخص کو کہ جو عدالت کی طرف سی
ذمہ دار نہین درباب تحقیقات معاملہ مذکورہ کی
انگریزی دانی کی سبب قابل جانکر اوس سی
استعانت نکری ع

اسیطرح بموجب قانون ۱۳ سنہ ۱۸۴۰ع دفعہ ۱۱ کی تجویز مقدمونکی ہونی ہی

جب کوئی مقدمہ بربروستی لینی کسی جنس کی
نوکران خانگی حاکمون کی از قسم آن مقدمات کی کہ

غ دربارہ سوال رام سندر رای ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۴۹ع

جو مطابق قانون ۱۳ سنہ ۱۷۹۳ع کی دفعہ ۱۱ کی اور قانون ۱۲
سنہ ۱۸۰۳ع کی دفعہ ۱۴ کی در پیش ہون تو چاہیی
کہ حاکمان ماتحت اُن مقدمات کو منظور کرکی فوراً
صاحب جج کی محکمی مین بھیج دیوین تب صاحب
موصوف اپنی رای مطابق چاہین اوسکو خود فیصل
کرینگی یا کسی دوسری حاکم ماتحت کو واسطی تجویز اور
انفصال کی تفویض فرماینگی ف

کوئی صاحب کلکٹر صاحب جج کی عہدی مین ترقی کرکی اپنی فیصلی کی اپیل کی تجویز نہین کرسکتی ہین

جب کوئی صاحب کلکٹر صاحب جج کی عہدی
مین ترقی کرین تو موصوف الیہ کو واسطی تجویز اپیل
اوس مقدمی کی کہ جسکو اُنہون نی خود عہدۂ کلکٹری
مین رہکر مطابق دفعہ ۳۰ قانون ۲ سنہ ۱۸۱۹ع کی فیصل
کیا تھا اختیار رہیگا پر اگر کوئی شخص واسطی استرداد
ایک حکم کی جو موصوف الیہ نی عہدۂ کلکٹری مین
مقرر رہنی ہوی صادر کیا تھا نالش در پیش کری
تو اوسکی تجویز کرسکینگی کیونکہ صورت اخیر مین نالش مقدمہ
مانند مقدمۂ اپیل کی نہین بلکہ بامید مزید تحقیقات کی

تو عہدۂ کلکٹری کا مین رہکر جو حکم صادر کیا ہو اوسکی استرداد کی لئی نالش ہو تو اوسکی تجویز کرسکینگی

ف گورمنٹ آرڈر نمبر ۱۵ اپیل گاید صفحہ ۱۰۶

۱۵ باب

ہی ۃ کہ جسکا سامان صرف عدالت دیوانی کو حاصل
ہی ق اور صورت اول مین مدعی کو ایک برتر
درجی کی حاکم سی فیصلۂ جدید کی بابت کی استدعا ر بہتی
ہی ۃ ان امورات کی بنا پر کہ جنکی بنیاد پر صاحب کلکٹر
نی فیصل کیا ہو ۃ

اور اختیار ہی کہ صاحب جج ایسی مقدمات کو
کہ جنکی بابت عدالت دیوانی مین جین کلکٹری کی اپنی
رپوٹ بھیجدیئی ہون خود فیصل کرین ک

درحین تجویز ایک مقدمی کی صدر امین کی محکمی مین اگر
پھر وہ مقدمہ صاحب جج کی طرف سی صدر امین اعلی کو سپرد
ہو وی تو اعلی موصوف کو اختیار نہین کہ جو زبان بندی
محکمہ صدر امینی مین ہو چکی ہو اوسکو منظور کرین ۃ بلکہ چاہئی
کہ ثانیا تجویز اوس مقدمی کی سرنو سی عمل مین لاوین ۃ کیونکہ
انتقال مقدمہ مقدمی کا اپیل نہین بلکہ مرافعہ اولی ہی ل
ہر ایک مقدمی کی کل گواہی اور دلیل کو مطابق

خ گرو داس کندو فریادی بنام ادو دی نراین رای وغیرہ مدعا علیہمان ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع
ک کنسٹ نمبر ۹۷۷ صدر کلکتہ ۱۲ [illegible] ۱۸۳۳ع
ل درگا دت اسلام بنام درگو پال سنگھ رسپانڈنٹ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۴۲ع

١٠ باب

آئین کی اور ہر ملا اور اسطرح ہر ورنیش کرنا چاہئی
کہ طرف ثانی اوسکو رد کرنی کا قابو پاوی ۃ

خوب معلوم ہی کہ ضابطہ موافق انصاف کی (187)
ہی اور جس صورت مین کہ ہوا ی گہ اہی اور
دلیل کی اگر دوسری طرح ہر حاکم کو کوئی امر خاص
معلوم ہو گیا ہو مثلا جو شخص بدعوی وراثت کسی جائداد پر
دخل پانیکی استدعا رکھتا ہی وہ شکل اور شباہت مین
مانند مالک متوفی کی ہی م تو ایسی امر کی واقفیت پر
اگر حاکم اپنی رای کو دخل دیوی تو ضابطۂ مذکورۂ
بالا مین نقص آجاوی ۃ

اگر حاکم کوئی امر ضروری سی واقف ہووی تو
چاہئی کہ دوسری گہ اہونکی طرح اپنی زبان بندی اوس
بات کی لکھ دیوی اور یہہ بھی چاہئی کہ زبان بندی
اوسکی حلفاً اور موافق دستور کی ساتھ سوال کی
ہووی ۃ اور چونکہ عوام کو یہہ بات کبھی باور نہین ہونیکی
سچ ہو یا نہین کہ حاکم اپنی زبان بندی کی منظوری کی بابت

م جسونت سنگ جی بنام جیتمہ سنگ جی

۱۰ باب

بابابت معتبری زبان بندی دوسری گواه کی برخلاف زبان بندی اوس حاکم کی ہی ہیغرض فیصل کرلیگا اسلئی چاہئی کہ جج حاکم اوس مقدمی کی تجویز خود نکری بلکہ واسطی انتقال اوس مقدمی کی پیشگاہ مین اپنی حاکم بالا کی استدعا در پیش کری ۔۔ ن

جس صورت مین کہ صاحب جج ضلع کوئی مقدمہ جو قابل سماعت منصف کی ہو صدر امین یا صدر امین اعلیٰ کی محکمی مین تفویض کرین تو منصف کی محکمی مین مسموع ہولی و وقت جتنی قیمت کا کا غذ اشٹامپ درکار ہوتا اوسی زیادہ نہین لگیگا و

ہر اگر کوئی مقدمہ ایسا ہو کہ گو مالیت اوسکی تین سو روپی سی زاید نہین ہر در باب ایسی معاملی کی ہو کہ منصف کو اوسکی فیصل کرنیکا اختیار نہو نی کی سبب سی صدر امین کو حوالہ ہوا ہو تو اوسمین حسب ضابطہ جسقدر قیمت کا اشٹامپ صدر امین کی سماعت کی قابل مقدمات مین درکار

ف در باب سوال سماہ دزبرن ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۸ ع
اکبین ۲۰۲ سنہ ۱۸۱۴ ع ۵ و

۱۵باب

ہوتا ہی اتنی ہی قیمت کا اسٹامپ ضرور ہوگا

مطابق آئین کی مقرر ہی کہ کوئی مقدمہ جو تعداد مالیت کی قابل صدر امینونکی ہو اگر وہی عدالت مین واسطی تجویز کی تفویض کیا جاوی تو اس مین اتنی ہی قیمت کا اسٹامپ درکار ہوگا کہ جتنی کا صدر امین کے محکمی مین دائر ہونی سی درکار ہوتا اور استثنا نہین کیا گیا ہی درباب کسی مقدمی کی جو صرف مالیت مین قابل سماعت صدر امین کی ہو اور مالیت مین اسکی اختیار سماعت سی متجاوز رہا ہو ب

ا ۔ کنس نمبر ۷ ۱۲۷ صدر کلکتہ ۱۰ ۷ صدر آگرہ ۷ ۲۳ ۲ اپریل سنہ ۲۰ ۲۱۹
ب ۔ آئین ۲۰ سنہ ۱۸۳۷ ۶ ۵ ۷ آئین ۹ سنہ ۱۸۴۴ ۶ ۱ ۵ ۵

سولہواں باب

درباب حکمنامہ عدالت دیوانی کی

۱ فصل

مدعا علیہ کو عدالت میں طلب کرنیکا طریق

طلب نامہ بنام مدعا علیہ کی

جب درجۂ اسفل یا اعلی کی کسی عدالت دیوانی میں
نالش فریادی کی دائر ہوتی ہی اُس عدالت کا
حاکم طلب نامہ یا اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ کی با صحیح
و مہر کی اپنی بھیجیگا اور اُس میں مدعی کی دعوی کی
کیفیت مختصر لکھکر مطابق ضابطی کی ایک تاریخ
بمیعاد معین مقرر کرکی دعوی مدعی کی جوابدہی کی لئی
اصالتًا یا وکالتًا عدالت میں حاضر آنیکا حکم مندرج کریگا

مقدمات قرقی اشتہار میں اطلاعنامہ
عام محکمہ مصنفی سے

درصورتیکہ کوئی مقدمہ بابت وراثت کسی
زمینداری یا تعلقہ یا زمین یا مکان یا اور کسی شئی
منقولہ کی محکمی میں مصنف کی دائر ہووی تو
مصنف کو چاہئی کہ قبل صادر کرنی اطلاعنامہ عام

ت

ق ۲ سہ ۰۶ ، ۱۸ ۶ ۲۶ و ۲ ۶۵ ض ۱۵ فا ۲۳ سہ ۱۸۱۴ ۲ ۱۹ و ۱۹ ض ۱

۱۶ باب

بنام مدعا علیہ کی ایک خاص اطلاع منضمن دعوی مدعی
ی لکھو اگر اسمین بنام سب اشخاص کی جو شی
متنازعہ کی نسبت کسی طرح سی دعویدار ہووین حکم مندرج
ہری کہ اندر میعاد معینہ کی حاضر ہوکر اپنی اپنی حقیت
ظاہر کرو ۔ اور چاہئی کہ اُس اطلاع اور حکم مذکور کو اپنی کچہری
کی کسی جاگہہ منظر عام مین چسپا دیوین اور اُس موضع
مین کہ جسکی اندر یا اسکی نزدیک شی متنازعہ
رہی مشتہر کرین ش

(189)

اطلاعنامہ عام کا طریق

ہر نامہ ہر ایک اطلاعنامی کا مطابق ہر ایک ضلع
اور ہر ایک درجی کی محکمی کی کہ جہانسی صادر ہو
البتہ یکسان نہین ہوگا ۔

طلبنامی کی عبارت

عدالت ۔ یہ ان ضلع فلان کچہری منصفی چہو کی فلان
رام دھن ساکن فلان فریادی بنام مسمی عبید و ساکن فلان علاقہ

ش ق ۵ سہ ۱۸۱۳ء ۶ ض ۳ کسن نمبر ۹۳ ۱۲ صدر اگرہ ۳۰ اپریل صدر کلکتہ

۳۰ جولائی سہ ۱۸۱۴ء

ج سرک ۱ مارچ سہ ۱۸۱۴ء

۱۶ باب

مسمی عبید و ولد عابد ساکن موضع فلاں بدا ند کہ
فریادی مذکور تمہاری نام پر بدعوی دلاپانی مبلغ
تین سو روپی کی اس عدالت مین نالشی
ہوا ہی لہذا بذریعہ اس اطلاعنامی کی مطابق قانون
دوم سنہ ۱۸۰۰ع کی تمکو خبر دی جاتی ہی چاہی کہ بعید
اس اطلاعنامی کی پانی کی لکھی ہوا در تا تاریخ فلاں
سنہ فلان ع کی یا قبل اوس تاریخ کی اصالتا یا وکالتا
عدالت مین حاضر ہو کر مدعی مذکور کی دعوی کی
جوابدہی کرو

دستخط حاکم یا مہر عدالت بقید تاریخ ماہ و سال ع
کی حسب ضابطہ اطلاعنامی کی پیشانی پر ثبت
کیا جایگا *

طلبنامی کی زبان

اب طلبنامی کی اجراکا طریق تبلایا جاتا ہی اور
ہر طرحکی اطلاعنامی کی اجراکا طریق معًا بیان کیا جاتا ہی *
اطلاعنامۂ مذکورہ وغیرہ حکم نامہ عدالت دیوانی بنگالی اور
بہار کی اضلاع کی محکمون سی بعبارت اردو وخط

۱۶ باب

ناگری ۃ اور اضلاع ۶ و یا ربنگالی مین بعبارت وخط بنگلہ ۶
وضلع کٹک ۵ وغیرہ ۶ پرگنون کی کچہریون سی بعبارت
وخط آڑیا مطبوع ۶ یا مرقوم ہوکر صادر ہوینگی ح

(۱۹۰)

حکمنامہ کا اجرا

پروانہ ۶ طلب نامہ ۃ اطلاعنامہ ۃ حکمنامہ ۶ اور دیگری
جو کچھہ عدالت سی اجرا پاوی و ۶ بلا اعانت و وسیلہ
غیر کی بذریعہ ناظر معرفت نایب یا پیادگان مقرری کی
ہر ایک عدالت کی احاطہ اختیار کی اندر حسب
مضمون مندرجہ کی اسکی جاری ہو ویگا خ اور بعض
صورت مین درکار ہونی سی صاحب جج خود حاضر
ہوکر اجرای پروانہ انکا اہتمام کرینگی د
کسی کی گرفتاری یا اہل پولیس کی عدالت
مین حاضر آنی کی لئی جو حکمنامہ عدالت دیوانی سی
صادر ہو اسکا اجرا مطابق حکم عدالت دیوانی کی بذریعہ
صاحب مجسٹریت کی عمل مین آویگا بموجب آئین درباب
اشتہار اور اطلاعنامہ محکمات کی کہ اوس سی متخاصم کو

ح ق ۴ سہ ۳ ۹ ۱۷ ۶ و ۱۰ ق ۱۲ سہ ۱۸۰۵ ۶ و ۱۱
خ ق ۴ سہ ۳ ۹ ۱۷ ۶ و ۱۳ ق ۲۶ سہ ۱۸۱۴ ۶ و ۱۴ ۶ اکٹ ۱۴ سہ ۱۸۳۵ ۶ سرکلر ۱۵ نومبر
سہ ۱۸۲۴ ۶ ق ۵ سہ ۱۸۱۹ ۶ و ۱۵ ۶ سرکلر ۱۱ مئی سہ ۱۸۳۲ ۶
د ق ۱ سہ ۱۸۲۵ ۶ و ۲

۱۶ باب

عدالت مین اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونیکا اختیار حاصل ہی ؎
بکار آمد نہین ق

حکم نامہ یا اطلاعنامہ جو کسی عدالت سی صادر ہو نہو الا ہو اسکی پیشانی پر نام کسی دیوتا کا ہرگز نہین لکھا جاہئی ر

رسوم بابت اطلاعنامہ

مبلغ رسوم یا طلبانہ مطابق فہرست مندرجہ ضمن پنجم دفعہ چہاردہم قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع کی متخاصمین سی طلب کرنا جایز ہی ؎ اور پروانی کی پشت مین مقدار یومیہ پیادیکا مندرج رہنا ضرور ہی ؎ اور قبل اجرای پروانہ کی جو شخص کہ پروانہ جاری کرواتا ہی وہ یومیہ پیادیکا ناظر کی حوالی کردیتا ہی ؎ اور بعد وصول یومیہ کی ناظر اسپر بدستخط خود وصول زریومیہ کا لکھدیتا ہی ز

اجرای پروانہ مقدمہ مفلسی مین

یہہ آئین ہی کہ مقدمات مفلسی مین ہر حکم نامہ بذریعہ چپراسیان عدالت کی جاری ہوگا اور مفلس کو کچہہ خرچ دینا نہین پڑیگا ؎ جو چپراسیان صاحب جج ضلع کی محکمی مین

ق سرک ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۲۵ع
ر سرک ۳ دسمبر سنہ ۱۸۳۱ع فقرہ ۱۶
ز ق ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع د ۱۴ ض ۵ ۶ ۴

۱۶ باب

نوکر ہین اور طلب پاتی ہین چاہئی کہ اُن کے
معرفت حکمنامہ جات اجرا پاوین خواہ مقدمہ صاحب
جج ضلع یا کسی حاکم ماتحت کی عدالت مین رجوع
ہووی س

(۱۹۱)

پروانہ حکم منصف کا اجرا فریادی کی معرفت

مگر چونکہ اکثر منصف کی کچہری صاحب جج ضلع کی
محکمی سی دور رہتی ہی اسلئی مقدمات مفلسی مین
دستور ہی کہ خود مفلس اجرای حکمنامہ کرتا ہی ۔ اور
مناسب ہی کہ اس مقام مین اس بات کا ذکر
کرون کہ اگر طلب نامہ منصف کی محکمی سی صادر
ہووی تو اختیار ہی منصف کو کہ مانگنی کی صورت
مین طلب نامہ واسطی اجرا کی حوالہ مدعی یا وکیل کی
اسکی کری ۔ اور ایسی صورت مین ضرور نہین ہی
کہ خود مدعی اجرا کری بلکہ اسکا نایب بھی کر سکتا
ہی ۔ مگر قبل اجرا کی نام جاری کرنیوالی کا منصف اپنی
ہاتھہ سی طلب نامی کی پشت پر لکھی ہر چندیہ آئین ہی
تاہم باوجود اسکی سوای مقدمہ مفلسی کی طلب نامہ

س اق ۲۸ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۷ سرکلر صدر آگرہ ۔ ۲۶ جولای صدر کلکتہ ۱ نومبر سنہ ۱۸۳۳ع
سرکلر صدر بورڈ ریونیو ۲۹ مئی سنہ ۱۸۴۷ع درمادہ سوال دیگا منی ۲ نومبر سنہ ۱۸۴۹ع

باب ۱۶

اس طور پر اجرا نہین پاتا ہی دستور ہی کہ نوکران
عدالت بطریق مذکورۂ بالا اجرای طلب نامہ
کرین ش

منصف کو اختیار نہین کہ سوای پیادۂ عدالت
کی کہ جسکا نام کچہری کی بہی مین مندرج رہتا ہو اور
کسیکی معرفت طلب نامی کو جاری کری تا ہم اگر
منصف مذکور ریبا دیکی عوض دوسری کی معرفت
طلب نامہ جاری کرنی کی لئی حکم خاص پایا ہو تو اس
حکم کو اپنی رویداد مین قلمبند کریگا اور اس حکم کو
طلب نامی پر بھی بدستخط خود لکھ دیویگا ت

اجرای پروانہ بنام مختار مدعا علیہ کی

اگر مدعا علیہ کی طرف سے کوئی مختار اس
عدالت کی علاقی کی اندر کہ جہان مدعی نی
نالش دریپش کی ہی رہتا ہو اور وہ بذریعہ
عبارت مندرجۂ مختارنامۂ عام کہ اسکی ذکر لینی کا حکم
عدالت کی صراحتًا پایا جاوی یا بہ مضمون مختارنامۂ خاص کی

ش ق ۲۳ سنہ ۳ ۱۸۱۴ع دفعہ ۱۹ ض ا ق ۷ سنہ ۲۴ ۱۸۱۴ع دفعہ ۵ ض ا سرک ۲۱ اگست سنہ
کمشنر نمبر ۱۶۱ صدر آگرہ ۲۷ فروری صدر کلکتہ ۲۹ فروری سنہ ۱۸۳۴ع
ص سرک ۲۱ اگست سنہ ۱۸۴۰ع

اختیار رکھتا ہو تو طلب نامہ اصل مدعا علیہ کی عوض اسی مختار کی پاس بھیجا جاویگا اور طلب نامۂ مزبورہ کی نسبت مختار مذکور کی اپنی واقفیت بدستخط خود لکھ دینی کافی ہوگی ش

(۱۹۲)

بنام مدعا علیہ کی جو اعاطہ اختیار عدالت کی اندر

اگر اس عدالت کی علاقی کی اندر کہ جہاں فریادی مستغیث ہوا ہو کوئی مختار مدعا علیہ کا رہتا ہو یا در صورت رہنی کی بذریعہ مختار نامی کی اپنی موکل کی طرف سی دربارہ لینی کسی حکم نامہ عدالت کی اختیار نہ رکھتا ہو یا اختیار رکھتی ہوئی حکم نامی کی لینی سی ابا کری۔ تو اس صورت میں اگر مدعا علیہ عدالت مذکورہ کی سرحد کی اندر ساکن رہتا ہو تو طلب نامہ بذریعہ ناظم عدالت کی کسی چپراسی یا پیادی کی معرفت مدعا علیہ مذکور کی پاس بھیجا جایگا۔ پر اگر مدعا علیہ اپنی سکونت کی جگہہ سی سفر چلا گیا ہو تو اسکی طرف سی جو مختار رہتا ہو اسی وہ پیادہ یا چپراسی رسید طلب نامہ کی بادستخط لکھوا لیگا۔ اور اگر مدعا علیہ

ض کمشن نمبر ۲۱۲ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۴۹ء

۱۶ باب

باہر سرحد عدالت کی علاقی مین

کسی دوسری عدالت کی علاقی کی اندر رہتا ہو تو طلب نامہ وہان کی صاحب جج کی محکمی مین بھیجا جائیگا تب صاحب جج موصوف بدستور مذکور جاری کرینگی ٭

باہر سرکار کی باہر

اگر وہ شخص کہ جسکی نام پر طلب نامہ یا حکم نامہ عدالت کا صادر ہو کسی عدالت دیوانی کی احاطہ اختیار کی اندر نرہتا ہو یعنی سرکاری قلمرو کی باہر کہین رہتا ہو اور نالش بنام اسکی عدالت سرکاری مین کہ جہان وہ مقیم ہوئی ہو وہان شی متنازعہ کی سرکاری قلمرو مین رہنی کی سبب سی یا بنای مقدمہ اس عدالت کی علاقی کی اندر وقوع مین آنی کی سبب سی قابل سماعت کی رہی ہو تو قسم اولی کی مقدمات مین طلب نامہ بنام مختار یا نایب کی کہ منجانب مدعا علیہ کی اوس زمین یا شی غیر منقولہ مذکورہ کا ذمہ دار رہتا ہو جاری کیا جائیگا ٭ اور قسم ثانی کی مقدمات مین صاحب جج کو لازم ہی کہ دو بار اجنب مین مدعا علیہ کی نزدیک طلب نامہ

۱۲ باب

بجہوانی کی لئی جو طریق مطابق حالات مقدمہ کی انکی
رائی مین انسب ہو عمل مین لاوین ظ

یا سو ہیرم کورٹ کی علاقی مین بود و باش کرتا ہو

اور جس صورت مین کہ مدعا علیہ سوپریم کورٹ کی
علاقی کی اندر ساکن ہو تو اسپر طلب نامہ جاری
کروانی کا طریق آینہ مرقوم ہوویگا ۃ (۱۹۳)

اجرای پروانہ نام بڑی عزت دار لوگون کی

اور بڑی عزت دار لوگون کی مقدمی مین مطابق
دستور طلب یا حکمنامہ عدالت بذریعۂ خط صاحب جج کی
مدعا علیہ کی نام پر اجرا پاویگا پر جس صورت مین صاحب جج
موصوف خط نہ لکھ کر طلب یا حکم نامہ عدالت یون ہین
معمول کی مطابق جاری کری تو بھی تعمیل احکامات کی
مدعا علیہ پر واجب ہوگی ع

طلبانۂ پیادہ بلحاظ مسافت کی کہ محکمی سی
مدعا علیہ کی گھر تک واقع ہو محسوب ہوگا ۃ اور پیادہ
عدالت کو ممانعت ہی کہ زر یومیہ سی بیشی
کچھہ مدعا علیہ سی نہ لیوی ع پروانۂ گرفتاری اور

ظ ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ع ۳
ع مہاراجہ مہتاب چند راجہ بردوان بنام ۲۹ دسمبر ۱۸۴۲ع
ع سرک ۴ فروری سنہ ۱۸۴۲ع سرک ۱۸۴۲ع

۱۶ باب

قرقی اور سفینہ کی جاری کرنی مین پیادہ عدالت
کی جانی آنی کی یومیہ کی لئی ہر ایک
دن دس میل کی حساب محسوب ہوگا اور
اجرا کی لئی دو دن اور گنی جائینگی ۔ اگر انکی سوای
اور کسی حکم نامہ کا جاری کرنا ہو تو علی الحساب
مذکورہ کی صرف ایک دن کا یومیہ بیشی
پاویگا ۔

رسید طلب نامی کی مدعا علیہ کی طرف سی

ہر ایک قسم کی مقدمات مین جس شخص کی
معرفت طلب نامہ بنام مدعا علیہ عدالت مین حاضر ہوکر
جوابدہی کرنی کی لئی صادر ہو اسکو چاہی کہ بر ظہر
طلب نامہ مدعا علیہ سی رسید واقفیت کی اسکی
با دستخط لکھوا لیوی اور اسکی ہمسائی کی دو ایک

اور گواہی کی نسبت ضرور ہی

شخص کی یا متدل یا پٹواری یا جو کوئی رئیس محلہ ہو
اسکی یا محلدار کی گواہی بھی اس رسید پر ثبت
کروا لیوی ۔ اور اپنی کیفیت مین اس گواہ یا ان گواہونکی
نام لکھ دیوی ۔ کیونکہ اگر مدعا علیہ دیدہ و دانستہ طلب نامہ
مذکورہ کی نسبت عدم واقفیت اپنی ظاہر کرے

تو صرف پیادۂ مذکور کی گواہی واسطے اثبات اجرای
پروانہ کی کافی ہووگی ف

جس صورت مین کہ کوئی مدعا علیہ ممالک پاغیون کی
علاقی مین نوکر رہتا ہو تو اُسکی نام پر طلب نامہ لفافی کی اندر
بند کرکی اُس پر عدالت کی مہر ثبت کرکر جوا ترنگ ؃

(۱۹۶)

کو ٹھی ؃ یا جو کی قریب ہو اُس کی اجنت ؃ اسستنت ؃
گماشتہ ؃ امین یا کسی سردار عملی کی پاس بھیجینگی ؃ اور
صاحب عدالت کو اُس لفافی پر عدالت کی مہر اور اپنا
دستخط کرنا ہوگا ؃ تب وہ اجنت یا اسستنت یا سردار
عملہ حسب ضابطہ طلب نامۂ مذکورہ کو جاری کرکی رسید
اُسکی واقفیت کی مدعا علیہ مذکور سی لکھوا کر صاحب
عدالت مذبورہ کو بھیجدینگی ق

اجرای پروانہ دوسری منصف کی علاقی مین

اور جس صورت مین ایک منصفی محکمی کی کسی
مقدمۂ مرجوعہ کا مدعا علیہ اُسی ضلع کی دوسری منصف کی
علاقی مین رہتا ہو تو اُسکی نام پر جو کچھ حکمنامہ صادر ہو

ف ۰ ق ۲۳ سنہ ۱۸۱۴ء د ۱۹ ض ۳ کنس ۷۷۳ صدر گروہ ۱۴ اپریل صدر کلکتہ ۳ ملی سنہ ۱۸۳۳ء
ق ق ۲۴ سنہ ۱۸۱۴ء د ۲۰

۱۶ باب

اسکا اجرا بذریعۂ دستخط اسی منصف کی کہ جسکی علاقی کی اندر مدعا علیہ مذکور ساکن ہو عمل مین آویگا ک

الیسی صدر امین یا صدر امین اعلی کی محکمی سی غیر ضلع مین کوئی طلب نامہ جاری ہونی کی صورت مین چاہئی کہ صاحب جج یا حکام ماتحت اس عدالت کی کہ جہان سی وہ طلب نامہ صادر ہوا ہو اسکو باد ستخط و مہر کی اپنی صاحب جج غیر ضلع کی نزدیک واسطی اجرا کی بہیجدیوین اور صاحب جج غیر ضلع اسپر حکم مناسب صادر کرین ل

یا دوسری ضلع مین

مدعا علیہ کی نام پر طلب نامہ جاری ہو چکنی کی بعد اسکو لازم ہی کہ بامتثال حکم مندرجۂ پروانہ کی ما بمیعاد معینہ کی اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً عدالت میں حاضر آوی۔ تب صاحب عدالت حسب صوابدید کی اپنی بہ نسبت عرضی دعوی مدعی کی اسکی جوابدہی کی لئی ایکدن مقرر فرماوینگی اور جب وہ میعاد پورا ہو تو بعد صاحب عدالت کو اختیار رہی

حاضر ہونا اور جواب دہی مدعا علیہ کی

ک سرکلر نمبر ۱۰۷ صدر کلکتہ بحوالۂ صدر آگرہ ۲۶ اگست ۲۶ آکتوبر سنہ ۱۸۳۲ء فقرہ
ل سرکلر نمبر ۱۳۳ صدر آگرہ ۱۹۶ بحوالۂ صدر کلکتہ ۹ اگست سنہ ۱۸۳۹ء

باب ۱۶

که مناسب جان کر دوسری میعاد کا حکم واسطے داخل
جواب کی اسکی صادر کرین ہر جواب داخل کرنیکی
اگلی مدعا علیہ کو لازم ہی کہ نقل عرضی دعوی کی لیوی
در صورت نہ لینی نقل کی قصور مدعا علیہ کا ہی ۔

(195)

مقدمات کی اپیل یا اور کسی امورات محکمی کی
انصرام کا میعاد ترتیب کی ساتھ عمل مین آنی کی لئی
اسطرح پر محسوب ہوگا کہ جب کئی دن یا کئی ہفتی کی
میعاد کا حکم ہو تو اصدار حکم کی تاریخ کو چہوڑ کی گنینگی ۔
اور اگر ایک مہینی یا ایک برس کا میعاد ہو تو
وہ مہینا یا برس مطابق جنتری انگریزی کی پورا پورا
محسوب ہوگا ۔

فصل ۲

مدعا علیہ کی حاضر نہ آنی کی صورت مین کسطرح
تجویز مقدمیکی عمل مین آویگی ۔

مدعا علیہ کی روپوش ہونیکی صورت مین کیا کیا جاوے

طلب نامہ کسی عدالت درجہ اعلی یا اسفل سے
بنام مدعا علیہ کی جاری ہونی کی بعد اگر مدعا علیہ روپوش
ہووی یا بجد وجہد تلاش کرنی سی پتا اسکا نہ ملی ۔

۱۶ باب

یا کسی مکان کی اندر چھپ رہی یا کہین ایسی
جاگہہ جا رہا ہووی کہ وہان طلب نامہ اس پر جاری
کرنا ممکن نہووے یا طلب نامہ محکمۂ منصفی سی صادر ہونیکی
صورت مین اُسکو پا کر اگر لکھدینی سی رسید کی جو
اُسپر واجب تہی ابا کری تو خبر مراتب مذکورہ کی
بذریعہ واجب العرض ناظر عدالت کی یا اُس شخص کی
کہ جسپر طلب نامہ جاری کروانا واجب تھا اور
بذریعۂ جاری کرنی والی کی کیفیت کی جو بدستخط مندل
یا غیرہ گواہ کی مطابق مذکورۂ بالا کی بپشت طلب نامہ
لکھی رہتی ہی وہ حاکم عدالت کو حاصل ہونی سی
موصوف الیہ فوراً ایک اشتہار بخط و عبارت
مروجہ اُس ضلع کی لکھ کر عدالت کی نظر گاہ عام مین
آویزان کریگا اور اس نقل طلب نامی کی لکھ کر
یہہ لکھ دیویگا کہ اگر مدعا علیہ تاتاریخ مندرجۂ اشتہار
نامی کی حاضر نہو تو اور اشتہار اسکی نام پر عدالت
سی جاری نہوگا اور تجویز مقدمی کی بلا انتظاری احضا

اشتہار

و ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ ۱۶ د ۲ ض ۳ ۃ ایضاً د ۳ ق ۴ سنہ ۱۷۹۳ ۱۶ د ۲ ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ ۱۶ و ۲
ق ۳۲ سنہ ۱۸۴۰ ۱۳ و ۲۲

یا جواب دہی کی اسکی یکطرفہ عمل مین آویگی ۔
میعاد مندرجہ اشتہار پندرہ دن سی کم نہین ہوویگا ۔

مہر عدالت

(۱۹۶)

دستخط حاکم

اشتہارنامہ عدالت دیوانی ضلع فلان یا محکمہ فلان
بنام عبید ساکن فلان ۔

مسمی رام دین ساکن فلان اس عدالت مین تمہاری
نام پر دعوی دلاپانی مبلغ فلان روپی کی نالشی ہونی سی
طلب نامہ حسب ضابطہ تمہاری نام پر بتاریخ ۱۲ اپریل
سنہ ۱۸۹۱ع کی عدالت مین حاضر آکر مدعی مذکور کی مقدمی کی
جوابدہی کرنیکی لئی صادر ہوا تھا ۔ پہر چونکہ برپورٹ واجب العرض
فلان کی واضح ہوا کہ ساتھ جد و جہد کی تفتیش کی گئی
اور تم نہ ملی لہذا طلب نامہ مذکورہ حسب ضابطہ تم پر
جاری نہونی پایا بنابران مطابق قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع کی
اشتہار دیا جاتا ہی کہ اگر تم مابین میعاد تاریخ ۱۰ مئی

۱۶اباب

سنہ ۱۸۱۴ع کی اصالتاً یا وکالتاً عدالت مین حاضر نہوگی
تو بعد انقضای میعاد مذکورہ کی فریادی کی مقدمی کی
تجویز یکطرفہ عمل مین آویگی اور متصور ہوگا کہ گویا تم
حاضر آکر جوابدہی مقدمہ مذکورہ کی کرچکی ہو۔ تحریر فی التاریخ
۲۵ اپریل سنہ ۱۸۱۴ع

ایک قطعہ نقل اشتہار نامہ بھی نقل العفو مدعاعلیہ کی
اُس مکان کی صدر دروازی پرکہ جس مین وہ
اکثر رہتا ہو یا اُسکی بستی کی یا جہان اُسنی کدھی
کدھی بود و باش کی ہو یا شہر کی کسی مقام منظر عام
مین ناظر عدالت کی معرفت چسپان کردیا جائیگا اور بعد
اسکی ناظر جس مقام پر اور جتنی وقت نقل اشتہار
مذکورہ کو چسپان کیا ہو کیفیت اُسکی بدستخط خود پشت پر
اشتہار نامی کی لکھکر پھر عدالت مین بھیجدیگا۔

منصف کو چاہئی کہ کسی مقدمی کی تجویز یکطرفہ
عمل مین لانی کی آگی جسکی معرفت اطلاعنامہ
بنام مدعاعلیہ کی جاری کیا ہو اُس سی اور اسکی مفصلی

۱ دو اوراسکا نائب چتورجہ وغیرہ اہلاساں بنام موتی لال سٹیل رسالدار ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع

گواہون سے استفسار سب مراتب کا کر کی بخوبی اپنی تشفی کر لیوی تا کہ مدعا علیہ پر اطلا عنامے کی باضابطہ جاری کئے جانے مین کچھ شک دل مین موصوف الیہ کی باقی نرہی ب سوای منصف کی اور کسی حاکم عدالت کو یاد یکی کیفیت کی مفصل گواہ سے استفسار کرنا ضرور نہین ۔ (۱۸۲)

اگر مدعا علیہ اندر میعاد معینہ اشتہارنامہ کی حاضر ہووی تو اسکی جواب داخل کرنے کی لئے ایک میعاد عدالت سے مقرر ہوگا ت

۳ فصل

مدعا علیہ کی عدم خبر گیری بعد اشتہار کی

اطلاعنامہ یا اشتہار جاری ہونیکی بعد اگر مدعا علیہ حاضر نہ آوی تو عدالت فیصلہ تجویز اس مقدمہ کی عمل مین لاوی گی

اگر اطلاعنامہ صادر ہو کر جاری نہونی پاوی اور بعد اسکی اشتہارنامہ جاری ہووی یا کہ اطلاعنامہ جاری ہووی اور مدعا علیہ مابین میعاد معینۂ اطلاع یا اشتہار کی اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہووی یا کہ حاضر ہو کر جواب دعوی داخل

ب ق ۳۲ سنہ ۱۸۱۴ع د ۱۲ من ۲ کسن ۵ ۸ ۸ صدر اگرہ ۴ اپریل صدر کلکتہ ۳ مئی سنہ ۳۲

ت ۶۱۹ پار بتی دیبہ اپلانٹ بنام کشن منی دیبہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۰۰ع

۱۶ باب

نکری یا کسی طرح کی عدم خبرگیری کری تو صاحب عدالت کو چاہئی کہ تجویز اس مقدمی کی یکطرفہ عمل مین لاوین اور فقط مدعی کی اظہار دعوی اور اسکی گواہون زبان بندی پر غور کرکی ٹھیک اسی طرح پر تجویز اور فیصل کرین کہ جس طرح مدعا علیہ حاضر ہوکر جواب داخل کرلی سی اور دلایل گذرانتی سی کرتی ہ

ہر صورت مذکورہ مین اگر مدعی اپنی گواہون اور دلایل سی حق اپنا بخوبی ثابت نکرسکی تو ہرگز عدالت سی ڈگری نہین پاسکیگا ش

مدعا علیہ کی نسبت حاضر آنی اور جواب داخل کرنیکی اجازت سی

کسی مقدمی مین مدعا علیہ خبرگیری نکرنیکی بعد اگر قبل انفصال مقدمہ کی حاضر آکر اپنی غیر حاضری یا عدم خبرگیری کی وجہہ معقول درپیش کرکی ثابت کردیوی کہ وہ قصداً غیر حاضر یا خبرگیری سی قاصر نہین ہوا تھا تو اسکو چہندکہ اُس مقدمی کی یکطرفہ تجویز شروع ہوچکی جواب داخل کرنیکی اور ضرورت ہو تو مطابق احوال مقدمی اپنی طرف کی گواہ گذرانتی کی ہ اجازت عدالت سی ملیگی ن

ش سرک صدر اگرہ وصدر کلکتہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۳۲ ع
ج کنس نمبر ۳۷۵ ۴ فروری سنہ ۱۸۳۵ ع

۱۶ باب

کسی پردہ نشین عورت کی نام پر اطلاعنامہ حسب ضابطہ جاری ہونی سی اگر وہ پہلی مطابق اسکی جوابدہی نکر کی پیچھی یہہ عذر داخل کری کہ مین اطلاعنامہ مذکورہ کی جاری ہوتی وقت بیمار تھی یا مین نہین جانتی تھی کہ مدعی میری نام پر عدالت مین نالشی ہوا ہی تو وہ عذر نا مسموع ہوگا ح (۱۹۸)

جس صورت مین کہ مدعا علیہ سرکاری علاقی کی اندر بود و باش نکرتا ہو اور جس زمین یا شی غیر منقولہ کی نسبت مدعی دعویدار ہی وہ عدالت کی علاقی کی اندر واقع ہوے اور اطلاعنامہ بنام مختار یا جانشین مدعا علیہ کی جو شی مذکورہ کی حفاظت کرتا ہو مطابق ضابطی کی اجرا پاوی اور مدعا علیہ عدم خبرگیری مقدمی کی کری تو اُس مقدمی کی بھی تجویز یک طرفہ عمل مین آویگی ش

اور جس صورت مین کہ مدعا علیہ سرکاری علاقی کی اندر بود و باش نکرتا ہوے اور مقدمہ بھی درباب زمین یا کسی

ح مرافعی بھوبن مئی دیبہ امل نٹ بنام گگتر مینمسنگھ رسائدپ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۴۹ء
خ حکم ریسہ ... ۱۸۴۱ء دفعہ ۲ ض ۳ کمشن نمبر ۵۸ صدر آگرہ ۱۲ جون صدر کلکتہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۸۳۵ء

۱۴ باب

سشی غیر منقول کی کھو ۔ بلکہ نبا ی مقدمہ کی وقوع مین
آ لی کی سبب ۔ جس کسی محکمۂ دیوانی مین کہ
قابل سماعت کی تھا وہین مقدمہ مرجوع ہوا ہو
اور اطلاعنامہ مدعا علیہ کو پہنچا یا گیا ہو ۔ تو اُس کی عد
خبر گیری کی صورت مین تجویز یکطرفہ عمل مین آویگی اور اگر
کوئی شی غیر منقول یا منقول ازان مدعا علیہ مذکور کسی
محکمہ سرکاری کی احاطہ اختیار کی اندر واقع ہو تو وہ
قرق کی جایگی اور بہ نسبت اسکی جو کچھ حکم کہ علاقی کی ان
رہکر غیر حاضر ہونی سی مناسب متصور ہوتا ہی ۔ وہ
حکم مناسب متصور ہوگا ۔

لیکن ایسی مقدمی مین ۔ جبتک اطلاعنامہ مدعا علیہ
مذکور کو نہ پہنچا یا جاوی ۔ مقدمہ مذکورہ کی کچھ تجو
عدالت مین نہو سکیگی ۔ خواہ کوئی شی منقول یا غیر منقو
اس عدالت کی علاقی مین رہی ہو یا نہین ۔

مطابق قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع دفعہ ۲ ضمن ۳ کی صاحب جج
پہنچا دینا اطلاعنامہ کا مدعا علیہ کو کہ جو سرکاری علاقی کی ا

ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ع د ۲ ض ۳
بی رانڈ ایپہ سایل ۷ نومبر سنہ ۱۸۴۳ع

باب ۱۶

بودوباش نکرتا ہو لازم ہی ۔ ہر جس صورت مین کہ اطلاع عنامی کا پہنچنا ناممکن ہو تو صاحب جج کو کیا مناسب ہی قانون مین کچھ مندرج نہین ۔

(۱۹۶)

مگر ایک مقدمی مین ایک صاحب جج نی حاکمان صدر سی استفسار کیا کہ جس صورت مین کہ مدعا علیہ ولایت انگلنڈ مین چلا گیا ہو اُسکی نام پر مقدمی کی تجویز یکطرفہ عمل مین آسکیگی یا نہین ۔ حاکمان موصوف نی فرمایا کہ جس مقدمی مین اطلاعنامہ مدعا علیہ پر اجرا نہین پایا ہو ۔ اور نہین پاسکتا ہو ۔ تجویز یکطرفہ جایز ہوگی ۔ پس اس جواب سی یہہ بات نکل سکتی ہی کہ حاکمان صدر کی رای مین اجرا اطلاعنامی کا کسی مدعا علیہ پر جو ولایت انگلنڈ مین رہتا ہو ممکن نہین ۔

اگر مقدمہ درباب شئی غیر منقول اپنی مالیت کی مطابق عدالت مناسب مین مرجوع ہوا ہو اور وہ شئی اسی عدالت کی احاطہ اختیار کی اندر واقع ہو تو وہ البتہ مسموع ہو ویگا ۔ اور سوای اُس کی دوسری کسی صورت مین ضرور

۔ کنسٹرکشن نمبر ۲۲۳ ۱۳ صدر کلکتہ ۲۰ مئی صدر آگرہ ۱۶ جون سنہ ۲۲۳ ۶۱۸

۱۲ باب

نہیں کہ حاکم اس بات کی تلاش کری کہ کوئی
شی مدعا علیہ کی احاطۂ عدالت کی اندر ہی یا نہیں ۃ
اس واسطی کہ اس بات پر سماعت نالش موقوف
نہیں ۃ بلکہ موقوف ہی اوپر مراتب مندرجہ ابواب
مرقومہ بالا کی ۃ

اگر دعوی مدعی مطابق دستور مذکور بالا کی قابل سماعت
کی ہو تو ایسی آدمی کی نام پر نالش کرلی کہ جو غیر حاضر ہی ۃ
اور کوئی شی اسکی قابل قرق عدالت کی نہیں ۃ
صرف تضیع اوقات ہی ۃ اس لئی مناسب ہی
کہ قبل گذراننی عرضی دعوی کی مدعی دریافت کری
کہ احاطۂ عدالت کی اندر کوئی جایداد مدعا علیہ کی ہی
یا نہیں ۃ مگر اس عدالت کی علاقی کی اندر مدعا علیہ کی
جایداد رہنی یا نہ رہنی سی عدالت موصوفہ کی اختیار
سماعت کی باب میں کچھہ فرق نہیں آنیکا ز

ز باب ۱۵ ۱۲ کس نمبر ۴۲۰۰ ۃ ۱۳ جنوری سنہ ۴۳ ۱۸۴ ۃ یہاں ۃ اس مادی کی
مین کچھہ اختلاف ہی مگر حکم عدالت یوں صادر ہوا کہ اس مقدمی کی تجویز مطابق دفعہ ۲
۳ ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ ۱۲ کی عمل میں آدی اور اسی معلوم ہوتا ہی کہ مدعا علیہ کی نام
بنسبت معمول کی طلب نامہ جاری ہونیکی آگی اس مقدمی کی کچھہ تدبیر عمل میں لانی
خیال اسکی دہین نہ تہا ۃ

۱۶ باب

۲ فصل

مدعا علیہ کی طرف سے حاضر ضمانتی

دستور عام کی مطابق حاضر ضامنی کی حاجت نہین

اگر مدعا علیہ نے دستور کی مطابق طلب نامہ یا اشتہار نامہ پاکر اصالتاً یا وکالتاً عدالت مین حاضر اکر عرضی دعوی کا جواب داخل کیا ہو تو مطابق دستور عام کی بلا ادخال ضمانت کی اُس مقدمی کی تدبیرات کرلنی کے اجازت پاویگا ۔

کونسی صورت مین حاضر ضامنی دینی ضرور رہی

ہر اگر مقدمہ عدالت مین درپیش ہونی وقت یا دائر رہنی ہوئی کسی وقت صاحب عدالت کی آگی یہہ بات بدلائیل معتبر ثابت ہوکہ مدعا علیہ نے اس عدالت کی علاقی کی اندر سے کہین چا جانی کا ارادہ کیا ہی ۔ تو مدعا علیہ کی نام پر حکمنامہ طلب حاضر ضامنی کی صادر فرماوینگی س اور مضمون اُس حکم نامی کا بعبارت مروجہ اُس عدالت کی مرقوم ہوویگا ۔

س ق ۲ سہ ۱۸۰۶ء د ۳ ء اکٹ ۶ سہ ۱۸۴۳ء

۱۶ اباب

دستخط حاکم

(مہر)
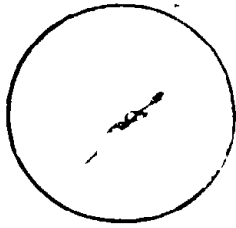
شرافت پناہ محمد علی ناظر عدالت دیوانی ضلاع نزنز

چونکہ منشی خیر اللہ نی بنام مسمی جان سمنتھ کی

بدعوی دلاپانی مبلغ بارہ سو روپی کی اسعدالت

مین نالش دربیش کی ہی اور خیر اللہ مذکور نی بدلایل

معتبرہ ثابت کیا ہی کہ جان سمنتھ نی اس عدالت کی

علاقی کی اندر سی کہین چلی جانی کا ارادہ کیا ہی ٭

لہذا تم کو بذریعۂ حکم نامی کی لکھا جاتا ہی کہ تم

جان سمنتھ مذکور سی اوسکی حاضر ضامنی کی عوض

پندرہ سی روپیی کی مقدار ضمانت حسب ضابطہ

لکھا لو ٭ اور درصورت نہ دینی ضمانت مذکورہ کی عالہ کو

مقید کرکی عدالت کی آگی حاضر کرو اور اسمین

تاکید جانو فی التاریخ ۵ ہم مئی سنہ ۱۸۴۱ع ٭

جنکی معرفت طلب نامہ جاری ہوتا ہی انہین کی

ماتھہ سی یہہ حکم نامہ بھی جاری ہو دیگا ٭

حکم نامہ جاری کرنیکا طریق

۱۶ باب

اور پھر صورت ناظر عدالت کیفیت اپنی حکمنامی
کی اجرای کی اسکی پشت پر لکھہ کر عدالت میں پیش
کریگا اور درصورتیکہ مدعاعلیہ نی ضمانت حکم نامی کی
مطابق عدالت مین داخل نکی ہو تو اسکو گرفتار کرکی
عدالت کی آگی حاضر لاویگا ۔ اور حاضر ہوکر اگر مدعاعلیہ
ضمانت ندیوی تو جب تلک حاضر ضامنی ندیوی ۔
یا جب تلک ضمانت کی عوض اسکا مال اموال
عدالت کی طرف سی قرق نہووی ۔ یا ج معاملہ اوپر
ڈگری ہونیکی صورت مین جب تلک زر ڈگری
ادا نکر یوی ۔ مقید رہیگا ش

تعین مبلغ منجانب صاحب — صاحب عدالت ابتدای مقدمہ مین بہلی بمقدار
ضرورت ۔ مدعاعلیہ سی اسکی حاضر باشی اور جوابدہی
کی لئی حاضر ضامنی لیوینگی ۔ پر اگر اثنای تجویز مین
وہ ضمانت انکی رای مین کافی نٹھہری تو انکو اختیار
ہی کہ پھر دوسری حاضر ضامنی مطابق ضرورت معاملہ کی
اس سی طلب کرین ۔ اور وہ ضمانت کافی ہی

ش قانون ۲ سنہ ۱۸۰۶ع دفعہ ۳ قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ع دفعہ ۲ قانون ۳ سنہ ۱۸۰۳ع دفعہ ۵ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۳۳ع
دیکھو فصل ۳ اینده ۵ باب — گرفتاری مطابق حکم احکام غیر منعقد کی ۳ اینده باب ۱۳

۱۶ باب

یا نہین اسباب کو اپنی رای مین تحریر لیوین ۔ اور
ضمانت کی کفایت او عدم کفایت کی تحقیقات
ناظر عدالت کی ذریعی ہوتی ہی ص

صورت کہ جس مین مدعا علیہ پر طلب ضمانت کا حکم نہین چلیگا

ہ جس صورت مین طلب نامہ اوپر کی لکھی
ہوئی طریق پر صادر ہوتی وقت مدعا علیہ اس عدالت
کی علاقی کی اندر نہ ہو تو مدعا علیہ مذکور پر طلب
ضمانت کا حکم جو مذکور ہوا نہین چلیگا ۔ کیونکہ ایک
ضلع کا حاکم دوسری ضلع کی علاقی مین رہنی والی
مدعا علیہ پر حکم گرفتاری کا نہین دی سکتا ہی ۔
لیکن مدعا علیہ کی حاضر آکر جوابدہی نکرنی کی صورت
مین تجویز یکطرفہ عمل مین آویگی ض پر اگر وقت صدور
طلب نامہ ضمانت کی اسی عدالت کی علاقی کی اندر کہ
جہان فریادی نالشی ہوا ہو مدعا علیہ رہا ہووی ۔ تو بعد
اوسکی جہان لکھین گیا ہو پیادہ عدالت کی معرفت
گرفتار کرا دینگی ۔ مگر لازم ہی کہ قبل گرفتاری وہان کا
حاکم اس پروانی کی پشت پر دستخط اپنا ثبت

ص مثل [illegible]
ض مثل سرکلر نمبر [illegible] صدر [illegible] ۲۵ جولائی سنہ [illegible]

۱۶ باب

کری ظ اور مدعا علیہ جو حاضر ضامنی دینی کی
سبب گرفتار ہووے اسی ضلع کی قید خانی مین
مقید رہیگا، اور جہل خانی کی باہر یا دیوانی
کی نظر بندی مین رکھنا جایز نہین ظ

ضابطہ ضمانت نامہ

مضمون ضامنی نامی کا چاہئی کہ مطابق عبارت
ذیل کی لکھا جاوی، مسکہ فلان ساکن فلان
چونکہ فلان مدعی ساکن فلان نی عدالت فلان مین
بنام فلان مدعا علیہ کی نالش کی ہی اور مین برضا و رغبت
اپنی حاضر ضامن مدعا علیہ مذکور کا ہوا ہون لہذا اقرار کرتا ہون
اور لکھ دیتا ہون کہ مدعا علیہ مذکور فلان تاریخ مین عدالت
مین اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر جوابدہی مقدمہ مذکورہ کی کریگا
اور اقرار کرتا ہون کہ تا زمان دایر رہنی مقدمہ مذکورہ کی
عدالت مذکورہ یا صدر دیوانی عدالت مین تا ماقبل اجرای
حکم انفصالی مقدمہ مذکورہ کی عدالت ہای مصدورہ سی
جس وقت حاکم عدالت مذکورہ اصالتاً حاضر آنی کی
لئی طلب کرینگی مدعا علیہ مذکور عدالت مذکورہ مین

ضامن دیگر پیش حاضر ہو کی نتیجی

ظ ای ایچ اراتون سایل ۱۲ ۲ اپریل سنہ ۱۸۵۰ع
ظ رپوٹ سوستر ۲۰۹

۱۶ باب

بذات خود حاضر آویگا ۔ اور در صورت حاضر ہونے مدعاعلیہ
کے اگر مستغیث حاضر نہ لاسکون تو جو حکم بابت مقدمہ
مذکورہ کے بہ نسبت مدعاعلیہ مذکور کے عدالت مزبورہ
سے صادر ہوویگا تعمیل اور جوابدہی اسکی مستغیث یا ہمیرے
ورثہ یا جانشین پر واجب و لازم ہوگی ۔

ماننش بنام حاضر ضامن کی

اگر مدعاعلیہ بعد اوخال حاضر ضامنی کے حاضر نہ آوے
یا حاضر آکر مقدمے کی جوابدہی کرنے نچاہے تو مدعی کو اختیار
ہے کہ ضامنی نامے کی لکھے ہوے اقرار مطابق بنام
ضامن کے واسطے پھیر پانے زر دعوے کے کہ جسکے لئے
مدعاعلیہ کے نام پر نالش ہوا تھا مستغیث ہووے ۔ یا کہ
بنام مدعاعلیہ کے نالش ہووے اوس طور پر کہ جیسا نالش
ہوتا بنام کسی شخص کے کہ جو باوجود اجرای اطلاع نامہ کے
عدالت مین بغیر حاضر ہونے والا ہو یا بعد حاضر آنے کے
جواب دہی سے مقدمے کے انکار کرنے والا ہو ۔

ہر جس صورت مین کہ ضامن کے نام پر مستغیث
ہوکر مقدمہ بنام مدعاعلیہ کے دایر کرے تو در صورت

ڈگری پانی کی اجرا اس ڈگری کا صرف بنام مدعاعلیہ کی اور اوس کی اشیا کی نسبت ہوگا ۔ اور بنام ضامن کی نہیں ہوگا ۔ کیونکہ صورت مذکورہ مین ضامن کو مدعی کی دعوی کی نسبت قابو عذر کا کدھی نہین تھا ۔

202

اور ضامن مذکورہ صورت ہونی اپیل اُس مقدمی کی جب تک کہ عدالت اپیل سی فیصل ہو چکیگا ضمانت مذکورہ کی بابت جوابدہی سی بری الذمہ ہوگا ۔ گو درجہ اسفل کی محکمی سی حکم درباب برت ذمہ کی اسکی صادر ہوا ہو ۔ ف

مدعاعلیہ ضمانت نہ دی سکنی کی صورت مین اجازت جوابدہی کی نہین پاویگا

جو مدعاعلیہ عدالت کی حکم مطابق ضمانت نہ دیگا وہ اس مقدمی کی بابت تدبیر اور عدالت مین ادخال جواب ۔ وکیل کی معرفت کرانی کی اجازت نہین پاسکیگا ۔ اور صاحب عدالت کی آگی اس طرح کا جواب منجانب مدعاعلیہ کی وکالتاً پیش ہونی سی صاحب عدالت جب تک کہ مدعاعلیہ ضمانت

ف رام گوپال چیتی سابل ۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۰ع

۱۴ باب

داخل نہ کرے یا خود اصالتاً حاضر نہ آوے تو اسپر غور نہ کرینگے ق

مدعا علیہ سے حاضر ضامنی مطلوب ہوتی ہے اگر وہ نقد روپئے یا پرامیسری نوٹ یا بیرہ کاغذ کمپنی بمقدار مبلغ مناسب کی امانت کرے تو وہ اسکی حاضر ضامنی کی عوض لیا جائیگا اور خزانچی عدالت کے نزدیک امانت رہیگا اور انفصال مقدمہ کے بعد یا جس مطلب کے لئے امانت کیا گیا ہو اس مطلب کے رفع ہونے کے بعد زر امانت مذکورہ اسی مدعا علیہ کو پھیر ملیگا یا عدالت کے حکم مطابق تعمیل کیا جائیگا ک

حاضر ضامنی کی عوض امانت روپیہ وغیرہ

اگر قوم ہندو یا مسلمان کی کسی پردہ نشین عورت کے نام پر کہ مطابق رسم اس ملک کے عدالت کے آگے اصالتاً حاضر نہ آسکتی ہو فریادی نالشی ہوا ہو تو مدعا علیہا کے نام پر صاحب عدالت اسکی اصالتاً حاضر ہونیکے لئے کچھہ حکم جاری نہ بھیج کر صرف ایک

ہندو یا مسلمان کی پردہ نشین عورت

ک ریگولیشن ۳ سنہ ۱۷۹۳ع دفعہ ۲۰
ق ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ع دفعہ ۵

میعاد معین کے اندر اُسکے اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر جوابدہی مقدمے کی کرنے اور احکام عدالت جو بہ نسبت اُسکے صادر ہوں اُن کے عمل میں لانے کے حکم سے طلب نامہ اُسکے نام پر جاری کیا جائیگا ۔

(206)

سربراہ کار منجانب کورٹ اف وارڈس کے

کورٹ آف وارڈس کی طرف سے کسی نابالغ زمیندار کا سربراہ کار مقرر رہنے کی صورت میں مقدمہ بنام سربراہ کار مذکور کے بشمول نام اوس نابالغ کے ہوتا ہے ۔ لہذا ایسے مقدمے میں ضمانت مذکورہ جو مطابق آئین کے دوسرے معاملوں میں مدعا علیہوں سے لی جاتی ہے سربراہ کار مذکور سے مطلوب ہوگی مطابق مراتب مذکورہ بالا کے ۔

قبل ارجاع نالش کے ضامنی دے سکنے کا عذر مسموع ہوگا

اگر فریادی اپنے مدعا علیہ سے حاضر ضامن طلب کرنیکا حکم عدالت سے پانیکا مستحق ہو تو مدعا علیہ مذکور کو حاضر ضامنی اپنی داخل کرنی ضرور ہوگی اگرچہ قبل آغاز مقدمہ کے اسنے مدعی کی آگہی اسنے بابت کے اعتماد کے لئے یا بابت دین کے کہ جسکے

۱۶ باب

نالش درپیش ہونی ہی تو کسیکو اپنا ضامن دی چکا ہو ان

فصل

واسطی ادای زر ڈگری کی مدعاعلیہ کی جایداد قرق ہونیکا بیان

کسی صورت مین مال منی داخل کرنی ضرور ہی

اثنای تجویز مین کسی مقدمی کی اگر کسی معتبر دلیل سی تو یعنی مدعاعلیہ کی کسی عنوان سی کہ جو سیوای حلف مدعی کی ا اور کسی طور پر بھی ثابت ہوا ہو وی تو صاحب جج کو معلوم ہو جاوی کہ مدعاعلیہ نے کہ اپنی دخلی جایداد جتکی فروخت کرلی ہر تی ہی یا قصداً خزانہ سرکاری باقی رکھ کر نیلام مین بجوالی کا مطلب رکھتا ہی یا مقدمہ نیام اسکی دائر رہتی ہوئی ا جو کچھ حکم عدالت اسپر صادر ہونی والا ہو اُسکی تعمیل سی بچنی کی لئی میری عدالت کی علاقی سی اپنی کوئی شی غیر منقول کو منتقل کیا چاہتا ہی ۔

ن سالت اجنت چاٹگام سایل ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۴۳ع ریپوت بہوستر ۶۲۰۹
و ہر چند چودھری سائل ۱۳ اگست سنہ ۱۸۴۱ع
ا کنس ۹۹۵ ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۴۱ع فقرہ ۳

۱۶ باب

تو پروانہ بطلب مال ضامنی بنام مدعا علیہ مذکور کی مطابق مالیت مقدمہ کی بمیعاد انفصال مقدمہ مذکورہ کی صادر کرینگی ۔ اور اسطرح کی پروانی مین ایک میعاد مناسب واسطی ادخال مال ضامنی کی مندرج رہیگی ب اور تب مدعا علیہ کو اختیار ہی کہ چاہی مطابق اس پروانی کی مال ضامنی داخل کری ۔ یا اسیقدر مبلغ نقد ۔ جس طرح حاضر ضامنی کی بیان مین لکھا گیا ۔ عدالت مین امانت کردیوی ۔

(205

قرقی اشیا

اگر مدعا علیہ مطابق حکم پروانۂ مذکور کی میعاد معین کی اندر مال الضامنی عدالت مین داخل نہ کری یا اسکی عوض روپئی امانت نہ کری ۔ تو بعد انقضای میعاد مذکورہ کی صاحب جج کو اختیار ہی ت کہ بوجوہات ثابت ہولی ارادۂ انتقال جایداد کی ۔ اور مال الضامنی نہ دینی ۔ یا در باب ادخال مال الضامنی کی غفلت کرنی مدعا علیہ مذکور کی ۔ ث جو کچھ زمین یا جایداد منقول وغیر منقول

ب ا ۃ من کنت ھیوم سایل ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۲۳ ع
ت ا ۃ مقدکنت ھیوم سایل ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۲۳ ع
ث کنس نمبر ۱۹۰ ھرچندر چودہری سایل ۲۱ ۶ اگست ۱۸۲۱ ع

۱۶۱ باب

اراضی یا دخل میں اس کی جو اپنی علاقۂ عدالت پر
واقع رہی ہو اسکو حسب مالیت مقدمہ مرجوعہ کی
باجو ضرور سمجھیں واسطی ادای زرڈگری کی قرق کریگا
حکم دیوینگی ۔ خواہ وہ مدعاعلیہ اس ڈگریدار کا باشندہ ہو
یا ڈگریدار انکی بزیکا رہنی والا ہو ۔

اگر حاکم پروانۂ قرقی اس وجہ سی صادر کری کہ
سوای جایداد متنازعہ کی دوسری جایداد مدعاعلیہ کی
نہیں ہی تو وہ پروانہ غلط متصور ہوگا اور اخذ مال ضامنی
کی جتنی وجوہات مذکور ہوئیں اگر ان میں سی ایک
وجہ بھی کم ہو تو قرق کرنا زمین اور جایداد مدعاعلیہ کا ناجائز
ہوگا ۔ اور چاہئی کہ قرقی پروانہ مطابق مضمون ذیل
کی لکھا جاوی ۔

ج کنس نمبر ۹۹۵ ۔ ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۳۰ فقرہ ۲
ح ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ ع ۵ ض ۱
خ بیین بھاری گھوس سایل ۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۶ ع

۱۶ باب

مسودہ پروانہ قرقی

مہر عدالت

(206)

دستخط حاکم

شرافت پناہ محمد علی ناظر عدالت دیوانی ضلع ہوگلی معلوم نماید
چونکہ مسمی شیخ سیفو نی ایک مقدمہ بدعوی پچیس
پانی مبلغ دس ہزار روپی کی بنام رام سہای
سنگہ کی اس عدالت مین درپیش کرکی بذریعہ
گواہان اور دلایل معتبرہ کی ثابت کیا کہ مدعی علیہ مزبور
قبل انفصال مقدمہ مرجوعہ جو احکام عدالت بنام اُسکی
جاری ہونی والی ہون انکی تعمیل اور جوابدہی سی بچنی
کی لئی اپنی جایداد کی انتقال کا ارادہ رکھتا ہی
لہذا تمکو لکہا جاتا ہی کہ تم مدعا علیہ مذکور سی بمیعاد
انفصال مقدمہ مرجوعہ کی بتعداد مبلغ بارہ ہزار روپی کی
ما ضامن طلب کرو ۔ درصورتیکہ رام سہای مذکور مالضامن
معتبر چوبیس گہنتی کی اندر حاضر نکری تو تمکو

۱۶ باب

بذریعہ اس پروانی کی اختیار دیا جاتا ہی کہ تم جو کچھ
زمین یا جایداد منقولہ یا غیر منقولہ کہ رام سہای مذکور کی
ملکیت یا دخل مین رہی ہو اوسکو باندازہ قیمت بارہ
ہزار روپئی کی قرق کر کی تا انفصال مقدمہ مذکورہ کہا
مقروق رکھو کی ؛ اور اس باب مین تاکید جانو کی
فی التاریخ فلان ؛

چیزین مقروق نہین ہوتی

کسی قسم کی کوئی شی ایسی نہین کہ حکم قرقی کا
اوسکی نسبت صادر نہوسکی د چنانچہ پرامیسری نوٹ)
جو نام مدعا علیہ کی دستخط کیا ہوا ہو اوسکی نسبت ، ذ
اور محاصل جاگیر کی نسبت ؛ ر اور بقیہ خزانہ سرکار کی
لئی جایداد مدعا علیہ کی نیلام مین فروخت ہونی کی بعد جو کچھ
بچی مبلغ عدالت کلکٹری مین نام اوسکی امانت
رہا ہو اوسکی نسبت ز یا کسی تجارت کی
کارخانہ یا دکان مین مدعا علیہ کا جو حصہ رہا ہو اوسکی
نسبت ؛ حکم قرقی کا عدالت سی صادر ہوسکیگا ؛

د دیکھو باب آیندہ ۲۱ فصل ۲
ذ جدوناتھ سندیال سایل ۲۹ فروری سنہ ۱۸۴۴ ع
ر لالہ ہرنرائن سایل ۵ نومبر سنہ ۱۸۴۳ ع
ز چنی لال سین سایل ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۴۳ ع

بر صورت اخیر مین صاحب عدالت صرف اشتہار
اس مضمون سے کہ مدعا علیہ اپنا حصہ انتقال نکر سکے
صادر فرماوینگے س اشیای مذکورہ خواہ اس
عدالت کی علاقے مین کہ جہان مقدمہ بنام مدعا علیہ کی (۳۸۲)
دایر ہے واقع ہو یا کسی دوسری ضلع کی عدالت
کی تابع ہو دونون صورت مین حکم قرقی کا اسکی نسبت
صادر ہوسکیگا ش

اجرای پروانہ بلا زبرد

عدالت دیوانی کی اور پروانون کی طرح قرقی پروانہ
بہی بغیر بندی اور زبردستی کی جاری کیا جایگا اور کسی
احاطہ مکان یا گہری ہوئی آنگن کی اندر گہسنی کی
اجازت سے نوکر عدالت کو اس احاطی کی اندر کی
گہر کا دروازہ توڑکی قرقی پروانہ جاری کرنیکا اختیار
نہین ص

قرقی کا طریق

جہان شی متنازعہ واقع ہو وہان قرقی پروانہ شہرت
کی لئی باآواز بلند پڑھ کر کسی نظرگاہ عام مین آویزان

س مسماۃ پاربتی واسی وغیرہ بنام سیابان ۲۰ مئی سنہ ۱۸۴۴ع
ش کیس نمبر ۶۶۵ ۹ جنوری سنہ ۱۸۳۲ع
ص کیس نمبر ۴۴۵ ۱ دسمبر سنہ ۱۸۳۲ع

۱۶ باب

ناچسپان کرینگی تو اور بعد اوسکی وہ شی مفروق رہیگی
اور بذریعہ بیع و ہبہ اور غیرہ کی انتقال اوس شی کا
ناجایز اور باطل ہوگا تو اور برخلاف حکم قرقی کی شی
مذکورہ کو اوس مقام سی قرق کی بجائی کی لئی سرکار لی
سی تو مطابق آئین کی عدول حکمی کی جرم کی سزا پاویگا ض
مطابق مراتب مذکورہ کی کوئی زمین مفروق ہونیکی
بعد اگر کلکٹر کی صاحب شریف کی طرف سی بھی قرقی
اسکی عمل مین آئی ہو تو قبل ادای اوس مطلب
کی کہ جسکی لئی پہلی دفعہ قرق کی گئی ہی شریف
موصوف کی قرقی کی بابت کا حکم اوس زمین پر نہ چلیگا جس
طرح پر کہ ڈگری کی ہوئی زمین پر نہیں چلتا ہی ط
جس صورت مین مدعی بامید قرق کرانی کسی
زمین کی کہ جو علاقی مین غیر ضلع کی واقع ہوا ایک
عدالت دیوانی سی مستغیث ہو اوس عدالت مین
تو درخواست اوسکی منظور ہونیکی صورت مین تو اوسی

کی نتیجی

ض ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ع ۵ ض ۲
ط سرک ۱۷ فیروری سنہ ۱۸۱۶ع نمبر ۵ کس ۱۶ ۹ صدر کلکتہ ۲۱ نومبر صدر اگرہ ۵ تو
۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۲ع دیکھو اینڈکس باب ۲۸

باب ۱۱۶

غیر ضلع کے صاحب جج کے محکمے میں کہ جہاں وہ زمین
واقع ہے بھیجی جاوے گی اور اوسکی بابت جن مراتب
کی تحقیقات اور تجویز کرنی ضرور ہوگی سو اوس غیر ضلع
کے صاحب جج موصوف یا اونکے ماتحت کا کوئی
حاکم مطابق اون کی تفویض کے ٹھیک اوسی طرح پر
کریگا کہ جس طرح پہلے عدالت کے علاقے میں
زمین مذکورہ واقع ہونے سے کی جاتی ظ

(۲۰۸)

قرقی کے سبب بیدخل ہوئی

جب کوئی زمین یا غیرہ جایداد مطابق مراتب مذکورہ
کے مقروق ہو تو بموجب دستور عام کے اوسکے
قرقی کے سبب مالک زمین یا جایداد یا اوسکا
جانشین بیدخل ہے اور سرراہ اوسی زمین یا جایداد مذکور
کے تا انفصال اوس مقدمے کے محروم نہیں رہتا ہے
اور مدعا علیہ یا اوسکی جانشین کو درباب زمین یا جایداد
مقروقہ کے کوئی تدبیر جو برعکس منشاء اوس قرقی کے نہو
کرنیکا اختیار حاصل رہتا ہے ع

ظ سرکلر نمبر ۸۳ ۸ مئی سنہ ۱۸۳۰ع سرکلر نمبر ۱۶۷ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۳۱ع سرکلر ۹ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ع
ع ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ع دفعہ ۵ ص ۲

۱۶باب

ت خاص مین

لیکن جس صورت مین کہ بسبب کسی وجہ خاص مندرجۂ کا عدالت مثل مقدمہ کی ضرورت ہو یا مقدمہ بہت قیمتی زمین کی بابت ہو اور تجویز مقدمہ عمل مین آنی کی لئی زمین مقروقہ کو مدعا علیہ کی سربراہی سی بمیعاد انفصال مقدمہ کی اخراج کرنا ناگزیر ہو یا کہ ما انضامنی مین داخل کی گئی ہو تو قرقی ایسی زمین کی بذریعہ صاحب کلکٹر اوسی ضلع کی عمل مین آویگی

صاحب عدالت بذریعۂ نوکران اپنی عدالت کی مدعا علیہ کی جایداد کو قرق نہین کرسکینگی بلکہ اگر متخاصمین مقدمہ نی باہم جیکی صلاح کرکی پروانۂ قرقی حاصل کیا ہو تو بھی بذریعۂ نوکران عدالت ہ زمین مدعا علیہ کی مقروق نہو گی ف

ہرگاہ صاحب عدالت مدعا علیہ کی کسی زمین کو قرق کرنی چاہین تو پرلیپت بنام صاحب کلکٹر کے بھیجینگی اور اس مین جو حدی اُس زمین کی مندرج کرکی لکھینگی کہ صاحب کلکٹر مدعا علیہ کی زمین کو خواہ

پرلیپت بنام کلکٹر

ع غ ق ۲ سہ ۱۸۰۶ع دہ من ۲ ق ۵ سہ ۱۷۹۹ع ۲ ق ۶۴ سہ ۱۸۰۳ع ۱۲ و
ع ق کنس نمبر ۲۵۲ ۲۷ فروری سہ ۱۸۳۳ع

باب ۱۶

خراجی ہو یا لاخراجی ق قرق کرکر اسکی حفاظت کی لئی
ایک شخص دیانت دار کو بذریعہ ضمانت معتبر
واسطی کارگذاری کی مقرر کرین اگر کوئی علاقہ دار زمین
مقروقہ کا صاحب کلکٹر کی مقرر کئی ہوئی شخص سی
ناراض ہوے یا شخص مذکور مقرر ہو چکنی کی بعد اسکی
اطوار اور چال چلن کی شکایت رکھتا ہوے تو علاقہ دار
مذکور درخواست مزاحمت کی بورڈ ریونیو مین گذرانیگا تب
صاحبان بورڈ ریونیو اپنی تجویز مطابق حکم بہ نسبت بحالی کی
اسکی حکم کرینگی یا اسکی تبدیلی کی لئی صاحب کلکٹر کو
فرماوینگی ل

عدالت دیوانی کی حکم سی جایداد مدعاعلیہ کی قرقہ
کی جاینگی ہر جایداد مقروقہ کی سربراہ مین عدالت موصوفہ کو
دست اندازی کا اختیار نہین ل زمین مقروقہ کی
سربراہ کار کو اختیار نہین کہ کسکو پٹہ اس زمین کی
بابت دیوی اور اگر دیا ہو تو تعمیل اسکی مضمون کی قرقی

ق سرکیولر نمبر ۵ مورخہ ۱۰ صدر کلکتہ ۱۹ اگست صدر آگرہ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۳۶ع
ق ۵ سنہ ۱۸۲۷ع ۳
ل نیل مادھو سرما چودھری سایل ۲ جنوری سنہ ۱۸۴۲ع جی کوپال پال چودھری سایل
۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۷ع

ک

۱۶ باب

خلاصی کی بعد اس زمین کی مالک پر واجب ہوگی م

عدالت دیوانی کو اختیار ہی کہ کسی محال کی ایک ۱

حصہ کی فرق کرنیکی لئی حکم بنام صاحبان ربو کی بھیجیں ان

پر اسطرح پر جس محال کا ایک حصہ مفروق ہو ع

پورا محال بہ سبب بقیہ خزانہ کی ادس سال کی

تمام ہو چکنی تک باک نہیں سکیگا ن

اگر کوئی جایداد والا شخص متعدد ورثہ چھوڑ کر

بلا وصیت مر گیا ہو تو اسکی ورثہ کو اختیار ہی کہ آپس

مین اتفاق کر کی اپنی طرف سی ایک شخص کو

سربراہ کار اس جایداد ترکہ کا مقرر کرلیوین اور اپنی اپنی

حصی پر دخیل ہووین ہ اور صاحب عدالت کو جبتک

کہ کوئی نالش درپیش نہو بہ نسبت جایداد متروکہ

کی دست اندازی کی اجازت نہیں و

پر جس صورت مین درمیان متعدد حقدار ورثہ کی

م شیخ غلام نبی اپیلانٹ بنام شیخ خدا بخش رسپاندنٹ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۵۰ع
ن ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ع ض ۲۲۵ چٹھی نمبر ۱۳۶۹ ۱۱۰ جولائی سنہ ۱۸۴۵ع از طرف
صاحب رجسٹر صدر دیوانی بنام صاحب جج کٹک ۵ سرکلر صدر بورڈ ریونیو ۷ اگست سنہ ۱۸۴۶ع
اکٹ ۱ سنہ ۱۸۴۵ع ۱۰
و ق ۵ سنہ ۱۷۹۹ع و ۲ و ۳ ۶ ممالک مفوضہ و مفتوحہ ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ع و ۱۸۰۶ع ۱ ض ۳

215

به نسبت شی ترکی کی تنازع واقع ہو اور
ان مین سی ایک یا کئی یک شخص شی مذکور پر
دخیل رہی ہون تو اگر جو فریق کہ دخیل نہین نالش
نمبری عدالت مین پیش کری تو صاحب عدالت کو
ضرور ہی کہ جو اشخاص شی مذکورہ پر دخیل رہی
ہون اُن سی ایک معتبر شخص کی ضمانت بمیعاد
انفصال و تجویز اوس مقدمہ کی لکھا لیوین اگر وی
ضمانت مذکورہ مابین میعاد مناسب کی داخل نکرین
تو جو فریق فریادی رہا ہو اُسکو بمیعاد انفصال مقدمہ موبد
کی شی ترکہ مذکورہ پر باخذ ضمانت دخل دلاوینگی
پر انکو اقرار لکھ دینا ہوگا کہ عند الانفصال مقدمہ اگر ان
کی حق مین ڈگری عدالت سی صادر نہو تو وہ
دخل ان کا باطل ہو جایگا اور اسطرحکا دخل جو انکو
دلایا جایگا اوسی بندوبست جایداد مذکور کا مقصود ہی
تاکہ عند الانفصال درمیان ان دونو فریق کی جو شخص کہ
ڈگری پاوی وہ اپنی فایدی سی محروم نہووی ۱

۱ ق ۵ سنہ ۱۷۹۹ع ۲ ق ۳ و ۲ ممالک مفوضہ و مفتوحہ ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ع ۱۶۲۷ ص ۴

۱۶ باب

یہہ آئین مخصوص ہی واسطی اوس مقدمی کی جو
کہ بابت وراثت کی درمیان وارثون کی واقع
ہوے نہ کہ درمیان اوس فریق کی کہ جو کسی دوسری
وجہ سی مقدمہ ویپش کری مثلاً اگر مقدمہ وراثت کی
بنا پر نہو کر صرف مشتی ہونیکی بنیاد پر ہو تو یہہ آئین اس مین
بکار آمد نہوگا بلکہ مطابق آئین عام کی ہوگا

جب صاحب جج بذریعہ تجویز سرسری تحقیقات
مالیت جایداد وسی اپنی تشفی کر چکین اور مدعاعلیہ کی
طرف سی جو کچھہ تعذرات درباب مالیت جایداد
مذکورہ کی درپیش ہون سن لیوین تو موصوف
الیہ کو ضمانت بتعداد مبلغ مالیت جایداد مذکورہ کی
مدعاعلیہ سی طلب کرنی جایز ہی پر ماقبل طی پانی
تجویز سرسری کی فی الفور ضمانت طلب کرنی
جایز نہین

کوئی جایداد مطابق مراتب مذکورہ کی مفروق
ہوچکنی کی بعد انفصال اوسکی مقدمی کا فی الفور

ختم
اومسند کنت ہیوم سایل ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۳۴ع
اومنقد کنت ہیوم سایل ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۳۴ع

فی کی تجویز فی الفور

جتنی جلدی ہو سکی کیا جایگا اور اگرچہ دوسری مقدمات عدالت میں دایر رہیں تاہم اونکی ترتیب ایام کی طرف کچھہ لحاظ نہیں کیا جایگا ۔ ث

مدعا علیہ کی جایداد قرق ہونی کی بعد اگرچہ ماقبل انفصال مقدمہ کی مال ضامن دیسکی تو فوراً جایداد اوسکی قرق سی خلاص ہوگی ج

جایداد مقروقہ کو قرق سی خلاص کرنی کا اختیار صاحب کلکٹر کو جب تلک کہ اُس مادی کا ہر بیت عدالت دیوانی سی نہ پہنچی حاصل نہوگا ح

اگر کوئی پتنی تعلقہ زمیندار کی بقیہ خزانہ کی لئی نیلام کی قابل ہو تو بلا ادای خزانۂ بقیہ کی اور کسی وجہ سی نیلام اوسکا موقوف نہوگا ۔ اور جایداد مذکور کی کسی عدالت دیوانی کی حکم سی مقروق رہنی کا عذر واسطی موقوفی نیلام کی اسکی بکار آمد نہوگا ۔ خ

ث ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ ع د ۵ ۶
ج ق ۲ سنہ ۱۸۰۶ ع د ۵ ۶
ح ق ۶ ۵ سنہ ۱۸۲۷ ع ۶ د ۶ ۵ ۵ ص
خ ملی ہیں بہاری گھوس سایل ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۲ ع

۶ فصل
عدالت ضلع کی پروانی کا اجرا سپریم کورٹ کی علاقی کی اندر

علاقہ سپریم کورٹ کی باہر کی جس کسی عدالت کا پروانہ کورٹ ممدوحہ کی علاقی اندر اجرا پاوی اوسکی جاری کرنیکا طریق یہہ ہی کہ ایک قطعہ نقل پروانہ باصحیح مہر اوس عدالت کی کہ جہاں سی وہ صادر ہوا ہو مع ترجمۂ انگریزی با دستخط مترجم کلکتی کی ڈپوٹی شریف کی پاس بذریعۂ ڈاک یا پیادہ یا کسی عمل کی مع ایک چٹھی مشعر درخواست نامی ڈپوٹی شریف کی متضمن گذرانینی اوس پروانی کے پیشگاہ مین صاحبان جج سپریم کورٹ کی بھیجی جاویگی تب ڈپوٹی شریف اوس پروانی کو پیشگاہ مین ایک حاکم کورٹ ممدوحہ کی درپیش کریگا اور وہ حاکم پشت پر اوسکی دستخط کرکی حکم اجرا اپنی علاقی کی اندر بذریعہ شریف کی صادر کرینگی مگر اگر کوئی بات خام اوس

پروانی مین لکہی ہو تو جس عدالت سے ی صادر ہوا تھا
اُسی عدالت مین واسطی ترمیم کی واپس کرینگی د
پروانی مین نام اُس فریق کا کہ جسکی فایدی کی لئی
اور اُس مدعا علیہ کا کہ جسکی نام پر کہ پروانہ صادر ہوا ہو
مندرج رہیگا ء نہ فقط نام اوس کمپنی یا زمری کا کہ جس
مین منتخاصمین بذریعہ تجارت یا لین دین کی علاقہ رکہتی
ہون ء پر جو کمپنی یا زمرہ تجار ایسا ہو کہ ازروی آئین
خاص کی اُس کمپنی مین سی ایک عہدہ دار اپنی
کمپنی کی نام سی مدعی یا مدعا علیہ ہو سکتا ہو ء تو البتہ
صرف اُس کمپنی کا نام مندرج رہنا کافی ہوگا ذ
بمجرد دیکہ حاکم سپریم کورٹ مطابق مذکورہ بالا کی
حکم اجرا بدستخط اپنی لکہ کر پروانہ شریف کی حوالی فرمادین ء
شریف موصوف اوس پروانی کی تفویض کی تاریخ
یادداشت کی بہی مین لکہ کر سپریم کورٹ کی
اسی تاریخ کی اور اصدار پائی ہوئی حکمنامون کی
طرح پر بغیر لحاظ تقدیم و تاخیر وقت کی جاری کرینگی ء

(212)

د اکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۴۰ ع ۲۶ و ۱ سرکلر ۶ تاریخ [illegible] سنہ ۱۸۴۱ ع
ذ سرکلر ۳۰ مئی سنہ ۱۸۴۵ ع دیکہو صفحہ نمبر ۹ و ۸

اور جتنی پروانی وارنٹ اور دستک کہ درحقیقت حاکم سپریم کورٹ کی طرف سے یا انکی دستخط سے صادر ہووین ہ سبکی سب ایک طریق اور ترتیب مقررہ پر مطابق احکام مصدرۂ حاکم سپریم کورٹ کی جاری کئی جاینگی ر

حکمنامجات مذکورہ کی جوابدہی ہ جو اوپر شیرِیف کی واجب ہی ہ اور نتیجہ انکا جو اوپر ان اشخاص ز اور جایداد کی کہ جنکی نسبت اصدار پانی ہون ہ اور جاری ہونی وقت جو کوئی ان احکام کو تسلیم نہ کری یا مزاحم ہو کر جاری ہونی نہ دی ہ اوسکی سزا ہ اور درصورت ہونی حکمنامہ درباب احضار گواہوان کی ہ اخراجات اجرا وغیرہ مراتب سبکی سب ٹھیک اسی طرح پر عمل مین آوینگی ہ کہ جسطرح عین سپریم کورٹ سے صادر ہونی کی صورت مین عمل مین آتی س

گرفتاری ذوات — درصورتیکہ علاقۂ سپریم کورٹ کی اندر پروانہ

ر — اکت ۳۳ سنہ ۱۸۴۰ ع ۱۸ د ۲۵
ز — اکت ۲۳ سنہ ۱۸۴۰ ع ۲۱ د ۳۵
س — اکت ۲۳ سنہ ۱۸۴۰ ع ۱۸ د ۴۵

سرشتہ (شریف) کی معرفت جاری ہو کر کوئی شخص گرفتار ہووی
اور (اگر پروانی کی پشت پر حکم حاکم سپریم کورت
مندرج رہا ہو) تو شریف کو لازم ہی کہ اوس کی
مطابق شخص مذکور کو جس عہدہ دار کا نام بدستخط
حاکم ممدوح کی پروانی پر مندرج رہا ہو اور جسکی
معرفت گرفتاری عدالت اولی سی جاری ہوئی ہو
اوسکی حوالی کر دیوی ۔ اور اوس بات کی لئی
شریف موصوف کو چاہئی کہ گرفتار کو احاطۂ سپریم کورت
کی باہر کمپنی کی عملداری کی اندر جہاں کہیں ہو
بھجوا دیوی

شق ۔

اور درصورتیکہ کوئی فریق کسی پروانی کی اجرا کی
لئی مطابق مراتب مذکورہ کی واسطی دستخط حاکم
سپریم کورت کی درخواست کری ۔ تو حاکم ممدوح حکم
اخذ ضمانت کا بتعین اور شمار اشخاص ضامن کی بدستخط
اپنی اوس پروانی پر لکھ دی سکتی ہیں ۔ لہذا ممدوح الیہ کو
اوس پروانی کی بابت جو کچھ دلایل طلب فرمانا اور

شق آکٹ ۳۳ سنہ ۱۸۱۷ ء

صاحب سپریم کورت کا اخذ ضمانت

۱۶ باب

جو کچھ تحقیقات کرنی اپنی رای مطابق مناسب جانین اوسکی عمل مین لانیکا اختیار حاصل ہی ص

مادۂ مذکورہ کی بابت جو کچھ مبلغ اور ڈیپوٹی شریف کی نزدیک بھیجنا ضرور ہو اوسکو بذریعہ بل - کی سرکاری خزینی مین بھیجا چاہئی ض

درجۂ اسفل کی حاکمون کو اپنی عدالت کا پروانہ اگر سپریم کورٹ کی علاقی مین جاری کروانا ہو تو دی اُس پروانی کو صاحب جج ضلع کی آگی پیش کرینگی ۔ اور صاحب جج موصوف اُسکو اوپر کے لکھی ہوئی طریق پر کلکتی کی ڈیپوٹی شریف کی پاس بھیجدوینگی ط

چاہئی کہ پروانجات مطابق نقشۂ مندرجۂ قانون ۲۳ سنہ ۱۸۴۰ع کی یا آینده جو نقشہ منجانب حاکمان صدر دیوانی کی ترویج پاوی ۔ اُسکی مطابق لکھی جاوین ظ

جس فریق کی درخواست مطابق سفینہ نام کسی

ص ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۴۰ع دفعہ ۷
ض سرکلر ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۴۱ع فقرہ ۲
ط سرکلر ۱ مارچ سنہ ۱۸۴۱ع کی فقرہ ۳
ظ سرکلر ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۱ع فقرہ ۴۶

گواہ کی عدالت میں حاضر آنی کی لئی حاضری ہووے گا
اوس فریق کو لازم ہی کہ جس قدر خرچ حاکم
سب ہم کورٹ مناسب جان کر اوس گواہ کو دینی
فرماوین وہی دیوی

۶ فصل
۷ پرورانی کی مزاحمت

مزاحمت دخیل کار زمین

سیوای زمیندار یا تعلقہ دار حضوری یا مالک دخیل کار
زمین یا تعلقدار مفصلی کی یا مستاجر سرکاری جو کوئی
شخص خود یا کسی کی معرفت کسی پروانی کی اجرا مین
متعرض ہووی اور صاحب عدالت کی نزدیک
بذریعۂ حلف کی تعرض اوس کا حاطر خواہ طریق پر
ثابت ہو جاوی تو موصوف الیہ کو اختیار ہی
کہ واسطی جوابدہی اوس تعرض کی طلب نامہ بنام
متعرض کی صادر فرماوین
اور اگر متعرض روپوش ہو کر کسی مکان کی
اندر چھپ رہی یا فرار ہو کر ایسی کسی جا گہہ پر

ع سرکلر ۷ امارچ سنہ ۱۸۴۲ع فقرہ ۵

۱۲ باب

جا کی رہی کہ دنان اوسکو طلب نامہ پہنچانا محال ہوے
تو حسب حکم حکام دوسری روپوش ہونی والون
کی لئی ازروی آئین اور ضابطۂ عدالت کی مقرر ہی
اور اوپر مذکور ہوچکا ہے اوسکی حق مین بہی صادر ہوویگا غ
اور درصورتیکہ متعرض میعاد کی اندر عدالت مین
حاضر نہ آوی یا حاضر اکر جوابدہی کری اور آپنی طرف
کی گواہ گذرانی اور صاحب عدالت کی آگی بعد
استماع اوسکی جواب اور گواہون کی اظہار کی
جرم تعرض کا اوسپر ثابت ہو جاوی تو اوسکی احوال
مطابق جس قدر جرمانی کا حکم صاحب جج بہ نسبت
اوسکی مناسب سمجہین صادر فرماوینگی ف
جو اشخاص کہ اجرای بردانی کی تعرض کی مواخذہ
مین گہرین اونکو اختیار ہی کہ عند الطلب عدالت
مین چاہین خود حاضر اوین یا بذریعۂ وکیل عدالت
حاضر آکر جوابدہی کرین ق

غ صفحہ مزبورہ ع
ف ق ۴ سنہ ۱۷۹۳ع دفعہ ۲ ع بنارس ع ق ۸ سنہ ۱۷۹۵ع دفعہ ۸ ع ممالک مفوضہ
مفتوحہ ق ۶ سنہ ۱۸۰۳ع دفعہ ۲۶ ع
ق کنس ۱۲۱۶ صدر آگرہ ۱۷ مئی ع صدر کلکتہ ۷ جون سنہ ۱۸۳۹ع ع

باب ۱۶

تعرض کا جرم کسی شخص پر ثابت ہو چکنے کے بعد اگر وہ میعاد معینہ کے اندر ادا نکرے ک تو بعد انقضای میعاد کے صاحب جج اُس سے زرجرمانہ وصول کر لینے کے لئے اُسی طرح کا پروانہ صادر کرینگے کہ جیسا واسطے وصول زر ڈگری کے اصدار کرتے ہیں ل یعنی یا تو مجرم کی جایداد نیلام مین فروخت کرکے زر جرمانہ لیوینگے ۔ یا کہ اوسکو قید خانے مین مقید رکھینگے م

مقدمات عامہ مین عدالت دیوانی کے پروانے کی نسبت کوئی شخص متعرض ہونے سے اُس تعرض کی بابت تجویز اور فیصل بالکل صاحب جج بذات خود کرینگے ۔ اور اپنے احکام کے اجرا مین مجسٹریٹ سے اعانت نہین پاسکینگے ۔ پر اگر متعرض نے کسی پر زبردستی کی راہ سے ظلم کیا ہو ۔ تو صاحب جج وہ مقدمہ صاحب مجسٹریٹ کو تفویض کرینگے ن

ک کنس ۸۰۷ صدر کلکتہ ۱۲ اپریل صدر آگرہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۳۳ع

ل ق ۴ سنہ ۱۷۹۳ع د ۲۰۶ ق بنارس ق ۹ سنہ ۱۷۹۵ع د ۹ ممالک مفوضہ و مفتوحہ ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ع د ۲۶

م کنس ۱۲۱۴ صدر کلکتہ ۳ صدر آگرہ ۲۳ مئی سنہ ۱۸۳۹ع دیکھو آئین باب ۲۰

ن کنس ۱۰۳۳ ق ۲ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۳۶ع کنس ۱۲۰۹ صدر کلکتہ ۱۲ اپریل صدر آگرہ ۳ مئی سنہ ۱۸۳۹ع

باب ۱۶

پروانہ عدالت دیوانی سے کسی کی گرفتار کرنے
کے لئے جاری ہونے کی صورت مین اگر اسامی کو گرفتار
کرنے والے پیادے کے ہاتھہ سے کسی نے زبردستی
سے چہین لیا ہو اور اسامی بھاگ کر کسی مکان کے اندر
چہپا ہو تو صاحب مجسٹریت کو اختیار نہین کہ عمله
پولیس کو اوس مکان مین گہسنے کا اور اسامی کو گرفتار
کر کے عدالت دیوانی مین چلان کرنیکا حکم دین بلکه
صاحب جج اوس جرم کے حق مین سنه ۱۸۴۳ ع کے
قانون چہارم کے مطابق تجویز عمل مین لاوینگے

جس صورت مین که ایک ضلع کے صاحب جج
کے اعانت دوسرے ضلع کے صاحب جج کے صادر
کئے ہوئے پروانہ گرفتاری کے جاری کرنیکے لئے درکار
ہو تو ضابطہ یہہ ہے کہ اعانت دینے والے صاحب
جج اپنی عدالت کی مہر اور دستخط اوس پروانے پر
ثبت کر کے اپنی محکمے کے ایک یا زیادہ پیادے دے کر
اوسکے جاری کرنے مین اعانت دیوینگے اور درصورتیکه

د کنس ۷۶۵ صدر کلکته ۱۰ مارچ صدر آگره ۱۲ اپریل سنه ۱۸۴۳ ع

کوئی بہ نسبت اجرای اوس پروانی کی متعرض ہووے تو وہ تعرض جس ضلع مین وہ پروانہ جاری ہونیوالا ہو عین اوسی ضلع کی پروانی کی اجرا کی تعرض کی مانند متصور ہوگا اور وہین کی صاحب جج تجویز اوس تعرض کی مقدمی کی عمل مین لاوینگی ۱

متعرض زمیندار ہونی کی صورت مین

اگر عدالت دیوانی کی پروانی کی تعرض کرنی یا کرایی کی مواخذہ مین گرنیوالا شخص زمیندار یا تعلقدار سرکاری وغیرہ مالک وخیل کار زمین یا منصلی تعلقدار ہووے تو اوسکی حق مین بھی دوسری متعرضونکی طرح تجویز عدالت عمل مین آویگی ۔ صرف فرق اتنا ہوگا کہ اگر صاحب عدالت کی رای مین جرم تعرض کا اوسپر ثابت ہووی تو صاحب جج مطابق قوانین مذکورہ بالا کی حکم جرمانی کا بہ نسبت متعرض مذکور کی صادر

سرکار مین ضبط ہونا

فرماوینگی یا حکم دیوینگی کہ اصدار حکم کی تاریخ سی مجرم مذکور کی زمینداری یا تعلقہ وغیرہ زمین کہ جسمین تعرض کیا ہوگا سرکار مین ضبط ہووی ۔

۱ کنس ۱۵ ۱۱۱ صدر اگرہ ۲۰ ۲۰ نومبر صدر کلکتہ ۶ دسمبر سنہ ۱۸۴۳ع

۱۸ باب

اور جسصورت مین اپنی زمین کی سوالی کی
باہر بسبب حرکت تعرض کی ہو تو جو زمینداری یا تعلقہ یا زمین
ازان اُسکی اُس عدالت کی علاقی کی اندر
کہ جسکی ہر دو نی کی اجرا کی نسبت تعرض کیا ہو
واقع ہووے سرکار مین ضبط ہونیکا حکم بہ نسبت اُسکی
عدالت سی صادر ہوگا ب

اور جو ڈگری در باب ضبطی زمینداری وغیرہ کی
صادر ہووی اوس ڈگری کا اپیل ممبری ہوسکیگا ت

اگر مجرم اپنی زمینداری یا غیرہ ضبط ہو چکنی کی بعد
مابین میعاد معینہ کی اپیل نکری تو بعد انقضای میعاد
کی صاحب جج فوراً اپنی عدالت کی ڈگری وغیرہ
کاغذات کی نقل جناب گورنر جنرل بہادر کی خدمت
مین باجلاس کونسل بھیجینگی ث جسصورت مین
اسطرح کی ڈگری کا عدالت اسفل سی عدالت
صدر دیوانی مین پیش ہونیکی بعد اگر حاکمان عدالت صدر

ب ق ۲ سنہ ۱۷۹۳ع د ۲۲ ق ۹ سنہ ۱۷۹۹ع د ۳ بنارس ق ۰ سنہ ۱۷۹۵ع د ۲ ممالک مفوضہ و مفتوحہ ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ع د ۲۳ ض ۱

ت کنس ۹ ۱۷۹۸ مارچ سنہ ۱۸۱۵ع

ث ق ۴ سنہ ۱۷۹۳ع د ۲۲ ق ۹ سنہ ۱۷۹۹ع د ۳

۱۶ باب

اوس ڈگری کی نسبت حکم بحالی کا صادر کیئی ہوین تو
انکو لازم ہی کہ اپنی عدالت کی ڈگری وغیرہ کاغذات
کی نقل مع نقول کواغذ عدالت اسفل مذکورہ کی
خدمت مین جناب گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل
بھیجدیوین ج

جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اختیار
رکھتی ہین کہ چاہین اوسی ڈگری کو جاری کرنیکا حکم
کرین یا کہ اوس کی عوض جرمانی کا حکم جو مطابق
جرم مجرم کی اپنی رای مین مناسب سمجہین صادر
فرماوین ؛

اگر ضبطی جایداد کی عوض جرمانی کا حکم جناب گورنر
جنرل بہادر باجلاس کونسل صادر فرماوین تو بمجرد نزدل
اوس حکم کی صاحب جج بذریعۂ اوس پروانۂ عدالت
کی جو زر ڈگری وصول کرنی کی لئی صادر کرتی ہین
زر جرمانہ مذکورہ بھی مجرم سی وصول کرینگی پر جبتک
کہ حکم اجرای ڈگری ضبطی زمینداری یا غیرہ یا کہ ضبطی

کی عوض جرمانی کا حکم منجانب جناب گورنر جنرل
بہادر باجلاس کونسل نہ پہنچی تب تک ڈگری بذکور
بکمال منظور رہوگی اور اوسکی اجرا کی بابت کچھہ مراتب
عمل میں نہین آوینگی ؛

ڈگری ضبطی کی بحالی کا حکم جناب گورنر جنرل بہادر
باجلاس کونسل سی پہنچتی ہی صاحب جج ضلع فورا
ایک پریست بصحیح و مہر اپنی بنام صاحب کلکٹر
ضلع کی صادر فرماوینگی تاکہ کلکٹر موصوف ایک شخص
امین کو مع عملہ اسامی کی زمین ضبط کرلی اور اسکا خزانہ
رعایا سی تحصیل کرنی کی لئی مقرر کرین اگر محاصل
اس زمین کا تقرر امین اخراجات کی لئی کافی منظور نہو
تو جو تحصیلدار یا اور کوئی نوکر سرکار واسطی تحصیل
محاصل کی وہان سی قریب مقرر رہا ہو اسکی
معرفت زمین مذکور ضبط کرواکر خزانہ اسکا تحصیل
کروا دینگی ح

جب تک کہ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس

۱۶ باب

کونسل سی حکم ضبطی بحالی کا نہ پہنچی مجرم کی زمین کو ضبط کرنا جایز ہوگا

جناب گورنر جنرل صاحب بہادر با جلاس

(218) کونسل اختیار رکھتی ہیں کہ در صورت بحال رکھنی حکم ضبطی کی اگر مجرم کی ورثہ مبلغ خزانہ لبقیہ منجانب مجرم مذکور کی باہم ملکہ سرکار کو اداکرنی کا اقرار کریں اور ادای خزانہ مقررہ سرکاری سرکار کو یا درصورتیکہ مفصلی تعلقہ ہو تو خزانہ اس کا اصل زمیندار کو کہ جسکی زمینداری میں زمین ضبطی واقع ہو اداکرنا اپنی ذمی لیں تو جس طرح کا دخل مجرم کو اوس زمین کی نسبت حاصل تھا اسی طرح کا دخل اسکی ورثہ مذکورہ کو عنایت کریں یا زمین ضبطی کو نیلام میں ڈگری کی ہوئی زمین کی طرح فروخت کرنیکا حکم صادر فرماویں

مستاجر کی متعرض ہونا کی صورت میں

اگر کوئی مستاجر سرکاری اجرای پروانہ کا متعرض

خ کنس ۲۲ مئی سنہ ۱۷۹۹ع

د ف ۱۳ سنہ ۱۷۹۳ع د ۲۳ بنارس ق ۸ سنہ ۱۷۹۵ع ض ۲ ممالک مفوضہ و مفتوحہ

ف ۳ سنہ ۱۸۰۳ع د ۲۳

ہوا ہو تو انکی نسبت بھی وہی سزا ہوگی جو
زمینداروں کی لئی مذکور ہوئی ہر صرف فرق اتنا ہوگا
کہ جناب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا تو
بجالی ڈگری عدالت کی حکم واسطی موقوفی پتہ اجارہ
کی اسکی صادر فرماوینگی یا کہ موقوفی پتہ کی عوض حکم
واسطی اخذ جرمانہ کی صادر کرینگی ،
یا اگر مجرم مذکور اجارۂ زمین سی دست بردار ہونی
چاہی تو گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل حکم اخذ
جرمانی کا کرکی تا انقضای باقی میعاد پتہ کی وہ زمین
جبراً اسکی اجاری میں رہنی کا حکم دیوینگی اور اوس
مطلب کی لئی اس کو اور اس کی ضامن کو
ماخوذ کرینگی ،

فی پتہ

اور درصورت موقوف ہونی پتہ اجارہ کی اگر تاآخر
اوسی سال کی بقیہ خزانی مستاجر ہر یافتنی سرکار
ہو تو مستاجرہ مذکور اور اوسکی ضامن دونو واسطی
ادای زر بقیہ کی ماخوذ ہوینگی ،
اور صاحب کلکتر ضلع کو اختیار ہی کہ اپنی عدالت

۱۶ باب

مین مقدمہ اس امر کا بنام مستاجر مذکور اور اوسکی ضامن کی پیش کر کی مطابق احکام مندرجہ دفعہ ۲۰ قانون ۱۴ سنہ ۱۷۹۳ع کی جو کہ درباب وصول کرنی زر بقیہ سرکاری کی اُن مستاجرون سے کہ جنکی پتّی باطل ہوگئی ہون جاری ہین زربقیہ سرکاری وصول کرین اور مستاجر مجرم کو اختیار رہی کہ واسطی پھیر پانی بقیہ ایام بحالی پتّہ کی اپنی اس پتّی کی مندرجہ زمین کی مفصلی تعلقہ داریا درونی اجارہ داریا رعایا کی نام پراوسی ضلع کی عدالت مین کہ جہان زمین اوسکی اجاری کی واقع رہی ہو نالش درپیش کری

پروانی کی اجرا کی نسبت کوئی متعرض ہولی سے تجویز اُس تعرض کی پہلی ادسی عدالت مین کہ جہان کا وہ پروانہ ہو عمل مین آویگی بشرطیکہ اسکی تجویز کا اختیار اوس عدالت کو مطابق اسکی مالیت وغیرہ کی حاصل رہا ہو نہین تو درجہ اسفل کی عدالت کی حاکم رپورٹ ان مراتب کی

ذ ق ۷ سنہ ۱۷۹۳ع د ۲۶ بنارس ق ۸ سنہ ۱۷۹۵ع د ۱۸ ممالک مفتوحہ و مفوضہ ق ۳ سنہ ۱۸۰۳ع د ۲۵ ض ۱ و ۲

۱۶۱ باب

صاحب جج کی پاس بھیجنا کی تب صاحب جج
موصوف حسب صوابدید کی اپنی تجویز اس مقدمہ
کی کسی دوسری عدالت مین تفویض فرما دینگی ر
بہر کیف مجرم کو حسب معمول اپیل کرنی کی
اجازت ملیگی ۔

ر گورنمنٹ آرڈر ۱ جنوری سنہ ۳۴ و ۲۱ نمبر ۴

ستر هواں باب

جوابدہی کس طرح ہر شخص کی جانبسی

جب مدعا علیہ مدعی کی عرضی دعوی کی مضمون سی
آگاہ ہو کر دریافت کری کہ مراتب مندرجہ عرضی کا
بالکل راست اور برحق ہی اور دعا اُن مراتب کا
جو اُسی بذریعۂ عرضی دعوی کی بیجا نہین ہ تو چاہئی کہ
مدعا علیہ مدعی کی سچی دعوی پر معترف ہو کر اسکو
ڈگری اکبر دیوی ؎

اور جس صورت مین کہ مدعا علیہ مدعی کی دعوی پر
معترف نہو تو اگر مدعا علیہ کی نسبت حکم رعایت کا
جاری ہووی ہ تو مطابق احکام قوانین کی جو کہ اسکی
رعایت کی باب مین جاری ہین اُس رعایت سی
مستفید ہو ز

جس صورت مین کہ مدعا علیہ کی حق مین رعایت رہی

جس صورت مین کہ صاحب کلکٹر باختیار عہدی
اپنی کسی مقدمی مین ہ مطابق یا برخلاف آئین کی

ز صفحہ مزبورہ ۶ ۱۰۶ ۳۱ ۲۰۳ ۲۲۳۶ ۲

۱۷ باب

مدعا علیہ بہین تو مطابق ضابطہ کی عدالت کا اطلاعنامہ انکی
نام پر جاری ہونی سی انکو لازم ہی کہ حسب
ضابطہ جوابدہی اُس مقدمی کی کرین ٭ ورنہ غیر حاضر
ہونی کی صورت مین تجویز یکطرفہ عمل مین آنی
سی تعمیل اس یکطرفہ فیصلہ کی صاحب موصوف پر
واجب ہوگی ٭ اور جوابدہی کرنیکی صورت مین انکو
اختیار ہی کہ در باب احاطہ اختیار عدالت کی کہ
جہان فریادی نی معاملہ رجوع کیا ہو ٭ تعذر پیش کرین ٭
یا اور کسی طرح کی تمہید کی ساتھ جواب دیوین (س)
دیار اجنب کی باشندی جو کسی مقدمی کی
جوابدہی کرنی چاہین انکو لازم ہی کہ طلب نامہ بنام
اپنی پانی کی تاریخ سی چھ ہفتی کی اندر عدالت کی
خرچی کی عوض ضامن داخل کرین ٭ خواہ انکی کوئی زمین
وغیرہ جایداد سرکاری ممالک کی علاقی کی اندر رہی ہو
یا نہین ٭ (ش) اور یہہ اخذ ضمانت اسی طرح پر عمل مین
آویگا کہ جس طرح فریادی دیار اجنب کا باشندہ

[margin: ...کہ ... دیار ... ندہ ہو]

(س) کنس نمبر ۱۱۹۲ صدر اگرہ ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۳۸ع صدر کلکتہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع
(ش) کنس نمبر ۵۵ ۱۳ صدر اگرہ ۶ صدر کلکتہ ۲ اگست سنہ ۱۸۴۲ع

رہنی کی صورت مین اُسکی ضمانت لیجاتی ہی ۔ اور
عدم خبرگیری کی صورت مین جو احکام کہ فریادی کی
حق مین اجرا پاتی ہین وہی احکام مدعا علیہ مذکور پر بھی
اصدار پاوینگی ۔ ص

(221)

اور قبل اجرای ڈگری کی علاقۂ عدالت سی باہر
چلی جانی کی صورت مین جو احکام فریادی کی نسبت
ہوتی والی ہین وہی احکام بہ نسبت مدعا علیہ کی
بھی صدور پاوینگی ۔

ہر یہی احکام مفلسی مین نالش کرنیوالی فریادیونکی
مقدمون مین بکار آمد ہونگی ۔ ض

جس صورت مین کہ مدعا علیہ مفلس ہو

اگر مدعا علیہ مفلس ہو اور اخراجات عدالت کی سر انجام
اُس سی ہو سکی تو اسکو لازم ہی کہ مفلسی کی آئین
مطابق جوابدہی کرنی کی لئی درخواست گذرانی ۔
زر دعوی جو بستہ روپئی سی زاید ہو تو مدعا علیہ کو
بعض صورت خاص مین بطریق مفلسی کی اُس مقدمی
کی جوابدہی کرنیکی اجازت عدالت سی مل سکیگی ۔

ص صفحہ مزبور ۲۲۰
ض قاعدہ ۱۳ سنہ ۱۸۲۶ع ۶ ض ۱ ۲ ۳ ۶ ۶ دیکھو صفحہ مزبور ۲۲۲

لیکن اس طرح کی اجازت حاصل کرنیکی لئی اسکو اصالتًا یا حسب ضابطہ مختارتًا اُس عدالت کی آگی کہ جہان مقدمہ بنام اسکی دایر ہی حاضر ہونا مطابق احکام قوانین کی جو درباب فریادیان مفلس کی جاری ہین ضرور ہوگا ۃ اور اُس کو اپنی بالکل جایداد منقولہ و غیر منقولہ کا تالیقہ باندراج قیمت جایداد مذکورہ کی عدالت مزبورہ مین داخل کرنا پڑیگا ظ صاحب جج جس طرح مفلسی مین نالش کرنیوالی فریادیونکی حق مین مقدمی کی تجویز عمل مین لاتی ہین ۃ اسی طرح مدعا علیہ مزکور کی حق مین بہی عمل مین لادینگی ظ پر صرف اتنا فرق ہوگا کہ پہلی اس مقدمی کی راستی یا عدم راستی کی تحقیقات نہین کرینگی ۃ اور اگر اُس مراتب کی تحقیقات سی صاحب جج کی آگی ثابت ہوجاوی کہ مدعا علیہ اخراجات مقدمہ کی استطاعت نہین رکھتا ہی اور اصالتًا یا دکالتًا بذریعہ وکیل عدالت کی جوابدہی مقدمہ مرجوعہ کی نہین

ظ ق ۲۹ ۶ ست ۱۸۱۴ ع ۲ ۳ ۃ الیضاً ۃ د ۱۶ ۃ ض ۲ ۃ صفحہ مزبورہ ۱۲

کر سکتا ہی تو صاحب عدالت کو اختیار ہی کہ
مدعی مفلس کی حق مین جو فواید اور آسانیان بخشی
جاتی ہین وہی فواید اور آسانیان اُس مدعا علیہ کی
حق مین بھی عنایت فرماوین ¹ اور تب ایسی مدعا علیہ
سی سوای حاضر ضامنی کی اور کسی طرح کی (222)
ضمانت عدالت سی مطلوب نہوگی ² ہر مدعا علیہ
کی باہر منظوری کا اختیار صرف جج کو حاصل ہی ³
اور بلا اجازت صاحب جج کی کسی حاکم ماتحت کو بھہ
اختیار نہین کہ کسی عرضی دعوی کی نسبت مدعا علیہ کو
جواب بطریق مفلسی کی عدالت مین داخل کرنی

مقرر کرنا وکیل کا۔

دیوین ⁴ اور درصورتیکہ مدعا علیہ اخراجات جوابدہی کی
استطاعت رکھتا ہو تو اُسکو لازم ہی کہ کسی وکیل
شُشتہ کو حسب ضابطہ جیسا کہ فریادی کی لئی
آگی مذکور ہو چکا مقرر کری ف
کسی مقدمہ مرجوعہ مین مدعا علیہ کی نام مین اطلاعنامہ

ع۱ ایضاً صفحہ مذکور ۲۳۰۲ ۱۸۶۳ ء
ع۲ کنس نمبر ۹۴۳ صدر کلکتہ امتی ۱ صدر اگرہ ۱۵ جون ۱۸۳۵ ء
ف دیکھو باب ۱۲ ۔

۱۷ باب

عدالت سے نئی جاری کی گرانی کی آگہی یا جواب الجواب
بسرشتۂ عدالت میں داخل کرانی کی پیشتر اگر
فریادی غیبر حاضر ہووی تو تجویز اُس مقدمی کی عمل
میں نہ آویگی اور خارج دسمس ہو جاویگا فقط

ق کنس نمبر ۸۷۰ صدر آگرہ ۲۱ فبروری صدر کلکتہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۴۲ء

اٹھارھوان باب

کوا غذ ارجہ

ا فصل

(223)

کوا غذ اربو کی داخل کرنیکا ضابطہ اور طریق

جواب عرضی دعوی گذرنی کی بعد مدعا علیہ کی طرف سی
اب دعوی عدالت مین داخل ہوتا ہی ۔ اور وہ
ن مین اپنا مطلب اور استحقاق ظاہر کرتا ہی اور جو
باتین مدعی نی عرضی مین خلاف واقع لکھی ہون انکی
دا فقت کا منکر ہوتا ہی یا جو مدعی کی لکھی ہوئی باتین سب
سب فی الواقع نہی ہون ۔ تو اور جو کچھہ مدعی نی
ہو ردی ہون اگر وہ اسکی حق مین مفید ہووین ۔
اب مین اپنی قلم بند کرتا ہی ۔
چاہئی کہ جواب مین کوئی ایسی بات جو مقدمہ
ر جو عہ سی علاقہ نہین رکھتی ہو مندرج ہوی ۔ اور
ئی لفظ ناشایستہ یا دشنام شان مین کسی فریق یا اور
ی شخص کی اس مین نہ لکھا جاوی ک

ک ق ۲۳ سن ۱۸۱۴ ۲۵ صفحہ بورہ ۲۴۲

۱۸ باب

عرضی دعوی عدالت مین داخل ہونی سی اگر مدعا علیہ
اُسکی نسبت قبول دیگری نکہہ دیوی تو پھر
جواب الجواب کی احتیاج نہو گی ل اگر مدعا علیہ اپنی جواب
مین فریادی کی دعوی سی منکر ہو تو مدعی کو لازم ہی
کہ اس جواب کا جواب الجواب آیندہ اجلاس کی دن
عدالت مین داخل کری مگر چاہئی کہ کوئی نئی بابت
جو عرضی دعوی مین نلکھی ہو جواب الجواب مین نہ لکھی
اور اسکو چاہئی کہ یا تو مدعا علیہ کی جواب کو تسلیم کری
یا جواب مین کی جن مراتب کی نسبت تکرار رکھتا ہو
ان مراتب کی خلاف واقع رہنی کا حال ساتھہ ایضاح
اور اختصار کی لکھی نہ یا کہ بہ نسبت کل مراتب مندرجہ
جواب یک بارہ منکر ہو وی نہ یا کفایت جواب کا
منکر ہو م

منصفی کچہری مین بھی جواب کی بابت یہی دستور
مروج ہی مگر فرق اتنا کہ مقدمہ مرجوعہ ہونی سی

ل نشانہ سندری سایل ۱۵ جون سنہ ۱۸۴۶ع
م ق ۴ سنہ ۱۷۹۳ء دفعہ ۶ بنارس ق ۸ سنہ ۱۷۹۵ع دفعہ ۲۴ ممالک مفوضہ و مفتوحہ ق ۴۹
سنہ ۱۸۰۳ع دفعہ ۶

اگر مدعا علیہ مدعی کی دعوی سبھی بالکل منکر ہو دے ی
تو پھر رد جواب داخل کرنی کی حاجت نہین رہتی ہ
ہر اگر جواب مین کوئی ایسی بات لکھی رہی کہ جسکی
نسبت مدعیکا اقرار یا انکار مقدمہ مرجوعہ کی اصل تکرار
کی دریافت کرنیکی لئی ضرور ہو یا جسکی نسبت
مدعی کچھہ اظہار کرنی چاہتا ہو تو آٹھہ روز کچہری کھلی
رہنی کی وقت داخل کرنا جواب الجواب کا فریادی پر
واجب و لازم ہوگا ان

رد جواب کی داخل کا میعاد

صاحب عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب
جانین تو آٹھہ روز اجلاس کی قید نہ رکہ جواب داخل
ہونی کی تاریخ سی چھہ ہفتی کی مدت تک جسوقت
مدعی جواب الجواب داخل کری مقبول عدالت
فرماوین مگر چھہ ہفتی کی مدت گذر چکنی کی بعد مدعی کو
جواب الجواب داخل کرنی کی اجازت نہین ملیگی ہ
ہر اگر اس مدت کی اندر بذریعہ درخواست جداگانہ
کی زیادہ میعاد پایا ہو تو البتہ داخل کر سکیگا

ف ۲۳ ۶ سنہ ۱۸۱۴ ۶ ۵ ۶ ۵ ۲
الکت ۲۹ سنہ ۱۸۱۴ ۶ سرک ۲ جولای سنہ ۱۸۱۵ ۶

۱۸ باب

اگر دو تین مدعا علیہ اپنا جواب الگ الگ داخل کرین اور مدعیکو عدالت کی طرف سی کچھہ حکم خاص نہ ملا ہو تو ہر ایک مدعا علیہ کی جواب کی مقابل ایک جواب الجواب جداگانہ اُن جوابون کی ادخال کی تاریخ سی چھہ ہفتی کی مدت کی اندر لکھہ کر پیش کرنا ہوگا نہین تو عدم خبر گیری کی تاریخ جو ادہر مذکور ہو سی اُسپر پڑ ینگی ۔

کسی ملازم سرکاری کی نام پر اسکی عہدی کی کسی امر کی بابت نالش در پیش ہولی سی صاحب عدالت فریادی کی عرضی استغاثہ کو صاحبان بورڈ ریونیو یا اور کسی عہدہ دار صاحب کی پاس کہ جسکی تحت مین مدعا علیہ نوکری کرتا ہو بھیجدیوینگی تب بورڈ ریونیو یا صاحب موصوف پر فی الفور ٹھہرانا واجب ہوگا کہ آیا تجویز اُس مقدمی کی سرکار بہادر خود عمل مین لاوینگی یا کہ فریادی کو آئین کی مطابق اپنا حق ثابت کرانی کی لئی کسی عدالت مین رجوع لانی فرماوینگی ۔

۱ ہو ار یکلال سابق ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۴۵ع

اور عدالت مین رجوع لانی کی لئی حسب حکم دینی کی صورت مین ۔ کیا خود سے کار بہادر بطور مدعا علیہ کی بنکر اسکی جواب دہی کریگی یا مدعا علیہ اپنی جواب دہی آپ کریگا ۔ اور منجانب بورڈ ریو یا صاحب موصوف کی جب تک کچھہ ایما صادر ہو کہ در باب انفصال مقدمہ مذکورہ کی کونسا طریق عمل مین آنی والا ہی تب تک وہ عرضی استغاثہ محض ایک درخواست کی طرح متصور رہو کر اسکی بابت تجویز شروع ہو گی ۔ پیروی مقدمہ فریادی کی ذمی پڑنی کی ایما جسوقت صادر ہوا اسیوقت وہ مقدمہ عدالت مین مرجوع متصور ہوگا ۔ اور فریادی کو اسکی تدبیر کاری کی اجازت ملیگی ۔ ورنہ تا زمانیکہ حسب مرقومہ بالا کچھہ ایما نہ ملی فریادی پر پیروی مقدمہ مذکورہ کی واجب نہو گی ۔ بنابران اسطرح کی کسی مقدمی مین سرکار بہادر خود زمری مین مدعا علیہون کی شامل ہونی اور جواب منجانب مدعا علیہم کی مختلف تواریخ مین داخل ہونیکی صورت مین اگر فریادی ایمای مذکور کی صدور سی چھہ ہفتی کی اندر

۱۸ باب

جواب الجواب داخل کری تو بهی عدم خبرگیری کا نتیجہ اسپر عاید ہوگا گو بعض مدعا علہ کی ادخال جواب کی تاریخ سے چهہ ہفتے سے زیادہ مدت گذر چکی ہو

اگر مدعا علیہ طلب نامہ پاکر عدالت مین حاضر آکی معترف ہوی کہ مراتب مندرجۂ عرضی فریادی کا بالکل سچ ہین تو صاحب عدالت صرف فریادی کی اظہار دن اور اسکی گواہون کی زبان بندیون کو ملاحظہ کر تجویز اور انفصال اس معاملی کا بعینہ اسی طرح پر کرینگی کہ جس طرح مدعا علیہ کی جانب سے جواب اور والا یل گذرنی کی صورت مین کرتی

ب مدعا علیہ کو لازم ہی کہ جواب الجواب داخل کی تاریخ مین رد جواب داخل کری اور چاہیی کہ اس مین کوئی نئی بات جو جواب مین مندرج نرہی ہو نہ لکہی اور اسکو مناسب ہی کہ یا تو کل مراتب مندرجۂ جواب الجواب کی صداقت کی مراحتاً منکر ہووی یا اسکی بعض مراتب کی نسبت کہ جسکی

مسماۃ امام باندی سایلہ ۲۲ نومبر سنہ ۱۸۳۵ع ف ۲ سنہ ۱۸۱۴ع ۱۳ ف ۴۳ سنہ ۱۷۹۳ع ۱۱ع

تکرار رکھتا ہو الکار کری ۔ اور اپنی جواب مین لکھی
ہوئی مراتب کی راستی کو رد جواب مین ظاہر کری ۔ اور
ضابطہ ہی کہ رد جواب داخل ہونی کی بعد پھر کبھی
کاغذ سوال و جواب کا مقبول عدالت نہین ہوتا ہی ث

رد جواب داخل نکرنی کا نتیجہ

جس صورت مین کہ مدعا علیہ از راہ غفلت یا انکار
کی حسب ضابطہ رد جواب داخل نکیا ہو ۔ تو جس
عدالت مین وہ مقدمہ دایر رہا ہو وہان کا حاکم مدعا علیہ کی
غفلت یا انکار کا حال روبکار مین مندرج کر کی
تجویز اُس مقدمی کی ٹھیک اسی طرح پر کریگی کہ
جیسی مدعا علیہ نی رد جواب متضمن انکار دعوی مدعی کی
گذرانی کی صورت مین کرتی ج

متخاصمین کی انہین اظہارات نوشتہ یعنی عرضی ۔
جواب ۔ جواب الجواب اور رد جواب کو کاغذات بعض
کہتی ہین ۔

عرضی دعوی کو ادبر کی لکھی ہوی ح دستور پر

ث نمبر ۴ سنہ ۱۷۹۳ع دفعہ ۱۶ ۔ بنارس قاعدہ ۸ سنہ ۱۷۹۵ع دفعہ ۱۲ و ۲ ۔ ممالک مفوضہ و مفتوحہ قاعدہ ۳ سنہ ۱۸۰۳ع دفعہ ۱۶ و ۵ ۔ قاعدہ ۲۳ ۔ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۱۶ و ۲۵ ۔ کمان رائی اسلامی بنام شمر کورادات ۲۰ جون سنہ ۱۸۴۹ع

ج قاعدہ ۲۳ ۔ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۱۶ و ۲۵ ۔ ضمن ۵ قاعدہ ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۱۶ و ۲۶ ۔ ضمن ۲

۱۸ باب

کاغذ اسٹامپ مین نسبت دعوی کی مالیت کی مطابق لکھنا ضرور ہی ہے

اور ہر کی مذکور مطابق ... محکمۂ منصفی کی طرف سی اشتہار خاص جاری ہونی کی بعد حصہ وراثت دلاپانی کی لئی عرضی سادی کاغذ پر لکھنی جایز ہی

عرضی دعوی عدالت مین دربیش ہو چکنی کی بعد اگر مدعا علہ کی طرف کچھہ جواب اسکا داخل نہو ے تو فریادی کو اپنی دلایل اور گواہونکی اسم نویسی اپنا حق ثابت کرنیکی لئی داخل کرنی کا حکم ملیگا ے اور اگر وہ بھی مطابق حکم عدالت کی چھہ ہفتی کی اندر اپنی گواہون کی نامون کی فہرست اور دلایل کے گذرانی مین غفلت کری تو وہ مقدمہ مطابق اکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۴۱ع کی نمبر خارج ہوجاویگا ہ

بر بعد اصدار حکم مذکور کی اگر مدعا علہ جواب عدالت مین داخل کری تو تعمیل حکم مذکور کی مدعی پر واجب نہو گی

باب ۱۲ ع
باب ۱۲ ع
رجوع

کنس نمبر ۱۰۶۰ ع صدر کلکہ ۲۰ جولای صدر آگرہ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۴۲ع

یونکہ تب مدعی کو جواب الجواب داخل کرنا واجب
لازم ہوگا اور بعد اسکی ۵ سرنوسی اپنی دلایل اور
گواہونکی اسم نوبسی داخل کرنی کا حکم پاویگا ۶ اور اس
صورت مین عدم خبرگیری کا نتیجہ مدعی پر ڈالنا ناجایز ہی ۷ (227)

مطابق مضامین اکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۰۱ع کی منصف کو اختیار
نہین کہ کسی مقدمی کو قبل داخل ہونی جواب کی
عدم خبرگیری کی سبب چہہ ہفتی کی میعاد کی اندر
مسل سی خارج کری ۸

کسی مقدمۂ مرجوعۂ محکمۂ منصفی مین فریادی کی طرف
سی گواہ اور دلایل گذرنی کی قبل جس کسی وقت
مدعاعلیہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر آوی اسکو جواب داخل
کرنی کی اجازت ملیگی ۹ لیکن عدالت ہرگز مین
اسکو اسطرح کی اجازت جب تک کہ اپنی عدم
خبرگیری کی وجہ معتبر ظاہر نکرسکی نہین ملنی کی ۱۰ مس

۵ درمادۂ سوال گنگا نراین مکھرجہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۴۷ع
۶ کنس نمبر ۹ ۳ ۱۲۳ ع صدر اگرہ ۱۸ مئی صدر کلکتہ ۱۰ جون سنہ ۱۸۴۲ ع
۷ درمادۂ سوال الیسر چندر گنگولی ۱ نومبر سنہ ۱۸۴۹ع ق ۲۳ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۲۴ بیرونیکہو
۸ مضمون ۶ اکٹ ۵ سنہ ۱۸۰۵ع
۹ س ۱۶ باب فصل ۳

کواغذ اربعہ کی تقسیم کا بیان آینده باب مین مذکور ہوگا ٭ ضلع کی صاحب جج کی عدالت مین عرضی دعوی گذرانی کی بعد جتنی نوشتہ سوال و جواب داخل ہون چار چار روپی کی کاغذ استامپ پر لکھی جاتی ہین ٭ ہر مرافعہ اولی کی جتنی مقدمات مین ستی دعوی کی مالیت یکہزار روپیہ سی زیادہ ہوتا ہین ٭ اور صدر امنا اور منصفون کی تجویزی فیصلجات کی اپیل کی جتنی مقدمی ہوتا ہین ٭ عرضی کی سوای سوال و جواب صرف ایکہی روپیہ کی کاغذ استامپ پر لکھنا جایز ہی ٭ صدر امین اعلی کی محکمی مین ایک روپیہ کی ٭ اور صدر امین کی کچہری مین آٹھہ آنی کی کاغذ استامپ پر کواغذ اربعہ کا لکھنا دستور ہی ٭ اور منصفی کچہری مین عرضی دعوی کی سوای جواب وغیرہ سادی کاغذ پر لکھی جاتی ہین شش

اوپر کی مذکور مطابق کواغذ اربعہ جانچی کہ متخاصمین

عذر استامپ پر وغیرہ کا جایز ہی

کی شنوائی مقدم

شش قاعدہ سنہ ۱۸۱۴ع ۹ ضمن ۲ دفعہ ۲۰ و قاعدہ سنہ ۱۸۳۲ع دفعہ ۳ کنسٹرکشن نمبر ۱۶۷ صدر گورکہ ۵ صدر کلکتہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۳۳ع کنسٹرکشن نمبر ۱۱۱۹ صدر اگرہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۳۷ع صدر کلکتہ ۷ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع

ی گواہ اور دوسری دلایل کی داخل عدالت
ونی کی آگی بالکل داخل ہوچکین اور کھلی کچہری
ین اجلاس کی وقت پڑھی جاوین * ہر در صورت
ینی کسی وجہ خاص از معتبر کی قبل داخل ہوچکنی
اغذ مذکورہ کی بہی بعض گواہ کی شہادت لینی جایز
ونی ہی * مثلاً اگر گواہ بہت ہی مرض مہلک مین
بتلا یا نہایت پیر فرتوت یا اس عدالت کی احاطہ
ختیار سی باہر چلی جانی پر تیار ہو تو اسکی گواہی قبل
اخلی ہوچکنی اور پڑھی جانی بالکل کو اغذ ارجعہ کی *
یتی ہین *

اور کوا غذ ارجعہ کی کھلی کچہری مین پڑھی جانی کی
ضرورت کی وجہ یہہ ہی کہ اسمی صاحب عدالت اصل
رار اس معاملی کی دریافت کرکی آینکی جن باتونکی
تحقیقات اس مقدمی کی مناسب ہوگی کر سکتی ہین *
پس واضح ہوا کہ کوا غذ ارجعہ کو پہلی طیار کرنا
ضروری ہی واسطی عمل مین آنی اسطرح کی تحقیقات

س ق ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع د ۱۰ ض ۱

۱۸ باب

منجانب صاحب عدالت کی ۔ لهذا دریافت کرنا اُن کی لکھنی کی طریق اور ضابطی کو ۔ اور جاننا اوس طرز کا کہ جیسی وی نجوبی قلمبند ہوین ۔ اور دریافت کرنا اُن مراتب کا جو صاحب عدالت کو اُن کواغذ کی ترتیب کی بابت عمل مین لانی ہی ۔ نہایت اہم ہی ۔

۲ فصل

کواغذ ارجہ کی ماہیت

یہہ بات علی العموم ہی کہ کوئی مقدمہ پیدا نہین ہوتا ہی مگر تنازع سی اور وہ تنازع تین قسم کا ہوسکتا ہی ایک یہہ کہ کوئی امر جو وقوع مین آیا ہو یا انصرام پایا ہو طرف ثانی اُس کی وقوع مین آنی یا انصرام پانی کا اعتراف کرتا ہی پر اُسکی وقوع یا انصرام سی جو استحقاق مدعی کو ازروی آئین کی حاصل ہوا ہو بہ نسبت اِس استحقاق کی تکرار رکھتا ہی ۔ اور دوسری یہہ کہ گو طرف ثانی بہ نسبت اُس استحقاق کی جو بشرط ثبوت امر مذکور کی مدعی کو حاصل ہوتا ۔ انکار

ہین رکھتا ہی ہر در باب وقوع یا الزام اُس امر کی
رار رکھتا ہی تیسری یہہ کہ طرف ثانی بہ نسبت
قوع یا الزام اُس امر کی اور درصورت وقوع ہین
نی کی اُس امر سی جو استحقاق کہ فی الواقع مدعی کو
صل ہوا ہو دو نو بابت کا منکر ہی *

229

سوال و جواب قلمبند کرنا کس واسطی ضروری

فریقان مقدمہ کو لازم ہی کہ اپنا اپنا سوال جواب
رتیب کی ساتھہ قلمبند کر کی عدالت ہین داخل
رین تا کہ صاحب عدالت کی آگی واضح ہو جاوی
کتنی مراتب تک وی ایک دوسری کے
ساتھہ متفق ہین اور کس مراتب کی تکرار رکھتی
ین * اور اسلئی کہ صاحب عدالت طرفین کی کواغذ
ربعہ کو مقابلہ اور ملاحظہ کر کی جس بات کی تجویز کر لی
روری اُسکو سمجھہ لیوین اور تب باقی تکرار کی
سبت ترتیب کی ساتھہ تجویز عمل ہین لاکر معا
غوق کو فیصل کرین بشرطیکہ تکرار بہ نسبت وقوع
الزام امورات مظہرہ کی فیما بین فریقین کی ٹھہری
و * ہر جس صورت ہین تکرار در باب وقوع یا الزام

۱۸ باب

امورات ہوکی واضح ہو اُس کی تحقیقات کے لئی جو حکم مناسب ہووی صادر فرماوین ؛

اور جب متخاصین کو مقدمی کی لیاقت پر اُس طرح غور اور تامل کرنیکی ضرورت ہوئی تو وی بہی عدالت مین حاضر آلی اور سوال و جواب کرلی کی آگی بذریعہ راضی نامی کی آپس مین فیصل کرلی کا قابو پا سکینگی *

جس صورت مین کہ مدعا علیہ مدعی کی دعوی کے راستی اور جواز پر معترف نہو تو اُسکو لازم ہے کہ دعوی کی بالکل کیفیت پر اور جس طریق سی مدعی نی اُسکو عدالت مین پیش کیا ہو اُسپر خوب غور کر کی دیکہہ لیوی اور تب اپنی طرف سی جواب اُسکا تیار کری ؛

دعوی کا — کوئی شخص مقدمہ پیش نہین کرتا ہی مگر اِسلئی کہ بذریعہ اُس کی یک حق کہ فی الحقیقت ہو یا ایسا دعوی کہ جسکو اپنی تصور مین برحق جانتا ہو عدالت سی دلاپاوی — اور مدعا علیہ کی جواب کا خلاصہ دو حال

جواب کا خلاصہ — سی خالی نہین ہوتا ہی ایک یہہ کہ مدعی کی عدم حقیت پر

ہر کرنی دوسرا یہہ کہ اپنی حق کو مدعی کی حق کی
پر ترجیح دیوی *

بیان اُن باتون کہ جو ہر ایک عرضی دعوی

دعوی کسی طرح پر بیان کیا جاوی یا کسی ترتیب
سا تھہ لکھا جاوی گو بہت غیر ضروری باتین اُسکی
ن تھہ بیس کی گئی ہون پر اُس مین کسی آئین کی حکم
م کی رہنی کا ذکر اور اُس مقدمی کا حال اُس آئین
ن مندرج رہنی کی بات اور مطابق حکم آئین مذکور کی
س مقدمی کی فیصل پانی کی درخواست لکھی
تی ہی *

ہر اکثر فریادی اپنی مقدمی کا حال کسی آئین مین مندرج
ہنی ہوئی ذکر اُس آئین کا بسبب مشہور رہنی
اُسکی عرضی دعوی مین نہین لکھتا ہی لیکن فحوای
رضی سی یہہ واضح ہوتا ہی *

بنیاد دعوی کی ایک حکم عام آئین پر ہونی کی صورت
یہہ ہی مثلاً ایک پوتا بیتا مطابق حکم عام آئین کی اپنی
تو فی باپ کی زمین ترکہ کی وارث ہو نیکا مستحق
ی یا داین اپنی مدیون سی زرباقی مع سود کی

۱۸ باب

حسب قول قرار فیما بین کی بھیر پائی کا مستحق ہوتا ہی *

پس عرضی سی یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ ایک زمین ازان زید متوفی کی تھی اور فریادی اسکا ایک بیتا بیتا ہی پایہہ کہ فریادی بہ تعین سود فلان قدر مبلغ مدعا علیہ کو قرض دیا تہا تھا * پس اگر مضامین عرضی دعوی کی حسب ضابطہ لکھی گئی ہون تو اسکی اخیر مین زمین مذکور فریادی مزبور کو دلانی یا مدیون کی نسبت زر دین مع سود مدعیکو بھیر دینی کا حکم عدالت سی صادر ہونی کی بابت مندرج رہیگی *

اگر قابل پذیرا ہونی کی ہو تو طرفثانی جواب مین یون لکھیگا کہ مدعی نی حکم عام خلافی آئین کا جو عرضی مین درج کیا ہی وہ حکم عالم در حقیقت وجود نہین رکھتا یعنی کوئی آئین ایسا نہین کہ بیتا اپنی متوفی باپ کا وارث ہووی * یا مدیون اپنی داین کا بانام سود ادا کری * یا یون لکھی کہ مدعی نی جو کچھ مراتب مطابق خلافی حکم عام آئین کی جانکر لکھا ہی وہ بجاے

بین مندرج ھین

ی مدعی درحقیقت زید متوفی کا بیٹا نہین یا میرا این
ین ھی * یا یون حجت لاوی کہ مدعی نی جو دعوی
نا مطابق خلافی حکم ائین کی ہونا ظاہر کیا ہی وہ باطل
ی کیونکہ بنا اُس مقدمی کی اُس حکم آئین پر نہین ہی یعنی
ی شی متنازعہ کا مالک نہ تھا یا مبلغ دعوی زرقرضہ
ہ سود کی مبلغ سی بہت زاید ہی اگر یہہ جواب
عاعلیہ کا ثابت ہوسکی تو البتہ وہ مقدمہ جیت سکیگا *
بس مطابق مراتب مذکورہ بالا کی اگر جواب
اف بغیر کسو پیچ پاچ کی داخل عدالت ہوا ہو تو
مقدمہ مرجوعہ کو بذریعہ تحقیقات اظہار طرفین کی اس
رح پر فیصل کرینگی کہ آیا مطابق اظہار مدعی کی حکم عام
ئین کا ہی یا نہین * اور مزیادہ ی زید کا ایک پوتا بیٹا
ی یا نہین * یا کبھی کچھہ قول قرار قرض کی لین دین
فیمابین ان مدعی اور مدیون مدعاعلیہ کی وقوع مین آیا
ھا یا نہین اور زمین متنازعہ زید متوفی کی شی تھی یا
ہین اور زر دعوی مبلغ قرضہ کی نسبت زیادہ ہی
نہین *

تکرار فیمابین طرفین کی

(۳۱)

پر جواب منجانب مدعا علیہ کی نہایت پیچیدہ بھی
ہوسکتا ہی یعنی مدعا علیہ مراتب مندرجہ عرضی دعوی
کی نسبت معترف ہوکر یا ٹھیک اختلاف ظاہر
نکر کی بعض نئی امر کو ایجاد کی لئی یا مدعی کے
دعوی سی چھٹکارا پانی کی مطلب سی جواب
مین لکھی دیوی مثلاً کہی کہ زمین پدر متوفی کی مطابق
قانون کی اُسکی بیٹی کو پہنچنی جایز ہی اور زید متوفی
زمین متنازعہ کا مالک تھا اور فریادی زید متوفی کا خلف
الصدق بھی ہی پر مین نی اُس زمین کو فریادی سے
قیمت دیکر مول لی تھی اسلئی اُمیدوار ہون کہ میری
دخل مین زمین متنازعہ کی رہنی کا حکم اصدار پاوے
یا یون لکھی کہ ازروی آئین کی ادا کرنا زر قرضہ کا
واجب ہی اور مبلغ مندرجہ عرضی دعوی مدعی سی
میرا قرض لینا بھی برحق ہی * پر فلانی امر کی نوشتجات
کی وسیلی سی مین نی مدعی کی دین سی اپنی مخلصی
اسکی آگی حاصل کی ہی * اب پھر مبلغ دعوی
مدعیکا مجھ پر واجب الادا نہین ہوسکتا ہی *

(232)

پس اگر صورت اول کا فریادی انکار کری کہ زمین
متنازعہ مین نی مدعا علیہ کی ہاتھ بیع نہین کی ہی یا صورت
ثانیہ کا فریادی منکر ہووی کہ جھسی کسی امر کی نوشتہ اثر
وسیلی مدعا علیہ نی دین خلاصی نہین حاصل کی تھی
مقدمہ مذکورہ آسان متصور ہوگا یعنی بہ مجرد ملی پانی
تحقیقات مراتب تکرار مذکورہ کی مقدمہ فوراً انفصال
سکیگا *
ہر ممکن ہی کہ مدعی مذکور بہ نسبت جواب مدعا علیہ
صریح انکار نکر کی مراتب مندرجہ جواب کو یون
کی عدالت مین پیش رفت نہونی دیوی
مدعا علیہ زمین متنازعہ کو جھہ سی فریباً اپنی اشترا
ن لایا تھا * اور صورت ثانیہ کا فریادی بھی کہہ سکتا ہی
مدعا علیہ نی بزبردستی جھہ سی دین خلاصی کی نوشتہ اثر
وائی تھی * پھر فریادیون کی اُس فریب یا اظہار
مجبوری کی نسبت مدعا علیہ کا محض منکر ہونا بھی ممکن
ی * اور اسیطرح ہر تکرار فیمابین متخاصین کی واقع
ونی کی صورت مین انفصال اُس مقدمی کا موقوف

۱۸ باب

رہیگا اور ہر تحقیقات اُن اُمورات کی کہ جنکی وقوع مین آنی کا ذکر لکہا گیا *

ہر بہر ممکن ہی کہ مدعا علیہ تعذرات مذکورۂ فریادی کو قبول رکہکر کی حیلہ جوئی کی راہ سی اپنی بچاو کی لئی یون ظاہر کری کہ مدعی لی بعد طی پانی نوشتجات قبالۂ بیع زمین متنازعہ کی اُس قبالی کو یا دین خلاصی کی اقرار کو ثانی الحال مین بلا جبر و الاکراہ و الا تخداع منظور رکہا ہی اور بہ نسبت راستی اِس اظہار مدعا علیہ کی فریادی یا تو اعتراف کریگا یا محض منکر ہوگا * اور تب انفصال مقدمہ اور ہر ثبوت اُس اِنکار کی موقوف رہیگا *

مطابق آئین دیوانی عدالت کی متخاصمین کی جواب الجواب اور رد جواب ہر دو جانب سی باہم ہونی ہوتے ایک سلسلہ اُنکا بن جانا جایز نہین مدعی اور مدعا علیہ کو عرضی اور جواب مین اپنی مطلب کی اصول اور مراتب معتبرہ کو بالکل اور مفصل مندرج کر دینا ناگزیر ہی *

کسی مقدمی کی اصل تکرارونکو دریافت کرنیکی لئی مناسب تدبیر یہ ہی کہ مدعا علیہ خوب غور کرے

اذکر مفصل

باب ۱۸

233

دعوی اگر سچ ہو تو اُس مین کسی آئین کا حکم نکلتا
ہے یا نہین اور مطابق اُس حکم کی مدعی کو عدالت سی
مستغیث ہونا سزاوار ہی یا نہین اگر اِس طرح کا
حکم آئین اُس مین نہین نکلتا ہو تو پھر اُسکی راستی اور عدم
راستی کی تفتیش کرنی کی کچھ احتیاج نہین *
مدعی نی جو کچھ مراتب عرضی دعوی مین مندرج
کی ہی اگر وے برحق اور اُسکی عدالت سی مستغیث
ہونی کی لئی کافی ہو تو سوچی کہ آیا کوئی ایسا امر
تحقیقی مجھی معلوم ہی کہ جسکو عرضی دعوی مین مدعی
نی مندرج نہین کیا اور اگر اُس امر سی عدالت کو
اطلاع حاصل ہو تو فریادی ہرگز ڈگری پانی کا مستحق ہوگا
اور اُس ایک ہی امر معتبر کی تحقیقات عمل مین
آتی ہی مین مقدمہ جیتونگا * اور مراتب مندرجۂ عرضی
دعوی کی تحقیقات کرنیکی کچھ ضرورت نہوگی *
اور مدعا علیہ کو چاہئی کہ ایسی مختصر اور تحقیقی مراتب
اپنی جواب مین درج کری کہ انفصال مقدمی کا کم
اخراجات کی ساتھ قلیل عرصی مین انصرام پاسکی *

مدعا علیہ کو چاہئی کہ اپنی جواب کی اصل اور معتبر مطالب کی ماہیت کو صاحب عدالت کی آ گی پوری طرح کھولکر لکھ دیوی *

پس اندرین صورت جواب کا درحقیقت عذرات مترتبہ کو متضمن ہونا ظاہر ہی خواہ مدعا علیہ انکار کر ی اُس امر کی راستی کا کہ جسپر مدعی اپنی دعوی کا مدار رکھتا ہو یا کہ دعوی مدعی کی راستی کو بظاہر اعتراف کر کی کسی دوسری امر کو اُسکی ساتھہ ملا کے اِس طرح ہر عذر معقول کی ساتھہ لکھی کہ دعوی مغلوب ہوجاوی *

ان جوابون مین سی ایک ایک مین ایک یا زیادہ اُن باتون کا کہ ہر ایک جواب ہی مین جنکی رہنی کا ذکر اوپر لکھا گیا * رھنا ممکن ہی *

یعنی مدعی نی جس آئین کا ذکر عرضی دعوی مین مندرج کیا ہو وہ آئین ہی درحقیقت وجود نرکھتا ہو * یا جن امورات کی بابت نالشی ہوا ہو اُن امورات مین حکم آئین کا نلگتا ہو * یا اُن امورات مین وہ آئین

(234)

...الی کی سبب انفصال مقدمہ مدعیکی استدعا کی
...طابق ہوکر اور کسی طرح بر ہو سکتا ہو*
... مطلب اول کی مطابق جتنی جواب ہونگی اُن کا
...یان یون ہی کہ خود عرضی دعوی سی ثابت ہووی
...بنای مقدمہ کی سر ودہ سی نالش کا معاد جو
...مطابق احکام قوانین کی مقرر ہی گذر چکنی کی بعد
...عی نالشی ہوا ہی *
...یا ثابت ہووی کہ عرضی دعوی کا استامپ
...لیت مقدمہ کی مطابق نہین ہی اِسلئی وہ قابل
...تجویز کی نہین ہوسکتا *
...یا یہہ کہ جس عدالت کو اس مقدمی کی سماعت کا
...ختیار بسبب درجہ حاکم عدالت کی یا اُس عدالت
...ی احاطۂ اختیار سی باہر رہنی کی سبب سی حاصل
...نہین اُسی عدالت مین در پیش ہوا ہی یعنی مدعی
...ی ۵۰۰۰ روپی کا دعوی محکمہ منصفی مین پیش کیا ہی
...یا کہ ضلع ہوگلی کی علاقی کی زمین کا مقدمہ ضلع ۲۴ پرگنی
...ی عدالت مین داخل کیا ہی اور ایسا ہی ظاہر ہووی

کہ مدعی بسبب نقصان ذاتی کی نالش کرنیکا مستحق
نہین مثلا دشمن سرکار کی رعیت ٹھہریا کہ فریادی
تنہا مدعی ہونی کی قابلیت نہین رکھتا یعنی نابالغ اور
جنونی ہی اور اور کوئی شخص مدعی ہونیکی قابل منجانب اُسکی
نالشی نہین ہی یا یہہ کہ فریادی کو شی دعوی کی
ساتھہ کچھہ علاقہ نہین صورت اُسکی یہہ ہی کہ ایک
شخص بدعوی وراثت ایک زمین کی اپنی دادا کی
نام پر مستغیث ہووی اور اُسکی عرضی دعوی سی
اسکی باپ کا جیتا رہنا مفہوم ہوتا یا اپنی باپ کی
مرنی کا ذکر عرضی دعوی مین نہ لکہا ہو یا اُسکی عرضی دعوی
سی یہہ معلوم ہو کہ شی دعوی کی نسبت اور ایک
شخص اُس سی زیادہ مستحق وارث موجود ہی *
درصورتیکہ زید بہ نسبت اشیای عمرو متوفی کے
عرضی دعوی اُس مضمون کی گذرانی کہ جو بصورت
پسر متبنی عمرو متوفی کی جایداد پر دخیل وقابض ہی
اُسکو متوفی مذکور نی حین حیات مین اپنی مطابق
دستور و ضابطہ کی متبنی نہین کیا تھا اور مین متوفی

ور کی علاتی بھائی کا بیٹا اُسکی جایداد ترکہ پر دخل
رثانہ پانی کا مستحق ہو پس اگر مدعی کی اِس
۶ کی عرضی دعوی سی یا اگر جواب مدعا علیہ سی یہہ
اضح ہو کہ عمرو متوفی کی برادر حقیقی نی اپنی حین حیات
ین ایک شخص کو متبنی کیا تھا اور وہ متبنی موجود
ی تو یہہ بات معاً برخلاف دعوی کی اُسکی کافی
متصور ہو کر فریادی مذکور مقدمہ اپنا ہار جایگا *

(235)

عرضی مین بسبب مندرج نرہنی بعض مراتب کی
ن مراتبات اصلی سی جو اوپر کی فصل مین مذکور
و چکی ہی فوراً ناقص ٹھہر سکتی ہی یعنی مدعی کو نالش
پیش کرنیکی لئی جو باتین چاہئی اُن کا طی پانا عرضی
عوی سی واضح نہو وی یا یون واضح ہو کہ دعوی مدعی کا
شی دعوی کی نسبت بالفعل جایز نہین بلکہ موقوف
ر آیندہ یا مشکوک ہی یا یہہ ظاہر ہو کہ مدعی کو مدعا علیہ
ی ساتھہ کچھہ علاقہ بابت شی متنازعہ کی حاصل
ہین ہی * یا یہہ کہ مدعی نی جس شخص کی نام
ر نالش کی ہی اُسکو شی دعوی کی ساتھہ ایسا

۱۰ باب

علاقہ حاصل نہین ہی کہ اُس پر مدعی کی دعوی جایز ہو سکی
یعنی یہہ معلوم ہو کہ مدعی با میدا جرا یا موقوفی کسی حکم
ثالث کی عرضی نالش بنام اشخاص ثالث کی
کہ جنکی کسی جرم کا حال عرضی مین مندرج نہین ہے
گذرانی ہی *

اور بعض عرضی دعوی مین سبب اصل منتخاصمین کی
نام نہ ہونی کی سبب یا بہت ہی مختصر یا بہت
ہی مطول یا کثرت اظہار بیہودہ کی سبب یا بہت
سی جداگانہ مطالب کو مخلوط کر کی ایک ہی مقدمی
مین لکھنی کی سبب وہ عرضی دعوی غیر کافی مبضور
ہو کر تجویز اُسکی عمل مین نہین آسکتی ہی *
یہ سب نقص جو مذکور ہوئی اُن مین سی بہت
ایسی ہین کہ وجود اُن کا فی الحقیقت موجود ہر عرضی
دعوی سی واضح نہین لیکن اگر مدعا علیہ واقف رہتا ہو
تو لازم ہی کہ عدالت کی آگی اُن باتون کو
پیش کری *

اور مطابق اس مطلب کی عذرات بابت

میعاد نالش یا قیمت ستامپ * یا احاطہ اختیار عدالت * بذریعہ نوشتہ سوال و جواب کی یک سر گذرانی جا سکتی ہین * جن امورات پر مدعا علیہ کی عذرات کی بنیاد رہی ہو اگر وی امورات عرضی دعوی سی ظاہر نہون اور اگر مدعا علیہ القضای میعاد نالش کی عذرات جواب مین اپنی درج کیا ہو وی تو مدعی کو چاہئی کہ باوجود گذر چکنی میعاد نالش کی کسی وجہ سی دعوی اپنا قابل سماعت عدالت کی سمجھتا ہی اِس کو عرضی دعوی مین اگر نلکھا ہووی تو رد جواب مین لکھ دیوی *

(236)

اور ممکن ہی کہ ادخال نالش حال کی ایک اگلی ڈگری کی وسیلی متخاصمین کی حقوق فیصل پائی ہون یا ایک مقدمہ درباب تجویز اسی بنا کی تکرار کی فیما بین اُنہین متخاصمین کی کسی عدالت مین دایر رہا ہو * اِن عذراتون کو جواب مین بجنسہ لکھ دینا مدعا علیہ پر واجب ہی * مثلا اگر مقدمہ مرجوعہ حال کی بابت آگی ڈگری کسی عدالت سی ہو چکی ہو تو مدعا علیہ کو

۱۸ باب

چاہئی کہ اِس قدر بیان اُسکا جواب مین اپنی مندرج
کرو یوی کہ جس قدر لکہنی سی واضح ہو جاوی کہ
اُسی تکرار کی تجویز سابق مین ہو چکی ہی * اور مطابق
حکم اُس تجویز کی مدعی بہ ثبوت عدم استحقاق کے
مقدمہ اپنا ہار گیا تھا * کیونکہ اگر حکم نمبر خارج یا تو ہمیشہ
ہولی کا بہ نسبت پہلی دفعہ کی مقدمہ کی ہوا ہو تو اُس
حکم کی سبب سی ثانیا اُسی مقدمی کا عدالت مین
درپیش کرنا جایز نہین ہو سکتا ہی *
اگر مدعا علیہ عذر لاوی کہ اور ایک مقدمہ اسی
بنا کا دایر ہی تو اُس کو چاہئی کہ اپنی جواب مین
بخوبی کہولکی لکہی کہ دوسرا مقدمہ عین اُسی مادی کا کہ
جس کی بابت مقدمہ مرجوعہ حال درپیش ہے
آگی ہی دایر ہی * اور فقط اتنا لکہنا کہ فلانا مقدمہ جو آگی
سی دایر ہی اُسکا احوال مقدمہ مرجوعہ حال کی ساتہہ
مشابہ ہی * کافی ہوگا * بلکہ یون لکہی کہ اُس
دوسری مقدمی کی فلان فلان مراتب کی تجویز
عمل مین آچکی ہی اور وہ اب تک دایر ہی *

حساب کی بابت مقدمات مین اگر مدعا علیہ
اب مین لکھی کہ قبل ازین حساب کا اختتام اور
دوبست طی پا چکا ہی * یہہ جواب کافی متصور
وگا * ہر اس طرح کا جواب جاہی کہ مذہب طریق پر
لکھا جای بلکہ مناسب ہی کہ حساب کی
لی جانی کا اظہار اور اُس کی راستی کا اقرار اور
س وقت اور جس طریق پر بندوبست اُس کا عمل مین
یا ہو اُسکا ذکر اور دلایل اُسکی مدعی کو دینی جانیکی بات
ی اُس مین مندرج رہی * پس اگر باوجود رہنی
یک فیصلۂ ثالث بر خلاف دعوی مدعی کی مدعی
ہی دعوی اپنا پھر عدالت مین درپیش کری تو
دعا علیہ کو اختیار ہی کہ ثالث کی حکم مذکور کا عذر
نسبت دعوی مدعی کی عدالت مین پیش
کری *
ہر اگر مدعی اس اظہار سی نالش مند ہووی
ہ ثالث نی بہ نسبت دعوی کی میری تجویز
مل مین لاکر رشوت کھا کی فیصلہ بر خلاف دعوی

کی مہربی صادر کیا ہی لہذا امیدوار ہون کہ فیصلہ مذکور منسوخ کیا جاوی تو صورت مذکورہ مین اگر مدعاعلیہ مرف آسی حکم ثالث مذکور کو اپنا جواب گردانی تو وہ جواب کافی کمتصور نہوگا *

اور بعض صورت مین مدعاعلیہ مدعیکی بستی دعوی پر اپنا استحقاق رہنی سی منکر ہو کر یون جوابدہ ہوتاہی کہ مجہی مدعی کی اُس شی دعوی کی ساتہہ اور مطلب مندرجہ عرضی سی اُس کی کچہہ علاقہ نہین * ہر کوئی مقدمہ کسی حساب کی بابت دربیش ہوئی بسی مدعاعلیہ کو اختیار نہین کہ مدعی کی اُس شی دعوی پر جو استحقاق اسکا جایز رکہا ہو اُسسی منکر ہو کر کہی کہ میرا کچہہ علاقہ نہین* کیونکہ برخلاف مطلب کی اُس کی دوسری شخص کا بہ نسبت اُسسی بنای مقدمہ کی علاقہ رکہنا جایز ہی*

اگر ایک شخص دو آدمی کی نام پر نالش کری اور اُن دونونمین سی ایک یہہ جواب دیوی کہ مجہی بنای معاملہ کی ساتہہ کچہہ علاقہ نہین تو اُس

ب کی سبب سے جو حقوق کہ مدعی کو دوسری
علیہ کی نسبت ہون اُن مین کچھ نقصان راہ
پائیگا *

(238) چنانچہ مدعی اگر بتہ دینیوالی زمیندار اور اُس کی رعیت
وار دو نو کو باہم مدعا علیہ قرار دیکر نالشی ہوا ہو اور
دار مذکور در جواب اُس کی سے دعوی کی
ت اپنا کچھ استحقاق رہنی کا منکر ہو تو اِس انکار
سے فریادی کی حقوق بہ نسبت رعیت بتہ دار مذکور
باطل ہونگی *

مدعا علیہ جب تہینی جواب کی درجہ اول اور ثانی کو
ب دستور عام لکھہ چکی تو پھر جن باتون کو اپنی
نی کی لئی لکھنا مفید جانتا ہو اُنھین بھی اُس مین
دوی ہر چاہئی کہ وہ نگارش اُسکی اِس قدر
مل ہو کہ اُس مین کیفیت اظہار گواہونکی کہ جسی
جواب کی مراتب ضروریہ کو ثابت کرانی کا
وہ رکھتا ہو * بھی مندرج ہو جاوی * لیکن چاہئی کہ
تین کہ اُسکو بذریعہ گواہون کی ثابت کرانی

۱۰ باب

منظور رہوں انکو تمام و کمال جواب مین اپنی درج کری*

اِس طرح کی معقول باتین فریادی کی مباحثہ اور اُن امورات کی بیان کرنی کی لئی کہ عرضی دعوی مین مندرج رہی ہوں درکار ہین ٭

اور مدعا علیہ مستفید ہونا اُن باتون سی کہ جو اُسنی اپنی جواب مین لکھو لکی نہین لکہی ہون چاہیۂ نہین کوئی باتین اُسکی گواہونکی اظہار سی ثابت ہووین* کیونکہ مدعی اِن مراتب کی اطلاع نہین پاکر طرفثانی کی گواہ اور دلایل کی آزمایش نہین کر سکتا ہی*

اور اگر امورات بنای مقدمہ کی نسبت بہت تکرار ہووی تو بھی چاہئی کہ مدعا علیہ جو کچھہ حجت امورات مذکورہ سی اخذ کرنی کا ارادہ رکھتا ہو اسکو بعبارت واضح اختصار کی ساتھہ جواب مین لکھہ دیوی تاکہ ممکن ہو تو فریادی ان حجتون کو نادرست ٹھہرانی کا قابو پاسکی*

جو مراتب کہ صرف مدعا علیہ کو معلوم رہی ہون چاہئی کہ ان مراتب کو جواب مین ساتھہ راستی کی

مندرج کری مثلاً اگر زید واسطی بھر پانی زر قرضہ کی
عمرو کی نام پر نالشی ہوا ہو تو عمرو کا جواب دو حالت
سی خالی نہوگا ایک یہہ کہ صاف انکار کری کہ
مین نی زید سی مبلغ دعوی اُسکا کبھی قرض نہین لیا
دوسری یہہ کہ کہی کہ مین نی قرض لیا تھا صحیح پر فلانی
فلانی بابت مین مین اُس کو ادا کر چکا ہون ، یا وہین فلانی
مین نی اِس کی آگی حاصل کی ہی *

ایک جواب کی چلنی کی صورتین دوسرا جواب

اگر زید وابن اپنی مدیون عمرو متوفی کی وارث
کی نام پر زر باقی کی بابت نالشی ہووی *
تو اگر مدعا علیہ کی ہاتھہ فریادی مذکور کا لکھا ہوا
اقرارنامہ اِس مضمون کا کہ عمرو متوفی وقت فوت
کی اپنی بہ نسبت زید کی مدیون نہ تھا ، رہا ہووی ،
تو بذریعۂ گذرانی اس اقرار نوشتہ کی غالب
آسکیگا ، اور مدعا علیہ مذکور کو یہہ بھی اختیار ہی کہ اپنی
حجت پر یون اصرار کری کہ اُس کی مورث
متوفی نی زر دعوی مدعی سی ہرگز قرض نہ لیا تھا یا یون
استبداد کری کہ میری مورث متوفی نی مطابق

اظہار مدعی کی مبلغ دعوی اُسکا قرض لیا تھا صحیح
پر اپنی جیتی جی بالکل پانا مدعی کا اقرار کر دیا تھا * کیونکہ جس
صورت مین مدعا علیہ احوال مقدمہ سے مطلع نہ ہو تو اُسکو
چاہئی کہ جن امورات سے جو حجتین کھلی ہون دو یا اور
جو باتین ایک دوسری کی نقیض نہون اُن قانون سی
حجت اخذ کرکی اپنی جواب مین لکھہ کر عدالت کی
آگی پیش کری *

غیر متناقض

ہر مدعا علیہ کو یہہ اختیار نہین کہ دو حجت متناقض پر
اصرار کری یا دو امر مختلف سے حجت اخذ کرکی
اُسپر مصر ہووی یعنی اگر یون اظہار کری کہ زید
لاولد تھا اور پھر کہی کہ زید کا ایک پوتا بیٹا نابالغ مر گیا تو
اس طرح کا اظہار ہرگز راست منصور نہین
ہوسکیگا * ہر مدعا علیہ جو کچھہ اپنی جواب مین مندرج
کرتا ہو سو بارادۂ ثابت کردینی کی لکھتا ہی اسسی یہہ
مناسب نہین کہ مدعا علیہ ایسی مراتب کو جو آپس مین
ایک دوسری کی مناقض ہون سچی قرار دیکر جواب
مین اپنی لکھی *

اہل معاملکو اعذاریعہ مین جو کچھ لکھین بذریعہ گواہ یا دلایل کی اُسکو ثابت کرلی کی ارادی سی لکھتی ہین بہ ثابت کہ تا آن دو بات کا جو آپسمین مین ایک دوسری کی نقیض ہون محال ہی ٭ لہذا مدعاعلہ کو جواب مین ایسی باتین لکہنی انصاف سی بعید ہی* اور جس صورت مین کہ ایسی دو مختلف باتین کسی جواب سی سمجھی جاوینگی تو مدعاعلہ کو آن دونو مختلف مراتب کی ثابت کرالی کا حکم نہین ہوسکیگا ٭ بلکہ چاہئی کہ جو بات ٹھیک ہو اُسی کو مقرر کرکی کہی اور گواہ سی ثابت کردیوی *

(۲۶۵)

جواب دوگانہ٭

مدعاعلہ کو اختیار رہی کہ یہہ جواب دیوی کہ جس حیثیت کی وسیلی مدعی لی نالش کی ہے وہ حیثیت درحقیقت اُسکو حاصل نہین ہی ٭ اور اُسی جواب مین یہہ بات بہی لکہی کہ اگرچہ اپنی اُس حیثیت کو ثابت کری تاہم اور امورات کی واسطی مدعی مذکور اور اُسکی ہمدعوی اشخاص مستحق ڈگری پانیکی نہین ہوسکتی ہین ٭ چنانچہ مدعاعلہ منکر

ہوسکتا ہی کہ مدعی زید متوفی کا وارث نہین اور یہہ بات بھی لکھہ سکتا ہی کہ اگرچہ زید کا وارث ہوے تاہم جو شئی وراثت کی حیثیت سے دعوی کرتا ہی نہین پا سکتا ہی ۔ اس طرح کی دو باتین جواب مین کی آپس مین تناقض متصور نہونگے کیونکہ مدعا علیہ فقط یہہ کہتا ہی ۔ کہ مدعی جو اپنی زید کی وارثت ہونیکی بات عرضی مین لکہی ہی ثابت کرے ۔ اس مین اگر مدعی اُن مراتب کو ثابت نکرسکی تو اُس کی مقدمہ ہار لی مین اور گفتگو باقی نہین ۔ اور اگر ثابت کری تو پھر بھی ایک بات یہہ باقی رہتی ہے کہ آیا مدعا علیہ کی نسبت مدعی بحیثیت زیادہ مستحق شئی متنازعہ کی پانیکا ہی یا نہین ۔

مدعا علیہ کو اپنا احوال فریادی کی طرح جندان ہوبہو لکھنی کی احتیاج نہین کیونکہ اُس کی صرف یہی استدعا رہتی ہی کہ سوال کہ کی دعوی مدعیکا اگر عدالت سی مسترد کروا سکی تو مقدمہ اُسکا ستبر ہوگا *

لکھنی کا

ہر مدعی چونکہ اپنی حق کی نسبت عدالت سے

اصدار ڈگری کی امید رکھتا ہی لہذا اُسکو کیفیت
بنای مقدمہ کی بعینہ جس طرح پر وقوع مین آئی ہو لکہنا
وہی ضرور ہی *

ہر ہوشیاری مقتضی ہی کہ مدعا علیہ احوال اپنا
یہین مین مفصل لکہی اگرچہ بہ نسبت دعوی مدعی کی
اُسکی عذر قوی کا مضمون مختصر ہو *

مثلا اگر مقدمہ درباب دخل زمین کی ہو اور مدعا علیہ
اپنی جواب مین لکہی کہ مین نی زمین متنازعہ کو اسکی
بایع حق دار سی قیمت دیکر مول لیا ہی تو چاہئی
کہ اسی مضمون مختصر پر اکتفا نکری اگر کوئی مکان
یا اور کوئی چیز واسطی افزایش قیمت کی زمین
مذکورہ پر بلا مزاحمت مدعی کی احداث کی ہو تو اُسکا
بھی احوال جواب مین اپنی درج کری *

ناکامل جواب کا نتیجہ

اور چاہئی کہ جتنی مراتب تک ممکن ہو مدعا علیہ کی
جواب کی لکہی ہوئی مراتب عرضی دعوی کے
مراتب مندرجہ کی مقابل ہوون کیونکہ اسطرح پر
ہو نہ سکنی دو فایدہ ہو سکتا ہی ایک یہہ کہ اپنی

جو بری کی کل مراتب کو پہلی جواب مین لکہہ چکنی کی سبب گواہکی زبان بندی خاطرخواہ طرح پر کرنی کا قابو پا سکیگا*

اور دوسرے ایہہ ہی کہ کوا غذاربعہ حاکم عدالت کی آگی بڑہی جانی سی موصوف الیہ کو بخوبی معلوم ہو جاویگا کہ مدعاعلیہ کس کس مراتب کی نسبت انکار کرتا ہی کیونکہ انکار نکرنی سی مدعی کا اظہار راست متصور ہوتا ہی*

[…]ب کی بابت جواب […]ن

جو مراتب کہ مقدمی کی مطالب کی ساتھہ علاقہ نرکھتی ہون یا جو مراتب ایسی ہون کہ باوجود علاقہ رکھنی ساتھہ مطالب مقدمہ کی جواب دہی اُسکی مدعاعلیہ پر ناگزیر نہو یا جو مراتب ایسی ہون کہ مدعاعلیہ اُستی واقف نہین بہ نسبت ان مراتبات کی جواب وہ ہونا مدعاعلیہ کو ہرگز نہ چاہئی* اور مطالب مندرجہ ائین کی بابت بھی طوالت کی ساتھہ سوال جواب کوا غذاربعہ مین لکہنا نہین چاہئی کیونکہ مثل کی وقت روبرو حاکم کی زبانی اُسکی سوال جواب کا اختیار

حاصل ہی ، ہر لکھنی کی کچھ ممانعت نہین * اور مدعاعلہ کو
چاہئی کہ جو باتین ممکن الحصول ہون اُن کی دریافت
کرنی مین معقول وجہہ بہ کوشش عمل مین لاوی *
اگر کسی سند یا دستاویز کی مطلب کی نسبت
تکرار ہو اور وہ مدعا علہ کی پاس رہی ہو تو چاہئی کہ
مدعا علیہ الفاظ مندرجہ سند یا دستاویز مذکورہ بعینہ اپنی
جواب مین مندرج کری *

احتمال انکار

اگر مدعا علہ بہ نسبت ایک امر کی منکر ہو تو
چاہئی کہ صریح انکار کری نہ اِس طرح ہر کہ انکار اُسکا
محتمل اوپر اقرار کرنی ہو *
مثلاً اگر ایک امر کی مختلف مراتب کی ساتھہ
الزام پانی کا حال مدعی نی لکھا ہو یعنی اگر مدعی یہہ
الزام دیوی کہ مدعا علہ نی فلانا امر فلانی تاریخ یا فلانی
مقام پر کیا ہی یا فلان قدر مبلغ لیا ہی تو مدعا علہ کو
نہین چاہئی کہ بہ نسبت مراتب مظہرۂ مدعی کی
صرف یون کہکر انکار کری کہ مین نی اُس امر کو
مدعی کی اظہار کئی ہوئی طریق اور مراتب کی ساتھہ

۱۸ باب

تاریخ مذکور مین انصرام نہین کیا تھا یا کہ فلان قدر مبلغ
نہین لیا تھا کیونکہ اُس جواب سی واضح ہوتا ہے
کہ شاید اُسنی اُس امر کو کسی الگ طریق
دوسری مراتب کی ساتھہ یا دوسری تاریخ مین
کیا تھا یا واضح ہوتا ہی کہ اُسنی کچھہ مبلغ لیا تھا پھر
بالکل مبلغ دعوی مدعی کا نہین *
بلکہ مدعا علیہ کو یہہ مناسب ہی کہ بہ نسبت کرنی
اُس امر کی یا ایسی کسی مبلغ کی محض انکار کر
اور مقدمی کی اور کاغذات کی طرح پھر چاہئی کہ
بار بار ورازی کی الفاظ مدعا علیہ کی جواب
بھی مندرج نہو وین *

انیسواں باب

(2.43)

مقدمی کی پہلی سماعت

مقدمی کی [illegible]

جد جواب شامل نتھی ہو چکنی کی بعد فوراً یا بحسب اقتضای احوال عام مقدمات مرجوعہ عدالت کی دستور ہی کہ کسی تاریخ مقررہ مین صاحب عدالت فریادی کی نالش یا دعوی کی صداقت کی تجویز اگر متخاصمین کی جانب کی گواہ موجود ہون تو بذریعہ لینی حلف اُن گواہون کی کرتی ہین ۔ یا اگر گواہ نہون تو طرفین کی متخاصمین سی یا ایک جانب سی حلف لیکر تجویز عمل مین لاتی ہین ۔ بشرطیکہ طرفین یا طرفین کی وکلا اس طرح پر تجویز کرانی مین باہم متفق الرای ہون کہ مگر ہر چند کہ مدعی یا مدعا علیہ یون مستدعی ہو کہ مقدمہ میرا باخذ حلف طرف ثانی کی فیصل ک

ق ۴ ۶ سہ ۹۳ ۲۱۷ و ۶۲ بنارس ق ۸ ۶ سہ ۹۰ ۱۷۹ د ۶۲ ممالک مفوضہ و مفتوحہ ق ۳ سہ ۱۸۰۳ و ۷ ۶ ق ۳۳ سہ ۱۸۱۳ ۲۸ ۶ قانونگو اسند رای وغیرہ اصلاحان بنام سندر لال رای رسالہ رست ۱۵ امئی سہ ۱۸۱۹ ۶ در مادہ سوال وہی رای ۲۰ اپریل سہ ۱۸۲۰ ایسر ٹھاکر وغیرہ اصلاحان بنام اگھن ٹھاکر وغیرہ رسالہ سان ۲۴ جون سہ ۱۸۲۰

پاوی تو بہی طرفثانی مذکور سے برخلاف اُسکی مرضی کی
حلف لینا جائز نہین ل

ہر ممکن ہی کہ نوا عذاربعہ کی تہ رہی جاتی ہی حاکم
عدالت کو معلوم ہوکہ اس مقدمی مین نوا عذاربعہ کی
ضابطہ مین یاکہ اشخاص متخاصمین وغیرہ مراتب کے
بابت مین ایسی خطائین واقع ہین کہ اُسکی سببسی
تجویز اسکی حسب استدعای مدعی کی فیصل نہین
پاسکتی ، تو اس طرح کی مقدمات کی تجویز کو ملتوی
نکرکی بہ نسبت اسکی حکم نمبر خارج یا ڈسمس کا
صادر کرینگی یاکہ درصورت گذرنی درخواست حسب
ضابطہ کی متخاصمین کی نسبت حکم واسطی سدہار لی
اُن خطاؤنکی جو نوا عذاربعہ مین واقع ہوئی ہون صدور
فرماوینگی *

گو اس طرح کی بہت سی خطاؤن ہرکہ جن کا بیان
ذیل مین آنی والا ہی پہلی ہی بذریعہ درخواست کی
صاحب عدالت کو اطلاع ہوسکیگی ہر مولف لی

ل بلحاظ واس اسپدنٹ بنام جیت نراین سنگہ وغیرہ رسالہ ماں ۲ دسمبر ۱۸۴۰ع

تجویز مقدمی ... ہوگی

ان سب خطاؤن اور خامیون کو اس ایکہی فصل مین معاً قلمبند کرنا مناسب سمجھا*

جن عذرات کی تحقیقات پہلی پہل ضروری ہی

اگر بثبوت عذرات مندرجۂ جواب . کی مقدمہ مرجوعہ کی زیادہ تحقیقات کی حاجت باقی نرہی ۔ تو صاحب عدالت کو لازم ہی کہ فی الفور اسکی تجویز عمل مین لاوین ۔ مثلاً اگر عرضی دعوی کی ملاحظہ سی یا مدعاعلیہ کی تعذرات کی اظہار سی صاحب عدالت یون سمجھین کہ میری عدالت کی علاقی کی اندر بہ تو بنا مقدمہ وقوع مین آئی ہی اور نہ مدعاعلیہ ساکن ہی ۔ یا مالیت مقدمہ اس قدر نہین کہ میری عدالت مین مسموع ہوسکی ۔ یا میعاد سماعت کا گذرچکا ہی ۔ تو حاکم موصوف پر واجب ہی کہ صرف اُسی ایک امر کی تحقیقات عمل مین لاوین اور جس صورت مین کہ حاکم موصوف مدعاعلیہ کی اس طرح کی عذرات کی ثبوت سی تشفی اپنی کرلیوین تو حکم نسبت یا تو سمن بہ نسبت مقدمۂ مدعی کی صادر کرینگی ۔ اور اسکی باقی مراتب کی غور کرلی مین کہ جس کی تحقیقات

۱۰ باب

نمبر تجویز اُس عدالت مین ازروی آئین کی جا بہ نہین التفات نکرینگی م

جس صورت مین کہ کسی مقدمہ مرجوعہ کی حالات سی واضح ہو کہ عین اُسی مادی کا ایک مقدمہ درمیان اُنہین فریقون کی آگی فیصل پاچکا ہی تو وہ فوراً [illegible] ہو ویگا ن

عرضی دعوی کسی طرح پر ناقص یا خلاف ضابطہ یا ناکامل مرقوم ہونی سی وہ بالکل مسترد نہو کر صرف نمبر خارج ہوجاویگا و

مقدمہ نمبر خارج ہونی سی اخراجات [illegible]ت بالکل اُسی فریق کی ذمی کہ جسکی لنسبت حکم نیست عدالت سی صادر ہوا ہو پڑیگا پر اسکو پھر اُسی بابت کی نالش عدالت مین دربیش کرنیکا اختیار حاصل رہیگا

مین ست

م سرک ۱۳ اسٹمپ سنہ ۳۳ ۱۸ع فقرہ ۲
ن ہرچرن سوکل اپلانٹ بنام گوپال بخش کا ھاوبزہ رسپانڈنٹ ۱۹ مارچ سنہ ۱۸۵۰ع
و قاضی اسد علی وبیرہ اپلانٹان بنام مسماۃ بیبن رسپانڈنٹ ۳ مئی سنہ ۱۸۴۹ع
بابو چنتامن سنگہ وبیرہ اپلانٹان بنام راجہ بجی گوبند سنگہ وبیرہ رسپانڈنٹان ۲۳ مئی سنہ ۱۸۴۹ع بابت مرجوعہ ۱۳

مالیت مقدمہ کی کمی

مالیت مقدمہ کی کمی و بیشی اُسکی نمبر خارج ہونی کی ایک وجہہ ہی لہذا چاہئی کہ ہر ایک مقدمی مین شخص دعوی کی مالیت کو مشخص کرکی لکھین ا

بہ نسبت اسکی مدعا علیہ کی اعتراض کا طریق

اگر مدعا علیہ بہ نسبت مالیت شئی متنازعہ کی یا بہ نسبت قیمت کا عذر ستامپ کی کہ جس پر مدعی کی عرضی دعوی لکہی ہو اعتراض رکھتا ہو تو چاہئی کہ اسپر اعتراض کو اپنی جواب مین لکہکر عدالت کی آگی پیش کری اور مدعا علیہ کو استحقاق نہین کہ بلا اجازت اسطرح کی اعتراض کو جواب گذرانینی کی بعد عدالت مین پیش کری ب ہر مفلسی مقدمی مین مدعا علیہ کو یہہ اختیار نہین کہ شئی دعوی کی قیمت حد سی زیادہ لکھی جانیکی عذر سی سرسری طریقی پر اعتراض کرکی عدالت سی داد خواہ ہو ۔ بلکہ اعتراضون کو صرف بذریعہ جواب ہی کی عدالت کی آگی در پیش کرنا چاہئی ت

2 95

ا باب ۱۲
ب نظائر ۱۸۰۸ ۔۔۔ ص ۱۶ سرک ۲۰ اگست سنہ ۱۸۴۱ع
ت کنس نمبر ۱۲۰۸ صدر کلکتہ ۳۰ اگست صدر آگرہ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۳ع

۱۹ باب

درصورتیکہ ایک اعتراض بہ نسبت مالیت
شی متدعوی یا قیمت ستامپ عرضی دعوی بذریعہ
جواب مدعا علیہ کی داخل عدالت ہوا ہو تو حاکم کو
چاہئی کہ قبل داخل ہوچکنی کو اغذارلعہ کی جتنی
تحقیقات اس اعتراض کی ضرور ہو بطریق سرسری
کی عمل مین لاوین اور اگر اُن کی آگی واضح ہو
کہ مدعی نی ستامپ کی خرچا سی اپنی تئین
بچا لنی کی لئی ، یا ٹھیک مالیت لکھنی سی وہ
مقدمہ جس عدالت کی سماعت کی قابل ہو تا
اُس عدالت کی سماعت سی باز رکھنیکی
ارادی سی ، مالیت مقدمہ کو فریب دہنی کی
مطلب سی گھٹا کر نہین لکھا ہی ، تو صاحب موصوف
بہ نسبت مدعی کی حکم صادر فرماوینگی تا کہ وہ عرضی
مصرانہ باصلاح عرضی دعوی کی ، باقی قیمت کی
ستامپ پر لکھہ کر عدالت مین پیش کری ،
اور اگر یہہ واضح ہو کہ مدعی نی فریب دہنی کی

ش سرک ۱۹ جون سنہ ۱۸۴۳ع

حکم نین ست

مطلب سے ایسی خطا کی ہی تو بہ نسبت اسکی
مقدمی کی حکم نین ست کا صادر فرماوینگی ج

اگر اعتراض مذکورہ بالا بذریعہ جواب مدعا علیہ کی
حسب ضابطہ داخل عدالت ہووی اور مدعی کو اغذ

(۲۱۶)

اربعہ کی داخل ہوچکنی کی آگی عرضی مصرانہ نگذرانی
تو لیاقت مقدمہ کی تجویز کی قبل اسکی مالیت کی
تکرار کی تحقیقات عمل مین لانی کی لئی مدعا علیہ
صاحب عدالت سے مستدعی ہوسکیگا ۔ بشرط
ثبوت اس بات کی کہ مدعی نی سکیتر اوس روپئی

حکم نین ست کی شتہ

کی حساب قیمت نشانب کی گھٹایا ہی حکم
نمبر خارج ہونی کا حسب استدعای مدعا علیہ کی اس
مقدمی کی نسبت صادر ہوگا ۔ اور کواغذ اربعہ داخل
ہوچکنی کی بعد مدعی کی نسبت عرضی مصرانہ باصلاح
عرضی دعوی کی گذرانی کی لئی حکم دینی کا اختیار صاحب
عدالت کو نہوگا ح

اگر فریادی کی نوشتہ اظہار سے یہ واضح ہو کہ

ج بہیرب چندر مجمودار وغیرہ اسلاسال دول دیک شرساسب مجموعی ۹ و ۱۰ و ۱۲
ح ق ۱۰ اسہ ۲۹ ۱۰ ۱۲ آگست ۶۸

سے شی متنازعہ کی مالیت نہایت گھٹا کر لکھی ہی
حکم نسبت محصلہ بہ نسبت اسکی البتہ صدور پاویگا
شی متنازعہ کی مالیت گھٹا کر لکھنے سے اگر کمتر
اسکی بہ نسبت ٹھیک مالیت شی مذکورہ
کی سکہ اوس روپیہ کی حساب پر نہ پڑتا ہو
تو وہ مقدمہ قابل نبیست کی نہوگا پر اسطرح کا انقضا
مالیت وقوع مین آنی کی صورت مین اصلاح اسکی
بذریعہ عرضی مصرانہ کی مدعی پر واجب و لازم ہوگا

مالیت مقدمہ کی بڑھنا

شی دعوی کی مالیت حد سے زیادہ مندرج رہنی
کی سبب سے وہ دعوی قابل نبیست کی نہوگا
جب تک صاحب عدالت کی ذہن نشین
نہووی کہ مدعی نے جس عدالت کو اس مقدمہ کی
تجویز کا اختیار ازروی قوانین مجاریہ کی حاصل ہی
وہان اسکی سماعت نکرانی کی ارادی سے شی
دعوی کی جتنی مالیت ٹھیک ہی اس سے بڑھا کر
لکھا ہی یعنی اگر مدعی جو مقدمہ کہ حسب مالیت کے

تاریخ وی ایچ کرسن سابق ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۴۷ع
و شاہ ماسنڈری و اسمتھ سابق ۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۵ع

اپنی مطابق قوانین مجلدیہ کی قابل اپیل صاحب جج ضلع کی ہو اسکی مالیت بڑھا کر قابل اپیل صاحبان صدر کی کر والی تو البتہ وہ قابل نمنسنت کی نہوگا ذ

حاکم اپنی طرف مالیت مقدمہ

اگرچہ شی دعوی کی مالیت کی نسبت مدعا علیہ کو اپنا اعتراض جواب ہی مین لکھہ دینا لازم ہی اور بعد اسکی استحقاق اعتراض کا اسکو حاصل نہوگا تاہم صاحب عدالت کو خود اسکی تحقیقات کا اختیار حاصل ہی اسلئی کہ اگر طرفین کی متخاصمین آپس مین سازش کر کی فرضاً مالیت گہٹائی ہون تو حصول سرکاری مین کچہہ فتور راہ نپاسکی ۔ اوراس مطلب سی مقرر ہوا ہی کہ اگر اثنا ٔ تجویز مین کسی مقدمہ نمبری کی اُس عدالت کی آگی کہ جہان پہلی پہل وہ مقدمہ رجوع ہوا ہو یا اس عدالت کی آگی کہ جہان اسپر مقدمی کا اپیل ہوا ہو یہہ بات واضح ہو کہ عرضی دعوی جتنی قیمت کی ستامپ پر لکہنا مناسب تہا اسسی کم قیمت کی ستامپ پر مرقوم ہوئی ہی ۔ اور

ذ کشن جیمین بخشی اپیلانت بنام ای ۔ سی ۔ ویلاب اندکو ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع

حاکم عدالت کو یہہ گمان نہو کہ مدعی یا اپیلانت یہہ بہول چوک فریب دہینی کی مطلب سی، یا ستامپ کی خرچی سی اپنی تئین بچانی کی ارادی سی، عمل مین لایا ہی، تو اُسکی ہدایت کی لئی حکم یا اجازت دیویگی تاکہ وہ جبر نقصان کرکی عرضی مصرانہ اُسی قدر قیمت کی ستامپ پر کہ جتنی عرضی دعوی کی ستامپ مین کمی تہی لکہ کر عدالت کی عرشتی مین داخل کری ر

ـی وقت مقدمہ ـیکی بابت

جس صورتمین کہ کاغذات موجودہ عدالت سی صراحتاً واضح ہو کہ فلانا مقدمہ عند الانفصال مطابق کسی آئین کی ضرور ڈسمس ہونی والا ہی یعنی جس صورت مین کہ خود عرضی دعوی سی ثابت ہووی کہ میعاد نالش منقضی ہوچکا ہی یا کہ وہ مقدمہ سرتا پا ناجایز ہی تو حاکم عدالت کو لازم ہی کہ اُس مقدمہ کو ڈسمس کرین ز

ر۰ ق ۲۶ ۃ سہ ۱۸۱۳ع د ۷ ۃ ضا ۶ سرک ۲۰ اگست سہ ۱۸۱۳ع
ز بابو چنتامن سنگ وغیرہ اسلامان بنام راجہ بجی گوبند سنگ وغیرہ ۲۰ مئی
سہ ۱۸۳۹ع ادہامولی دیبہ وغیرہ اسلامان بنام بعیرب جندر محمودار وغیرہ ۲۰ جون
سہ ۱۸۳۹ع ق ۳ ۃ ۱۸۳۶ع د ۲۲۴ ۃ جیون نراین سنگہ اسلامت بنام رام تلب رسالدت
۱۶ دسمبر سہ ۱۸۳۹ع

الفقاے میعاد کی صورت میں

اگر کوئی مقدمہ کہ بسبب گذرجکنی بارہ برس کی میعاد کی سماعت اُسکی عدالت مین ناجایز سمجھے کسی محکمی مین مرجوع ہوا ہو تو اُسکی دایر رہتی ہوئی جب کبھی الفقاے میعاد کی بابت عدالت کے آگی واضح ہو صاحب عدالت پر تحقیقات اُسکی واجب ہو گی خواہ منجانب مدعا علیہ کی وہ عذر عدالت مین وہیش کیا گیا ہو یا نہین س

عذر مدعی بہ نسبت الفقاے میعاد

پر اگر مطابق احکام مندرجہ آئین ۲ سنہ ۱۸۰۵ع کی کسی عذر کی سبب سے باوجود الفقاے میعاد بارہ برس کی مقدمہ مرجوعہ سماعت عدالت کی قابل رہا ہو ے تو (جیسا کہ آگی مذکور ہو چکا) مدعی کو چاہئی کہ عذر مندرجۂ آئین مذکور پر اصرار کری ے نہین تو صاحب عدالت خود تفتیش اِس عذر کی نہین فرماوینگی ش

اور آئین مذکور کی حکم پر اصرار کرنیکی صورت یہہ ہی کہ بعد ادخال کوا غذار بعہ کی اگر معلوم ہو کہ عرضی

س بانو راما سنگہ وغیرہ اپلانسان بابو دھیان سنگہ وغیرہ رسپانڈنسان ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۴۹ع
ش باب ۱۳ ے

۱۹ باب

دعوی مین لکھا گیا تھا کہ مدعا علیہ شی متنازعہ ہر ۱۲ برس کی
مدت سی زائد تلک دخیل ہی صحیح ہر اُ سنی
اُسپر از راہ فریب کی دخل حاصل کیا ہی ۔ اور
مدعا علیہ اپنی جواب مین فریب کی اظہار سی انکار
کیا تھا یا اگر یون جواب دیوی کہ گو میرے
مورث شی متنازعہ پر از راہ فریب کی دخیل
کئی ہون پر بھی اُسکا علم نہین اور شی مذکورہ
۱۲ برس سی زیادہ مدت تک ہماری اور ہماری
آباو اجداو کی دخل مالکانہ مین ہی ۔ تو صاحب عدالت
زبان بندی طرفین کی گواہون کی اُس اظہار و انکار
کی بابت لیکی ٹھہراوینگی کہ آیا وہ مقدمہ مطابق قانون کی
سماعت کی قابل ہی یا نہین ۔

پس اگر تجویز مقدمہ فریادی کی مطلب مطابق
ہونی والی ہو تو فریادی کی مقدمہ کی سماعت اور تجویز
عمل مین لاکر باوجود گذرجکنی حد سماعت کی ٹھیک
اُسی طرح پر فیصل کرینگی کہ جسطرح بنای مقدمی
کی وقوع سی بارہ برس کی میعاد کی اندر مقدمہ مذکورہ

عدالت مین پیش ہونی کی صورتمین کرنی جس
اور صاحب عدالت میعاد نالش کی بابت طی پا لی
کی آگی مقدمی کی تجویز شروع نہین کرینگی ض
ایک مقدمی کو دوسری مقدمی کی ساتھہ ناجایز
طریقی پر ملا کی سرشتۂ عدالت مین داخل کرنا خلاف
ضابطہ ہی ۔ اور مدعی سی اُس طرحکی حرکت وقوع مین
اینکی صورت مین مقدمہ اُسکا نمبر خارج ہوگا ۔
پر دو مقدمی کو ناجایز طریقی پر ملا کر پیش کرنیکی صورت
مین اُنکی نسبت صرف حکم نمبر خارج ہونیکا ہمیشہ صادر
ہوگا ایسا نہ سمجھا چاہئی کیونکہ ویسا ہونی سی مدعی
بلا استحقاق ایک فائدی کو پہنچیگا ۔
ایسیہی جس صورت ایک ایسی دعوی کو
کہ اگر مدعی عدالت مین اسکو الگ در پیش کرتا ۔ تو
عندالانفصال حکم تمسک کا بہ نسبت اسکی اصدار پاتا
(مثلاً ایک ایسا دعوی کہ عدالت مین مرجوع ہونی ہی
حد سماعت کی گذرجکنی کی وجہہ سی نامسموع

ص ق ۲ سہ ۱۸۰۵ع
ض درمادۂ سوال رام سنکر رای وغیرہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۸۵۰ع

(مدعی والاہو) فریادی جانبی ناجایز طریقی پرایک دوسری
دعوی کی نقاضل عدالت مین داخل کیا ہو تو صاحب
عدالت دعوی اول کی نسبت حکم ڈسمس اور دعوی
ثانی کی نسبت ناجایز طریقی پر لائی جانی کی وجہہ سی
نینسٹ کا حکم صادر فرماوینگی کیونکہ جو مقدمہ خود غایبی حکم
ڈسمس کی ہی وہ بسبب ناجایز شمول دوسری
مقدمی کی اُس حکم سی بیجا نہین سکتا ہی ط

عرضی تتمہ

اگر غلطی یا غفلت سی یا اور کسو سبب سی
مدعی اپنی عرضی دعوی مین کسی ضروری مطلب کو درج
نکیا ہو تو عدالت کی آگی اِس بات کو عرض
کرتی ہی صاحب عدالت اسکو ایک تتمہ عرضی
باندراج اُس بات کی جو پہلی مین لکہنی بہول گیا ہو
عدالت مین ثانیا داخل کرنیکی اجازت دیوینگی ۶
اور مدعا علیہ حسب تعین حاکم عدالت کی اُس
تتمہ عرضی کا جواب عدالت مین داخل کریگا اور تب
دونو فریق جواب الجواب اور رد جواب مطابق ضابطہ

ط بابو چنتامن سنگہ وغیرہ اپلانٹ بنام راجہ ہیجی گوبند سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹ
۲۳ مئی سنہ ۱۸۴۹ع باب مزبور ۱۰ ۶

جیساکہ عرضی اول کافی ہونی کی صورت مین کرتی عدالت مین پیش کرتی رہینگی ظ

تتمہ جواب (۲۵۰)

اور ایسیہی اگر مدعاعلہ غلطی یا غفلت وغیرہ سبب سی ایک ضروری مطلب کو اپنی جواب مین درج نکیا ہو تو عدالت کی آگی اِس بات کو عرض کرتی ہی صاحب عدالت اسکو اجازت واسطی داخل کرنی ایک تتمہ جواب کی باندراج اُس بات کی جو جواب اول مین نہین لکہا تہا دیوینگی اور بعد داخل ہونی اُس تتمہ جواب کی دونو فریق جواب الجواب اور ردجواب اپنی اپنی طرف سی ٹہیک اُسیطرح ہر داخل عدالت کرینگی کہ جسطرح جواب اول کی کافی ہونی کی صورت مین کرتی *

واسطی داخل کرنی تتمہ عدالت کی طرف سی ملینگا ضروری اور صرف دفعہ ملیگا

ہر تتمہ عرضی یا تتمہ جواب ایک بار کی سوای پہر دوسری دفعہ عدالت مین پذیرا نہو سکیگا ۔

جب تک کہ سررشتۂ عدالت مین داخل

کئی ہوئی سوال وجواب کی کاغذات کو صاحب
عدالت استماع وغور کرکی مطابق صوابدید کی اپنی
تتمہ عرضی دعوی یا تتمہ جواب داخل کرنیکی اجازت
بہ نسبت مدعی یا مدعا علیہ کی صادر نفرماوینگی تب تک
تتمہ درخواست یا تتمہ جواب ہرگز عدالت مین مقبول
نہوسکیگا ع

مفلس فریادی کی تتمہ عرضی

اگر کوئی نادار شخص جسنی مفلسی طریقی پر نالشی
ہونیکی اجازت عدالت سی پائی ہو اپنی عرضی استغاثہ
مین بعض مدعا علیہون کی نام لکہنی بہول جاکر اشخاص
مذکورہ کو بذریعہ تتمہ عرضی کی مدعا علیہون کی شامل
کرنی چاہی تو اسکو پہلی اس مطلب کی اجازت
عدالت سی حاصل کرنیکی لئی درخواست کرنی پڑیگی اور
اسکی جایداد کی تحقیقات ثانیاً ان اشخاص کی روبرو
عمل مین آویگی تاکہ اگر اشخاص مذکورہ کو اسکی مفلسی کی
نسبت کچہہ تعرض رہا ہو تو اسکی گذارش کی لئی
وی قابو پا سکین بلکہ اسی مطلب کی لئی بنام

ع ق ۲۶ س ۱۴ ۱۸ ع د ۶۲ ص ۳ ع

۱۹ باب

اُن اشخاص کی پروانۂ اطلاع عدالت سی جاری ہووےگا غ

صاحب جج کی سوا حاکم کو منظور کرنیکا نہین

چونکہ کوئی شخص مفلسی مین نالشی ہونیکی صورت مین صاحب جج ضلع کو لازم ہی کہ تحقیقات اس بات کی کہ آیا نالش مدعی کی موجہ ہی یا نہین عمل مین لاوین ۃ لہذا مقدمۂ مفلسی کی صورت مذکورہ مین منشا ہی معاملہ نئی مدعا علیہم نائی ستی دعوی کی ساتھ تعلق رکھتا ہی یا نہین اس مراتب کی تحقیق کرنیکا اختیار بھی صاحب موصوف کو مفوض ہی ۃ اور فریادی مفلس سی تتمہ درخواست لینی کا اختیار صرف صاحب جج ہی کو حاصل ہی ورجہ ادنی سفل کے حاکمون کو نہین ف

پہلی مفلسی نالش کا تتمہ عرضی مفلسی دینی جاہئی

جس فریادی نی پہلی بطریق مفلسی کی نالش اپنی درپیش کی ہو اُسکو بھر وہ مقدمہ دایر رہنی کی اثنا مین نادار فریادی کی طرح اُس مقدمی کی پیروی کرنیکی اجازت نہ ملیگی کیونکہ وہ مقدمی کا خرچہ وغیرہ اخراجات

غ ھرچند رلا بوری سایل ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۳۷ع صفحہ مرقومہ ۱۹
ف ھرچند رلا بوری سایل ۲۰ اگست سنہ ۱۸۳۶ع

۱۹ باب

جو مقدمہ تہی ادا کر چکا ہی. ق پر اگر کسی نئی امر کی
تجویز لا بد منظور ہو کر نئی خرچی کی کچھ ضرورت ہو تو
قیمت استامپ و اجرت وکلا جتنی لگی گی مدعی
مذکور پر واجب الادا ہو گی ۔ اسمین اگر عذر لاوی کہ مجھی
اخراجات معاملہ کی استطاعت نہین تو اسکو بطریق
مفلسی کی اپنی مقدمی کی پیروی کرنیکی اجازت پانیکی
درخواست صاحب جج ضلع کی آگی درپیش کرنی
کی لئی عدالت سی میعاد ملیگا اور اس طرحکی
درخواست دینی والی کی جایداد کی تحقیقات ٹہیک
مدعی مفلس کی طرح پر عمل مین آویگی ک
اگر مدعی نی عرضی دعوی مین زمین متنازعہ کی پیمایش کا
تعداد یا چو حدی نلکہی ہو اور مدعی کو حاصل ہونی والی ڈگری
کی اجرا کی لئی زمین متنازعہ کی چو حدی یا تعداد پیمایش
جاننا ضرور ہو اور مدعی تتمہ عرضی گذرانی کی اجازت پانی
کی لئی درخواست نگذرانی ۔ تو حکم نیست کا

ق کنس نمبر ۹۶ ا ۳/۶ اگست سنہ ۱۸۱۴ ع
ک کنس نمبر ۱۳۱۳ صدر آگرہ ۳ ۶ صدر کلکتہ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۴ع صفحہ
مزبورہ ۱۲۶

به نسبت اُس کی البته صدور پاویگا ^ل

تتمہ عرضی یا تتمہ جواب جو مدعی یا مدعا علیہ کبھی دفعہ عرضی یا جواب مین کسی ضروری مراتب کو سہواً یا غفلتاً وغیرہ سبب سی مندرج نکری بعدالت مین درپیش کری اُسکی لینی کا اختیار کسی صدر امین یا منصف کو حاصل نہین ^م اور صاحب جج یا صدر امین اعلیٰ کو جایز نہین کہ کسی منصف یا صدر امین کو تتمہ عرضی یا تتمہ جواب لینی کی لئی ہدایت کرین ^ن مثلاً اگر فریادی نی اپنی عرضی دعوی مین مبلغ یافتنی غلطاً یا غفلتاً بغیر سود کی مندرج کیا ہو ^و یا کہ اگر اُسنی اصل مالیت مقدمہ مین خطا کی ہو یعنی جس صورت مین شی متنازعہ کی مالیت کا مقدار اُسکی صدر جمع کا سہ چند مقرر کرنا مناسب تھا اگر بحساب اُسکی نیلا می

تتمہ کا لینا امین اور منصف

۲۵۲

ل رانی ہربادراسی وغیرہ اپلاسان بنام چندرنا تھ دت وغیرہ رسالہ دیسان ۲۹ جون سنہ ۱۸۴۸ء و المسترلتدیل اپلاسٹ بنام بنی چندرکنور وغیرہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۴۹ء فرنیجی ہنسری ودیگر اپلاسان بنام ابیشن چندرپال چودہری رسالہ سنہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ء باب ۱۳ ۃ

م ق ۲۳۶ سنہ ۱۸۱۴ء و ۳ ۵ ۃ ض ۳ ۃ ق ۵ ۶ سنہ ۱۸۱۴ء ۱۵ ۃ ض ۲ ۃ کنش نمبر ۱۳۰۸ء سرکلر ۳ جون سنہ ۱۸۴۷ء

ن درباوۂ سوال کنش کنگر سرکار ۲۷ مئی سنہ ۱۸۴۷ء

و باب مزبور ۱۰ ۃ

قیمت کی مقرر کیا ہو تو تا نیاً اسکو بدعوی زر سود کی
یا کہ مالیت مقدمہ بڑھا کر تتمہ عرضی گذرانی کی
اجازت نہ ملیگی [ا]

پر اگر مدعی نے اپنی دعوی کی مراتب مندرجہ مین
غلطی فاش کی ہو یعنی اگر نالش کی ہو بدعوی اصل سود
یا قیمتی کی اپنی یا کہ اپنی مقدمی کی مالیت حسب علم لیاقت
ٹھیک مقرر کر کی اسکی مبلغ بندی مین بھول چوک کی
ہو تو اسکو باصلاح اُس خطا کی عرضی تتمہ عدالت
مین داخل کرنی کا اختیار حاصل ہی

اگر عرضی اول مین مدعی نی مدعا علیہ کی وارث
کی نام لکھنی مین خطا کر کی باصلاح اس خطا کی دوسری
عرضی گذرانی ہو تو وہ بہ نسبت عرضی اول کی تتمہ
متصور ہوگی لہذا اس قسم کی عرضی تتمہ عرضی داخل
ہو چکنی کی بعد بھی مقبول عدالت ہوگی [ب]

گو اعذار بعہ مین سی کسی کا عذ مین کچھ غلطی صریح
رہنی کی صورت مین اسکی سدھارنی کی اجازت

واسطی اصلاح نالش

فریق کی

[ا] باب ۱۲ درمادہ سوال کمشنر سرکار ۲۷ مئی سنہ ۱۸۴۷ع
[ب] بحوالہ نقشہ بابو سایل ۹ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع

پانی کی لئی اگر کوئی شخص درخواست گزرانی تو وہ درخواست عدالت مین مقبول ہوکر صاحب عدالت اسپر غور کرینگی اور جایز نہین کہ موصوف الیہ اسکو تمہ عرضی تصور کرکر ایکبارگی نامنظور کرین ۔

ہر اسطرح کی درخواست گزرانی سی جب تک کہ صاحب عدالت اسمین غور فرماکر کسی دلیل معتبر کی روسی اپنی رای مین اس غلطی کا سہواً یا غفلتاً واقع ہونا ٹہراکر اجازت داخل کرنیکی ندیوین تب تک وہ شامل تمہ نہوگی ت خواہ وہ دلیل معتبر صاحب عدالت کو انہین کو اغذار لیحہ کی عبارت سی حاصل ہو یا کہ کسی کی گواہی یا دستاویز کی روسی خارجاً اپنی تشفی کی قابل پاوین ۔

ایک مقدمی مین صدر دیوانی عدالت کی فریادی نی کسی دستاویز ضروری کی تاریخ غلط لکہی تہی ۔ اور مدعاعلہ کی طرف سی جواب داخل ہونی کی بعد عرضی دعوی کی ادخال کی تاریخ سی سات مہینی بیت

ت کرپا مولی دیبہ اسلاب بنام کالی کنت لاہوری رسارت ۲ اپریل سنہ ۱۸۰۵ء روبکاری صدر دیوانی مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۸۰۵ء

غلطی کی بیجا انس غلطی کی سدھارنی کی اجازت
پانی کی امید سی درخواست گزرانی تھی۔ اور احوال
مقدمہ سی حاکمان صدر کی رای مین وہ غلطی ازراہ سہو
یا غفلت کی واقع ہوئی تھی۔ لہذا اُسکی اصلاح کی
اجازت مدعی کو نہ ملی ث

جس صورت مین کہ کوئی اہل معامل برخلاف قانون نمبرا
سنہ ۲۲ ۱۸ع کی دفعہ ۳۸ کی باظہار واقع ہونی کسی
غلطی کی من قبیل اُن غلطیون کی جو آئین مذکور مین
مندرج ہین۔ بنام سرکار بہادر کی یا کسی سرکاری
عہدہ دار کی مقدمہ دائر کری۔ تو وہ مقدمہ
نمبر خارج ہوگا۔ اور خرچہ مقدمہ اُسی فریادی کی ذمی
پڑیگا ج اور یہہ بات۔ فریادی با رادہ قرق خلاصی ایک
زمین کی۔ (جو صاحب کلکٹر نی اپنی مقرر کئی ہوئی
آئین کی ذریعی مطابق ایمای عدالت دیوانی کی ح
مقروق کیا ہو) بنام کلکٹر کی نالشی ہونی سی۔

ث کربا موہی دیبہ اسلاب بنام کالی کنت لاہوری رسالہ مت ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۵۰ع
ج باب مذکور ۲۷ وکیل سرکار اسلاب بنام رام لوچن ورام پرشاد ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۴۴ع
ح راجہ جگنگا دہر سایل ۵ فیروری سنہ ۱۸۳۵ع فصل پنجم باب ۱۶ ت

۱۹ باب

اس مقدمی مین کہ اور مقدمات مندرجۂ دفعہ ۲۱۱ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ع مین بکار آمد ہوگی خ

(۲۷۱) مقدمات مذکورہ کی ہشنوائی پہلی دفعہ ہوتی ہی صاحب عدالت مدعی یا اُسکی وکیل کو اتنا کہہ دیوینگی کہ صاحب کلکتر یا ملازم سرکاری کو کہ آنکی سرکاری خدمات کی بابت ناجایز طریقی پر مدعا علیہ کرنی کی سبب کہ یہہ مقدمہ قابل نیست کی ہوگیا کہ تب اگر مدعی یا وکیل مذکور ظاہر کری کہ کہ مین نی یا میری موکل نی بھول کر یا غفلت کی راہ سی یہہ حرکت کی ہی کہ اور عدالت کو بھی اس بات پر تشفی حاصل ہو کہ مدعی نی یہہ حرکت جان بوجھکی یا فریب یا کسی بری ارادی سی نہین کی ہی کہ تو اُسکو اُس بات کی اصلاح کی لئی تتمہ درخواست گذراننی کی اجازت ملیگی کہ اور اُسکی صاحب کلکتر یا ملازم سرکاری مذکور کی نام پر جو دعوی دائر کیا تھا اُسسی دست بردار ہونی کی بعد تجویز اُس

خ سرکلر صدر کلکتہ ۱۰ اگست صدر اگرہ ۲۰ ستمبر سنہ ۳۷ع

۱۹ باب

مقدمہ کی معمول کی مطابق عمل مین آویگی د

اگر کوا [illegible] ربعہ کی شنوائی ہوتی ہی یا کہ اُسکی بعد
انفصال مقدمہ کی آگی کسی وقت یہ ثابت ہو کہ ل
مدعی نی عرضی دعوی مین نام بعض مدعا علیہ کا کہ جسکا لکھنا
ضرور تھا یہ مندرج نہین کیا ہی یہ اور صاحب عدالت
سمجھین کہ فریادی نی قصداً یا فریباً نام شخص مذکور کا نہ
حذف کیا ہی تو اس مقدمی کی نسبت حکم
نمبر خارج ہونیکا دیوینگی اور سر نو سی باشتمال
نام اُس شخص کی نالش جدید پیش کرنی کی
اجازت دیوینگی

در باب زیادہ کرنی
مدعا علیہون کی

ہر اگر موصوف الیہ کی رای مین آوی کہ مدعی
نی نام شخص مذکور کا اپنی عرضی دعوی مین سہواً
یا ضابطہ نہ جاننی کی سبب نہین لکھا ہی تو اُسکو
تتمہ درخواست کی ذریعی اُس شخص مذکور کو مدعا علیہم
کی شامل کرنی کی اجازت دیوینگی ذ

د کنس ۵۷ ۱۰ صدر آگرہ ۱۳ جنوری صدر کلکتہ ۱۲ فیروری سنہ ۱۸۳۷ع سرک ۵ صدر کلکتہ
ر جولائی صدر آگرہ ۱۴ اگست سنہ ۱۸۳۷ع
ذ رگھوناتھ بوس اسلامت بنام سالت اجنت چاٹگام ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۴۲ع

۱۹ باب

کونسی صورت میں تتمہ عرضی ہوتا ہے

مقدمہ شروع ہونی کی بعد اگر کوئی نئی بات ایسی واقع ہووی کہ اسکی سبب سی بغیر زمانہ یا کسی غلطی یا چہوٹ چہات کی مقدمہ اسکا ناقص ہوا ہوے تو مضمون اور صدر آمینون کو بھی تتمہ درخواست لینی کا اختیار حاصل ہو ویگا ٭

کسی قبالۂ بیع کی بابت ایک جایداد غیر منقول کی ولا پانی کی لئی اگر زید بنام عمرو کی منصفی کچہری مین نالشی ہوے اور اس مقدمۂ مرجوعہ کی ارجاع کی بعد اور انفصال کی آگی جایداد مذکورہ مین جسقدر ملکیت اور محاصل عمرو مذکور کا حق تھا وہ کسی دوسری ڈگری کی روسی نیلام مین فروخت ہوکر بکر کی اشترا مین آیا ہوے تو منصف کو اختیار ہی کہ بکر مذکور کو مدعا علہ کی شامل کرنی کی لئی تتمہ عرضی فریادی سی لیوی ٭

ارجاع مقدمہ کی وقت اشخاص مدعا علیہم سی جو شخص مرگیا ہو اسکا نام مدعا علیہم کی شامل رکھنی سی ٭

ر کنس ۱۳۰۸ صدر اگرہ ۶ ۲۰ ۶ اگست سنہ ککتہ ۱۷ سپتمبر سنہ ۱۸۴۰ع

۱۹ باب

مقدمہ نمبر خارج ہوتا ہی ۔ لہذا ایسی بات واقع ہونی کی صورت مین مدعی کو مناسب ہی کہ متوفی کی عوض اُسکی وارثٗ کو مدعا علیہم کی شامل کرنی کی لئی تتمہ درخواست گذراننی کی اجازت مانگی ۔ تو مقدمہ نمبر خارج نہوگا ۔ ز

ثانی تتمہ درخواست اگرچہ برخلاف ضابطی کی ہی تو اُسکی گذرنی سی مقدمہ مرجوعہ نمبر خارج نہوگا ۔ بلکہ محض ایک سادی کاغذ کی طرح متصور ہو کر کاغذات مقدمہ کی شمار مین گنی جاوگی اور سنوائی بھی اُسکی عمل مین نہ آویگی س

لیکن جس صورت مین کہ مدعی کی ثانی تتمہ عرضی کی گذرنی سی مقدمۂ مرجوعہ کی مالیت حد سی گذر کر اسکی اپیل کی ضابطی کی مخل ہو تو اُس صورت مین مقدمہ نمبر خارج ہو جایگا ش

ز پنچانن رای سایل بنام ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۲۶ع ق ۲ سنہ ۱۷۹۳ع ۳ ۳ ۳ ۔ بیہرداس وغیرہ سایلان ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۲۷ع

س ای ایچ ارانون سایل ۲۱ ۔ اپریل سنہ ۱۸۲۵ع

ش کشن جیبن بخشی اسلاست بنام ای سی تملاپ اندکو رسالہ دسان ۲۴ اکتوبر ۱۸۲۹ع دو من سنگہ وغیرہ اسلاسان بنام عشوخان چودہری کا رسالہ ۲ جولای سنہ ۱۸۱۶ع باب مزبور ۱۹ درگاوت اسلاست بنام عدگو پال سنگہ رسالہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۲۷ع

۱۹ باب

فریادی کو اختیار ہی کہ تحقیقات معاملہ ہو چکنی سے کے
آگی جس وقت چاہی عرضی دعوی کی غلطی کو سدھارنی
کی لئی تتمہ عرضی داخل کری ، کو اظہار بہ بالکل
داخل ہو چکنی تک ۔ فریادی کو عرضی تتمہ داخل کرنی
کی اجازت کی درخواست کرنی لازم نہین ۔ مگر اگر مدعی
عرضی دعوی کی اصلاح کا قابو پاتی ہی ایسی درخواست
نگذرانی ، تو صاحبان عدالت تتمہ عرضی داخل کرنی
کی اجازت دینی مین کمتر راضی ہونگی ص

تتمہ عرضی باجواب تحقیقات کی آگی ہر وقت مقبول

مطابق دستور عام کی کو اظہار بہ بالکل داخل ہو چکنی
اور گواہیان گذربانی کی ص بعد کوئی تتمہ عرضی
عدالت مین مقبول نہو گی ۔ ہر مطابق قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ع کی
دفعہ ۵ اور قانون ۲ سنہ ۱۸۱۴ع کی دفعہ ۷ ضمن ۳ کی ،
کسی دستاویز کی روسی یا گواہ کی اظہار سی کچھ بھول
چوک عرضی دعوی مین نکلی اسکی اصلاح کی لئی تتمہ عرضی
عدالت مین منظور ہو گی یا نہین اس مین اختلاف
ہی ، ہر مولف کی نزدیک رای انکی بہتر معلوم

ص کنائی سنگھ وغیرہ اصلاحان بنام بھگوان داس رسالہ ۳ ، ۷ اپریل سنہ ۱۸۵۰ع
ص سری کانترا بن رای وغیرہ اصلاحان بنام بھیا جھا رسالہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۱۲ع

۱۹ باب

[illegible]تی ہی جو کہتی ہین کہ نہین اس طرح کی درخواست
مدعی کی منظور ہوگی ہر اگر کسی فریق کا کچھ ہرج ایسی
منظور ہو ۃ تو صاحب عدالت بخابت نارضامندی کی
ساتھ لی سکتی ہین ۃ

اگرچہ صاحب عدالت کو نقل عرضی یا جواب داخل
کرنیکی اجازت دینی کا اختیار حاصل ہی ۃ تاہم مدعی
یا مدعا علیہ مستدعی ہونی کی صورت مین موصوف الیہ کو
اختیار نہین کہ از طرف خود واسطی ادخال نقل عرضی
یا جواب کی مدعی یا مدعا علیہ کو ایما کرین ۃ یا کہ جس
بات کی بابت نقل عرضی یا جواب درکار ہو اُ نہین
کہہ دیوین ۃ یا انکی لکھنی کا طریق بتادیوین ط

[illegible]ندرانی کا حکم
[illegible]سے نہین دیگا

مقدمات مرجوعہ جیسی ایک دوسری کی بعد
بترتیب نمبر ۃ داخل ہوتی ہین ۃ ویسی ہی ایک
دوسری کی بعد تجویز اور تصفیہ انفصال بھی انکا بترتیب عمل
مین آتا ہی ۃ ہر اگر کسی مقدمی کی تجویز بلارعایت
ترتیب نمبر کی فوراً عمل مین لانی کو آئین کا حکم رہی

[illegible]ت بترتیب نمبر
[illegible] آوینگی

ط سرکلر مورخہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ع نمبر ۱۶ سرجانبہ سیسن بابل ۲۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ع

یا کہ صاحب عدالت کسی وجہ خاص سی مناسب سمجھین تو اُس وجہ کو روبکار مین مفصل معقول کی لکھکر تجویز اس مقدمی کی بلا رعایت ترتیب نمبر عمل مین لاوینگی ظ

اور صاحب جج ضلع کو اختیار ہی کہ منصف کی رپورٹ یا اور کسی ذریعی سی اطلاع پانی سی منصف کو کسی مقدمی کی سماعت اور انفصال بلا رعایت ترتیب نمبر کی عمل مین لانی کی لئی حکم دیوین ع اور واضح ہوتا ہی کہ ایسا حکم صاحب جج کی طرف سی نہونی کی صورت مین منصف کو اپنی کچہری کی موجودہ مقدمات کی سماعت اور انفصال بلا ترتیب نمبر کی کرنیکا اختیار ہرگز نہین ع مگر کوئی جایداد متنازعہ محکمۂ منصفی کی حکم سی مفروق اور زیر حفاظت رہنی کی صورت مین غ

مولف بعد بیان کرنی ان مراتب کی کہ جن کی سبب اصل معاملات کی تحقیق ممنوع ہو اور ان

ظ قا ۲ سنہ ۱۷۹۳ ع دفعہ ۱۹ بنارس قا ۸ سنہ ۱۷۹۵ ع دفعہ ۲ ممالک مفوضہ و مفتوحہ قا ۳ سنہ ۱۸۰۳ ع دفعہ ۲۰
ع قا ۲۳ سنہ ۱۸۱۴ ع دفعہ ۲۶
غ فصل ۵ باب ۱۶

۱۹ باب

معاملہ ز ... بخلاوں کی کہ بدون اصلاح کی اُنکی تدارک
نہو سکی بیان کرتا ہی کہ اسطرح کی موانع واقع
ہونی کی صورت مین ۃ کونسی تدبیر عدالت کو
عمل مین لانی چاہئی اور اصل مقدمہ کی تحقیقات کی لئی
کونسا طریق اختیار کرنا لازم ہی ۃ
مباحثہ اس درجی کو پہنچنی سی جو باتین صاحب
عدالت پر واجب ہوتی ہین جاننا اُن باتون کا
موصوف الیہ کو بہت اہم ہی یعنی ہر ایک فریق
اپنی مقدمہ مرجوعہ کی بابت اپنی اپنی اظہار سی فراغت
کر چکنی کی بعد صاحب عدالت کو لازم ہی کہ اُنکی
ایک دوسری کی مختلف اظہارون سی احکام
آئین اور امورات معاملہ کی بابت جو تکرارین نکلتی
ہون ۃ اُن تکرارون کو چن لیوین ۃ اور طرفین کی اظہار کو
ملاحظہ اور مقابلہ کر کی اُنکی مفہوم پر غور کرین ۃ اور
اسطرح غور کرتی ہوئی عاقلانہ حکمتین جو عدالت کی
طرف سی عمل مین آیا کرتی ہین ۃ اور مولف نی بھی
طریق اسکا بتلانی مین کوشش کی ہی ۃ مد نظر رکھین ۃ

۱۹ باب

چنانچہ موصوف الیہ کو چاہئی کہ جن جن باتون پر متخاصمین اتفاق رکہتی ہون ۔ اُن باتون کو ۔ اور جو باتین ایسی ہون کہ باوجود عدم اختلاف طرفین کی مقدمی کی ساتھہ علاقہ نہین رکہتین ۔ اُنکو ۔ جداگانہ چن کر الگ کرین ۔ اسیطرح جن باتون کی تحقیقات ضرور نہین اُنہین چہوڑ دینی سے دی چیک مراتب کہ جن بلی تجویز عمل مین لانی چاہئی موصوف الیہ کو بخوبی دریافت اور حاصل ہو وینگی ۔

شنوائی کی آٹہہ دن قبل کا اشتہار

مقدمات کی تجویز مین صاحب عدالت کی اوپر واجب ہی کہ مراتب مندرجۂ کو اعذار لیوہ کی واقعی اور راستی کو ٹہہراوین یعنی اظہارات اموراتِ معاملہ منجانب مدعی سچ ہی یا نہین اور سچ ہونیکی صورت مین مطابق اُنکی مدعی اپنا دعوی دلا پانیکا مستحق ہی یا نہین ان باتون کو فیصل کرین اور چونکہ اس ملک مین ارباب قوانین کی غرض اسطرح پر ہوئی ہی کہ متخاصمین کو قبل ٹہہرانی ان امورات کی کہ جنکی بابت گواہ اور دلایل اُنہین گذراننا چاہئے

۱۹ باب

ز

در باب اخذ حال و دلایل و گواہ کی تکلیف اور زیر باری
نہو۔ لہذا حکم آئین یون صادر ہوا کہ حاکم عدالت جو
مقدمات مرجوعہ کی جن باتون کی ثبوت اہم ہین اُنہین
مراتب مندرجہ کو اغذ اربعہ سی چن لیوین تاکہ اُنکی
ثبوت یا عدم ثبوت سی احد الطرفین داد کو پہنچی اور
چونکہ متخاصمین ٹھیک دریافت نہین کر سکتی کہ اُنکی
معاملی مین کون سی مراتب ضروری ہین اور کون
غیر ضروری۔ بنابران حکم آئین صادر ہوا کہ صاحب جج
کو اغذ اربعہ کو ساتھ احتیاط کی ملاحظہ فرما کر مراتب
واجب الاثبات کو معین اور ظاہر کر کی متخاصمین
سی اُنکی ثبوت کی لئی دلایل اور گواہ طلب فرماوین
تاکہ بعد اُسکی پھر اس معاملی کی ساتھ کسی بات
کی علاقہ رکھنی یا نرکھنی کی باب مین جھگڑا نزاع
واقع ہووی۔

ہوا ای محکمۂ منصفی کی ہر ایک عدالت سی مقدمی کی
شنوائی ہونی کی آٹھ دن قبل اشتہار صادر ہوتا ہی
کہ فلانی تاریخ مین فلانی مقدمی کی شنوائی ہوگی تاکہ متخاصمین

یا اُنکی وکلا اس وقت حاضر اور تیار رہین ف اسلئی صاحب عدالت ایک اشتہار مین شمار مقدمات کا اور اُنمین جتنی فریق ہون اور جو وکیل ہر ایک معاملی مین مقرر رہین ہون اُنکی نام مع شنوائی کی تاریخ لکہا کر اپنی محکمی کی دیوار مین چسپان کرتی ہین کہ اور خواہ اُسی اشتہار کی تاریخ کی دن مقدمی کی شنوائی ہو یا پیچہی کہ صدور اشتہار مذکور کا ثابت ہو جایگا ق

مقرر کرنا تکرار و نکا

جس وقت مقدمی کی مثل کی شنوائی شروع ہوتی ہی صاحب عدالت برتر یا فروتر غور سی سنتی جاتی ہین کہ اور جن باتونکی ثبوت مدعی اور مدعا علیکی اوپر واجب ہو کہ اُنہین روبداد مین لکہ لیتی ہین ک اور

بیان فریقین بہ نسبت تکرار ونکی

صاحب عدالت کی اسطرح لکہنی سی غرض یہہ ہی کہ اُ اعذار یعنی خاص خاص تکرار کی باتین کہ جنہین

ف ق ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع و ۱۲ ع ض ۱ ع کنس نمبر ۱۲۲۴ صدر اگرہ ۲۱ جون صدر کلکتہ ۲ اگست سنہ ۱۸۳۹ع

ق ایضاً ض ۲ ع

ک ق ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع ۱۳ ض ۳ ع ق ۹ ع سنہ ۱۸۳۱ ۳ ع ض ۷ ع سرک ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۳۸ع ع اکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۰ع مطابق اِس اکٹ کی بہہ روبکاری منصف سی مطلوب ہوتی تہی پہر اسمین شک ہی کہ آیا جو ضابطی منصف کی [illegible] کی واسطی مقرر تہی اُنکا تبدیل کرنا بذریعہ اِسی اکٹ کی مناسب تہا یا نہین وی [illegible] سب واسطی جلد کی تدارک کرنی مقدمی کی مقرر تہی اور ابتک بحال ہین

متخاصمین کو بذریعہ دلایل و گواہ کی ثابت کرنی ہوگی
جن کر انکا خلاصہ تیار کرین اور اگر کوا غذار یعہ سی اصل تکرار
بخوبی واضح نہوتی ہو یا اسکی واضح ہونیکو اور کسی بیان کی
حاجت ہو ے تو صاحب عدالت پہلی دفعہ کی شنوائی
کی وقت منشاء معاملہ کی اور بنای مقدمہ کا
دریافت کرنی کی لئی ے جو باتین اپنی رائی مین
ضرور سمجہین متخاصمین یا اُنکی وکلا سی استفسار کرینگی ے
اور جو کچہ وہ ی بیان کرین اسکو روئیداد مین لکہہ
رکہینگی ل

وجہہ بیان

مگر زبانی بیان جو مذکور ہوا صرف اظہارات مندرجۂ
کوا غذار یعہ کی واضح ہونی کی لئی سنی جاینگی اور کسی
نئی امر کا اظہار اس بیان کی ساتھہ مقبول نہوگا ے اسطرح
کی تجویز کی وقت جو کچہ مراتب اور مدارج طی
ہون البتہ حسب ضابطہ عدالت کی وہ ولی روبکاری
مین مندرج ہو کر مسل مین داخل رہینگی م

بیان کا روبکاری مین لکہنا

ل ق ۲۲ سنہ ۱۸۱۴ع د ۱۰ بنگال ۲ سرکلر ۸ مئی سنہ ۱۸۰۰ع
م ق ۲۲ سنہ ۱۸۱۴ع د ۱۰ ش ۱۰ جو رپورٹ سوال نی تی دی پہلی نوکالو ناس ۲ اگست سنہ ۱۸۴۴ کنور ردورانند سنگہ اسلاٹ بنام راجہ بدہانند سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۵ مارج سنہ ۱۸۵۰ع نب کنور چودہری اسلاٹ بنام وبہوناتہہ سنگہ رسپانڈنٹ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۵۰ع

صدر دیوانی عدالت سے چند روز ہوئے ان
کہ ایک نئی طرح کی روبکاری کا نقشہ واسطے
ہدایت حاکمان اضلاع و حکام ماتحت کی صادر ہوا
ہے ہر ہر ایک مقدمے کی روبکاری کا نقشہ البتہ
مطابق حالات اس مقدمے کی ہوگا ؛

(260)

نقشہ — روبکاری عدالت صاحب جج ضلع فلان حسب
دفعہ ۱۸ قانون ۲ ۲ سنہ ۱۸۱۴ع فی التاریخ فلان ؛ یہی باتین
مع نام اشخاص متخاصمین کی اور دعوی کی خلاصے کی
روبکاری کی سرنامے مین لکھنا لازم ہے ؛

تکرار ین جو بابت سماعت ہیں — تکرار کی باتین جو مقدمے کی شنوائی سے باز رکھنی کی
لئی مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہووین انکا بیان ؛
پہلا یہہ کہ عدالت دیوانی کو علی العموم یا جس عدالت
مین مقدمہ مرجوعہ ہوا ہے اسکو اس نالش کی
سماعت کا اختیار حاصل ہے یا نہین ؛
دوسرا یہہ کہ آیا مقدمہ مرجوعہ کی جس قدر مالیت

ن — سرکلر ۱۰ مئی سنہ ۱۸۵۰ع
د — فصل ۲ باب ۱۹ ع
ا — باب ۶۹ ۱۰۶۷ع

۱۵ باب

کی لی عرضی مین مندرج کی گئی چاہئیں ہی یا نہین ب
تیسرا یہہ کہ ایا عرضی دعوی مین کسی طرحکی خطا یا قصور واقع ہونی یا اشخاص مدعا علیہم کی نام لکہنی مین کچہہ فرق پڑنی کی سبب وہ مقدمہ نمبر خارج ہونے کی قابل ہی یا نہین ت
چوتھا یہہ کہ بسبب رجوع ہونی مقدمہ سابق اسی مادہ کا بتاریخ فلان ء یا صادر ہونی ایک ڈگری اسی مادی کی بتاریخ فلان یہہ مقدمہ مطابق دفعہ ۱۲ یا ۲۶ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ع کی قابل ڈسمس ہونیکی ہے یا نہین ث
پانچوان یہہ کہ آیا مقدمہ ہذا (بسبب فلان فلان مراتب مندرجہ روبکاری ہذا کی) بہ بنای انقضای میعاد نالش کی مطابق دفعہ ۱۴ قانون ۳ سنہ ۱۷۹۳ع کی قابل ڈسمس ہی یا نہین ج یا مراتبات مذکورہ کی سوای اور جو کچہہ تعذر مدعا علیہ اس مقدمی کی لیاقت کی

ب باب ۱۴ ۱۹۶ع
ت باب ۱۰ و ۱۱ ۱۹۶ع
ث باب ۶۸
ج باب مزبور ۹

۱۹ باب

تحقیقات تہولی دہینی کی مرطلایب سی پیشتر کری ۔ متخاصمین یا انکی وکلا سی مراثبات مشکوکہ کا استفسار کرینگی۔ بعد جو تکرارین درباب امورات مغالطہ کی کو اعذارئیہ کی مضامین سی واجب الاثبات معلوم ہوئی ہین انکا بیان بہ حسب ض ۲ ۵ و ۱۰۱ ق ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع کی ۔

امورات معاملکی بابت اصل تکرار

(261)

پہلی ——————————

دوسری ——————————

تیسری ——————————

وغیرہ ——————————

متخاصمین کی جو تکرارین طرفین سی واجب الاثبات ہون صرف انہین کو اِس مقام مین لکہنا ضرور ہی ۔ متخاصمین آپسمین جن اظہارات کی معترف رہین انکا اس رو بکاری مین لکہنا کچہ ضرور نہین ۔ اور اصل تکرارین بابت امورات کی جنہین فریادی ظاہر کرتا و مدعاعلیہ منکر ہوتا ہو اُنہین اوّلاً لکہنا چاہئی ۔

مدعی کی حق مین

اور اصل تکرارین بابت امورات مظہرۂ مدعاعلیہ اور منکرۂ مدعی کو ثانیاً مندرج کرنا چاہئی ۔

مدعاعلیہ کی حق مین

۱۹ باب

اصل تکرار بین احکام قوانین کی بابت

جو اصل تکرار احکام قوانین سے بہ نسبت کو اغذار بہ کی اور انفصال تکرار امورات مذکورہ کی واقع ہوئی ہون اُنکا بیان بترتیب ۔

پہلی ________________

دوسری ________________

تیسری ________________

وغیرہ ________________

اسمقام مین امورات معاملہ کی بابت جو کچھہ بحث ازروی آئین کی واقع ہو اور اُسسے مدعی یا مدعاعلیہ جسکا حق حسب احکام قوانین کی ثابت ہو کہ انفصال پاوی ۔ اسکو ہو بہو قلم بند کرنا لازم ہی ۔

مقدم تکراروں کی سوای جو کچھہ اور تکرارین ہون اُنھین ٹھہرانی چاہئی

مقدم مراتب انفصال پانی کی آگی صاحب عدالت کو لیاقت معاملہ کی تحقیقات شروع کرنی کو ممانعت ہی ۔ ہر حاکمان صدر دیوانی کی رای اس بات پر ہی کہ صاحبان عدالت مقدم مراتب کی تحقیقات کی وقت صرف اُنھین مراتب کی تحقیقات عمل مین لانا کافی نہ سمجھین بلکہ جس جس مراتب

۱۹ باب

کی تحقیقات انکو لیاقت مقدمہ کی تدارک میں
ضرور ہوگی انکو بھی معاً ٹھہرالیوین پر یہہ بات تب
جایز ہوگی کہ جس صورت میں مقدمۂ مرجوعہ کی بابت
مدعا علیہ کی مقدم اعتراضات کو منظور کرنا اپنی رای
مین مناسب نہ سمجھین ۔ نقشۂ مذکورہ بالا کی نظیر صورت یہہ ہی
کہ مثلاً ابھی واس مدعی بنام بلرام داس کی یہ دعوی
دلا پانی ایک جایداد کی بدین اظہار کہ مسمی جگا داس
پدر متوفی مجہہ مدعی کا تاحین حیات اپنی جایداد مذکورہ پر
مالک ۔ و دخیل رہکر مجہہ مدعی کو کہ اکہی بیٹا اسکا ہون
وارث اپنا چہوڑکر مرگیا ہی ۔ نالشی ہووی ۔
اور بلرام داس اپنی جواب مین ظاہر کری کہ جگا داس
متوفی تاحین حیات کی اپنی زمین متنازعہ پر قابض
و دخیل نہ تھا ۔ اور ابھی داس یعنی مدعی دونون آنکہ کا
بصیر تولد ہوا تھا ۔ لہذا اگر متوفی مذکور جایداد متنازعہ پر
اپنی حین حیات تک مالک و متصرف رہا ہو تا ہم
مدعی مزبور اسکا وارث نہین ہو سکتا ہی ۔ اور ابھی داس
انکار کرنی کہ مین دونو آنکہ کا بصیر پیدا نہین ہوا تھا ۔

تکرار وکی ٹہرائیکی مثل

(262)

۱۹ باب

ور اگرچہ ہنوا ہوتا۔ تاہم محروم المیراث نہین ہوتا

صورت مذکورہ مین امورات معاملہ کی بابت

اصل تکرار جسکو فریادی نے ظاہر اور مدعا علیہ نے انکار

کیا ہے یہہ ہی کہ آیا جگا داس تا حین حیات اپنی جایداد

متنازعہ پر مالک و متصرف تھا یا نہین ہے

اور اصل تکرار امورات جسکو مدعا علیہ نے ظاہر و فریادی

نے انکار کیا ہے یہہ ہی کہ آیا مدعی دونو آنکھہ کا بصیر پیدا

ہوا تھا یا نہین ہے احکام قوانین سی جو تکرارین جگا داس متوفی

تا حین حیات اپنی جایداد متنازعہ پر مالک و متصرف

رہنا اور مدعی کا نابینا پیدا ہونا ثابت ہونے کی صورت

مین واقع ہوئی ہون ہی ہین ہے کہ آیا قوم ہنود کی پوتھا

کی رو سی جو لڑکا نابینا تولد ہوا ہو اسکا اپنی پدری

جایداد کی نسبت وارث ہونا جایز ہی یا نہین ہے

دوسری مثل

پھر جس صورت مین کہ اودما داس مدعی متنا

بدیلہ داس مدعا علیہ کی واسطی دلاپانی دخل اوپر ایک زمین

کی بدین اظہار کہ مسماۃ کملا داسی بیوہ اپنی شوہر

متوفی کی جایداد متروکہ کی وارث اور متوفی مذکور کی

۹ اباب

جانشین رہکر امورات مندرجۂ عرضی دعوی کی انصرام
کی لئی مسمی درگا داس کی نزدیک زمین مذکورہ کو
مرہون رکھکر اختیار اسکی بیچ لینی کا بذریعۂ اقرار نامی کی
لکھہ دیا تھا ۔ جب اسی اقرار نامی کی درگا داس کی
زمین مرہونہ مجہہ مدعی کی ہاتھہ بیچی ہی ۔ نالشی
ہووی ۔ اور بدیا داس مدعا علیہ انکار کری کہ کملا واسی
زمین متنازعہ کی مالک متوفی کی بیوہ نہ تھی ۔ اور نیز یہ
کملا واسی مذکور اور بدیا داس کی نوشتخواند
اقرار نامۂ مذکورہ کی عمل مین نہین آئی تھی ۔ اور اظہار
کری کہ مدعیکا ظاہر کیا ہوا اقرار نامہ ارزوی آئین کی
ناجایز ہی ۔ اور یون بھی اظہار کری کہ اگر کملا واسی
مذکورہ مالک متوفی کی بیوہ ہوتی ۔ اور حسب اظہار
مدعی کی اقرار نامۂ مذکورہ زمین متنازعہ کی بابت لکھہ دی ہوتی ۔
اور وہ اقرار نامہ ازروی ائین کی جایز ہوتا ۔ تا ہم ہندو
بیوستھا کی مطابق زمین متنازعہ کی مالک متوفی کی بیوہ
جانشین کو امورات مندرجۂ عرضی دعوی کی انصرام کی
لئی زمین متنازعہ کی بندھک دینی کا اختیار حاصل نہین ۔

۱۹ باب

دوسری صورت میں اصل تکرار بابت امور منظورہ
مدعی جسکی نسبت مدعا علیہ منکر ہی صرف یہی ۲
باتیں ہیں ۔
پہلی یہہ کہ ایا کلا داسکی مالک متوفی ہوئی یا نہیں ۔
دوسری یہہ کہ اسنی اقرارنامہ متنازعہ لکہہ دیا تھا ۔
یا نہیں ۔
اور کوئی ایسی اصل تکرار ظاہر نہیں کہ جسکا مدعی
منکر ہو ۔ اور مدعا علیہ ظاہر کری ۔
احکام آئین سی جو تکرار دوسری صورت نبوت
امورات مذکورہ معاملہ کی واقع ہونی والی ہی ۔ وہ
بھی صرف دو ہی باتین ہیں ۔
پہلی یہہ کہ ایا اقرارنامہ مذکورہ ازروی آئین کی
کسی صورت مین جایز ہی یا نہیں ۔
دوسری یہہ کہ ایا مسماۃ کلا داسکی بیوہ قوم ہنود
رہکر جایداد متنازعہ کو واسطی الصرام امورات مندرجہ
عرضی دعوی کی ۔ اختیار بندھک وبیع کا رکھتی تھی یا نہیں ۔

رح باب ۶۷
رح باب ۶۹ فصل ۲ ۶۷ و باب ۱۳

اظہارات کی ضابطہ

ہر ایک صاحب عدالت پر علی العموم اور صاحب
الت ضلع پر علی الخصوص واجب ہی کہ کوا غذ اربعہ
ن جو کچھ باتین کی ضابطہ لکھی ہون انکو پیش رفت
ی نہ دیوین اور جو کچھ باتین صراحتاً کوا غذ اربعہ مین
لاف ضابطہ کی نظر پڑین اور معاملہ کی غیر متعلق
وم ہوین یا کہ قابل سرزنش کی ہون انکو
ا ایسی کہہ دیوین اور رویداد مقدمی مین بسبب
باتون کی سرزنش بہ نسبت وکلای داخل کنندہ
کہہ دیوین اور جو وکیل اسطرحکی سرزنش کی
ل ٹھہری اسکو اس مقدمی کی بابت زرمحنتانہ
سی محروم کرنیکا اور ثانیاً ایسی خطا کرنی سی
کی نسبت حکم جرمانی کا صادر فرمانیکا اختیار
ب عدالت کو حاصل ہی

صاحب عدالت کو لازم ہی کہ امورات مندرجہ
غذ اربعہ کی بابت جتنی تکرار کی باتین طرفین کی
ی ہون ان مین سی ایک کو بھی قطع نظر نکری

۲۴ سنہ ۱۸۱۴ء دفعہ ۹۶ و ۱۸ سرک ۳ جنوری سنہ ۱۸۴۴ء سرک ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۴۷ء

(264)

۱۹ باب

اور کسی امر کی بابت جب کوئی غیر ضرور سمجھین گواہی یا کوئی دلیل گذرانی سے اس گواہی یا دلیل کو نا منظور کرنی کی آگی تو سوچین کہ گو یہہ گواہی یا دلیل اس معاملی مین ہماری تشفی کی لئی درکار نہین پر صاحب عدالت اپنی کی رای مین احتیاج اسکی ہوگی یا نہین خ

جس صورت مین صاحب عدالت نی کسی بات کی بابت کسی فریق کی گذرانی ہوئی دلیل یا گواہی کو نا منظور کیا ہو تو پھر اسی بات کی بابت دگری بنام اس فریق کی کہ جسکی گذرانی ہوئی دلیل یا گواہی نا منظور کی تہی صادر نہین کر سکینگی ر

امورات معاملہ کی بابت جو کچہہ اصل تکرارین ہون انکو صاحب عدالت اپنی ہاتہہ سی رویداد عدالت مین مندرج کرکی ز تب انہین تکرارونکی بابت جو کچہہ گواہی یا دلیل متخاصمین طرفین کی گذری لیوینگی س

خ سرکلر ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۸۲۲ع فقرہ ۳ ۳ سرکلر ۸ مئی ۱۸۵۰ع درمادۂ سوال مناس ۶ ابریل سنہ ۱۸۵۰ع درمادہ سوال ہرچندرداس ۱۳ ابریل سنہ ۱۸۵۰ع درمادہ سوال مہیس چندر بہتاچارج ۲۰ ابریل سنہ ۱۸۵۰ع

ر درمادہ سوال ملکہ بانو ۱ دسمبر سنہ ۱۸۴۷ع

ز اکت ۱۲ سنہ ۱۷۹۳ع سرکلر ۷ اگست سنہ ۱۷۹۳ع سرکلر ۸ مئی سنہ ۱۸۵۰ع باب آینوہ ۴۷

س قانون ۲۷ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۱۰ اکت ۳ ۶

اور چونکہ مناسب ہی کہ صاحب عدالت معاملہ
مرجوعہ کو بطریق بالا ٹھہرا لینی کی بعد فریقین معاملہ کو
کچھہ میعاد دیوین تاکہ وی مطابق ٹھہرا لی صاحب
عدالت کی ۃ الگ الگ مراتب کی اثبات کی
بابت جو کچھہ گواہی یا دلیل گذرانتی ضرور ہووے اسکی
تکرار کرلی کی فرصت پاوین ۃ اسلئی صاحب جج کو
لازم ہی کہ مراتب واجب الاثبات کو روبداد
مین لکھہ چکنی کی بعد اسی تاریخ مین ایک الگ
روبکاری مطابق دفعہ ۱۲ قانون ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع کی کرین ۃ
اور اسمین فریقان معاملہ کو روز معین مین واسطی داخل
کرلی * اپنی اپنی دستاویزات و گواہونکی اسم
نویسی واسطی اثبات یا ابطال ان تکرارونکی کہ بموجب
مرقومہ بالا اس مقدمی مین ٹھہرائی گئی ہون داخل
سرشتہ کرلی کو حکم دیوین ۃ

پر اس روبکاری مین بہ نسبت کسی فریق
معاملہ کی یہہ حکم نہوگا کہ فلانی دلیل یا فلانی گواہ کو

* سرکلر ۹ مئی سنہ ۱۸۰۰ع

...ظاہر کرے کیونکہ کسی اہل معاملہ کو کسی دستاویز
یا کسی قسم کی دلیل و گواہ کا نام بکڑ کی اُنکی اظہارات
کی اثبات کی لئی داخل کرنی کہنا یا کچھ اشارہ کرنا
ہرگز جایز نہین ہے بلکہ فریقان معاملہ کا حق ہی کہ وے ی
اپنی مطلب کی موافق جو کسی دستاویز و دلیل چاہین
داخل کرین ہے اور صاحب عدالت پر واجب ہی
کہ اگر کوئی وجہ خاص مستند کرنی کی نہو تو والا دلیل
و دستاویز گذرانیدۂ فریقان مذکور کو ہ لی لیوین ہے اور
اسکی مطابق تجویز اس معاملی کی عمل مین لاوین ص
اگر منجانب عدالت کی کوئی امر ٹہرائی گئی ہو
اور اُسکی اثبات کی لئی کسی فریق کو اپنی کوئی
دستاویز یا گواہ داخل کرنیکا قابو مل چکا ہو تو فریق مذکور کو
عذر لانا جایز نہین کہ عدالت کی طرف سی حکم خاص
واسطی ادخال اُس دستاویز یا گواہ کی پایا نہین
لہذا اسکو داخل نہین کیا ض

ص سرکلر ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۳۳ع و سرکلر ۷ مئی سنہ ۱۸۳۰ع
ض ق ۲۶ سنہ ۱۸۱۴ع دفعہ ۱۰۵ کانول گل مور داتو وغیرہ بنام مسٹر جی سنت وغیرہ ۶ جنوری سنہ ۱۸۴۹ع

وا باب

شنوائی کی وقت موجود و آمادہ نرہنی کا نتیجہ

(266)

مطابق اشتہار مذکور کی کسی مقدمے کی شنوائی ہوتی وقت اگر اس مقدمے کا کوئی فریق اپنی دستاویزات اور گواہونکی اسم نویسی وغیرہ مراتب مطلوبۂ عدالت کی شامل کرنیکی لئی موجود اور آمادہ نرہی اور اپنی اس طرح کی تاخیر کی وجہہ معقول عدالت کی تشفی کی قابل بیان نہ کر سکی تو صاحب عدالت اپنی تجویز مین جسقدر جرمانی کا حکم مناسب سمجھین بہ نسبت اسکی صادر فرما دینگی

اور اس طرحکا مبلغ جرمانہ اس مقدمی کی فیس کی یا کہ فیس کی عوض جسقدر قیمت تمام لگی ہو اُسکی چوتھائی سی زاید نہو گی اور ثانیاً اشتہار کی بعد اگر فریق مذکور سی پھر ایسی حرکت سرزد ہووی تو صاحب عدالت مذکور کو اختیار ہوگا کہ خواہ بطریق مذکورہ حکم جرمانہ دوبارہ بہ نسبت اس فریق کی صادر کرین یا کہ مقدمات مرجوعہ مین عدم خبرگیری واقع ہونیکی صورت مین جسطرحکا حکم دیتی ہین ویسیہی حکم اسمقدمی مین فرما دین ط

ط قاعدہ ۲ سنہ ۱۸۱۴ع ض ۳ دیکھو فہرست عدم خبر گیری کی بیان مین

۱۴ باب

ت دربابِ ... سے غیر مندرجہ کو اغذ ... کی

دیا ہے تیرا اور کیا خرد تر ہر ایک عدالت کی حاکم کو
صریح ممانعت ہی کہ کو اغذ اربعہ کی غیر مندرجہ کسی
بابت کی طرف التفات نکرین ؏ اور نہایت تاکید ہی
کہ ہرگز کسی اہل معاملہ کو دوسری اشخاص کی تئین
مدعا علیہ کی شامل کرکی یا اسطرح کی اور کوئی بابت
زاید کرکی کسی خاص طریقی پر مقدمہ مرجوعہ کی مکرر روبکار ہی
کر انیکا حکم ندیوین ؏ بلکہ لازم ہی کہ جو تکرارین متخاصمین
کو اغذ اربعہ مین ظاہر کئی ہون صرف انہین کی تجویز اور
انفصال عمل مین لادین ؏ اور انکو جایز نہین کہ مدعی یا مدعا علیہ
کو مقدمہ مرجوعہ کی سر نو سی داخل کرنیکا حکم دیوین ؏
یا یون تبلادین کہ فلانی طرح پر مقدمہ دایر کرنی سی معاملہ
تمہارا اسپر ہوگا ظ

ت غیر مندرجہ روبکاری ثبوت کی لئی گواہی یا ... معتبر نہوگی

روبکاری مین لکھی ہوئی تکرارون کی سوائی اور کسی
بابت کی ثبوت کی لئی گواہی یا دلیل عدالت مین مقبول
نہوگی ؏ بنا بران قرضہ تمسکی دلاپانیکی بابت کوئی نالشی

ظ سرکلر ۱۳ ستمبر ۱۸۴۳ء فقرہ ۱۵ رای اندرسن ... ادھیکاری وغیرہ اسلامحابنام صاحب کلکٹر راج شاہی رسانیدہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء
ع کمشنری بنام ... رسانیدہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۴۶ء

ہوتی سے اگر مدعا علیہ ظاہر کرے کہ مدعی کے اظہار میں تمسک کی نوشتخواندگی میں نہیں آئی تھی اور تنقیحات اسکی تکرار کی کرنی بہتر ہے کہ آیا تمسک مذکورہ مدعا علیہ کا لکھ دیا ہوا ہے یا نہیں تو مدعا علیہ کو جایز نہیں کہ اس تمسک کی بابت دین خلاصی کی گواہی یا دلیل عدالت میں گذرانے کیونکہ اس طرح کی گواہی یا دلیل سے اس تمسک کی نوشتخواندگی ہوتی باطل نہیں ہوتی ہے لہذا جو تکرار مدعا علیہ نے پیش کی تھی ثابت نہیں ہوتی ہے

کواغذ اربعہ سے اصل تکرار و نکو چن لینے کی بات جو حکام عدالت پر واجب ہے اسکے لئے کوئی دستور یا آئین مقرر نہیں ہو سکتا اسلئے کہ ہر ایک صاحب عدالت ہر مقدمہ مرجوعہ کی کواغذ اربعہ کی سنوائی ہوتی وقت اُن میں سے جن باتوں کو اپنی تجویز میں اُس مقدمہ کی اصل تکرار سمجھیں چن لیوینگے اور اسطرح سے اصل تکرار سمجھہ لینے میں ہر ایک حاکم کی رای یکسان نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی حاکم ایک ہی معاملہ کی

۱۹ باب

بہلی سشنوائی مین بعضی باتون کو اصل تکرار سمجھہ کر بعد
کی بابی زیادہ تر تحقیقات اسی مقدمی کی بھر اسی
بات کو اصل تکرارون مین شامل کرنا لازم سمجھی ہین ٭
اور اسطرحکی اور اصل تکرارونکی ساتھہ کسی نئی تکرار کی زاید
کرلی کی تدبیر یہہ ہی ٭ کہ صاحب عدالت لی جن باتونکو
بہلی سشنوائی کی وقت جن لیا ہو اگر وی درباب
انفصال مراتب تکرار متخاصمین کی کافی نہ ٹہرین اور
اگر اثنای تجویز کسی دوسری مراتبات کی
بابت متخاصمین سی دلیل طلب کرلی کی حاجت ہو
تو ان باتون کو مراتبات زاید کو رہکار ری مین
لکھنا اور جس فریق سی جو مراتبات علاقہ رکھتی ہون
اسی اسکی دلیل یا گواہی طلب کرلی عدالت کا دستور
ہی ٭ اور جب تک عدالت کی طرف سی کسی
بات کی ابطال یا اثبات کی لئی دلیل یا گواہی
مطلوب نہو تب تلک اس دلیل یا گواہی کو
بیش کرنا کسی فریق کو جایز نہین ٭

بہکلی تکرارین

دمن [illegible] لکہی ہوئی
کی گواہی یا دلیل
[illegible] ہوگی

غ انفصال ۱۲۳ مادہ سوال سید کرامت علی ۲ مئی سنہ ۱۸۴۲ و مادہ سوال حرمن سنگہ ۱۷ مئی سنہ ۱۸۴۲ رام دھن وغیرہ اسلاف بنام رام دھن گون رسباد ست

278

اور مراتبات زایدہ مذکورہ کی بابت جتنی روبکاریان
و امورات ہووینگی اُن کو اصل تکرار و نکی روبکارئیون
اور امورات کی عدالت کی ساتھہ متفق ہونا
ناگزیر ہی ۔

مولف نی کئیک مقدمی کا حال جن مین صاحبان
عدالت ماتحت کا اصل تکرار کی جن نی مین غلطی کرنا
عدالت اپیل مین واضح ہوا تھا ۔ بطور نظیر کی لکہنا
مفید سمجہہ کر ذیل مین قلمبند کیا ۔

نظیر تکرار دن کی جو غلطی سی کھینچی گئی ہین

کوئی زمین زید کی لاخراج کہلا کر عمرو کی ہاتھہ نیلام مین
بکی تھی اور بکر کی مزاحم ہونی کی سبب سی
عمرو نی بنام بکر کی زمین مذکورہ بر دخل ولا پانی کی لئی
عدالت مین نالش کی اور بکر نی اپنی جواب مین

۴ مئی ۱۸۴۶ع در مادہ سوال کنور ناتھہ کنور ۳ مئی سنہ ۱۸۴۶ع در مادہ سوال غلام نبی ۲۷ جون سنہ ۱۸۴۶ع چارس رید اسلاب بنام رانی ہر میسری وغیرہ رسپانڈنٹان ۵ جولائی سنہ ۱۸۴۶ع در مادہ سوال مسماۃ ام الحسنات ۵ جولائی سنہ ۱۸۴۶ع در مادہ سوال مہیا چندر چودہری ۱۹ جولائی سنہ ایضاً در مادہ سوال جھبر و شاہ ۱۹ جولائی سنہ ایضاً در مادہ سوال سیتل منی وغیرہ ۱۹ جولائی سنہ ایضاً در مادہ سوال رام کنائی چکرورتی تاریخ ایضاً سنہ ایضاً در مادہ سوال درگا پرشاد رای ۲۰ جولائی سنہ ایضاً پرتاب نراین رای وغیرہ اپیلانٹان بنام سیوسہای سنگہ وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۴ جولائی سنہ ایضاً در مادہ سوال کانو پنڈا ۳۱ جولائی سنہ ایضاً در مادہ سوال چوہرمل ۲۳ دسمبر سنہ ایضاً در مادہ سوال آننگا منی داسی وغیرہ ۲۸ دسمبر سنہ ایضاً در مادہ سوال سنبہو چندر رای ۲۸ دسمبر سنہ ایضاً در مادہ سوال تکہا رام مہتہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ع

لکھا کہ ف زمین لاخراج نہین بلکہ مین لی اسکی ہر جمع
نشست کی ہی ف

پس صورت مذکورہ مین بکر کا اظہار راست ہونی
کی صورت مین بھی اوسی عمرو کی دعوی کا جواب ادا
نہین ہوتا ہی لہذا صورت مذکورہ مین اصل تکرار کا
ٹھہرانا اس بات کو کہ ایا زمین متنازعہ خراجی تھی
یا لاخراج غلط ہوگا ۔ درحقیقت اصل تکرار معاملہ مذکورہ
مین یہہ ہی کہ ایا زمین متنازعہ وہی زمین ہی جو عمرو کی
ہاتھہ بکی تھی یا نہین ۔ اگر بکی ہو تو عمرو کو اوپر زمین مذکورہ
کی اسیطرحکا دخل ملیگا کہ جسطرحکا قبل فروخت نیلام
کی زید کو اوپر اسکی حاصل تھا ۔ اگر زید ناجایز طریقی پر
زمین مذکورہ کو لاخراج کہہ کی اس پر دخیل رہتا ہو تو
تجویز نالش بکر کی بنام عمرو مشتری کی باظہار خراجی
رہنی زمین مذکورہ کی بعینہ اسیطرح پر عمل مین آویگی
جسطرح زید مذکور کی نام پر ہوتی ۔ انتہی ۔
اگر فریادی کسی جایداد کی نسبت اپنی ملکیت

ف انتک موہوری واسی اسلوت بنام رام کمار چودہری رسالہ ۲۷ فروری سنہ ۱۸۶۹ء

۱۹ باب

رہنی ظاہر کری اور مدعا علیہ جواب مین اپنی کہی
کہ ملکیت متظاہرہ مدعی صحیح نہی بر اسنی خود مجہی تاہنی
ملکیت مذکورہ ہبہ کی ہی تو اسصورت مین
اصل تکرار یہی بابت ہوگی کہ ایا مدعی لی ملکیت
مذکورہ مدعا علیہ کو ہبہ کیا تہا یا نہین ؛ نہ ملکیت متظاہرہ
مدعیکی کہ جسکا مدعا علیہ لی اعتراف کیا بطریق جایز واقع
ہوئی تہی یا نہین ق

جس صورت مین مدعی کسی زمین کو اپنی پتہ اجارہ
مین مندرج رہنی کی سبب دعوی اسکی دلاپانی کا
درپیش کری تو اسمقدمی مین اصل تکرار یہی بابت
ہوگی کہ بطابق اظہار مدعیکی زمین مذکورہ پتہ اجارہ مین
اسکی داخل ہی یا نہین اور نہ یہہ کہ ایا مدعی اپنی پتی کی
مندرجہ زمین سی زیادہ زمین پر دخیل ہی یا نہین ک

اگر مدعی بدین اظہار کہ مدعا علیہ بزبردستی اسکی فصل
کات کرلی گیا ہی باامید دلاپانی قیمت فصل

ق کشن چرن چکرورتی وغیرہ اسلامسان بنام بیکنتہہ ناتہہ گوسائین رسادت ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۹ع در مادۂ سوال میگہو حجام ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۶۱ع هرناتہہ جوفت وغیرہ اسلامسان بنام مرتن جی داس رسادت ۲۵ مارچ سنہ ۱۸۶۹ع

ک در مادۂ سوال جیوناتہہ سنگہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع

۱۹ باب

اپنی کی نالشی ہو تو صرف تحقیقات اس بات کی کہ آیا فصل مذکورہ درحقیقت از ان مدعی کی تھی یا نہین ۔ اور مدعی بر خلاف آئین کی بر سر دستی لیگیا تھا یا نہین کافی ہوگی ۔ نہ تحقیقات اس بات کی کہ جس زمین پر فصل واقع تھی مدعی کو اس پر تسلط حقا دخل حاصل تھا یا کس قدر فصل کاٹی گئی تھی آلو رہا ایک شخص کتنی لی بھاگا تھا ل

ایسی اگر مدعا علیہ کی کسی حرکت سے مدعی کا کھیت سیلابی سے ڈوب جاکر فصلین اُسکی نقصان پذیر ہو گئی ہون اور بسبب جبر نقصان اُس نقصان کی نالشی ہوا ہو تو صاحب عدالت کو اُس صورت مین تجویز اور فیصلہ بنسبت نقصان کی جو مدعی کی عاید حال ہوا ہو ضروری ہی ۔ نہین تو اگر صاحب عدالت درباب نقصان مذکور کی اپنی رای بیان نکر کی ڈگری مین یون مندرج کردین کہ اس مقدمی مین اصل تکرار بہ نسبت ایک سرحد کی منصور ہی

ل در مادہ سوال لکھی رام مہدی ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۴۱ء

۱۹ باب

پس مدعی کو چاہئی کہ سرحد اپنی کھیت کی مقرر کرانی کی لئی مقدمہ عدالت مین درپیش کرے ی تو اس طرح کی تجویز صاحب موصوف کی غلط متصور ہوگی

(280)

جس صورت مین بنا ی نالش مدعی کی یہہ بات ہو ان کہ مدعا علیہ نی سرکاری راہ کو دباکر اسپر دیوار کھڑی کی ہی تو صرف اس ایکہی امر کی تجویز کہ آیا جس جگہہ پردہ دیوار واقع ہوئی ہی وہ جگہہ اسکی احداث کی آگی سی سرکاری راہ مین داخل تھی یا نہین عمل مین آدیگی اور مقدمہ مذکورہ کی فیصل کرتی مین صاحب عدالت اسطرح پر رای دیکہین کہ جسقدر راہ بالفعل موجود ہی وہ اپنی متصل راہ کی نسبت زیادہ چوڑی ہی یا کہ جس راہ کی نسبت مدعی نالشی ہی اس سی آدمی اور چارپائی بفراغت گذر سکتی ہین تو یہہ رای صاحب عدالت کی غلط متصور ہوگی

م درمادۂ سوال کہتون مہتون ۷ مارچ سنہ ۱۸۳۸ع
ن درمادۂ سوال منگلھو جام ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۴۲ع

۱۹ باب

جس صورت مین چند اسناد بنای دعوی ایک
فریق کی ہون اور فریق ثانی ظاہر کری کہ نوشتخواند
اسناد مذکورہ کی فریب پیش رفت ہونیکی لئی
عمل میں آئی تھی۔ تو صاحب عدالت کو چاہئی کہ عرف
تحقیقات اسباب کی کہ آیا نوشتخواند اسناد مذکورہ
کی دیانتاً عمل مین آئی تھی یا نہین فرماوین۔ مگر سمجھ
عمل مین آنی تحقیقات نوشتخواند اسناد مذکورہ کی
مدعی ہو ڈگری دیوین تو اسطرحکی تجویز غلط متصور ہوگی ۹
پس کسی زمین پر جمع نشست کرنی کی لئی
مقدمہ در پیش ہونی سی اگر فریادی عذر لاوی
کہ سرکاری عملداری کی قبل یعنی سنہ ۱۷۶۵ع کی
۱۲ ماہ اگست کی آگی سی بصیغۂ لاخراج زمین متنازعہ پر
قبض و دخل چلا آتا ہی تو صاحب عدالت کو مدعا علیہ
کی اُسی عذر کی تحقیقات عمل مین لانا چاہئی ۱
جس صورت مین کہ مدعی نامبد بھیر پانی زر تقاوی
کی کہ جو اُنہون نی مدعا علیہ کو بارشہان بتہ کسی رعیتی

۹ در مادہ سوال روپ چاند فوطہدار ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۳۹ع
۱ در مادہ سوال مانک چندر چودھری ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۵۰ع

۱۹ باب

زمین کی دیا ہو اور خود بذریعہ اسی پٹہ کی زمین مرہونہ پر دخیل رہا ہو تو نالشی ہووی اور مدعا علیہ جوابدہی میں اپنی عذر لاوی کہ مدعی لی تا زمان مرہون رہنی زمین مذکورہ کی زر محاصل سی اسکی اپنا پانا ادا کر لیا ہی تو صاحب عدالت کو چاہئی کہ مدعا علیہ کی اس عذر کی تحقیقات عمل میں لاوین پر اگر صاحب عدالت ڈگری زر پانتنی کی مدعی کی حق مین صادر فرما کر زمین مذکور کی زر محاصل کی لئی ایک الگ نالش مدعا علیہ کو مقابل مین ڈگری مذکور کی کرنی فرماوین تو اس طرح کی تجویز غلط متصور ہوگی ۔

کسی مقدمی کی تکرار کو ٹھہرانی اور فیصل کرنی کی باب مین اگر صاحب عدالت کو اغذ اربعہ کو بہایت غور سی ملاحظہ فرماین تو احتمال غلطی کا باقی نرہیگا اور اسباب مین اکثر خطائین طرفین کی سوال و جواب اچھی طرح غور نکرنیکی سبب وقوع مین آتی ہین ۔ اگرچہ عدالت کو اجازت نہین ہی کہ متخاصمین

ب درباره سوال مسماة جی کنور ۲۵ مئی سنہ ۱۸۴۷ء

۱۹ باب

انکی عدالتون کی لئی حکم ہی اشارہ کرین کہ فلانی
گواہ یا فلانی دلیل گذرانو تو بھی انپر لازم ہی کہ دوسری
ملکون کی حاکمون کی دستور کی نسبت زیادہ
تحقیقات کمال ہوشیاری کی ساتھہ عمل مین لاوین
ایسی ہی اگر عدالت اپیل کی آگی کوئی عذر مقدمہ شرعی
سیہہ بات مستنبط ہووی کہ صاحب جج نی مقدمہ
کی اصل حال دریافت کرنی مین کما حقہ کوشش
نہین کی ہی تو البتہ اس مقدمہ کی بازخواست بذریعہ
عدالت موصوفہ کی عمل مین آویگی ۃ مثلاً اگر کوئی
مقدمہ بابت اس تکرار کی ہو کہ ایا پھیر دینا ہبی کا
حسب ضابطہ عمل مین آیا تھا یا نہین ت یا ہبہ صحیح ہی
یا نہین ث یا مدعا علیہ کو فلانی شخص نی متبنی
کیا تھا اور اس سبب مدعا علیہ اپنی پدری دین سی
بری الذمہ ہوا ہی یا نہین ج یا فلانی مقام پر فلانی

ت در مادۂ سوال شیخ شجاعت علی ۷ جنوری سنہ ۱۸۳۸ع
ث در مادۂ سوال شیخ عنبری ملک ۷ جنوری ۱۸۴۰ع در مادۂ سوال کرپا چھا ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۴۰ع
ج در مادۂ سوال شاہ بہاری لال ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۳۹ع

۱۹ باب

تاریخ مین مدعی سے مدعا علیہ نے فلانی چیز خرید کی تھی قیمت اسکی فلان قدر تھی یا نہین ح ایسی ہر ایک مقدمہ مین اس تکرار کی تجویز عمل مین لانے کے لئے صاحب عدالت کو لازم ہے کہ ہر مقدمہ مین جن تکرارون کی نسبت گواہی اور دلیل طلب کرنی ضرور ہو اُنکو روبکار مین ٹھیک ٹھیک مندرج کرین ۔ اور اگر کسی دوسرے محکمے کی روبکار یا کاغذات اس مقدمے کے متعلق رہے ہون تو اُنکو بھی طلب کر کے ملاحظہ فرماوین ۔ اور جس مراتب کے ثبوت ضرور ہو اسکو روبکار مین نہ لکھنے کے سبب تدارک ناکامل عمل مین آنے کی صورت مین صاحب عدالت کی طرف اس ناکامل تدارک کی خطا منسوب ہو گی ۔ بلکہ جس صورت مین کہ صاحب عدالت ایک مراتب کو قابل ثبوت کے لکھین ۔ اور متخاصمین اس مراتب کی گواہی اور دلیل عدالت مین نہ پیش کرین ۔ تو نقصان تدارک کی جوابدہی اُنہین متخاصمین پر

ح مسٹر جمس تو معان اسلامت بنام جارج راستورن رسالہ ۔ ۸ مئی سنہ ۱۸۴۹ع

۱۹ باب

جو باتین روبکاری مین نہ لکھی گئی ہون انکی ثبوت کی لئی متخاصمین کا گواہ یا دلیل داخل کرنا جایز نہین ۔ خ

جس صورت مین مقدمی کی روبکاری سے کوئی بات ۔ د ۔ ایسی واضح ہو کہ جسکی تحقیقات بالطبع اور صراحتاً درکار ہو یعنی اگر کسی تحریری مین اہنی نامہ مین کسی دستاویز کی رہنی کا احوال لکہا گیا ہو عدالت مین داخل کیا ہو اور وہ دستاویز عدالت مین درپیش ہونیکی صورت مین اسکی لیاقت مفید ۔ د ۔ بخوبی واضح ہونی والی ہو ۔ تو عدالت کو لازم ہی کہ خود تدارک اس دستاویز کا عمل مین لاوین ۔

خ ۔ درمادہ سوال مسماۃ عم الحسنات ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۴۳ع
د ۔ جیمسن سنگ ۲ مئی سنہ ۱۸۴۰ع

283

بیسواں باب

کہ ہی مقدمہ مرجوعہ میں اول سے امورات معاملہ کسکی طرف سے اور کیونکہ ثابت کئے جاینگے

صاحب عدالت کو صرف اُن مراتب پر کہ جو اصل تکرار ٹھہرین غور کرنا نہ چاہئے بلکہ انکی واسطے امورات معاملہ جس قدر ثبوت مین پہنچ چکی ہون اور جس قدر کی اثبات متخاصمین کو گواہ اور دلایل سے کرنی ناگزیر ہووے اپنی رای سمیت رویداد مین قلمبند کرین ۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہونیکی آگے متخاصمین کو بھی اسطرحکی غور کرنی سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔

دعوی مدعاعلیہ کو بتلاوے

فریادی کو مناسب ہے کہ اپنی مدعاعلیہ کی جواب کو پڑھ لینی کی بعد تامل سے دریافت کرے کہ مجھے آیندہ کونسی تدبیر عمل مین لانی چاہئے ۔

گو مدعاعلیہ نے اپنی جواب مین بہ نسبت دعوی

۲ باب

مدعی کی معترف ہوکر قبول ڈگری لکہہ دی ہو تو بہی
فریادی کو ثبوت اپنی دعوی کی بذریعہ دلایل اور
گواہون کی یکطرفہ بمقدمونکی طرح پر ... کر دینا لازم
ہی پر جواب الجواب داخل کرنیکی کچہہ حاجت نہین
اور صورت مذکورہ مین منجانب مدعا علیہ کی پہر کوئی
گواہی یا دلیل درباب ابطال اور تکذیب عرضی دعوی
مدعی کی مقبول عدالت نہوگی ۔ اور جسمین مدعا علیہ نی
ایک مرتبہ مدعی کی دعوی کی نسبت اعتراف
کیا ہو پہر وہ اپنی اس اعتراف سی انحراف
نہین کرسکیگا ۔

صورت مذکورہ مین مدعی کو جواب الجواب داخل
کرنیکی احتیاج نہوگی پر اوسی مطابق ضابطہ کی میعاد
معین کی اندر اپنی گواہ اور دلایل عدالت مین
پیش کرنا پریگا ۔

پہر بعض صورت مین جواب مدعا علیہ کا اگرچہ در حقیقت

ف باب اٹہارھوان سرکلر ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع فقرہ ۶ ہ سر ماسندری سایلہ اجون
سنہ ۱۸۴۲ع
ر شیخ بگی بی اسلاف بنام رانی بخش بی بی رسالہ ... ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۴۱ع

بر عکس دعوی مدعی کی گذرا ہو اگر اسمین انہین کوئی
بابت مندرج رہی کہ جیسی بعضی مراتب دعوی فریادی
کا مضبوط اور قایم رہ سکی تو اس صورت مین مدعی کو
مناسب نہین کہ مدعا علیہ کی اقرار کئی ہوئی مراتب کو
پھر بذریعہ دلایل کی ثابت کرانی کی کوشش کری ز

لہذا مدعی کو لازم ہی کہ مدعا علیہ نی جواب مین
جو جو باتین بصورت قبول لکہین ہین انکا مطلب
ٹھیک دریافت کرلیوی کیونکہ اگر مدعی اسطرح
غور نکرکی جواب بہ نسبت مراتب مندرجہ
جواب کی جواب الجواب مین اپنی نہ لکھیگا تو جو
کچھ مدعا علیہ نی جواب مین مندرج کیا تھا عدالت کی
آگی راست اور معتبر متصور ہوگا ۔

جواب الجواب باتین لکھنی

اسلئی مدعی کو چاہئی کہ خوب تامل سی دریافت
کری کہ مدعا علیہ نی جن مراتب کو جواب مین
منظور رکھا ہی انہین مراتب کی نسبت کسی نئی
بابت کا حال جو مضر یا نقیض اس مضمون کا ہی اور

ز بیکنٹھ ناتھ دت وغیرہ رسپانڈنٹان بنام منی موہن بوس اسلاٹ ۲ اپریل سنہ ۱۸۵۰ع
در مادۂ سوال نر سنگ نراین سنگ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۵۰ع سرک ۹ مئی سنہ ۱۸۵۰ع

۴ باب

مدعا علیہ کو اپنی جواب میں جو لکہنی کا اختیار حاصل تھا مندرج کیا ہی یا نہین ۔ اگر لکہا ہو تو مدعی کو چاہئی کہ جواب الجواب مین بہ نسبت اُس نادرست مضمون جواب کی اپنا انکار لکہی اور اپنی دعویکو دلایل سی ثابت کرانی کی تیاری کری ۔ یا اگر کسی اظہار یا امر کی ثبوت مدعا علیہ کی جانب سی ہو لی چاہئی تو اسکی کی ذمی دالی ۔

دونو فریق کو لازم ہی کہ کونسی مراتب کو بہی پایۂ ثبوت کو پہنچانا چاہئی ٹہرالیوین بعد اسکی ان مراتب کی ثابت کرانی کی طریق کا اندیشہ کرین ۔

اگرچہ اصل تکرار دریافت کر لینا اور اصل امورات کو جو طرفین کو ثابت کرنا ضرور ہو ٹہان لینا کام صاحب عدالت کا ہی تاہم متخاصمین کو ممکن ہی کہ اپنی مقدمی کا حال اگر سمجہتی ہون تو اسطرح پر بیان کرین کہ حاکم کو اس مقدمی کی اصل تکرار اور اصل امورون کی ٹہانی اور ٹہرانی مین کما ینبغی تائید ملی ۔

بعض قسم کی امورات ایسی ہین کہ خود بخود

بمقتضای عدالت کی صاحب عدالت اپنی اطلاع حاصل کر لیتی ہین ٭ سرکار کمپنی بہادر سی تعرف رکھنی والی دیار اجنبی کی سلاطین حال کی القاب ٭ ملک ملک کی قوانین منظوری ٭ حقوق مخصوصہ سلاطین ٭ اشتہار عام جناب گورنر جنرل صاحب بہادر کی طرفسی ٭ قوانین بحری یعنی جہازی ٭ احکام قوانین لشکری ٭ یہ سب کی سب امورات متعلقہ سلطنت کی ہین لہذا سرکار کی عدالتین اپنی ہی طرف سی ان باتون کی احوال پر خود غور کرینگی اگر بلا حکم سرکاری ہین میں افیون فروخت ہووی تو عدالت کی طرفسی اتنی باتین سمجھی جاینگی کہ افیون ملک ہی سرکار بہادر کی اور فروخت سی اسکی جسقدر منافع حاصل ہووی وہ خزینہ سرکار میں داخل ہوویگا ٭ اور جو کچھ رسم رسومات اہل اسلام اور قوم ہندو کی ہون انکو اور جس جا کہہ کی یا جس قوم یا ذات کی ہندو یا مسلمان کی جس طبقی کا

امورات کہ جو صاحب عدالت کو انکی اطلاع کسیطرح بغیر انکی معلوم ہوتی ہین

دین کا رسم رسومات

285

۲۰ باب

جو قسم خاص رہا ہو اسکو عدالت سرکاری اپنی طرف سے تسلیم کریگی ۔

سوا تحکمی ثبوت عادت بحث پر موقوف ہی

جن باتون کی حقیقت از خود احوال مقدمہ سے ٹھیک ٹھیک دریافت ہونے والی ہو تو بحث کرانی کی ضرورت نہیں مثلاً زید عمرو کا باپ نہین اگر احوال مقدمہ سے معلوم ہو کہ عمرو کی عین تولد کی وقت سے بارہ مہنے آگی زید اس مقام مین نہ تھا تو پھر زید کی باپ نہونیکی ثبوت لینی درکار نہین اور ایسی گردش سیارہ کسوف و خسوف وغیرہ آسمانی احوال کی ثبوت لینی کی بھی حاجت نہین ۔

یہان کی ملکی الفاظون کی معنی

کسی مذہبی روز دن اور معمولی پرب تیوہارون اور اس دیار کی مختلف تاریخون اور مہینون کی تطابق اور یہان کی ملکی زبان کی الفاظون کی معنیون اور کمپنی بہادر کی ہند و بنگالی کی مروج سکون کی قیمتون اور کسی تواریخ مشہورہ اور عام کی مطالبون کی ثبوت لینی کی ضرورت نہین ۔

۲۰ باب

ہر جس ضلع مین جس تاریخ کی لکہنی کا رواج رہا ہو
اسکی تحقیقات جایز ہو سکتی ہی ۶ اسلئی کہ جہان کہین
جو اقرار نامجات وغیرہ بابت کسی میعاد کی لکہی گئی ہون
اُنکا فیصلہ وہان کی معمولی تاریخ کی مطابق کرنا ضرور ہی
جب تک اختلاف تاریخ کا کوئی ذکر اقرار نامی مین
لکہا گیا ہو ش

گورمنٹ کی ریاست کا بہیلنا
اضلاع کی حکمونکی سرحدین

سرکار کمپنی کی ریاست جس جاگہہ تک پہیلتی ہو
اُسکا حال اور اس ملک کی اضلاع کی حکمون کی
سرحدین جو کہ حسب مطالب آئین بابت بندوبست
ملکی و محکمی و مالی اور فوجداری کی مقرر ہین اُنکا احوال بہی
صاحب عدالت اپنی طرف سی سمجہینگی ۶ مگر صاحب
عدالت کو اختیار نہین کہ سرکار کمپنی کی یا اضلاع کی
سرحدون کو بیدلایل اپنی طرف سی ٹہیک ٹہیک
فیصل کرین مگر جس صورت مین کہ ذکر اہلکار سرکاری کسی
صلحنامی کی رو سی یا کمپنی کی کسی قانون عام کی
مطابق کیا گیا ہو ص

ش گرد ہاہرشا وسابل ۱۱ جوری سنہ ۱۹۲۰ ع
ص دیکہو باب ۷

باب ۲۰

...خدمت سرکاری

عدالتین اپنی سرکاری ضابطی اور ترتیب کی سمجھنی مین کسی کی اعانت طلب نہین کرینگی ۔

ایسیہی اگر کوئی رئیس ریاست سی معزول ہوگیا ہو یا کہ ریاست مین مقرر ہوا ہو تو اسباب کو یا اگر گورنر جنرل صاحب بہادر اپنی عہدی سی وقت بہ وقت برطرف ہوئی ہون اور ایک نایب گورنر انکی جاگہہ پر مقرر ہوئی ہون تو اس کیفیت کو اور ہر ایک قسم کی خدمت کی سرداروں اور سرکاری خاص خاص عہدی دارون کی احوال کو ۔ اور اگر سرکار بہادر کو کسی غنیم کی ساتھہ جنگ و جدل برپا رہا ہو تو اسکا حال ۔ فی الجملہ جتنی مراتب کہ یہان کی گورمنٹ سی علاقہ رکھتی ہون سب کی سب منجانب عدالت بی اطلاع سمجھی جاینگی ۔

...از روی آئین کی قیاس معمولی

اور معمول کی مطابق از روی آئین کی جن باتوں کا قیاس کرنا جایز ہی انہین باتون کو عدالت بہی اٹکل کر لی ہی یعنی عدالت ہر ایک شخص کو مطابق منشای آئین کی بی جرم تصور کرلی رہیگی اور

قیاس کرینگی کہ ہر ایک دفتر خانی کی امورات حسب آئین مطابق ضابطی کی انصرام پائی ہین ۔ جب تلک کہ اُن باتون کا خلاف ثابت نہووی ۔

دوسری عدالتونکی ضوابط تجویز معاملات

دیوانی عدالتونمین جوجو آئین اور ضابطۂ تجویز معاملات مقرر رہی ہون اُن ضوابط اور آئین کی کیفیت اور اپنی ساتھ ایکہی صدر کی علاقی کی اندر اور جتنی عدالتین رہی ہون اُنکی ضوابط کی جگونگی ۔ اور عدالت سوپرم کورٹ کی احاطۂ اختیار کی سمجھنی مین دیوانی عدالتین دوسری کی محتاج نہووینگی ۔ اور سب عدالت کی حاکمونکا نام بھی جانینگی کیونکہ حکام عدالت کا تقرر بھی ایک امر مشہور رھی ۔

صاحب عدالت کو اختیار ہی کہ جہان سی ہو اطلاع حاصل کرین

صورتہای مذکورہ مین اگر کوئی مراتب صاحب عدالت کو یاد نرہاہو تو اطلاع اس مراتب کی جہان سی مناسب اور معتبر جانین حاصل کرینگی ۔

یعنی اگر کسی تاریخ کی نسبت تکرار واقع ہو تو جنتری کو دیکھ لیوینگی ۔ اگر کسی لفظ کی معنی مین شک پیدا ہو تو لغت کی کتاب ملاحظہ کرینگی یا کسی صاحب

۲۰ باب

لیاقت سے جو اس زبان سے بخوبی مہارت رکھتا ہو پوچھہ لیوینگی ۔ اگر کسی آئین کی مضمون کی نسبت شبہہ ہو تو اسکی نسخۂ مطبوعہ کو ملاحظہ کرینگی ۔ اور متخاصمین سے اگرچہ وکیل یا سند مراتب مذکورہ کی عدالت طلب نہین کر سکتی ہی تاہم انکو چاہئے ہی کہ عند الاستفسار عدالت کی ۔ ضروری لکھنا نہین اور اسناد لیکر حاکم عدالت کی اعانت کو کمربستہ رہین ۔

ہر صاحبان عدالت کو لازم ہی کہ ہر حال مین جن باتون کی تحقیقات کرنی ضرور ہو عمل مین لاوین اور کسی امر ضروری کی تدارک کرنی کی لئی مبعاد تجویز مین فرق کرین ۔ مثلاً اگر کسی حاکم عدالت کو معلوم نہ ہو کہ فلانا بادشاہ یا فلانی سلطنت بطور خود مختار حاکم کی رہکر سرکار بہادر کی دفتر مین اس نام سے لکہی جاتی یا نہین تو اس بات کی تحقیقات کی واسطی حاکمان صدر سے استفسار کرینگی ۔ اور صاحبان صدر دیوانی اسبات کی دریافت کرینگی لئی

۲۰ باب

گورمنٹ کی دفتر خانی سی کہ جہان یہ باتین معلوم
رہتی ہین استطلاع کرینگی ق

اگر ہندو یا مسلمان کی شرع یا شاستر کی بابت
کسی امر مین شبہہ واقع ہوا ہو تو صاحب عدالت کو
چاہئی قاضی عدالت یا پنڈت سی استفسار کرین
یا ہیوستھا طلب کرین ض

تحقیقات دفتر مین صاحب کلکٹر کی

جس صورت مین کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوز مین
مشارعہ ہر بیہ کی دعویدار ہون کہ مجھی سرکار سی
اسی زمین کی اجاری کا پتہ مل چکا ہی اور دونو
اپنی اظہار کی ثبوت کی لئی صاحب کلکٹر کی
دفتر مین تحقیقات عمل مین آنی کی استدعا رکھتی ہون
تو عدالت دیوانی کو کلکٹر کی دفتر مین اس مراتب
کی تحقیقات کرانی واجب ہوویگی ط

مراتب متفرقہ مندرجہ روبکار

جن امورات کی جانچنی مین صاحب عدالت
دوسرکی اعانت کی محتاج نہین ہوتی ہین انکی سوای اور

ض در مادۂ سوال بابو پرتاب نراین وغیرہ ۷ جنوری سنہ ۱۸۴۲ع ق در مادۂ سوال
شاہ بہاری لعل ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۴۰ع در مادۂ سوال مسماۃ ستارا بیگم وغیرہ ۲۳ فبروری
سنہ ۱۸۴۳ع

ط در مادۂ سوال بولی کیوت ۲ مئی سنہ ۱۸۴۰ع

۲۰ باب

امورات کی اثبات کی لئی ایک آسان
طریق یہہ ہی کہ مراتب مختصر مندرجہ روئداد کو
جن لیوین یعنی احد المتخاصمین کی طرف جو اظہارات
ایسی ہون کہ ان سی اسکی اقرار سمجھی جاوی تو
وی سچ منظور ہونگی ۔

مدعا علیہ کو اختیار ہی کہ "جو جو مراتب مدعی نی واضح
کر کی لکھا ہو اُنپر اپنی حق مین اقرار کری ۔ گو وی
مراتب برخلاف قصد مدعی کی ہون اور مدعی کو اُن کی
اعتراف کی غرض نہ رہی ہو ۔ اور اُن مراتب کی
ثبوت کی لئی سوای مضامین عرضی دعوی کی اور کسی کی
گواہی کی احتیاج نہین ۔ کیونکہ خواہ وی مراتب
راست ہون یا دروغ جب فریادی نی ایک بار
اسکی راستی کا اقرار کیا تو پھر تکذیب اسکی نہین
کر سکتا ظ کیونکہ مدعی کی اسطرح کی اظہار اول سی
اسکی اظہار ثانی کی جواب دہی کی تیاری مدعا علیہ سی
نہین ہو سکتی ۔

جو لا قصد کسی فریق کی مرقوم ہوئی ہون"

ظ علوک چند رای وغیرہ اسلامان بنام رادھا مادھب رای رسالہ ب ۲۹ سنہ ۱۸۴۹ع
مہاراجہ مہتاب سنگہ بہادر اسلامب بنام سندروت وغیرہ رسالہ سان ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۴۹ ع

289

جو قصداً مرقوم ہوئی ہون

اور سوای ایسی مراتب کی کہ جتنی
منظور رکھنا فریادیکا مطالب خلاف دعوی کو اپنی
مفہوم ہوتا ہی ۔ یہہ بھی ممکن ہی کہ کوائف یہ مین صراحتاً
اور قصداً ایسی باتین لکھی گئی ہون کہ اسی احد المتخاصمین کا
کل یا جز اظہار [illegible] کی نسبت اعتراف فریق مخالف کا
ہو جاتا ہی ۔

مدعی کی لئی عرضی دعوی کس درجی تک دلیل ہو سکتی ہی

مدعی کو اختیار نہین کہ اپنی عرضی دعوی کی بعض
مراتب مندرجہ کو بہ نسبت اثبات دعوی کی اپنی
دلیل گروانی ۔ مگر جس صورتمین کہ مدعا علیہ بذریعہ
جواب کی اپنی اوپر راستی انہین مراتب کی
معترف ہوا ہو ۔ مثلاً جس صورتمین کہ عرضی دعوی
مین کسی سند یا وصیت نامی کا ذکر لکھا رہی اور مدعا علیہ
اپنی جواب مین اُس سند یا وصیت نامی کی نوشت خواند
یا ضابطہ عمل مین آنی پر یا مضمون سند مذکورہ وغیرہ کی
حسب مندرجہ عرضی دعوی کی ہونی پر معترف

ع جان بروڈرک ایلانٹ بنام مرموھن رای وغیرہ رسالہ ماہ ۱۱ ستمبر [illegible]
سوول تیلک دھاری سنگھ ... ستمبر سنہ ۱۸۴۷ع بی بی صاحبن ایلانٹ بنام بی بی [illegible]
وغیرہ رسالہ ماہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۴۸ع

باب ۳

ہوتا ہو ؏ تو اُس صورت مین بخود مرضی دعوی مدعی کی
مقدمی کی اُسی قدر دین ہو جائیگی جتنی کا اعتراف
مدعا علیہ نی اپنی جواب مین لکہا ہو ؏ اور جب کسی
سند نوشتہ کی باضابطگی کی بابت اعتراف اسطرح پر
ہو چکی تو پھر طرفین سے کسی فریق کو اُسکی اختلاف
مین گفتگو کرنیکا اختیار نہین بلکہ صاحب عدالت بھی اپنی
تجویز انفصالی مین برعکس اُس سند یا وصیت نامی کی
رای اپنی مندرج نہین کرسکتی ہین ؏
ایسے ہی اگر مدعا علیہ اپنی جواب مین لکھی کہ مدعی نی
جتنی زر قرضہ کی بابت میری نام مین نالش کی ہے
مین نی اُسی آگی اُسی ادا کردیا ہی تو اسطرح کی
جواب سے لین دین زر قرضہ کا ثابت ہو جائیگا فریادیکو
اُسکی اثبات کی حاجت نہین ؏ پر مدعا علیہ اگر ادا
کرنا زر دعوی مدعی کا ثابت کرسکی تو کری ؏
اگرچہ مدعی بذریعہ جواب الجواب کی مدعا علیہ کی
جواب کی راستی کا عموما انکار کری ؏ پر بہ نسبت

ع دربارہ سوال مسماۃ نورالنساء ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء

باب ۲۰

کسی مراتب خاص کی جو کہ مدعا علیہ نی مطابق دعوی
مدعی کی منظور رکھکر جواب مین مندرج کیا ہو مدعی کو تکرار
کرنیکا اختیار حاصل ہی ۔ پر یہہ بات صرف اسی مقدمی
مین بکار آمد ہی کہ جس مین جواب محالفانہ منجانب
مدعا علیہ کی داخل ہو چکا ہو ۔ کیونکہ جس مقدمی مین
مدعا علیہ نی قبول و گری لکہہ دی ہو اُس مقدمی مین
بھی مدعی کو اپنی مقدمی کی اصل امورات کو جو اُس
مقدمی کی بنا ہین عدالت کی آگی ثابت کرا دینا
واجب ہی ف

مطابق مراتب مذکورۂ بالا کی حاکم عدالت کو ضرور
ہی کہ بذریعۂ ملاحظہ اور مقابلۂ کل مراتب مندرجۂ عرضی
یا جواب کی ۔ اُسکی مطالب اور مضامین کو اور جو باتین
کہ مدعی یا مدعا علیہ نی منظور رکھکر اُسمین درج کی ہون
اُنکو سمجھین ۔

کسی نہایت اختصار | اگر کوئی فریق نہایت کم الفاظ سی بہت ہی
اختصار کی ساتھ بھی اپنی جواب یا عرضی مین کسی

ف باب ۲۰ کا شرح ۲

جواب

(۱) اگر آپ کا اعتراف مطابق مطلب فریق مخالف کی اپنی لکھا ہو تو بھی یہ اعتراف اسکی ادعا کی برعکس ہونی مین کافی متصور نہوگا کیونکہ دستور ہی کہ لوگ جو بات اپنی دعوی کی برخلاف دیکھین اسکی درست نہونی کی صورت مین بیدرنگ انکار کرتی ہین ایسی ہی اگر مدعا علیہ اپنی جواب مین لکہی کہ فلانا امر جو مدعی نی عرضی دعوی مین لکہا ہی میری گمان مین راست ہوسکتا ہی تو اسقدر لکہنا اُسکا درباب ثبوت اس امر کی اسکی نام پر کافی ہوگا پر اگر مضمون مذکور کی ساتھ اور کوئی ایسا جملہ لکھا ہو کہ جسی امر مذکور کی نسبت اسکی اعتراف کی بو نہین پائی جاتی ہو تو البتہ یہ امر مدعا علیہ کی اوپر ثابت متصور نہوگا کیونکہ زبان زد حکام ہی کہ جو کچھ مدعا علیہ اپنی برعکس باور کری صاحب عدالت بھی اُسکو باور کرینگی لیکن اگر صرف اسیقدر لکھی کہ مین نی سنا ہی کہ فلانا امر راست ہی اور خود اقرار اس امر کی راستی کا نکری تو اتنی کہنی سی اسکی یہ امر اس پر ثابت نہوگا

۴۰ باب

اعتراف کا

(۲۹۱)

اور ایسی ہی جس صورت مین کہ مدعا علیہ نے امر مراتب
مندرجہ عرضی دعوی پر صراحتاً اعتراف نکرکی اپنی جواب
مین باتین ایسی لکھی ہون کہ اُنسی اعتراف اسکا بہ نسبت
اُن مراتب کی مفہوم ہی تاہم اپنی بچاؤ کی لئی
بعض نئی امر کو اسکی ساتھہ بڑھا کی لکھا ہوئے تو اسطرح کی
جواب سی دعوی مدعیکا اُسپر بعینہ اسیطرح پر
ثابت ہو جاویگا کہ جسطرح اُسکی صراحتاً اعتراف
کرلینی سی ہوتا ہے مثلاً جس صورت مین کہ فریادی ساتھہ
اس اظہار کی کہ مدعا علیہ بطور رہاولی کی ہماری زمینون
مین فصل بوکر اُس مین سی میرا حصہ حسب دستور
بھی ندیکر ساری فصل کاٹ کی لی گیا ہی نالشی
ہو ق اور مدعا علیہم جواب دیوین کہ فریادی نی ہمین
وقت پر بیج نہین دئی اور دیر کی بعد جب دئی ہے
تو وہی دالی بگڑ چکی تھی اسلئی فصل بہت ہی
کم پیدا ہوئی ہے اور دیر کرکی آوگی بھی تو بارش باران سی
تلف ہو گئی ہے تو اسطرح کی جواب سی مدعا علیہو نکا مدعی سی

ق درمادہ سوال سرب جیت سنگھ ۱۳ مئی سنہ ۱۸۴۲ع

۳۰ باب

بطور بھاڑے ملی کی زمین اجارہ دلینا [illegible]ف ثابت ہو گیا ہے

جواب منجانب ایک مدعا علیہ کی دوسری مدعا علیہ کی نسبت مین نہین ہوگا

کسی مقدمے مین دو شخص مدعا علیہ رہنے کی صورت
مین ایک مدعا علیہ کا جواب خواہ بطریق اعتراف
ایک امر کے ہو یا واسطے ثابت کرنے کسی بات
کے ہے دوسرے مدعا علیہ کی نسبت گواہی سمجھی
نہ جاویگی ہے کیونکہ فیما بین آنکے متخاصمین کی طرح کوئی تکرار
درمیان نہین اور کوئی کسیکی نسبت عداوت سے
داد خواہ بھی نہین ہے اور آپس مین کچھ سوال وجواب
نہین رکھتے ہین اور ایک ہی فریق مین ہونے کی نسبت
سے ایک دوسرے کی اظہار راستی و دروغ کی
نسبت کچھ تدبیر اور علاج نہین کرسکتے ہین اور
آنمین سے ایک کو دوسرے کی گواہی ہوئے
مراتب کا دروغ ٹھیک ثابت کرنے کا قابو حاصل
نہین ہے

جس صورت مین کسی مدعا علیہ کی واقفیت کو دوسرے مدعا علیہ کی طرف منسوب

پھر اگر مدعا علیہ اپنے جواب مین بسبب عدم
واقفیت کی اپنے دوسرے مدعا علیہ کی طرف کسی

کی

باب ۵ ضرا ۵ باب ۱۱

مراتب کی واقفیت کو منسوب کریں تو اس مدعا علیہ کا جواب اُسی مراتب کی بابت مدعا علیہ اول کی نسبت بطور گواہی کی معتبر ہوگا ۔

(292)

ایک مدعا علیہ ذریعہ جواب دوسری مدعا علیہ کی برعکس دعوی مدعی کی مستفید نہ ہوگا

درصورتیکہ کوئی شخص بنام چند اشخاص کی اس اظہار سے کہ مدعا علیہم نی باہم ملکر ہماری حق تلفی کی ہی مقدمہ عدالت مین پیش کرکی دادخواہی کری ۔ اور صرف ایک شخص منجملہ مدعا علیہم اپنی جواب مین اعتراف اس حق تلفی کی کرنیکا کرکی کہی کہ خسارت مظہرہ فریادی فقط مجھی سے صادر ہوئی ہی ۔ تو یہہ جواب اُسکا فریادی کو اس حق تلفی مین باقی مدعا علیہم کی شراکت ثابت کرانی کی لئی دلایل گذراننی مین مانع نہوگا ۔ نہین تو مدعا علیہم اپنی زمری مین سے ایک شخص کو جوکہ فریادی کی دعوی اداکرنی کی استطاعت نہین رکھتا ہوتا ۔ اپنی بلّی مین لاکر بذریعہ اُسکی فریادی کی حق تلفی کا اعتراف کرواکی خود ماخوذ نہوکی مدعی کو اپنی حق کی دلاپانی سے محروم کرسکینگی ل

ل تارا چاند ویسولو کمو رموتی واسی وغیرہ مدعا علیہان ۱۴ جون سنہ ۱۸۲۲ع عدالتی صاحبان اپیلانٹ بنام ہی ملی مکین وغیرہ رسپانڈنٹان ۱۰ مئی سنہ ۱۸۴۰ع

باب

دفعہ ایک آور ازین ثبوت امورات کا یہ ہی کہ متخاصمین یا انکی وکلا یا طرفین کی مختار حسب ضابطہ مقرر ہوئی ہوان باہم راضی ہو کر بارادہ تقلیل خرچہ عدالت یا تعجیل انفصال کی بعض امورات کو قبول و منظور کر لیتی ہین ۔

قبول کرلینا بعضی امورات غیر مستدعیہ کو اعتذاریہ کا

ہر چاہی کہ اسطرح کی امرات کی قبول و منظور کرنی کی بابت اقرارنامہ یا بتصریح لکھکر اسپر غیر (یعنی کیئی) اصالتًا یا طرفین کی وکلا یا انکی حسب ضابطہ مقرر ہوئی مختار اپنا اپنا دستخط کر دیوی ۔

دستخط درکار ہی

لیکن اگر قوانین مجاریہ کی احکام مین سی کسی حکم کی تعمیل سی رہائی پانی کی ارادی سی بر مدعی اور مدعا علیہ نی آپس مین کسی طرح کی اقرارنامی کی نوشتخواندگی ہو تو وہ اقرارنامہ عدالت مین قابل تصدیق کی نہوگا ۔

چاہیے کہ بار کرنا در باب ابطال کسی قانون کی حکم کا نہو

یعنی جس صورت مین کہ حکم آئین مقتضی ہو کہ فلانی دستاویز کاغذ اسٹام پر لکھی جاوی تو صحت اسکی معتبر ہوگی ۔ اور اگر کسی معاملی مین اسکو سادی کاغذ پر لکھائی ہو تو صاحب عدالت اس اقرارنامی کی

۲۰ باب

کاغذ ستامپ پر لکھی جانیکی سبتسمطوعت ہونیکی لحاظ سی اُسکو منظور رہین کرینگی ۔ کیونکہ ایسی اقرارنامون کو منظور رکھنی کی صورت مین ممکن ہی کہ فریقان معاملہ باہم اتفاق کرکی آئین ستامپ باطل کروا دین

اعتراف بالوکالت

کوئی وکیل عدالت کسی فریق کی طرف سی حسب ضابطہ مقرر ہوکی اپنی موکل کی غیبت مین بھی جس بات کو قبول و منظور کری وہ اسکی موکل پر مثل کردہ ذات کی اپنی واجب و منحتم ہووےگی۔ ان چنانچہ اگر کسی فریق کا وکیل کسی امر خلاف واقع کی ثبوت کو اپنی موکل کی طرف ثانی کی حلف پر موقوف رکھی و اور طرف ثانی مذکور حلف کرکی اسی امر خلاف واقع کو اظہار کری تو مطابق اسی اظہار کی ڈگری عدالت صادر ہوویگی اور بر طبق اُسکی اُس مقدمی کو موکل اُس وکیل کا ہار جاوےگا ۔

م ۱۹ باب
ن راجندر نراین رای بنام بجی گوبند سنگہ اپیل ولایت راج ہی راجہ گنیس چندر اپلانٹ بنام سروپ چند سرکار رسانیدت ۲۹ اگست سنہ ۱۸۴۳ع
و گوکل انند رای وغیرہ اپلانٹان بنام سند نراین رای رسانیدت ۷ امئی سنہ ۱۸۴۹ع
ابسر تہاکر وغیرہ اپلانٹان بنام اگھنی تہاکر وغیرہ رسپانڈنٹان ۲۴ جون سنہ ۱۸۴۰ع شرو باب ۱

۲۰ باب

بموجب مثل صاحب عدالت کی مرالات کی
جواب میں جس فریق کا وکیل جس امر کو قبول و منظور
کری اور صاحب عدالت اسکو روبداد عدالت
مین مندرج فرماوین تو مثل کردہ ذات اس فریق کی
متصور ہوگا ا

مطابق مذکورہ بالا کی درباب وکلا و مختارونکی اگرچہ
آئین جاری نہوا ہو تا ہم صاحبان عدالت کو باحضار وکیل
و مختار کی مقدمات کی تجویز اور فیصل کرنی مین بڑی
قباحت ہوتی اور ہر ایک متخاصمین کو نہایت خفیف
مقدمون کی لئی بھی عدالت مین اصالۃً حاضر ہونا پڑتا ہے
با این ہمہ اگر صاف ثابت ہوجاوی کہ ایک فریق
کی وکیل نی اپنی مخالف فریق کی ساتھہ سازش
کرکی کسی بات کو جایز رکھا ہی یا قبول کیا ہی تو
اُس بات کی تعمیل صاحب عدالت اُس فریق پر
واجب و لازم نکرینگی ب

جس صورت مین کہ وہ ی
واجب نہونگی

ا سبھو چندر چودہری بنام نراینی دیبہ باب ۱۲ ع ۱۹

ب رام ناتھہ گوسائین اپیلانٹ بنام امر چند ساحو وغیرہ ریسپانڈنٹان ۶ ستمبر سنہ ۱۸۳۹ع

باب ۲۰

کہ کسی باتین بذریعہ دلایل اور گواہی کی ثابت کرنی چاہیئن

(۲۹۹)

کسی مقدمہ مرجوعہ مین بااقتضای ضابطۂ عدالت کی
جن امورات اصلیہ پر صاحب عدالت کو اپنی
طرف سے غور کرنا لازم نہین ہے اور جو امورات کہ متخاصمین
قبول و منظور نکئی ہون ثبوت اُن امورات کی بذریعہ
گواہ اور دلایل کی لی جاویگی ۔

بار ثبوت کا کس فریق پر ہی

کسی امر مین تنازع واقع ہونی سی حسب دستور
عام کی لازم ہی کہ جو فریق اُس امر کی وقوع مین
آنی کا اقرار کرتا ہووی اُسکو ثابت کر دیوی ۔
کیونکہ ایک امر کی وقوع مین آنی کی ثبوت اُسکی
عدم وقوع کی اثبات کی نسبت آسان ہی اور
بدلایل اوضح و اسہل کی ہوسکتی ہی ۔ اور عقل

جو فریق ایک امر کی وقوع پر اعتماد رکھتا ہو اُس پر

بھی یہی تجویز کرتی ہی کہ جو کوئی ایک امر کی ہونی پر
اعتماد رکھتا ہو اُسی سی ثبوت اُس امر کی لی جاوی ۔
اگر زید عمرو کو کسی بابت کا راضی نامہ لکھ دے اور بکر
درباب صحت اُس کی اعتراض کیا چاہتا ہو. کہ
عمرو نی مجھہ سی دستاویز کو زبردستی ازراہ
تہدید یا ترغیب و فریب کی لکھا لیا ہی تو اُسکو

۲۰ باب

اجرائیہ عذر ثابت کر دینا ضرور ہوگا کیونکہ وہ اپنی دستاویز کا ابطال آپ ہی کرتا ہی ت

جو شخص کسی حق یا دوسری چیز کسی کی نسبت انکار رکھتا ہو اوسپر

یہہ بات علی العموم ہی کہ جب کسی جایداد کی
نسبت ایک شخص کی حقیت بادی النظر میں
جایز یا ثابت ہوئی ہو (اسطرح پر کہ اگر بذریعہ بیع یا ہبہ
وغیرہ طریق کی وہ جایداد کسی دوسری کی ہاتھہ منتقل
نہوئی ہو تو وہی حقیت اُسکی قایم رہیگی) تو جو شخص
کہ بیع یا ہبہ وغیرہ طریق پر اُس حقیت کا بہ نسبت
اپنی منتقل ہونی کا ادعا رکھتا ہو اُسکو چاہئی کہ اپنی
دعوی کی حقیت کو ثابت کر دیوی ۔

ثبوت بعض شخص پر

جس صورت میں کہ زید عمرو کی دخلی کسی شئی کو
اُسکی دلایا چاہی ث یا بہ نسبت کسی زمین کی جو
عمرو کی ہاتھہ تک چلی ہو اور اُسکی دستاویز ات
ضروری کی نوشتخواند بھی بنام عمرو مذکور کی ج ہو گئی
ہو ۔ اپنا حق ثابت کیا چاہی تو بار ثبوت سر زید ہوگی

ت راجندر نراین رای کا بنام بجی گوبند سنگہ اپیل ولایت
ث رام رتن رای بنام فرخ النسا بیگم القا
ج بیگنت ناتھہ وث وغیرہ رسپانڈنتان بنام موتی موہن بوس اپیلانٹ ۱۸۵۰

۲۰ باب

عدالت سے کسی پیارہ جوئی کرے تو مدعی یعنی زید مذکور پر
اپنا حق ثابت کر دینا واجب ہوگا ۔ (295)

اس شخص پر کہ جو آئین عام کی حکم سے بچنی چاہتا ہی

جس صورت مین کہ ایک شخص نے بہ نسبت
کسی جایداد کی بااظہار حقیت مثل وراثت وغیرہ
کی جو کہ عموماً مسلم ہی دعوی عدالت مین پیش
کری اور مدعا علیہ جواب مین اپنی ایک وجہ
خاص کی ساتھ اُسکی حقیت کی نسبت عذر
لاوی تو مدعا علیہ کو اپنا تعذر عدالت کی آگی
ثابت کر دینا پڑیگا اور اُسکی اُس وجہ خاص کی
نسبت تدارک و تحقیقات عمل مین آویگی ح

قوم ہنود مین کسی جو شخص تکرار یکا یا جایداد وغیرہ کا انکا اظہار کری اُسی پر

جس صورت مین کسی جایداد کی نسبت رام داس
اور ہری داس دو بھائی تکرار رکھین اور رام داس
جایداد مذکورہ کو اجمالی قرار دیکر ہری داس کی نام پر بدعوی
نصف حصہ کی اپنی نالشی ہو اور ہری داس
جواب دیوی کہ ہمدونونکی اجمالی جایداد کی تقسیم
ہو چکی ہی اور مطابق اُس کی جایداد مذکورہ میرا حصہ

ح کمل منی دیبہ اپیلانت بنام کسن منی دیبہ رسپانڈنت ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۴۹ع

۲۰ باب

خاص ہی تو بہری داہس ہی کہ ثبوت اُس بٹواری کی
کردینی ہر تیگی ۔ اور قوم ہنود کی کسی گھرانی کی
علاقہ داروں مین سے ایک کی ذمی کوئی جایداد اجمالی
رہنی کی صورت مین اگر متخاصمین سے کوئی فریق
اُس جایداد کو غیر اجمالی کہکی نالشی ہووی تو اُسی
فریق پر جایداد مذکورہ کی اجمالی نہ رہنی کی بات ثابت
کردینی واجب ہوگی ۔

خزانہ زمین کی مقدمات مین کسی پر ثبوت واجب ہے

جس صورت مین کہ زید نی اپنی تئین زمیندار ثابت
کرکی بدعوی زرخزانہ بنام اپنی رعیت مسمی عمرو کی
نالش کی ہو اور مدعا علیہ جواب دیوی کہ مین نی
مبلغ خزانہ قبل اسکی ادا کیا ہی یا یہ کہی کہ مجھی مدعی نی
میری اجارہ لی ہوئی زمین سی اخراج کیا ہی ۔ تو زرخزانہ
ادا کرنی یا زمین مستاجر سی نکالی جانی کی بات کی
اثبات د اُسی عمرو کی گردن پر تیگی ۔
اور جو کوئی مستاجر کسی زمین کو بطور لا اخراج کی

خ گورنمنٹ انڈیا کی ذریعہ اسلامان بنام سندر نرائن رائی رسانیدہ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۶۹ع
هند و لا مصنفه اسٹرنج صاحب صفحه ۲۲۰ د عرم داس پاتری بنام مسماه ساما سندری
دبیہ اپیل ولایت ۔
د درماوه سوال جی ویب سرماه مارچ سنه ۱۸۶۸ع

۲۰ باب

اپنی اجاری مین رکھنی کا دعوی کرتا ہو اسکو لاخراجی
اُس زمین کی ثابت کر دینی واجب ہی۔ فـ
کتب آئین مین یہہ بات بہ نسبت ممالک
بنگالہ کی مندرج ہو چکی ہی کہ جب کبھی کوئی زمیندار
خزانہ بیشی کرنی کی لئی مقدمہ بنام کسی رعیت
اجارہ دار کی عدالت مین در پیش کری اور مدعا علیہ
مقرری طریقی پر اسی زمین کا اجارہ لینا اپنا ظاہر کری تو
اجارہ دار مذکور کو واجب ہوگا کہ بعوض خزانہ مقررہ کی
اپنا اجارہ لینا۔ اور زمیندار کا بیشی خزانہ لینی کا اختیار
اُس پر نرہنا نہ ثابت کر دیوی۔

اور بیشی خزانی کی مقدمات مین کسی پر ممالک بنگالی کی بیچ

پر اگر اجارہ دار مذکور من قبیل تعلقہ داران مندرجۂ
دفعہ ۱ قانون ۸ سنہ ۱۷۹۳ع کی ہو تو اُسکو مطابق
مذکورۂ بالا کی ثبوت دینی کی ضرورت نہوگی۔
لیکن جس صورت مین کہ کوئی زمیندار کسی مفصلی
تعلقہ دار پر جمع بیشی کی دعوی سی نالشی ہو اور
مدعا علیہ ثابت کری کہ فلاں سالہ بندوبستی کی وقت

فـ جی موہن سین وغیرہ فریادیان بنام سعید الدین خان وغیرہ مدعا علیہان ۱۴ مارچ
سنہ ۱۸۴۸ع

۲۰ باب

جن نے فریادی کی زمین معزری ہار ہر اجارہ لی ہی تو اس صورت مین زمیندار مذکور پر اب ہوگا کہ اپنی جمع بیشی کرنے کی استحقاق کو عدالت کی آگے ثابت کر دیوی

جو مقدمات اقسام مذکورہ بالا بطرح طرح کی زمینداری کی بابت رقم رقم بندوبستی خزانی کی دعوی کی ساتھ صاحبان عدالت کی آگے پیش ہون انکی تجویز اور فیصل کرنی مین قوانین مذکورہ کی تعمیل مختلف صورتون پر عمل مین آویگی ؎

دیار معزلی کی ملکون مین

دیار معزلی مین دو قسم کی مزارع مستاجر ہوا کرتی ہین ر ایک تو وہی جو اپنی پسند کی مطابق اور زمیندار کی مرضی کی موافق اتنی سال بسال زمین اجارہ لیکر زراعت کرتی ہین ؎ اس قسم کی مستاجر کی نام پر جب کبھی زمیندار خزانہ بیشی کرنی یا اسکو اپنی زمین کی اجاری سی اخراج

ر کالی داس نیوگی فریادی بنام دیاناتھ رای وغیرہ مدعاعلیہان ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۷ع
در مادۂ سوال ایسرچندر چکروتی وغیرہ ۷ جون سنہ ۱۸۶۸ع
ر دیکھو کلکتہ رپورٹ جلد ۱۲

۲۰ باب

کرنی کی لئی عدالت مین نالشی ہووی تو صرف
اُسکی لکھہ دی ہوئی قبولیت کو عدالت مین پیش
کرکی ڈگری پایا کرتی ہین ؛

اور دوسری قسم کی مزارع مستاجر کہ جنکی اجاری کا
طریق ٹھیک معین نہین وی لوگ ہین کہ جنہون نی زمین
مستاجر کو بہت محنت و زحمت کرکی ... ب
نی اور خراب ہونی سی محفوظ رکھا ہو یا افتادہ
زمین کو آباد کیا ہو یا اُسپر اپنی روپی سی تالاب
یا مکانات پختہ وغیرہ غیر منقول چیزین تیار کی ہون یا کہ
قدیم الایام سی وہ زمین اُنکی دستور بر علی الاستمرار اُنکی
اجاری مین رہی ہو ؛

اس قسم کی مستاجرونکو باوی النظر مین زمین مذکورہ
دخل مستاجرانہ رکھنی کا ایک استحقاق حاصل رہتا
ہی اور جسوقت زمیندار اس قسم کی مستاجرو نپر
خزانہ بیشی کرنی کی چارہ جوئی کرنی چاہی تو اُسکو
اپنی دعوی کا استحقاق ثابت کر دینا بہتر ہوگا ؛
یعنی زمیندار پر یہہ بات ثابت کرنی واجب

۲۰ باب

ہو گئی کہ خزانہ جو بالفعل اجارہ وار جمع دیتا ہے وہ اس
زمین کی متصل دوسری زمینوں کی خزانی کی نرخ کی
نسبت بہت ہی کم ہے ۔ یا یہہ کہ میں نے اس
زمین پر تالاب یا مکانات بنایا ہے اس سبب سے
خزانہ حال اسکی مالیت کی اندازے سے قلیل
ہے ۔ یا یہہ کہے کی ثابت کر دیوے کہ زمین میری جو
سڑک کنارے واقع ہونے یا اور کسی طرح کی
تبدل وضع وقوع میں آنے کی باعث آگے کی نسبت
زیادہ قیمتی ہو گئی ہے اسلئے میں بیشی خزانی کا دعوی
کرتا ہوں ۔

میعاد نالش

مقدمہ عدالت میں رجوع ہونے سے اگر مدعا علیہ
جواب میں لکھے کہ میعاد نالش کا منقضی ہو چکنے کی
بعد مدعی نے یہہ نالش میری نام میں دربیش کی
ہے تو انقضای میعاد نالش کا اثبات اسی مدعا علیہ پر
لازم ہوگا س

ویس لاخراجی قبل عملداری سرکار بہادر کی

ممالک بنگالہ کی اندر ابتدائی عملداری سرکار

س شیو نراین گھوس اسلامت بنام رانی جامنی وغیرہ رسپانڈنٹان ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۴۷ء
درمادہ سوال گوداری باری ۲ ستمبر ۱۸۴۷ء

۲۰ باب

بہادر انگریزی یعنی سنہ ۱۷۹۵ع کی ۱۲ اگست کی
آگی کی حاصل کی ہوئی سند کی ذریعی جو کوئی کسی
زمین کا مالک و متصرف ہوا ہو تو موہوب لہ کو تاریخ
مذکور کی قبل اس زمین پر بلا فریب دخل پانا اپنا
عدالت کی آگی ثابت کر دینا بہتر ہوگا خواہ وہ سند
اسکی نوشتہ ہو یا زبانی ہو اور دہندہ سند کو اس زمین
کی عطا کرنی مین اختیار حاصل تھا یا نہین اسکی
ثبوت دینی کی کچھ حاجت نہوگی ش

اگر کوئی مہاجن یا زمیندار اپنی مدیون یا رعیت
یا باقیدار کی نام پر عدالت مین نالشی ہوی
اور مدعا علیہ جواب مین کہی کہ مین نی زر قرضہ یا مبلغ
خزانہ جو مدعی کا مجھپر پانا تھا اسکی آگی مدعی کو ادا
کر دیا ہی تو چاہئی کہ مدعا علیہ ادا کرنا زر قرضہ یا مبلغ
خزانی کا اپنا ثابت کر دیوی ص اور جس
صورت مین کہ مدیون مدعا علیہ زر قرضہ کی ادا کرنی کی

مبلغ یافتنی کی بابت مقدمات مین ثبوت دینی کا بار کس پر پڑیگا

ش ق ۱۹ سنہ ۱۷۹۳ع ض ۱ و ۲ ق ۱۴ سنہ ۱۸۲۵ع ض ۲ و ۳ راجہ کشن اہلوت
بنام سید مظہر رسالہ دست ۳۱ مئی سنہ ۱۸۰۷ع باب ۵ و ۶ و ۱۹
ص ہرس چندر دی ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۰۷ع سیتل پرشاد املاس بنام گور پرشاد وغیرہ
رسالہ مذکور ۲۸ ستمبر ۱۸۰۹ع

۲۰ باب

محقق ط ایک ایسی دلیل کہ جو بادی النظر مین راست معلوم ہوتی ہو عدالت مین گذرانی اور مدعی اپنی دلیل سے عدم راستی اسکی ثابت کردیوے تو اس صورت مین مدیون مذکور کو دین سے اور مدعی مذکور کی رہائی ہوگی ض

وثیقہ

جس صورت مین کہ متخاصمین مین سے کوئی کچھ دستاویز عدالت مین داخل کرے تو اس دستاویز کی صداقت کا اثبات بھی اسی گذراننے والے پر واجب ہوگا ط اور دستور ہے کہ کوئی دستاویز یا کسی بابت کی لکھی ہوئی دلیل عدالت مین داخل ہونے سے جبتک کہ طرف ثانی برعکس اس دستاویز کی کوئی بات ثابت نکرے مضامین کو اسکی صاحب عدالت باور فرماتی ہین لہذا جو فریق قصد ابطال اس دستاویز کا رکھتا ہو اسکو لازم ہے کہ کوئی امر برعکس اسکی ثابت کردیوے

درصورتیکہ کوئی مقدمہ بابت کسی تمسک کی

ض کتاب اپیل ولایت ۳ جلد صفحہ ۳۴۷
ط ودیکھو سوال مہاراجہ کنور رام بنام ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۴۳ ع

کر بادی النظر مین زرِ قرضہ کی عوض اسکا لکھا جانا واضح
ہوتا ہو عدالت مین مرجوع ہووی اور مدعا علیہ
جواب مین لکھی کہ تمسک مذکور مدعی نی فلانی
شرط خفیہ کی ساتھہ جوکہ اُس مین مندرج نہین مجھسی
لکھا لیا ہی لہذا چونکہ وہ شرط پوری نہوئی تمسک کی
بابت دین بھی مجھپر واجب الادا نہین تو اس صورت
مین مدعا علیہ پر واجب و لازم کہ فی ما بین اسکی اور
فریادی کی جو کچھہ خفیہ قول و قرار رہا ہو اسکو بدلایل
ثابت کر دیوی

(۲۶۹)

بصورت ناجایز عمل میں آنا کسی اقرار کا

جس صورت مین کہ داد و ستد کسی بابت کی
بظاہر مطابق آئین کی عمل مین آئی ہو یعنی زید نی کسی
جایداد کو عمرو کی ہاتھہ بیچا ہو یا اسکو ہبہ کیا ہو اور بکر
طرف ثانی زید کہی کہ داد و ستد مذکورہ فی الحقیقت
از روی آئین کی عمل مین آئی ہی صحیح پر فلانی
سبب سی وہ جایز نہین ہو سکتی ہی
مثلا کہی کہ زید نی قبل نوشتجات بیع نامہ یا ہبہ نامہ
جایداد مذکورہ کی ان نوشت لیا تھا تو اس صورت

باب ۲

مین بکبر [illegible] ہر واجب ہے کہ قبل ازین نوشتہ اند
بیع نامہ یا ہبہ نامہ مذکورہ کی زید کا اِن کا ثبوت لینا
ثابت کر یوی ظ

جس صورت مین کہ حسب منشای قوانین
محاربہ کی کسی فریق کو ایک استحقاق حاصل ہوا ہو
تو اسکی طرف ثانی کو عدم جواز اس استحقاق کا
ثابت کر دینا لازم و واجب ہی گو صورت مذکورہ
مین اسکو ایک امر کی وقوع مین نہین آنی کی بابت
ثابت کرنی پڑی جو آسان نہین ہے

جن امورات کو کوئی فریق برخلاف قرائن کی ظاہر کری ثابت کرو بنا اس امر کا اسی فریق پر واجب ہوگا

مثلاً دستور ہی کہ اگر جان اور الیزا قوم انگریزی کی
زن و شوی کی شادی مطابق احکام دین عیسوی کی
انصرام پائی ہو تو اسکا بیٹا جیمس از روی آئین انکی
اپنی ماں کی شوہر کا خلف الصدق کہلاویگا اس مین اگر
شخص ثالث مسمی ولیم کہی کہ جیمس جان کا خلف
الصدق نہین تو ولیم مذکور کو بدلیل قوی ثابت کر دینا
پڑیگا کہ قبل تولد جیمس کی مسمی جان کہ جسکو [illegible]

ظ جون مس وغیرہ اسلاسان بنام مکہین مس رسالہ سنہ ۵ اپریل سنہ ۱۸۴۷ع

۲۰ باب

پر قرار دیتا ہی ایک سال پھر اپنی روح الیزا بھی الگ ۔ دوسری ملک میں تھا ۔ یا اور کوئی ایسی قوی دلیل واسطی ثبوت مطلب مذکور کی گذراننا واجب ہوگا ۔

جس صورت میں کوئی شخص دیوانہ مشہور رھا ہو اسکا منکر پر واجب ہی ثابت کرنا اپنی انظار کا

جس صورت میں کہ کوئی فریق بارادۂ نقض کسی وصیت نامہ یا دستاویز کی عذر لاوی کہ موصی یا دہندہ دستاویز ۔ وصیت نامہ یا دستاویز مذکورہ کی لکھنی کی وقت حالت دیوانگی یا جنون میں تھا ۔ یا جس صورت میں کہ فریق مذکور یون کہی کہ موصی یا دہندہ دستاویز مذکور بحکم کورت آف وارڈس کی کسی ولی کی حفاظت میں یا دیوانگی کی سبب سی عدالت سوپریم کورت کی حکم سی اُسکی جایداد کی بندوبست کی لئی سربراہ کار مقرر ہوا ہی یا کہ مطابق حکم آئین کی کسی طرح کی قید میں رہا ہی یا سبب صریح دیوانگی یا جنون کی اُسکی خانگی لوگ کی کسو طرح کی بستگی میں رہا ہی ۔ تو جو فریق کہ اُس وصیت نامہ یا دستاویز کی صحت پر اعتماد رکھتا ہو اُس پر واجب

۲۰ باب

ہی کہ وصیت نامہ یا دستاویز مذکورہ کی لکھی جانیکی
تاریخ میں موصی مذکور یا دینی دستاویز مذکور کا ثبات
عقل و ہوش بحالی کی ساتھہ لکھدیا ہے یا حالات اظہار
مظہر کی اُسکا ہمیشہ باثبات عقل و ہوش کی رہنا
عدالت کی آگی ثابت کر دیوی ۔

جس صورت مین کوئی شخص
ذی ہوش مشہور رہا ہو اُسکی
منکر پر

اور ایسیہی صورت غیر مین جسوقت کہ کسیشخص
موصی یا دہندہ دستاویز کو اسکی اپنی بیگانی جنون و
دیوانگی کی طرف نسبت نکرتی ہون اور خلائق
مین وہ ہوشیار رکہلاتا ہو تو جو فریق اُسکی دیوانگی کا اظہار
دیوی اُس پر واجب ہوگا کہ شخص مذکور کی
دیوانگی کہ جسکی وہ شخص ہمیشہ بری معلوم ہوتا ہی ۔
بدلایل ثابت کر دیوی

یعنی بالخصوص وصیت نامہ مذکورہ یا دستاویز مزبور کی
نوشتخواندگی تاریخ مین اُس شخص کا دیوانہ یا ہوش
بحال نرہنا ثابت کرنا مظہر مذکور پر واجب و لازم ہی ۔
منشاء آئین کی مطابق ضابطہ ہی کہ قول و قرار
کرنیوالی کا سن بلوغ مین رہنا اور ہر عہدہ دار کا اپنی

۲۰ باب

حرمت بطریق سنا یابن بہالانا۔ ۶ ار رکاری کرنگا اپنی کار فرمائوں کی مرضی مطابق جہر والکا بتانا نہ معتبر ہوگا ۔ جب تک اکسی طرف سی خلاف اسکا ثبوت مین نہ پہنچی ؏

جو امر کسی فریق کی دانست مین رہا ہو

جس کسی معاملی مین جو کوئی فریق جو کچھ امرا پنی دانست مین ٹھیک جانتا ہو چاہئی کہ اُسکو عدالت کی آگی ثابت کردیوی ۶ اور اگر دیدہ ودانستہ اثبات مین امر مذکور کی قصور کریگا ۶ تو حکم عدالت ضابطہ کی مطابق اسکی مطلب کی نہایت برخلاف صادر ہو ویگا ۶

جس صورت مین نہ کسی نی کسی کی فصل یا جایداد منقولہ کو برخلاف حکم آئین کی قرق کیا ہو تو چاہئی کہ مالک فصل یا جایداد منقول مذکورہ کو اُسکی شئی سمجھا کی دیا بدلی ثابت کردیوی ۶ نہین تو قیمت جایداد مذکورہ کی اُس کی مالک کو اسی بھر دینا پڑیگا ؏

؏ جو باجو دہری فریادی بنام ہرناب نراین سنگہ ۷ جنوری سنہ ۱۸۴۸ع

باب ۲۰

جو فریق اپنے طرف ثانی کی دلیل نقصان کری

جس صورت مین کہ زید اپنی فریق مخالف یعنی
عمرو پر بعمد اسکی اثبات دعوی کی دلیل کسی طرح ہرجوہ
لی لیا ہو یا اسکی گواہ کو کسی تدبیر سی حاضر ہونی دیا ہو
مثلاً زید کسی کی شی کو دبا رکھکر ظاہر کرنی نچاہی
یا اسکی قیمت کی نسبت گواہی دینی سی انکار کری
تو صاحب عدالت بہ نسبت زید مذکور کی ظن خام مستند
کرکی شی مذکور کی بہترین قیمت بطور خسارت کی
اسکی ہاتھ سی مالک شی مذکور کو دلادینگی

جس صورت مین شک ہو کہ آیا فلانا اظہار کسی امر کی وقوع کی بابت ہی یا کسی دوسری امر کی عدم وقوع کی بابت

کوئی مقدمہ عدالت مین مرجوع ہونی سی بادی النظر مین
ہمیشہ واضح نہین ہوتا کہ فلانا اظہار امر متنازع کی وقوع مین
آنی کی اقرار ہی یا انکار ہی کیونکہ بعض صورت
مین ممکن ہی کہ اظہار مذکور بظاہر ادہر انکار وقوع ایک
امر کی ہو اور وہی انکار حقیقت مین کسی دوسری
امر کا اقرار ہو مثلاً اگر مدعی یہہ کہکی مستغیث ہو
کہ میری وکیل نی میری مقدمہ کی تدبیرات مین
مطابق ضابطہ کی تندہی نہین کی یا یہہ کہی کہ مدعا علیہ جو میری
فلانی مکان کا کرایہ دار ہی مطابق قول و قرار

باب ۲۰

مندرجہ کرایہ نامہ کی مدت اس مکان کی نہین کی ہ
تو صاف واضح ہو جایگا کہ دعوی مدعی کا انکار وقوع ہر ایک
امر کی ہی ہ اور وہی انکار اسکا ہ اقرار رہی اوپر غفلت
اپنی وکیل اور رعیت مذکور کی ہ لہذا مدعی پر ثابت
کر دینا اُسی غفلت کا واجب ہوگا ہ

(302)

آزمایش

کوئی مقدمہ عدالت مین مرجوع ہونی سی حاکم کو
واسطی دریافت کرنی اِس بات کی کہ آیا کس
فریق پر اپنی اظہار کی ثبوت دینی واجب ہی ہ چاہئی
کہ غور کرکی دیکھین کہ اگر طرف ثانی کی طرف سی
کوئی دلیل نگذرتی تو کون فریق مقدمہ جیتیگا ہ اور
دریافت کرین کہ اگر مظہر کی کسی اظہار خاص کو
رویداد عدالت سی نکال ڈالین ہ تو کس کی جیت
ہوگی ہ اِن دو نو طریق پر غور و تامل کرنی کی بعد
جو فریق مقدمہ ہارنی والا ٹھہری اُسی کی نسبت
اظہار کی ثبوت دینی کا حکم صادر فرماوین ہ
بموجب مذکورۂ بالا تامل کرنی سی واضح ہوجایگا
کہ اگر مدعی اسکی مقدمہ مین اپنی وکیل کا تنزدہی

۲۰ باب

نکرتا ہو یا رعیت مذکور کا ساتھ فریق ثانی مرتہن کرتا
بدلیل ثابت نہ کر سکی ہو یا روئیداد عدالت سی یہ
ہو تو اظہار بکمال الاجاری ہو تو فریادی مقدمہ اپنا ہار
جائیگا لہذا فریادی پر اپنی اظہار کا ثابت کرنا واجب
ولازم ہوگا

جس صورت مین بنای دعوی کو ساتھ عدم وقوع کسی امر کی علاقہ رہی

اور ایسے ہی اگر اثبات دعوی کو ایک امر کی عدم
وقوع کی ساتھ علاقہ رہتا ہو تو مدعی کو کافی ہی کہ کسی
اجمالی دلیل سے ہی عدم وقوع اس امر کا ثابت کر دیوی
مثلاً اگر زید مدعی اپنی تئین عمرو متوفی کا وارث ثابت
کرنی چاہی اور عرضی دعوی مین لکھی کہ عمرو کی پشت
اول کی ورثہ سب کی سب لاولد مرگئی ہین تو
اسکو اپنی وراثت ثابت کرنی کی لئی صرف
اسی قدر کی ثبوت دینی کافی ہوگی کہ عمرو متوفی کی
خاندان مین میری قرابت وارثانہ رہنی لوگون مین مشتہر
ہی اور متوفی مذکور کی پشت اول کی اشخاص ورثہ
جو مفقود الخبر ہین دی مدت مدید سی سفر گئی ہین
اور انکی زندگی کی خبر کبھی نہین سنی گئی اور انکی

باب ۲۰

کسی ملک مین شادی بیاہ کرنی اور انکی لڑکی بالی پیدا ہونی کی خبر بھی متوطنی مذکور کی خاندان تئین ہرگز نہین پہنچی ہی غ

امورات اصلیہ ثابت کرنی کی لئی جو باتین ضرور ہوا سکو روبکاری مین لکھنا درکار نہین ہر اختیار ہی کہ متخاصمین اسکو ثابت کرین

جس آئین کی حکم سی ممانعت ہی کہ متخاصمین سوای امورات مندرجہ کاغذ اربعہ کی کہ جنکو صاحب جج نی قابل اثبات کی ٹھہرایا ہوے اور کسی امر کی ثبوت کی دلیل عدالت مین نہ گذرانین ۔ مثلاً اُس آئین کا یہ ہی کہ صاحب عدالت حسب صوابدید کی اپنی روبکاری مین جن امورات اصلیہ کی ثبوت درکار ہو مندرج فرماوینگی ۔ اور اُن امورات کو ثابت کرنیکی لئی کون سی دلیلین چاہئی روبکاری مین لکھنا صاحب عدالت پر واجب نہین لہذا اُن امورات اصلیہ کی ثبوت کی لئی ضمناً جن باتون کو ثابت کرنا ناگزیر ہو اُنکی اثبات کا اختیار متخاصمین کو حاصل ہوگا ۔ گو وی باتین حاکم عدالت کی روبکاری مین نہ لکھی ہون ف اگر کہ کاغذ اربعہ مین لکھا گیا ہو کہ زید عمرو کا بیٹا ہی تو حاکم

غ باب آیندہ ۲۱

ف باب ۱۸ فصل ۲

۲۰ باب

مثلاً اگر دعوی فریادی کا کسی حساب کی بابت ہو اور اس حساب کو سمجھانی کی لئی عدالت کی کسی عملہ کو تفویض کرنا ضرور ہو تو فریادی کو صرف ایسی دلیلین گذراننی چاہئی کہ اسی مدعا علیہ کا اسی حساب کی بابت فریادی کی ساتھ علاقہ رکھنا اور اس حساب کا نہ چکنا ثابت ہوے تو البتہ اس حساب کو سمجھنی کی لئی بہ نسبت کسی عملۂ عدالت کی حکم صادر ہوویگا ۔

ہر ایک فریق کو حرگز نچاہئی کہ ایک مادی کا اظہار کر کی دوسری مادی کی ثبوت دیوی

ہر ایک فریق کو اپنی مقدمی کی مراتب ضروری کو مطابق اظہار کی اپنی ثابت کرنی کی شیوا سی لازم ہی کہ عین اسی ایکہی مادی کی ثبوت کی بابت دلیل و گواہ گذرانین نہ کہ بقول سوال از آسمان و جواب از ریسمان درحقیقت ایک مادی کا اظہار کر کی ثبوت ایک دوسری مادی کی دیوی کیونکہ کوئی فریق ایک بات کو جو کہ کاغذ مقدمہ مین پہلی سی مندرج نہ ہی ہو گو وہ حقیقت رکھتی ہوے ناگاہ

ق دیکھو بو باب آئین ۶ ۲۳

باب ۲۰

[illegible] اُسکی نسبت [illegible] نہیں [illegible] گے

مقدمۂ مرجوعہ میں جو بہہ دلیل وہ دستاویز کہ فریقان آپکے طرف سے گذری چاہی کہ حقیقت میں مراتب مندرجۂ کو اعذار ربعہ کی ساتھہ عین مطابق ہو گو لفظاً مختلف ہو تو مضایقہ نہیں چنانچہ اگر متخاصمین نے در بابت پورا کرنے کسی قول وقرار کی مقدمہ پیش کیا ہو تو لازم ہی کہ احوال اُس قول وقرار کا لاحقہ نکہین نہ کہ ایک ایسا دعوی پیش کرین کہ عند السماعت اُس کی اثبات سے قاصر ہون مطابق مراتب مذکورۂ بالا کی کسی فریق کو اختیار نہین کہ ایک شی کی نسبت پہلے مطابق آئین عام کی مثلاً بدعوی وراثت اپنی حق پانے کی استدعا کرکی پھر اُسی شی کی نسبت اسی معاملہ مین بذریعہ وصیت نامہ وغیرہ دستاویز خاص کی اپنا استحقاق ظاہر کرکی اُسکو دلا پانے کی درخواست کرے

مدعی کو مناسب نہین کہ حسب آئین عام کی دعوی پیش کرکی بحقیت خاص کی ثبوت دیوے

ک ابراھیم خان اسلامیت بنام سید محمد عرب وغیرہ رسابد سان ۱۹ اگسٹ سنہ ۱۸۴۱ع

باب ۲۰

اور حسب ایک مثل ونیفہ کی دعوی عدالت میں پیش کر کی مطابق حکم آئین عام کی اپنی استحقاق کی ثبوت دینی بھی جایز نہیں

قوم ہنود کی کوئی بیوہ اگر مطابق اجازت نامہ یعنی انومتی پتر کی (جو اسکو اپنی شوہر متوفی یا اپنی گھرانی کی بزرگواروں سی حاصل ہوا ہو) کسی کو متبنی کر کی واسطی بحربانی حق متبنی مذکور کی عدالت سی دادخواہ ہوئی ہو تو صاحب عدالت کو چاہئی کہ صرف اسی انومتی پتر کی تحقیقات کریں اور اگر وہ جعلی یا باطل ٹھہری تو اس مقدمی کو ڈسمس کریں ۔

اگر فریادی ایک بنا بر مقدمہ ڈسمس کر کی دوسری بناکی دعوی کی ثبوت دیوی ۔ مثلاً مطابق اجازت نامہ انومتی پتر کی سنشی متنازعہ کی نسبت دعویدار ہو کر اجازت نامہ مذکورہ باطل ٹھہرنی کی صورت میں بہ نسبت اسی جایداد متنازعہ کی حسب آئین عام کی اپنی وراثت کی دعوی کی دلیل گذرانی ۔ تو باطل ٹھہر عدالت مدعی مذکور کی حق میں سنشی متنازعہ کی کل کیا معنی ایک جزو کی بھی ڈگری صادر نہیں فرماویگی ۔ ل

فریقان معاملہ اپنی کو اغذاریہ کی مندرجہ کی برعکس کسی بات کی ثبوت کی دلیل نہیں گذران سکینگی

فریقان معاملہ لی کو اغذار یعنی میں جو باتیں لکھی ہوں

ل حکم منی دیبہ اصلاب بنام کشن منی دیبہ رسانیدہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۳۹ ع
جلد سری دیبہ اصلاب بنام کالی چند وغیرہ رسانیدہ سال ع ۲۴ دسمبر سنہ ۱۸۳۹ ع

۲۰ باب

کر کی دوسری قسم کی دعوی کو بدلایل ثابت
کرنی کی صورت میں ۔ صاحبان عدالت اکثر ضابطہ کو
لحاظ نکر کی متخاصمین کو اخراجات عدالت کی زیرباری
اور معاملہ پردازی کی تکلیف سی بچانی کی ارادی
تجویز اسکی بھی عمل میں لاتی ہیں ۔

پر معدلت مقتضی ہی کہ متخاصمین کی جن مراتب کو
کوا عذارنامہ میں مندرج کر کی دلیل سی ثابت کیا ہو
تجویز اور انفصال اُس مقدمی کا مطابق انہیں مراتب کی
عمل میں آوی ۔

اور ہر ایک مقدمی میں ایک امر کی تجویز کو
مقتضای انصاف فرض کر کی احکام قوانین (جو کہ
محض واد گستری کی لئی جاری ہوئی ہیں) کی تعمیل سی
باز رہنا موجب قباحات گوناگون کا ہو ۔ صاحب
عدالت کی خیال میں نگذرا ہو ن ہوتا ہی اور ضابطہ
عدالت میں نہایت شکست و پرلشانی راہ
پاتی ہی ۔

تتمہ فہرست تبدیل و تزاید بعض عبارات اصل کتاب

صفحہ	سطر	لکھا چاہئی
۵۵	۱۱	صاحبان عدالت صدر دیوانی نی چند روز ہوئی فرمایا ہی کہ ایسا مقدمہ سماعت کی قابل ہوگا نقل بابو جگت بہنی سنگہ و کنول بہنی سنگہ مالکان زمین ورای رام کشن واس گوسائین شاہ رگہو بردیال وشاہ موہن لعل مرتہنان اسلامیان مدعیان بنام بابو تلک دہاری سہی وغیرہ رسایدبان مدعا علیہم ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۱ع
۱۲۹	بعد ۹	الیسہی جس صورت مین کہ زید نی عمروکو اوسکی دخلی زمین سی اخراج کردیا ہو اور بعد اُسکی صاحب مجسٹریٹ کی حکم مین لکھا رہی کہ زمین مذکورہ زید کی دخل مین رہی تو زید کی اخراج کی تاریخ سی میعاد نالش کی ابتدا شروع ہوگی نہ تاریخ حکم سی صاحب مجسٹریٹ کی مگر درصورتیکہ زید نی عمروکو اخراج نکیا ہو بلکہ صاحب مجسٹریٹ کی حکم مین مندرج رہا ہو کہ دخل زیدکا زمین متنازعہ پر ہی اور اسی

دستور العمل عدالت دیوانی

قلم رو سرکار کمپنی بہادر یا بخت حکومت فورٹ ولیم

درباب [illegible] نمبری

پہلی جلد [illegible] کی

مولف اصل کتاب انگریزی و مترجم پہلا حصہ اردو

ولیم مکفرسن

ماسٹر ایکوٹی سپریم کورٹ

مترجم دوسرا حصہ جارج اسمولٹ فیگن

کونسلی سوپریم کورٹ و معاملہ پرداز عدالت دیوانی وغیرہ

کلکتے کی

بابتسٹ مشن کے [illegible] میں منطبع ہوا

جن صاحبوں کو درکار ہو [illegible] صاحب کی

دوکان میں اور مطبع [illegible] میں ملے گی

سنہ ۱۸۵۱ع